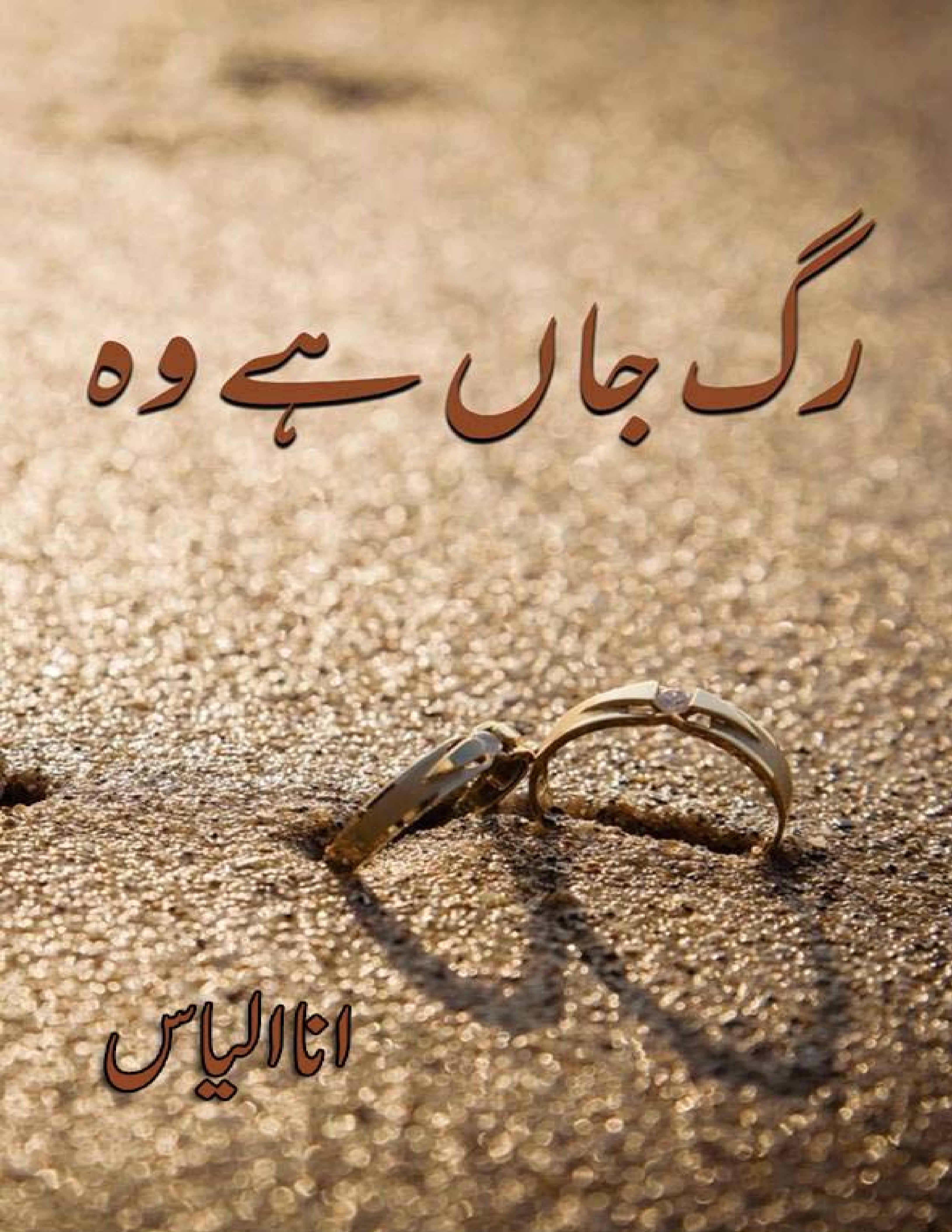
رگ جاں ہے وہ
انا الیاس

رگِ جاں ہے وہ

مکمل ناول

انا الیاس

بابا جی! دعا ہی کر دیا کرو کبھی۔۔۔"وہ جو روز یونیورسٹی کے باہر بیٹھے فقیر کو دیکھتی تھی۔ "

جو کالا چشمہ لگائے۔۔سبز رنگ کا چولہ پہنے، ہاتھوں میں ڈھیروں انگوٹھیاں ہوتیں اور اسی طرح گلے میں ڈھیروں مالائیں لٹکائے۔

روزانہ صبح انکے یونیورسٹی جانے سے پہلے وہاں موجود ہوتا اور شام مین انکی واپسی تک وہ وہیں موجود رہتا۔

سفید بالوں کی لمبی لمبی لٹیں منہ پر ڈالے میلے کچیلے حلیے والا بابا نجانے فاتینا کو اتنا اٹریکٹ کیوں کرتا تھا۔

مزنی اسکی دوست ہمیشہ اسکی ان عجیب و غریب حرکتوں پر عاجز آجاتی تھی۔ ابھی یونیورسٹی شروع ہوتے ہی پہلے سمسٹر مین انکی دوستی ہوئ تھی۔

لہذا وہ فاتینا کے بارے میں بہت زیادہ نہیں جانتی تھی مگر اسے یہ نٹ کھٹ سی زندگی کو بھرپور طریقے سے جینے والی فاتینا بہت پسند آئ تھی۔

اسی لئے اس نے دوستی میں پہل کرنے میں دیر نہیں لگائ تھی۔

وہ نیچے بیٹھی آج اس فقیر سے مخاطب ہوئ۔

چلی جا بھاگ جا ورنہ بھسم ہو جائے گی"وہ فقیر فاتینا کے قریب بیٹھنے پر سختی سے چلایا۔ "

لو ایسے کیسے بھسم ہو جاؤں گی۔۔۔مجھے بس یہ بتا دو تم فقیروں جیسی صدائیں بھی نہیں لگاتے بس لوگ جو تمہارے کاسے میں ڈال دیں" تو ڈال دیں ورنہ تمہیں کوئ پرواہ نہیں۔۔۔ایسے کیوں۔۔۔"فاتینا تو لگتا تھا آج اس کا انٹرویو لینے بیٹھی ہے۔

فاتی بس کرو کیوں اس بیچارے کو پریشان کر رہی ہو"مزنی اسے ٹوکتے ہوئے بولی۔ "

بابا جی مشکوک لگتے ہو"اسکی بات پر نہ صرف بابا بلکہ مزنی کا بھی منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ "

وہ ایسی ہی تھی جو منہ میں آتا بول دیتی۔۔جو محسوس کرتی کہہ دیتی

دفعہ ہو جا یہاں سے نانہجار لڑکی۔۔۔۔فقیروں کو چھیڑنے کا انجام بہت برا ہوتا ہے بھاگ جا" بابا اشتعال میں آکر پاس پڑا پتھر اٹھا کر غصے" سے بولا۔

اَلسَلامُ عَلَيكُم وَرَحمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

www.PakDigestNovels.Com پر خُوش آمدید۔

اپنی صلاحیتوں کو منوائیں اور دنیا میں اپنی الگ پہچان بنائیں۔ لکھنے کے ہنر کو ہم تک پہنچائیں ہم دنیا تک پہچائیں گے۔

کیونکہ

www.PakDigestNovels.Com

آپکو دے رہا ہے۔

سنہری موقع، تو بس ہماری سائٹ پر اپنا ناول، کالم، شاعری پوسٹ کروانے کے لیے مندرجہ ذیل ای میل اور لنک پر رابطہ کریں۔

www.FaceBook.Com/PakDigestNovels

www.PakDigestNovels@Gmail.Com

اچھا اچھا جاتی ہوں پر اتنا بتا دو۔۔۔ کالا چشمہ پہنا کس کی فرمائش تے" وہ جاتے جاتے بھی اسے تنگ کرنے سے نہ چوکی۔ "

اس سے پہلے کے وہ فقیر پاس پڑا پتھر واقعی اسک جانب گھماتا وہ کھلکھلاتے ہوئے وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی۔

ڈولا کر "مزنی نے اکتاہٹ بھرے لہجے مین پوچھا۔ تمہیں کیا ملا اس بیچارے کو تا"

پتہ نہیں کیوں بس یہ بابا بڑا کیوٹ لگتا ہے" فاتینا ک بات پر مزنی کو اسکی دماغی حالت پر شک ہوا۔ "

اتنا میلا کچیلا فقیر اور کیوٹ۔۔۔ بیٹا یہ تمہیں ہی صرف کیوٹ لگ سکتا ہے کیونکہ تم اس دنیا کی سب سے زیادہ کھسکی ہوئی لڑکی ہو" مزنی" نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

صحیح کہہ رہی ہو۔" اس نے شدومد سے اسکی ہاں مین ہاں ملائی۔ جیسے وہ کسی اور کی بات کر رہی ہو۔ "

وہ دونوں اس وقت پنجاب یونیورسٹی کے ماس کام ڈیپارٹمنٹ کی جانب جا رہی تھیں۔ جس کے دروازے کے باہر وہ فقیر کچھ دنوں سے فاتینا کی نظروں میں آیا تھا۔

سر جی مال ابھی تک نہیں پہنچا۔ حیرت ہے کہیں مخبری نہ ہو گئی ہو" وہاب نے اندر آتے ہی سامنے ٹیبل کے دوسری جانب بیٹھے شخص" سے پوچھا۔ جو گلاس میں کچھ خاص مشروب ڈالے، ایک ہاتھ سے بھری ہوئی سگریٹ کے کش لگاتا اپنے سامنے رکھے لیپ ٹاپ میں کچھ دیکھنے میں مگن تھا۔

ابے نہیں ہوتا کچھ تو تو آتے ہی منحوس بات کیا کر۔۔۔ اس دو ٹکے کی نوکری نے تیرا دماغ خراب کر کے رکھ دیا ہے" وہ بھنا کر اپنے سامنے" پولیس کی وردی میں کھڑے وہاب کی جانب دیکھ کر بولا۔

نجانے اس جیسے اور کتنے پولیس آفیسرز کو اپنے ساتھ ملائے وہ نشہ آور ادویات کا دھندہ کر کے، معصوم لوگوں کی جان کے ساتھ کھیلتا تھا۔

اسے شہر بھر میں کوبرا ڈان کے نام سے جانا جاتا تھا۔

ڈان مال اب تک پہنچ جانا چاہئیے تھا۔۔ رات سے پہلے نہ پہنچا تو بہت مسئلہ کھڑا ہو جائے گا" وہ ہاتھ مسلتے گھگھیائے لہجے میں بولا۔ "

شام پانچ بجے تک آ جائے گا۔ اور تب تک تمہاری شکل بھی مجھے نظر نہ آئے۔ اور ہاں دفع ہونے سے پہلے وہ جو یونیورسٹی کا نیا نیا کبوتر ہاتھ" لگا ہے اسے فون کر کے میرے پاس آنے کو کہو۔ اس سے لڑکیوں کے دھندے اور اسلحے والی بات کرنی ہے" اس نے وہاب کو شہریار کو بلانے کا کہا۔ جو ماس کام ڈپارٹمنٹ میں نہ صرف پڑھتا تھا بلکہ ہاسٹل میں بھی رہتا تھا۔ آوارہ مزاج بہت سی جماعتوں کے ساتھ غیر قانونی کام کر چکا تھا۔

یونیورسٹی والے کام کے لئے کوبرا کو وہ اپنے لئے بہترین آپشن لگا تھا۔
جیسے آپکا حکم "یہ اس علاقے کا ڈی آئی جی تھا جو کوبرا کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ "
دفع ہو جاؤ اب "اسکی بیزار آواز مین ملنے والے حکم پر اس نے فوراً عمل کیا تھا۔ "

دریاب اٹھ بھی جا بھائی کیا بھنگ پی کر سویا ہے تجھے یونی نہیں جانا کیا" وہ جو رات میں گھر آتے آتے لیٹ ہو گیا تھا۔ اس وقت جس قدر" گہری نیند میں تھا واقعی لگتا تھا جیسے بھنگ پی کر سویا ہے۔
نہیں کو نین لے کر سویا تھا" وصی کی پھٹی ہوئی آواز نے اس بری طرح اسکی نیند میں خلل ڈالا تھا کہ وہ برا سا منہ بنا کر بھاری آواز میں " بولا۔
بیٹا کو نین تو تیری سرناک کے رستے نکالیں گے اگر تو پہلے دن ہی یونی سے لیٹ ہو گیا" وصی کی بات پر جب اس نے غور کیا تب چودہ کے" بھی چودہ ہزار طبق روشن ہوئے۔
ایک ہی جست مین اٹھ کر واش روم کی جانب بھاگا۔ اور وصی اس کا ناشتہ بنانے کے لئے۔
جلدی جلدی تیار ہو کر وہ لاؤنج میں جہاں ناشتہ اور وصی دونوں اس کا انتظار کر رہے تھے۔
پانچ مرلے کے بنے اس خوبصورت سے گھر میں وہ کل چار لڑکے رہتے تھے۔ سب آپس میں جگری دوست تھے۔
دریاب اور وصی کے علاوہ حذیفہ اور طحہ تھے۔
حذیفہ اور طحہ ہاسپٹل چلے گئے ہیں" ناشتہ کرتے وصی سے استفسار کیا۔ "
جی جناب اب آپ بھی تشریف لے جائیں تو میں بھی اپنے کام دھندے پہ جاؤں" وہ بیزار بیٹھا اس سست انسان کو دیکھ رہا تھا۔ "
جا رہا ہوں بھائی" تیزی سے ہاتھ چلاتے اس نے ناشتہ ختم کیا اور اپنا بیگ، گاگلز اور گاڑی کی چابی اٹھائے باہر کی جانب لپکا۔ "
وصی بھی اسکے نکلتے ہی گھر کو لاک لگا کر اپنی گاڑی لے کر آفس کے لئے نکل گیا۔

تم نے دیکھ وہ لڑکا جو ہماری کلاس میں ٹرانسفر ہو کر آیا ہے" وہ اس وقت لائبریری میں بیٹھی دھڑا دھڑ نوٹس بنانے میں محو تھی کہ" مزنی نے اسکی محویت مین خلل ڈالا۔
مگر وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی ہاتھ روکے بغیر اب زبان بھی چلا رہی تھی۔
وہی آج صبح جو کنٹمپریری میس میڈیا کی کلاس میں آیا تھا۔ سر وقار کے پیریڈ میں" مزنی نے اسکی یاداشت پر ماتم کرتے اسے یاد کروایا۔ "

اچھا اچھا۔۔ پھر کیا ہوا اسے" وہ بری طرح نوٹس میں غرق ہو چکی تھی۔ سرسری سا مزنی کو سن رہی تھی۔"

یار سب باتین کر رہی ہیں کہ کتنا ڈیشنگ ہے وہ۔۔۔ مگر عمر میں بڑا لگتا ہے "مزنی نے سوچتے ہوئے کہا۔ "

بیٹا نکما ہو گا۔۔ عموماً "جو لوگ اتنے ڈیشنگ ہوں وہ انتہائی نکمے ہوتے ہیں۔۔کیونکہ لڑکیوں کو پیچھے لگوانے کے علاوہ انہیں اور تو کوئی کام آتا نہین۔ لہذا دو تین سال لگاتار فیل ہوتے رہتے ہیں۔ تم بھی دیکھنا آج باتیں ہو رہی ہیں کل کو یہی ہر لڑکی کے ساتھ نظر بھی آئے گا" فاتینا نے اپنی طرف سے بڑی پتے کی بات کی مگر مزنی کو کسی طور یہ بات پسند نہیں آئی۔

تمھیں تو ہر بندے میں نقص ہی نکالنے آتے ہیں۔اس قدر باریک بینی سے جائزہ لیتی ہو کہ حد ہے "مزنی کا موڈ مسلسل آف تھا۔ "

تمھیں کیوں اتنا غم لگا ہے۔۔تم بھی اسکے ساتھ سیٹنگ کے چکر میں ہو "اس نے رجسٹر بند کرتے اب مکمل طور پر مزنی کی جانب رخ کیا۔ جو اسکے ساتھ کرسی پر پیچھے کو بیٹھی پین دانتوں میں دبائے اسے کینہ توز نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

جی نہیں تم بس یہی بک بک سوچ سکتی ہو۔۔ویسے بندہ ہے بڑی چیز "مزنی کی سوئی وہیں اٹکی ہوئی تھی۔ "

تو ہم کون سے ناچیز ہیں" وہ مزنی کی سنجیدگی کو کسی خاطر میں نہ لائی۔"

یار ویسے آج وہ بابا جی نظر نہیں آئے" دو منٹ کی خاموشی کے بعد جو بات فاتینا نے کی مزنی کا دل کیا کہ یا تو اپنا سر سامنے رکھی ٹیبل پر مار دے یا فاتینا کا۔

میں کیا بات کر رہی ہوں تمہاری سوئی اس فقیر پہ جا رکی ہے۔ حد ہوتی ہے۔۔۔ "مزنی بدمزہ ہوتے ہوئے بولی۔ "

یار مجھے وہ فقیر کم اور کوئی بہروپیا زیادہ لگتا تھا۔ تم نے دیکھا نہیں تھا وہ اپنے ہاتھوں پر گلوز چڑھائے ہوتا تھا۔ بھلا فقیر کو گلوز پہننے کی کیا ضرورت ہے۔اور ایک مرتبہ میں نے گلوز کے بغیر اسکے ہاتھ دیکھے تھے۔ یار وہ کہیں سے کسی بوڑھے کے ہاتھ نہیں لگ رہے تھے" فاتینا کی باتوں پر مزنی نے سر ہاتھ پر مارا۔

میری جان تم انٹیلیجنس میں کیوں نہیں چلی جاتیں۔۔۔ تمہارا وہاں بہت اسکوپ ہو گا۔ "

بیٹا اس میں بھی چلی جاؤں گی تم فکر مت کرو" اس نے کتابیں سمیٹتے مزنی کی بات پر مسکراتے ہوئے کہا۔

ویسے بھی ایک بات بتاؤ تمھیں ریسرچ کرنے کے لئے یہی فقیر ملا تھا۔

"ہاں نا۔۔ اتنا کیوٹ فقیر تھا وہ مسلسل شرارتی انداز اپنائے ہوئے تھی۔

اسلحہ کہاں تک پہنچ گیا ہے؟" وہ جو یونیورسٹی سے سیدھا کوبرا کے بلاوے پر اسکے خاص اڈے پر پہنچ گیا تھا۔ اب ہاتھ باندھے اسکی پوچھ گچھ کا سامنا کر رہا تھا

سر اسٹور روم میں پہنچا دیا ہے وہاں سے اب لڑکیوں کی سائیڈ پر کل ہی پہنچ جائے گا۔ ساتھ میں منشیات والے بورے بھی پہنچا دئیے "

جائیں گے۔ میں نے آج کل ایک لڑکی سے علیک سلیک بڑھالی ہے۔ کسی مسٹر کی بیٹی ہے۔ وہ جلد ہی گرلز ہاسٹل میں یہ سب چیزیں پہنچا دے گی۔

پہلے سے ہی اس نے وہاں کی بہت سی لڑکیوں کو نشہ آور ادویات کا عادی بنایا ہوا ہے۔ اسی لئے وہ با آسانی ہمارے اس بزنس میں ہماری مدد کر سکتی ہے" شہریار نے پوری تفصیل بتائی۔

لڑکی سے بس کام تک تعلق رکھا ہوا ہے یا۔۔" سگار کا دھواں اڑا کر اس نے خباثت سے ہنستے ہوئے شہریار کو دیکھ کر آنکھ دبائی۔ "

نہیں وہ سر۔۔" وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہکلایا۔ "

ابھی تک کی ملاقاتوں میں وہ ہمیشہ کوبرا کی پرسنیلٹی سے مرعوب ہی اتنا رہا کہ کبھی اس سے اس طرح کی بات کرنے کا سوچ نہیں سکتا تھا۔

ارے یار۔۔ ہم نے اس دھندے میں خالی خولی پیٹ کی آگ تو نہیں بھرنی ہوتی نا۔ نفس کی آگ تو اس سے بھی بڑھ کر "

ہے۔۔۔ شرما نہیں۔۔۔" کوبرا کی بات پر وہ ہولے سے مسکرایا۔

اس نے بڑے غور سے اسکی جانب دیکھا۔

اور اگر اس دوستی میں سے کچھ میں بھی وصول کر لوں تو میرا نہیں خیال تمہارا اس کے ساتھ کوئی غیرت والا معاملہ ہو گا۔۔ ہو گا بھی تو "

یہ یاد رکھنا ہر کام کرنے والی سے میں وصولی لیتا ہوں" اسکی بات پر شہریار کچھ لمحوں کے لئے سن ہوا۔

ارے نہیں سر جب کہیں گے آپ سے ملوا دوں گا" وہ اپنی گھبراہٹ چھپاتے ہوئے بولا۔ "

ڈیٹس لائک مائی بوائے۔۔ مجھے شروع سے ہی تم میں گٹس نظر آتے تھے۔ اس دھندے کو شروع کرتے وقت یہ یاد رکھنا کہ میرے "

معاملے میں اپنی تمام حسیات کو ختم کر لینا۔ نہیں تو لوگ میرے لئے چیونٹیوں کے برابر بھی اہمیت نہیں رکھتے ایسے مسل کر رکھ دیتا ہوں" اس نے جبڑے بھینچتے ہوئے اپنے سامنے رکھے ایک سگار کو انگلیوں سے مسلتے ہوئے کہا۔

جی۔۔ جی سر" شہریار نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا۔ "

جاؤ اب" سگار کر ایک اور کش لے کر اس نے شہریار سے نظریں ہٹا کر، ہاتھ اٹھا کر اسے جانے کا اشارہ کیا۔ "

سر مے آئی کم ان" سر واسع کا پیریڈ ابھی اسٹارٹ ہی ہوا تھا کہ دروازے سے آواز آئی۔ "

حیدر آج آپ پھر سے لیٹ ہیں" سر واسع اسکے روز روز لیٹ آنے سے خاصے تنگ آ چکے تھے۔ ایک تو نیو ایڈمیشن اور پھر اس طرح کی "

غیر ذمہ داری۔ ابھی اسے پہلے کا کور کرنا تھا۔

اگر آپ کے یہی حالات رہے تو آپ کورس کور کیسے کریں گے "انہوں نے اپنا لیکچر روک کر غصے سے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ "

سوری سر اکچولی گاڑی میں کوئی ایشو تھا آج ٹھیک ہو گئی ہے کل سے میں ٹائم پر آؤں گا "اس نے جلدی سے توجیہہ پیش کی۔ "

چلیں بیٹھیں اب یہاں "انہوں نے سامنے بیٹھی لڑکی کے ساتھ خالی سیٹ دیکھ کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ "

سر یہ مزنی کی جگہ ہے "بلیو جینز پر بلیک شارٹ کرتا پہنے سر پر اسکارف جمائے میک اپ سے پاک وہ عام سے نقوش اور گندمی رنگت کی" حامل لڑکی حیدر کو ایک گھوری ڈال کر جلدی سے بولی۔

باقی کلاس کی چیئرز کیا ختم ہو گئیں ہیں۔جب مزنی آئے گی تو وہ کہیں اور بیٹھ جائے گی۔۔۔اب مجھے مزید کوئی آرگیوز نہیں سننے فاتینا"" سر واسع نے فاتینا کو گھورتے ہوئے کہا۔جو حیدر کو اپنے ساتھ بیٹھتے دیکھ کر منہ میں کچھ بڑبڑا رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد فاتینا کا تیزی سے لیکچر نوٹ کرتا ہاتھ رکا دو تین بار اس نے اپنے بال پوائنٹ کو جھٹکے مارے مگر اس نے بھی چلنے سے انکار کر دیا۔

ایک ہاتھ آہستگی سے اسکے سامنے آیا جس میں بال پوائنٹ تھا۔

زیادہ ہیرو بننے کی کوشش مت کریں۔۔۔"اس نے غصے سے حیدر کو گھوری ڈالی۔اور اپنے بیگ سے نیا بال پوائنٹ نکال کر پھر سے لکھنا" شروع کر دیا۔

وہ اپنی جگہ ہکا بکا رہ گیا۔

میں نے تو صرف آپکی ہیلپ کی ہے مگر شاید کچھ بد دماغ لوگوں کو ہر بات کا غلط مطلب لینے کی عادت ہوتی ہے "وہ جو اسکی گھوریوں کر" اگنور کر چکا تھا اور اب صاف دل سے اسکی مدد کرنا چاہتا تھا فاتینا کا اتنا روکھا انداز دیکھ کر غصے سے بولا۔

فاتینا نے کوئی جواب نہیں دیا۔

ویسے بھی اب اس لڑکے کے رنگ نظر آنے شروع ہو گئے تھے۔

جو کل سے کلاس کی سب سے بولڈ لڑکی نمرہ کے ساتھ پایا جانے لگا تھا۔

یقیناً وہ آہستہ آہستہ سب کے ساتھ تعلق استوار کرنے کی کوشش کرے گا۔اور فاتینا شروع میں ہی اسے بتا دینا چاہتی تھی کہ وہ اسے کوئی عام لڑکی سمجھ کر ٹریٹ نہ کرے۔جیسے کلاس کے باقی لڑکے فاتینا کی روکھی طبیعت کے بعد اب محتاط ہو کر اس سے بات کرتے تھے۔ اسی طرح وہ حیدر کو بھی باور کروانا چاہتی تھی۔

پیریڈ ختم ہوتے ہی وہ جس طرح جھٹکے سے اسکے پاس سے اٹھ کر مغرورانہ انداز سے کلاس سے باہر گئی تھی۔وہ اس پر سر جھٹک کر رہ گیا تھا۔

دریاب باس کی کال ہے" وہ جو سارے دن کا تھکا ہوا اس وقت اپنی پسندیدہ ناول تھامے لیٹا مزے سے گانے سننے میں محو تھا۔ تیزی سے" فلور کشن سے اٹھا۔

اسلام علیکم سر "فون تھامتے ہی وہ بولا۔ "

وعلیکم سلام۔۔۔کیا رپورٹ ہے" باس کی سنجیدہ آواز ماؤتھ پیس سے ابھری۔ "

سر کچھ لڑکوں پر میرا شک درست تھا۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ ابھی سمجھ نہیں آ رہا کہ وہ مال لے جا کر رکھتے کہاں ہیں۔ بظاہر تو انہیں مال" اٹھاتے دیکھا ہے۔ مگر پھر وہ اڈا ان کا کون سا ہے جہاں پر یہ سب جاتا ہے۔۔ وہ ابھی پتہ کرنا پڑے گا۔"اس نے آج کی کارکردگی کی رپورٹ دی۔

اس کام کے لئیے صرف لڑکوں پر انحصار مت کرو۔۔ کچھ لڑکیوں سے تعلقات استوار کرو۔۔ یہ کام صرف کچھ لوگوں تک محدود نہیں" ہوتے۔"انکی بات پر وہ سر کھجا کر رہ گیا۔

اور جس لڑکی کے پیچھے میں نے تمہیں لگنے کو کہا تھا۔ اس سے بات چیت کا کیا رزلٹ نکلا۔"انکی سنجیدگی مین کوئی کمی نہین آئی۔ "

سر میں اس لڑکی سے تعلقات استوار کئیے بنا بھی آپکو ساری انفارمیشن دے دوں گا"اس نے ہچکچاتے اپنا مدعا بیان کیا۔ "

دریاب اتنے بچے نہیں ہو تم۔۔ کہ تمہیں اندازہ نہ ہو کہ لڑکیوں میں منشیات کی سپلائی کن ذرائع سے ہو سکتی ہے۔اور مجھے کچھ ریسورسز سے پتہ چلا ہے کہ اس لڑکی کے اس لڑکے سے کچھ پرسنل تعلقات بھی ہیں جن کے باعث یہ اس لڑکے کے لئیے کام کرتی ہے۔اب یہ "تعلقات کہاں تک ہیں اور انکے تھرو کیا کیا ہو چکا ہے یہ تمہیں اس لڑکی سے جاننا ہے۔

وہ دریاب کی بات پر غصے سے بولے۔

وہ تو ٹھیک ہے سر مگر وہ بہت چیکو قسم کی لڑکی ہے اور بہت حد تک بے باک بھی۔ آپ جانتے ہیں ایسی لڑکیوں سے ویسے بھی میری جان" جاتی ہے"اسکے لہجے کی بے چارگی انہیں قہقہہ لگانے پر مجبور کر گئی۔

میں حیران ہوں تمہاری بات سن کر کہہ۔ وہ دریاب جو ملک دشمن عناصر کی ہٹ لسٹ پر ہے۔۔۔ جو بڑے بڑے دہشت گردوں کو" انکے انجام تک پہنچا چکا ہے۔۔ جس کی آواز کا رعب اور دبدبہ دشمنوں کی جان نکالنے کے لئیے بہت ہوتا ہے۔۔۔ آج ایک بے باک لڑکی کے ہاتھوں تنگ آیا ہوا ہے۔۔ بیٹا جی یہ وہ کام ہے جس میں ایسی لڑکیاں کیا۔۔ کال گرلز تک سے تعلقات استوار کرنے پڑتے ہیں"انکی بات پر اسکے حقیقت میں چھکے چھوٹے تھے۔

تم خوش قسمت ہو اب تک کی سروس میں تمہارے ذمے صرف مردوں سے لڑنے والے کیسز آتے رہے۔ مگر اب اصل میں" تمہارے اعصاب کا امتحان ہے"انکی بات پر اس نے ایک گہرا سانس لیا جیسے خود کو تیار کر رہا ہو

PakDigestNovels.Com

تو میں امید رکھوں کہ اب تم پریشان نہیں ہو گے۔ دریاب میں نے یہ کام تمہارے ذمے اسی لئے لگایا تھا کہ مجھے تم پر اعتماد تھا۔۔ تم" جس طریقے سے دشمنوں کے درمیان رہتے ہوئے ان پر اٹیک کرتے ہو، وہ قابل تحسین ہے اور مجھے اب تک کہ اپنے سب شاگردوں میں تم سب سے زیادہ پیارے ہو" انکی بات پر وہ مسکرایا۔

اموشنل مت کریں اب" اسکی بات پر دوسری جانب وہ بھی ہنس پڑے۔ "

اس کا مطلب ہے اموشنز ہیں تمہارے اندر بھی؟" انکے سوالیہ انداز پر اسے ان کا لہجہ صاف چڑاتا ہوا محسوس ہوا۔"

الحمداللہ سر" اس نے بھی شرارت سے مسکرا کر جواب دیا۔ "

گریٹ چلو پھر آئی ہوپ اب تم اموشنل ہو گئے ہو تو مجھے کچھ دنوں میں اس لڑکی سے ہونے والی تمہاری بات چیت کی ساری" رپورٹ ملنی چاہئیے" باس کی بات پر اس نے ناچاہتے ہوئے بھی "جی" میں جواب دیا۔

بیٹا سر تجھے اس مرتبہ بخشنے والے نہیں" وصی جو کہ اسکے پاس ہی بیٹھا ساری گفتگو سن رہا تھا اسکے فون رکھتے ہی بولا۔ "

ہاں یار باقی سب تو ٹھیک تھا اس کیس میں مگر یہ لڑکی والا سین عجیب ہے۔۔ اچھا کل جو حذیفہ اور طحہ نے جس لڑکی کا ٹریٹمنٹ شروع کیا" تھا اس نے کچھ بتایا ہے کہ اسکو ڈرگز کس نے دیں" یکدم کچھ یاد آنے پر اس نے پوچھا۔

نہیں یار ابھی اسکی کنڈیشن اتنی اچھی نہیں کہ وہ ہمیں تفصیل سے بتاتی۔۔۔ اتنی زیادہ مقدار میں وہ لینے لگ گئی تھی کہ اگر کل بھی ہماری" گاڑی کے سامنے نہ آتی تو اسکا دماغ مفلوج ہونے کا خطرہ تھا۔ فوری ٹریٹمنٹ کے بعد وہ تھوڑا سنبھلی ہے مگر ابھی کچھ دن اسکی کنڈیشن اس سے بھی زیادہ خراب ہو گی کیونکہ جتنی ڈرگز کی مقدار کی اسکی باڈی عادی ہو چکی ہے اگر وہ نہ ملیں تو فٹس تک پڑنے کا خطرہ ہے۔ اس کنڈیشن میں ہم کیسے اس سے پوچھ گچھ کر سکتے ہیں" طحہ جو کافی بنا کر لایا تھا کچن سے نکلتے ہوئے اس نے تفصیلی جواب دیا۔

"تجھے یقین ہے کہ وہ اسی یونی کی ہے؟"

بیٹا آنکھیں بند کر کے میں نے اسکے بیگ سے نکلنے والے کارڈز نہیں پڑھے تھے" دریاب کے تیسری مرتبہ ایک ہی بات دہرانے پر اب کی بار طحہ برا مناتے ہوئے بولا۔

کس قدر تکلیف دہ حقیقت ہے کہ جن بچیوں پر ماں باپ کس قدر اعتماد کر کے انہیں پڑھائی کی غرض سے اتنا دور بھیجتے ہیں وہ ماں باپ کی" آنکھوں میں دھول جھونک کر کس قسم کی ایکٹیوٹیز میں انوالو ہو جاتی ہیں" دریاب کی بات پر وہ سب ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئے۔

یہی تو المیہ ہے ہمارا ہم اولاد پر اعتماد تو کر لیتے ہیں مگر اندھا۔۔۔ پھر آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاتے ہیں کہ وہ اپنا اچھا برا خود سوچنے والے" ہیں۔ خاص طور پر لڑکیوں کے معاملے میں تو ماں باپ کو ہمیشہ آنکھیں کھلی رکھنی چاہئیں نہیں تو تباہی اور بربادی کے علاوہ ہاتھ کچھ نہیں آتا" حذیفہ نے تلخ حقیقت بیان کی تھی۔

www.PakDigestNovels.com

-______________________________

اور آج اس کا روئے سخن حیدر کی جانب تھا۔ "یہ بندہ مجھے ٹھیک نہیں لگتا" آج وہ بڑے دنوں بعد فری تھیں لہذا مزے سے لوگوں پر تبصرے کر رہیں تھیں۔

"تمہیں تو پتہ نہیں میں کیسے ٹھیک لگتی ہوں" مزنی نے اس کا مذاق اڑایا۔

"یار سنجیدگی سے میری بات سنو۔۔۔یہ بندہ آتے کے ساتھ ہی کلاس کی سب سے خوبصورت اور بولڈ لڑکی کو پھنسانے میں کامیاب ہو گیا اور تم نے کبھی غور کیا ہے جب شہریار نمرہ کے ساتھ ہوتا ہے یہ ایسے ہو جاتا ہے جیسے نمرہ کو جانتا بھی نہیں اور جب وہ نہیں ہوتا تو اسکے صدقے واری جا رہا ہوتا ہے۔اب بندے کو اتنا بھی بے غیرت نہیں ہونا چاہئیے کہ دوسروں کی گرل فرینڈز پر ڈورے ڈالے" فاتینا کی باتوں سے مزنی بھی متفق تھی۔

"خیریت ہے یہ تمہیں اچانک بقول تمہارے اس گینڈے میں اتنی دلچسپی کیوں ہونے لگ گئی" مزنی نے اب کی بار اس پر حملہ کیا۔

"بس یار تمہیں تو پتہ ہے میری کھوجی طبیعت کا میں بندوں کی کھوج لگانے میں ماہر ہوں" اس نے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے حیدر کی نظر اس پر اٹھی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

دونوں نے یکدم نظریں ایک دوسرے سے ہٹا کر ایسے منہ بنایا جیسے کونین کھالی ہو۔

"اب منہ کیوں بگاڑ رہی ہو" مزنی کا حیدر کی جانب دھیان نہیں تھا۔

"ایویں۔۔چلو یار" یکدم وہ مزنی کا ہاتھ پکڑ کر واپسی کے لئیے مڑی کے پیچھے سے آتے شہریار سے ٹکرا گئی۔

"ارے ارے۔۔۔آج سورج کہاں سے نکلا ہے کہ آپ ہم سے ٹکرا گئیں" شہریار کی آواز کی شوخی پر فاتینا کا دل کیا اس کی بتیسی باہر نکال دے۔

"آپکی چندیا میں سے" فاتینا کی آواز اتنی اونچی تھی کہ وہاں قریب میں بیٹھے سب اسٹوڈنٹس تک باسانی پہنچ گئی۔

حیدر بھی وہیں بیٹھا تھا۔اس نے بڑے حیران ہو کر اس آتش فشاں کو دیکھا۔

"لڑکی بڑی دم دار ہے" وہ سراہے بغیر نہ رہ سکا سب جانتے تھے کہ شہریار کا تعلق جماعت سے ہے لہذا کوئی اس سے الجھتا نہیں تھا سوائے ایک فاتینا کے جو اسے ڈھیٹ کرنے کا کوئی موقع جانے نہ دیتی تھی۔اب بھی اسکے کم بالوں والے سر کا طعنہ اتنے بھرے مجمعے میں اسکے علاوہ کوئی اور دینے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔

حیدر کو پہلی مرتبہ وہ لڑکی دلچسپ لگی۔

"تمیز سے" شہریار ایک نظر سب کے ہونٹوں میں دبی ہنسی دیکھ کر دانت کچکچا کر بولا۔

www.PakDigestNovels.com

تمیز سے ہی سچ بتایا ہے۔۔۔"فاتینا کہاں رکنے والی تھی۔ "

فاتی چلو"مزنی شہریار کے تیور دیکھ کر اسکا ہاتھ پکڑ کر تیزی سے آگے بڑھ گئ۔ "

ارے تم کیوں گھبرا رہی ہو"اس نے مزنی کے فق چہرے کی جانب دیکھا۔ "

تمھیں کیا ضرورت پڑی تھی اس سے الجھنے کی"وہ جھنجھلا کر بولی۔ "

میں الجھی ہوں وہ جو منہ چیر کر ایسے ہنس رہا تھا جیسے میں نہیں جونی لیور اسکے سامنے کھڑا ہے۔۔بندہ پوچھے ٹکر ہونے پر اتنا مسکرانے کی" کیا بات ہے۔۔۔اوپر سے سوال ایسے شاعرانہ جیسے یہاں شاعری کی محفل جمنے والے ہی۔۔اب اس پر بھی میں کوئ جواب نہ دیتی تو یہ میری فطرت کے خلاف تھا"اسکے لیکچر پر مزنی نے اسکے سامنے ہاتھ جوڑے۔

اور جس مرضی کی تم درگت بناؤ مگر اس بندے سے نہ الجھا کرو تمھیں پتہ ہے نہ گروپس سے تعلق ہے اس کا۔مجھے ایسے لوگوں سے" ویسے ہی خوف آتا ہے"مزنی کے خوفزدہ لہجے پر اسے بے اختیار اس پر پیار آیا۔

ارے میں ہوں نا تمھارے ساتھ تم ایسے ہی ڈرتی ہو اس بندے سے"اسکے کہنے پر مزنی نے خشمگیں نظروں سے اسے دیکھا۔ "

ہاں جی تم کہیں کی سیکرٹ ایجنٹ جو مجھے ایسے لوگوں سے بچا لے گی۔۔۔۔یہ لوگ ہر وقت ہتھیاروں سے کھیلنے والے اور تم نے کبھی کسی" گن کی شکل بھی دیکھی ہے۔۔بس باتوں میں ہی افلاطون ہو"مزنی کی بات پر وہ خاموشی سے مسکرادی۔

یار چلو اس کا پیچھا کرتے ہیں"وہ جو پہلے حیدر سے بیزار نظر آتی تھی نجانے کیوں یکدم اسے حیدر کے معمولات میں دلچسپی ہو گئ تھی۔" جہاں اسے کسی کے ساتھ دیکھتی اسکی کھوج میں لگ جاتی۔

پاگل ہو گئ ہو تم۔۔۔ہمیں کیا وہ جہاں بھی جائے اور جو بھی کرے۔۔۔۔اور یہ اچانک تمھیں اس میں اتنی دلچسپی کیوں ہو گئ ہے"مزنی" اسکی حرکتوں سے شدید تنگ تھی۔مزہ بھی آتا تھا مگر وہ اس قدر رسکی تھی کہ کس وقت کیا کر جاتی تھی مزنی کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا تھا۔

افوہ! ہماری اسٹڈیز اسی بات سے ریلیٹڈ ہیں کہ ہم لوگوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں۔اب چاہے وہ چھپ کر کیں یا دھڑلے" سے سامنے بیٹھ کر۔۔اپنی پڑھائ کو اگر ساتھ ساتھ عمل میں لے آئیں گ ئے تو اس میں کیا حرج ہے۔۔۔آخر تمھیں رپورٹر بننا ہے کہ نہیں۔رپورٹر بھی سیکرٹ ایجنٹس کا دوسرا نام ہے۔فرق یہ ہے کہ ہم لوگوں کے سامنے آجاتے ہیں جبکہ سیکرٹ ایجنٹس بے نام ہی رہتے ہیں۔۔"اسکی دلیلوں کے سامنے مزنی کی کب چلی تھی۔

اچھا چلو لیکن اگر اسے شک ہو گیا کہ ہم اسکا پیچھا کر رہے ہیں تو جب وہ بے عزتی کرے گا تو میں بھاگ جاؤں گی"مزنی نے فاتینا کے "

ساتھ چلتے اسے وارننگ دی۔

چپ کر" اسے خاموش کرواتی وہ جس انداز سے ڈپارٹمنٹ کے لان میں لگے درختوں کے پیچھے چھپ کر حیدر اور نمرہ کی گفتگو سننے کی" کوشش کر رہی تھی اس پر کسی سیکرٹ ایجنٹ کا ہی گمان ہو رہا تھا۔

مگر حیدر اور نمرہ اتنی آہستہ آواز میں گفتگو کر رہے تھے کہ کوئی ایک بھی لفظ مزنی کے تو پلے نہیں پڑھ رہا تھا۔

کچھ دیر بعد نمرہ اٹھ کر چلی گئی اب حیدر اکیلا رہ گیا تھا۔

کوئی فائدہ ہوا تمہیں "مزنی نے یہ پوچھتے صرف لب ہلائے۔ "

فاتینا کسی گہری سوچ میں ڈوبی غائب دماغی سے اسکی جانب دیکھتی مڑی اور اسی اثناء میں حیدر بھی درخت کے پیچھے سے نمودار ہوا۔

مسئلہ کیا ہے آپ دونوں کا" جس بات کا مزنی کو ڈر تھا وہی ہوا۔ "

اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ دونوں اسکا پیچھا کر رہی ہیں۔

کیا مسئلہ ہے ہمارا ہے ؟" فاتینا نے جس تیزی سے چہرے کے تاثرات بدلتے معصومیت کا مظاہرہ کیا تھا مزنی تو مزنی۔۔۔ حیدر بھی سراہے" بغیر نہ رہ سکا تھا۔

کیوں پیچھا کر رہی تھیں آپ میرا۔۔۔ آپکے خیال میں سب حسیات بند کی ہوئیں تھیں میں نے" حیدر نے تیوری چڑھا کر کہا۔ "

ارے بہت بڑی خوش فہمی میں مبتلا ہیں آپ۔۔۔" فاتینا نے دونوں بازو سینے پر باندھتے ہوئے کہا۔ "

اچھا تو یہاں اس درخت کی ریسرچ کرنے آئی ہیں آپ" وہ تلخی سے بولا۔ "

ہم یہاں جو بھی کرنے آئے ہیں آپ سے مطلب۔۔۔ خوامخواہ ہی اپنے آپکو ہیرو سمجھ رہے ہیں۔۔" اس نے استہزائیہ مسکراہٹ اس" پر اچھالی۔

اور اس طرح ڈرتے وہی ہیں جن کی داڑھی میں تنکا ہوتا ہے" اس نے حیدر کی داڑھی پر چوٹ کی۔ "

میری داڑھی میں تنکا ہے یا مونچھوں میں آپ سے مطلب۔۔۔ اگر میں نے دوبارہ آپکو یہ سب کرتے دیکھا تو میں ڈائریکٹر سے آپکی" "شکایت کروں گا

شرافت کی زبان اگر آپکو سمجھ آجائے تو یہ زیادہ بہتر ہوگا" آگ برساتی نظروں سے اسے دیکھتا وہ مڑا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا ڈپارٹمنٹ کے اندر چلا گیا۔

دیکھا نا دے گیا تمہیں دھمکی۔۔۔ منع کیا تھا میں نے کے مت پڑو اسکے پیچھے۔۔۔ یہ بھی اگر کسی جماعت سے تعلق رکھتا ہوا تو بس پھر" اغوا ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ مجھے تو ویسے ہی ایسے لوگوں سے خوف آتا ہے۔۔۔ مگر ایک تم ہو جسے نہ تو ڈر لگتا ہے نہ ہی کوئی فرق پڑتا

www.PakDigestNovels.com

ہے "مزنی خوف کے مارے بولتی چلی جا رہی تھی۔

جبکہ فاتینا کی پر سوچ نگاہوں سے اندازہ ہو رہا تھا کہ اس نے مزنی کی کسی بات کو نہ پوسنا ہے اور نہ ہی اسے خاطر میں لائے گی۔

سن رہی ہو تم میری بات "اسے خاموش دیکھ کر مزنی غصے سے چلائی۔"

سن لی ہے اب کیا کان کے پردے پھاڑو گی۔"اس نے ناگواری سے اسے دیکھا۔ "

تو پھر آج اور ابھی فیصلہ کرو کہ اس بندے کے پیچھے نہیں لگو گی "مزنی تو جیسے ٹلنے کو تیار ہی نہیں تھی۔ "

بیٹا نہ تو میں کسی سے ڈرتی ہوں اور نہ ہی کوئی ایسا پیدا ہوا ہے جو مجھے ڈرائے۔۔۔ لہذا یہ باتیں تو تم چھوڑ ہی دو نا۔۔۔ دوسری بات یہ کہ "

میں اس بندے کا کھوج لگائے بغیر نہیں رہوں گی۔۔۔ یہ میں نے بہت دن پہلے طے کیا تھا اور اس فیصلے سے ایک انچ بھی نہیں ہٹوں گی"

فاتینا نے قدم آگے بڑھاتے اپنا فیصلہ سنایا۔ جسے سن کر مزنی کا دل کیا کہ اسی لمحے فاتینا کی دوستی کو خیر آباد کہہ دے۔

"شہریار کو آج پھر کوبرا نے اپنے اڈے پر بلایا تھا۔ "ہاں بھئی شہزادے کیسے ہو """

" کیا پروگریس ہے۔۔۔ مال کہاں تک پہنچا اور کسی کو لڑکی پر شک تو نہیں ہوا

نہیں سر ابھی تو سب کام بہت طریقے سے چل رہا ہے۔۔ کسی کو شک بھی نہیں ہوا بلکہ لڑکیوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے "اس نے بڑے فخریہ انداز میں بتایا۔

کوبرا نے اپنی جھکی آنکھیں اٹھا کر کچھ دیر اسے غور سے دیکھا۔۔ یہ پہلا موقع تھا کہ وہ براہ راست اسے دیکھ رہا تھا۔ اب تک کی ملاقاتوں میں کوبرا نے بہت کم اسکی جانب دیکھا تھا۔ اور اگر دیکھا بھی تو اس قدر سرسری نظر ڈالی کہ شہریار کو اسکی آنکھوں کی بناوٹ تک کا علم نہیں ہو سکا۔

اور آج۔۔۔ تو جیسے وہ اس پر سے نظریں ہٹانا بھول گیا تھا۔

پھر یکدم اس نے ہولے سے مسکراتے اپنے ٹیبل کی دراز سے کچھ نکالا اور پھر سیدھا ہوتے اپنی گن کے نشانے پر شہریار کو رکھا۔ شہریار یہ توقع ہر گز نہیں کر رہا تھا۔

وہ نہ صرف گنگ رہ گیا بلکہ وہ یہ بھی سمجھنے سے قاصر تھا کہ آخر اسکی گفتگو میں ایسی کیا بات ہوئی ہے کہ جس نے کوبرا کو اس حد تک جانے پر مجبور کر دیا۔

میں نے تمہیں اسی لئیے نہیں چنا تھا کہ تم ارد گرد سے آنکھیں بند کر کے صرف چین کی بانسری بجاؤ اور ایک لڑکی پر اعتماد کر کے خود " آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاؤ۔۔ ایسے ناکارہ لوگ میری ٹیم کا حصہ نہیں ہوتے۔۔۔ میرے ساتھ کام کرنے کی صرف ایک شرط ہے۔۔۔ کہ کام کے دوران اپنی آنکھیں اور کان چوبیس گھنٹے کھلے رکھو۔۔ ایک سیکنڈ کے لئیے بھی بند نہ ہوں۔۔ میں اپنی ٹیم میں شامل

ہونے والے بندے کو چھوڑتا کبھی نہیں لہذا اس خوش فہمی میں مت رہنا کہ اگر تم میرے معیار پر پورے نہ اترے تو تمہیں آسانی سے جانے دوں گا۔۔ میرے معیار پر نہ تھی اترے تو میری اس گولی کے معیار پر پورے ضرور اترو گے۔۔۔" اس نے شیطانی مسکراہٹ اسکی جانب اچھالتے کہا۔

سر میرا قصور کیا ہے" شہریار گھگھیایا۔ "

قصور۔۔۔ میں تمہیں بتاؤں گا۔۔۔ اگر میں ہر ایک کو اسکے کام کا طریقہ کار سمجھانے بیٹھ گیا تو کر چکا میں اپنا سارا بزنس۔۔۔ (گالی)" اس ہاسٹل میں سے ایک لڑکی آج تین دن سے غائب ہے تمہیں اتنا بھی نہیں پتہ "اب کی بار کوبرا نے اپنی لال انگارہ آنکھیں نکال کر شہریار کو گھورتے زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارا۔

سس۔۔۔ سوری سر۔۔ میں واقعی نہیں جانتا تھا" شہریار اسکے اس قدر باخبر ہونے پر حیران ہونے کے ساتھ ساتھ شرمندہ بھی تھا۔ "

اب نام بھی میں بتاؤں ؟" کوبرا کی بات پر وہ اور بھی شرمندہ ہوا۔ "

اس ہاسٹل کی ایک ایک لڑکی کا بائیو ڈیٹا تمہیں اور تمہاری اس ہوتی سوتی کو پتہ ہونا چاہئیے وہ کس سے ملتی ہیں۔۔۔ کہاں آتی جاتی ہیں" خاص کر وہ لڑکیاں جو ہماری منشیات استعمال کر رہی ہیں۔ اگر وہ کسی بھی ایجنسی کے بندے کے ہاتھ لگ گئیں تو تم تو مرو گے ہی ساتھ ہمیں بھی لے ڈوبو گے۔۔۔۔ یہ پہلا اور آخری موقع ہے۔۔۔۔ اس لڑکی کے بارے میں پتہ کرو اور باقی سب کے بارے میں بھی ساری معلومات مجھے دو دن کے اندر اپنی ٹیبل پر چاہئیں ورنہ تیسرے دن میں تمہیں کچھ سوچنے کا بھی موقع نہیں دوں گا۔۔۔" اس نے دانت پیستے ایک مرتبہ پھر شہریار کو گھورا جواب کی بار نظریں جھکائے اسکی بات پر سر ہلا کر اسکا اشارہ پاتے ہی کمرے سے باہر نکل گیا۔

جیسے ہی وہ ہاسپٹل کی لابی میں آیا کسی کی دلدوز چیخیں اسے سنائی دیں اور یہ پہلی مرتبہ نہیں تھا پچھلے چار دن سے وہ ایسی آوازیں ہر تھوڑے وقفے سے سنتا تھا۔

کہیں بھی اور جانے کی بجائے طحہ نے رخ اسکے کمرے کی جانب کیا۔

اور کسی سے نہیں مگر طحہ کو دیکھتے ہی اب اتنا ضرور ہوتا تھا کہ اسکی چیخوں میں نہ صرف کمی واقع ہوتی تھی بلکہ وہ خود بھی طحہ سے اپنی کیفیت شئیر کر جاتی تھی۔

کمرے میں آتے ہی طحہ کی نظر ساشا پر پڑی۔ طحہ کو دیکھتے ہی وہ جو نرسوں کے قابو سے باہر ہوتی جا رہی تھی یکدم خاموش ہو گئی۔

وہاں موجود نرسوں نے فوراً اسے سلام کیا۔

سر یہ تو ہمارے قابو ہی نہیں آتی" ایک نرس نے روہانسی آواز میں وضاحت پیش کی مبادا ڈاکٹر طحہ سے ڈانٹ پڑ جائے۔ وہ پورے ہاسپٹل "

www.PakDigestNovels.com

میں اپنے سخت اصولوں کے باعث مشہور تھا۔اور اسکے اصولوں میں سب سے پہلا اصول مریضوں کو اپنے گھر کا فرد جان کر سلوک کرنا تھا۔

اسکے نزدیک مہینے کے آخر میں ملنے والی تنخواہ سے زیادہ ہر لمحے مریضوں کی دلجوئی کرنا زیادہ اہم تھا۔کیونکہ اسکا ماننا تھا کہ ڈاکٹر اور نرسوں کے ایسے مریضوں کے ساتھ بی ہیو کرنا چاہئیے کہ انکی آدھی بیماری ان سے بات کر کے ہی دور ہو جائے۔

جی میں جانتا ہوں۔۔۔یہ مشکل کیس ضرور ہیں مگر ناممکن نہیں۔اور اللہ نے ڈاکٹری جیسے پیشے کے لئیے کچھ بھی ناممکن نہیں لکھا۔۔" ہمیں اپنی پوری سی کوشش کرنی پڑے گی اور کرنی ہے۔۔۔آگے اللہ اس لڑکی کے لئیے بہتر کرے۔" کہتے ساتھ ہی اس نے ان سب کو جانے کا اشارہ کیا۔

ساشا کی بے چینی وہ دیکھ چکا تھا اور وہ تب ہی بے چین ہوتی تھی جب اس سے بات کرنا چاہتی تھی مگر کسی اور کے سامنے اس سے بات نہیں کرتی تھی۔

اسی لئیے اس نے نرسوں کو وہاں سے ہٹایا۔

کیسی ہیں آپ۔۔۔آج تو بہت بہتر لگ رہی ہیں" وہ مسکراتے ہوئے اسکے بیڈ کے قریب آیا۔ "

میں بہتر نہیں۔بدتر ہو گئی ہوں اور دن بدن اور بدتر ہو جاؤں گی اگر آپ نے مجھے میری سکون آور دوائیاں نہ دیں۔۔۔آپ۔۔۔آپ تو" ڈاکٹر ہیں آپ تو جانتے ہوں گے۔۔۔وہ دوائی نقصان نہیں کرتی بلکہ سکون پہنچاتی ہے۔۔۔ایک میٹھا سا سکون۔۔۔جس۔۔جس کے بعد مجھے کوئی پریشان کن سوچ نہیں آتی۔۔۔آخر آخر آپ کیوں مجھے وہ نہیں دیتے" اپنا مدعا بیان کر کے آخر میں وہ روہانسی لہجے میں بولی۔

ساشا۔۔آپکی سکون آور دواؤں کے نام چینج ہو گئے ہیں۔۔۔یہ دیکھیں۔۔۔یہ جو آپکو انجکشن دیا جاتا ہے یہ وہی ہے۔۔اس سے " بھی آپکو سکون ملتا ہے" طحہ نے اسے سمجھانا چاہا۔

جھوٹ بولتے ہیں آپ یہ وہ نہیں ہے۔۔۔اگر وہ ہوتی تو جاگنے کے بعد مجھے اسکی طلب کے لئیے جسم میں چیونٹیاں سی چلتی کیوں" محسوس ہوتی ہیں۔۔۔ابھی بھی ہو رہی ہیں۔۔۔کیوں۔۔۔کیوں ہو رہی ہیں" وہ چلائی۔

ساشا۔۔ساشا" وہ جو اپنے جسم کو نوچ رہی تھی طحہ نے یکدم آگے بڑھ کر اسے جھنجھوڑا۔ "

یکدم چونک کر وہ کچھ لمحے ساکت آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتی رہی جسکے ہاتھ سختی سے اسکے کندھے پر جمے ہوئے تھے۔

آہستہ سے اپنا سر اسکے کندھے پر رکھ کر وہ اونچی اونچی رونے لگ گئی۔

اس وقت اس کا اور طحہ کا رشتہ صرف ایک مریض اور طبیب کا تھا۔

www.PakDigestNovels.com

طحہ نے اسکی تکلیف کو محسوس کرتے سختی سے لب بھینچے اور آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر پاس رکھا انجکشن اسکے بازو میں لگا دیا۔

سی" کر کے وہ طحہ سے دور ہوئی۔ "

آپ نے پھر مجھے یہ لگا دیا۔۔۔یہ میری تکلیف کم نہیں کرتا۔۔۔یہ مجھے کچھ بھولنے نہیں دیتا" وہ یکدم روتے ہوئے طحہ کے بازو پر مکے" برسا کر روتی ہوئی بولی۔

آپکو کیا بھولانا ہے آپ مجھ سے اپنا دکھ شئیر کر سکتی ہو۔۔۔۔رئیلی میں بہت اچھا فرینڈ ہوں" طحہ نے مسکراتے ہوئے اسکے بیڈ کے پاس" رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ جیسے واقعی وہ آج اسے ہی سننے آیا ہو۔

رہنے دیں ڈاکٹر آپ کہاں کے اچھے فرینڈ ہیں۔۔۔ میری اتنی سی بات تو مانی نہیں کہ مجھے وہ والی پڑیا ہی لا دیتے۔۔" ساشا نے برا مناتے" ہوئے منہ پھلا کر کہا۔ اس وقت وہ جہت نارمل انداز میں بات کر رہی تھی۔ ہلکے سے گھنگریالے بال اسکے چہرے پر بکھر کر اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہے تھے۔

طحہ نے دکھ سے اسے دیکھا۔۔" کتنی پیاری لڑکی نجانے کیسے کچھ گھٹیا لوگوں کے ہتھے چڑھ گی" اس نے افسوس سے سوچا۔

میری باتوں کا کوئی جواب نہیں ہے نہ آپکے پاس" اپنے ناخنوں سے کھیلتے ہوئے نظریں جھکائے وہ بولی۔ "

ہے کیوں نہیں ہے جواب۔۔۔۔ میں آپکا دوست ہوں اسی لئیے نہیں چاہتا آپ جھوٹی تسکین حاصل کریں۔۔۔ میں چاہتا ہوں آپکا جو" بھی دکھ تھا آپ اس سے نظریں ملا کر اسے فیس کریں۔۔۔۔آنکھیں بند کر کے خود کو ایک حرام اور گھٹیا چیز میں گم کر کے اپنی شخصیت حتی کہ پوری زندگی کو یوں برباد مت کریں" اس نے رسان سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

ساشا خاموش رہی۔ مگر وہ جانتا تھا وہ اسکی بات سن رہی ہے۔ ایسا ہی ہوتا وہ جب اسے سمجھاتا وہ خاموش ہو جاتی مگر اسکی بات ضرور سنتی۔

ساشا آپ سن رہی ہو" طحہ نے جان بوجھ کر اسے متوجہ کیا۔ "

ہمم" طحہ کے لئیے اتنا ہی بہت تھا۔ "

آپ پڑھی لکھی ہو۔۔۔ کم از کم اتنا تو جانتی ہو گی۔۔ کہ آپ نشے کی لت کی عادی ہو گئیں تھیں۔۔ اور یہ کس قدر خطرناک ہے یہ ہر کوئی" جانتا ہے۔۔ مجھے کچھ خاص بتانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ ساشا۔۔ اسکے وہ لوگ عادی ہوتے ہیں جنہیں اللہ۔۔ اسکی حکمت اور قسمت کے ہیر پھیر پر یقین نہیں ہوتا۔۔۔ باہر کے ممالک میں ڈر گز لینے والوں کی تعداد اسی لئیے زیادہ ہے کہ انکے پاس اپنے دکھ بیان کرنے کے لئیے کوئی راستہ نہیں۔۔۔۔ جبکہ ہمارے پاس پانچ وقت کی نماز ہے۔۔ جس میں ہم اللہ کے سامنے روبرو ہو کر شکوے شکایات کر کے دل کا بوجھ ہلکا کرتے ہیں۔۔ ہمارے پاس قرآن ہے جس کو پڑھ کر ہم اپنے لئیے بہتری کی راہیں ڈھونڈ سکتے ہیں۔

۔آپکی تکلیف جتنی بھی بڑی ہے۔۔۔ کیا آپکو یہ یقین نہیں کہ اللہ کی رحمت آپکی اس تکلیف سے کہیں زیادہ بڑھی ہے؟" طحہ نے اسے

www.PakDigestNovels.com

باتوں میں الجھایا۔اسکے یقین کو جانچنے کے لیئے۔۔

ایسا تو نہیں "اسکے یکدم کہنے پر اسے یک گونہ سکون ہوا کہ ابھی وہ گمراہی کی جانب نہیں بڑھی۔۔ایمان کا دامن ابھی تھامے ہوئے ہے۔"

مجھے نیند آرہی ہے اب آپ جائیں یہاں سے "وہ نروٹھے پن سے تکیہ درست کرتے منہ دوسری جانب کیئیے لیٹ گئ۔جس کا مطلب تھا" کہ وہ اب اور کچھ سننا نہیں چاہتی۔

اوکے ابھی تو میں جارہا ہوں مگر کل آپ سے آپکی فیملی کے بارے میں ڈسکشن ہو گی "طحہ کی مسکراتی آواز پر اس نے یکدم رخ موڑ کر قہر" برساتی نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

کچھ نہیں بتانا مجھے کسی کے بارے میں چلے جائیں آپ یہاں سے دوبارہ مت آئیے گا کچھ نہیں بتانا مجھے۔۔۔۔کچھ نہیں کہنا مجھے سمجھے" آپ "وہ بیٹھ کر چلاتے ہوئے بولی پھر سے اس پر دورہ پڑنا شروع ہوا۔چلاتے ہوئے ساتھ ساتھ وہ اپنے منہ اور بالوں کو نوچ رہی تھی۔

اوکے میں کچھ نہیں پوچھتا کام ڈاؤن "طحہ نے جان بوجھ کر یہ بات چھیڑی تھی جس سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ اسکی تکلیف کا تعلق اسکی" فیملی کے ساتھ جڑا ہے۔اور یہی اسے واپس زندگی کی جانب لانے کا طریقہ تھا کہ اصل وجہ سے جڑی کھولن اور غبار اسکے اندر سے باہر نکالا جائے۔

اور طحہ نے آج یہ پہلا قدم لے لیا تھا۔کیونکہ اس لڑکی سے اور بھی بہت سے اہم راز جاننے تھے۔۔آخر اسے اپنے سیکرٹ ایجنٹ والی ڈیوٹی بھی تو انجام دینی تھی۔

کیا ہے حیدر ابھی تک تم مجھے باہر ڈیٹ پر نہیں لے کر گ ئے "وہ دونوں اس وقت کیفے ٹیریا کے پچھلی جانب بیٹھے تھے جہاں اسٹوڈنٹس کا" زیادہ آنا جانا نہیں تھا۔

چلے جائیں گے پہلے تم اپنے اس دم چھلے سے تو جان چھڑاؤ "حیدر نے شہریار کے بارے مین کہا۔ "

ارے وہ تو بس ایسے ہی۔۔اصل میں میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں اسکے ساتھ کچھ بزنس کر رہی ہوں تو بس اسی لئ ۓ میں اسے ابھی" نہیں چھوڑ سکتی۔۔مگر تم فکر مت کرو وہ ہمیں کچھ نہیں کہے گا۔"اس نے حیدر کو تسلی دلاتے ہمیشہ کی طرح گول مول بات کی۔

کون سا بزنس "اس نے سرسری لہجے میں پوچھا"

چھوڑو بھی ان باتوں کو "حیدر کا دھیان ہٹاتے وہ اپنے لہجے کی گھبراہٹ روک نہیں پائ۔"

تمہیں ابھی تک مجھ پر اعتبار نہیں نا۔"حیدر نے ہولے سے مسکراتے نمرہ کی جانب دیکھا اور بس اس کا دیکھنا ہی اسے دنیا ما فیا سب بھلا" گیا۔

ارے کیوں نہیں ہے "اسکے لہجہ چغلی کھا رہا تھا۔ "

اگر اعتبار ہوتا تو تم مجھے اپنے بزنس کی نوعیت بتاتی۔۔ایسے نہیں بے اعتبار کرتیں" حیدر نے چہرہ موڑتے منہ پھلا کر کہا۔ "

اور نمرہ کہاں اسکی ناراضگی برداشت کر پاتی تھی۔

پہلی مرتبہ تو وہ اتنی اپنائیت کا اظہار کر رہا تھا۔

بتاتی ہوں۔۔اچھا سنو" یکدم کچھ فیصلہ کرتے اس نے کہا۔ "

نہیں رہنے دو جو کہہ کر کروایا وہ اعتبار ہی کیا۔۔۔بس آج مجھے تمہاری زندگی میں اپنی حیثیت کا اندازہ ہو گیا ہے" کہتے ساتھ ہی اس نے" سر جھکا کر اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے میں پیوست کرتے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

افوہ اب اتنے اموشنل مت بنو۔۔بتا رہی ہوں اور تم سنو گے۔۔پلیز حیدر اس طرح اجنبی مت بنو" اس نے حیدر کے بازو پر ہاتھ " رکھتے ہوئے کہا۔

اصل میں۔۔۔شہریار مجھے ڈرگز دیتا ہے اور میں ہاسٹل میں موجود لڑکیوں کو بیچتی ہوں۔۔اور چونکہ وہ جماعت کا بندہ ہے اور پہلے بھی" بہت سے کیسز میں پکڑا جا چکا ہے تو یہاں پر موجود کچھ لوگوں کو اسلحہ سپلائی کرتا ہے مگر وہ اسلحہ وہ خود یہاں نہیں لا سکتا لہذا میں وہ اسلحہ وارڈن کے اسٹور روم میں رکھتی ہوں۔وارڈن بھی پیسے لے کر کام کرنے دیتی ہے اور کسی کو شک بھی نہیں ہوتا کہ انکے پاس یہ اسلحہ کہاں سے آتا ہے۔کیونکہ لڑکیوں کے ہاسٹل پر ابھی کسی کا شک نہیں گیا۔ان لوگوں کو جب جب ہنگامے کرنے کے لئے چاہیئے ہوتا ہے ہم رات میں اپنے ہاسٹل کے دروازے کھلوا دیتے ہیں اور وہ خاموشی سے آکر لے جاتے ہیں۔چوکیداروں کو لڑکیاں دے کر انکی وہ رات رنگین کر دیتے ہیں اور پھر وہ بھی خوش اور ہم بھی خوش" اس نے مکاری سے ایک آنکھ دباتے سرگوشی نما آواز میں حیدر کو ساری حقیقت بتائی۔

حیدر کا چہرہ بے تاثر رہا۔

واؤ! انٹرسٹنگ۔۔۔اور کما کتنا لیتی ہو" اسکی بات پر وہ بھی پرجوش ہوئی۔ "

یہ تو رہنے ہی دو بس سمجھو لاکھوں میں کھیل رہی ہوں۔" اس نے تفاخر سے بال جھٹکتے ہوئے کہا۔ "

لیکن تمہارے ڈیڈی تو منسٹر ہیں پھر تمہیں اتنے روپے پیسے کی کیا ضرورت ہے" حیدر نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "

اوئے ہوئے یہ انفارمیشن تو میرے بہت قریبی لوگوں کے علاوہ اور کسی کو نہیں۔۔۔تم نے بڑا پتہ رکھا ہوا ہے میرے بارے میں" اس" نے حیدر کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

جب تم سے تعلق بنانا ہے تو تمہارے بارے میں پتہ تو رکھنا پڑے گا نا اور ویسے بھی کیا میں اب تمہارے قریبی لوگوں میں سے نہیں "

PakDigestNovels.Com

ہوں" حیدر نے اسکی جانب دیکھتے ایک جذب سے کہا۔

تم ہی تو اب میرے سب سے قریب ہو"اس نے حیدر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے کہا جو کرسی پر دھرا تھا۔ "

اصل میں ہم جیسی ناجائز اولادوں کو یہ منسٹر کبھی اون نہیں کرتے۔۔ سو میں انکے ساتھ نہ رہتی ہوں نہ ان سے میرا براہ راست کوئی" تعلق اور رابطہ ہے۔

اسی لیئے اپنے لیئے مجھے پیسہ کمانا تھا سو وہ میں اس ذریعے سے کما رہی ہوں۔"اس نے کندھے اچکاتے ایسے بتایا جیسے کسی اور کی بات کر رہی ہو۔

اور اگر میں بھی پیسہ کمانا چاہوں اور تمہارے اس کاروبار میں تمہارے ساتھ کام کرنا چاہوں؟"حیدر کی بات پر کچھ لمحے وہ گنگ رہ گئی وہ" حیدر سے ایسے مطالبے کی توقع نہیں کرتی تھی۔

وہ تو ٹھیک ہے۔۔۔ مگر مجھے پہلے شہریار سے پوچھنا پڑے گا"اسکی بات پر نمرہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ "

اس کا مطلب ہے تم اتنی پاورفل نہیں کہ یہ ڈیسیزن خود سے لے سکو۔۔اس میں بھی تم شہریار کی منہ دیکھو گی کہ وہ تمہیں اجازت" دے تو مجھے بھی شامل کرو گی۔ حد ہے یار میں تمہیں اتنی ننھی بچی نہیں سمجھتا تھا جسے شہریار کی ڈکٹیشن کی ضرورت پڑے ویسے بھی اسے معلوم ہو گیا ہے کہ ہم دونوں ایک دوسرے میں انوالو ہیں تو مجھے تو وہ ایسے کھا جانے والی نظروں سے گھورتا ہے جیسے کچا چبا جائے گا۔۔ اب ایسے مین تم اسے سے جا کر یہ سب بات کرو گی تو تمہارے خیال میں وہ خوشی خوشی مجھے یہ سب کرنے دے گا۔۔۔ اور ایک اور بات بتاؤ تم اسکے تھرو کسی گینگ کے لیئے یہ کام کر رہی ہو تو اس کا مطلب ہے کہ وہ بھی اپنا حصہ رکھتا ہو گا؟"حیدر نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

ظاہری سی بات ہے"نمرہ نے اسکی بات کی تائید کی۔ "

تو اگر یہ سب کام تم ڈائریکٹ اس گینگ سے لو تو سوچو وہ سارا پیسہ بھی تمہاری جیب میں جائے گا"حیدر کی بات پر وہ سوچ میں پڑ گئی۔ "

یہ تو ہے۔۔۔ مگر یہ ہو گا کیسے۔۔۔ میں بولڈ ہوں مگر کسی گینگ کے ساتھ براہ راست کبھی کام نہیں کیا یہ پہلا اتفاق ہے۔۔ میں اکیلی" ایسا نہیں کر پاؤں گی"اس نے گھبراتے ہوئے کہا۔

ارے یار تمہیں کون کہہ رہا ہے کہ اکیلے کرو۔۔۔ تم مجھے ابھی خفیہ طور پر اس کام میں اپنے ساتھ ڈالو۔۔ پھر آہستہ آہستہ شہریار کے" ذریعے اس گینگ تک جاؤ اور پھر وہاں سے تم ان سے تعلقات بناؤ تو پھر جیسے تم شہریار کے لیئے کام کر رہی ہو میں تمہارے لیئے کرتا رہوں گا۔۔ تم اکیلی تو نہیں ہو گی"حیدر کی بات اسکے دل کو لگی۔

"کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو مگر مجھے سوچنے کے لیئے تھوڑا وقت دو"

وقت تو میں دے دیتا ہوں مگر خیال رکھنا شہریار کو اس بات کی بھنک تک نہ پڑے نہین تو ایسے لوگ اپنے خلاف جانے والوں کو مروانے میں ایک سیکنڈ کی دیر نہیں لگاتے اور اس طریقے سے مرواتے ہیں کہ انکے خلاف کوئ ثبوت نہیں ہوتا۔ خود آزاد گھومتے ہیں اور اپنے مخالف کو قبر میں پہنچاتے ہیں" حیدر نے اسے حقیقت کا رخ دکھایا۔ نمرہ چپ چاپ اسے دیکھے گئ۔

تم اتنے بڑے بڑے فیصلے خود سے کیسے کر سکتے ہو؟" وہ جو کچھ دیر پہلے اپنے کام سے تھکا ہارا آیا تھا۔ لنچ کرنے کے بعد چائے کا کپ" تھامے ریلیکس انداز میں لیپ ٹاپ سامنے رکھے اپنی میلز چیک کرنے میں مصروف تھا۔

باس کا فون آتے ہی اور انکا سوال سنتے ہی ذرا الرٹ ہو گیا۔

سوری سر میں آپکی بات سمجھا نہیں کون سے فیصلے کی آپ بات کر رہے ہیں" اس کے سوال پر جو کچھ انہوں نے بتایا اس کا دماغ چکرا کر رہ" گیا یہ تو حرف بہ حرف وہی بات تھی جو اس نے اس بے باک لڑکی سے کی تھی۔ اپنے غصے کو اس نے بمشکل قابو کیا۔

سر میں نے آپکو پہلے بھی کہا تھا کہ میرا اور میری ٹیم کا کام کرنے کا اپنا ایک طریقہ کار ہے۔۔ میں اگر لیگل طریقے سے مجرموں کو پکڑنے بیٹھ جاؤں نہ تو پکڑ چکا نہیں۔۔۔ جو کچھ ان لیگل مہروں کے ٹھپے لگوا کر لوگ دو نمبریاں کرتے ہیں وہ سب بھی میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ جبکہ میں الیگل طریقے اپنا کر اگر اپنے ملک کے مفاد کے لئے ان لیگل لوگوں کو پکڑتا ہوں تو میرا نہیں خیال اس سے کسی کو کوئ مسئلہ ہونا چاہئے۔" اس نے صاف گوئ سے کہا۔

وہ تو ٹھیک ہے یار مگر تھوڑا ہاتھ ہولا رکھو۔۔۔ کم از کم مجھے تو بتا دو کہ تم کرنے کیا جا رہے ہو" وہ اسکی بات سے متاثر ہوتے ہوئے بولے۔ "

سر بہت سے فیصلے موقع پر لینے پڑتے ہیں۔۔ میں نے کچھ دیر میں آپکو کال کر کے بتا ہی دینا تھا اور آج کی ساری رپورٹ دینی تھی۔ مگر" کیا میں یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ آپ تک یہ سب معلومات کن ذرائع سے پہنچی ہیں اور آپ کو کا مجھ پر اعتبار نہیں جو آپ نے میرے پیچھے بندے لگائے ہوئے ہیں" اب کی بار وہ ذرا ناراض لہجے میں گویا ہوا۔

بیٹا جی بات یہ ہے کہ تم ہو یا تم سے بھی بڑا کوئ ایجنٹ اسکے پیچھے بندہ لگانا پڑتا ہے۔۔۔ اسکی حفاظت کے لئے بھی تا کہ اگر حالات" ایسے پیدا ہو جائیں کہ وہ کہیں پھنس جائے تو کم از کم ہم اسے بچانے کی کوئ فوری تدبیر کر سکیں۔۔۔ بڑے نیگیٹو ہو رہے ہو خیر ہے۔۔۔ تم پر اعتبار نہ ہوتا تو تم اب تک بہت سے کیسز میں میری بے جا حمایت حاصل نہ کر چکے ہوتے۔۔۔ مجھے تو بہت مرتبہ تمہیں بچانے کے چکر میں اپنی آفیشل حدود سے باہر جا کر بات سنبھالنی پڑتی ہے" انکی بات پر وہ ہولے سے مسکرایا۔

"اسکے لئے تو واقعی آپکا مشکور ہوں"

اچھا بس مسکے مت لگاؤ۔۔ جلد ہی گھر کا چکر لگانا" انکی بات پر اس نے حامی بھرتے فون رکھا۔ "

www.PakDigestNovels.com

مگراب وہ اس پریشانی میں تھا کہ سر نے کس کو اسکے پیچھے لگایا ہے۔

کیا بات ہے تم آجکل بہت پریشان ہو"آجکل نمرہ حیدر سے ذرا دور دور رہ رہی تھی۔"
لہذا حیدر کو اسے کال کرنی پڑی۔یونیورسٹی میں بھی وہ ہر وقت شہریار کے ہمراہ ہی ہوتی تھی۔
حیدر کو ڈر تھا کہ کہیں اس نے شہریار کو حیدر کو بزنس میں ساتھ ملانے والی بات نہ کر دی ہو۔
ہاں اصل میں ایک ایشو ہو گیا ہے"اسکی آواز میں پریشانی گھلی تھی۔"
حیدر ٹھٹھکا۔
تم نے کہیں شہریار کو مجھے شامل کرنے والی بات تو نہیں بتا دی۔"اس نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔آخر تھی تو صنف نازک۔۔۔اور پیٹ کی" ہلکی۔
ارے نہیں۔۔۔پاگل نہیں ہوں کہ ایسی بات کر کے اپنی شامت کو آواز دوں۔۔۔وہ کبھی بھی مجھے اس حد تک جانے نہیں دے گا"اس" نے صاف گوئی سے بتایا۔
حیدر نے شکر کیا۔
"تو پھر؟"
اصل میں ہمارے ہاسٹل کی ایک لڑکی کچھ دنوں سے گم ہو گئی ہے۔یہاں سے کہیں جانے کے لئے نکلی تھی اور وہ میری کافی پرانی کسٹمر" تھی اور مجھ سے اچھے سے واقف تھی۔اگر وہ کسی ایجنسی والے کے ہاتھ لگ گئی تو سمجھو ہمارے لئے بہت سی مشکلات کھڑی ہو جائیں گی۔۔۔میری اس سے کافی دوستی تھی۔۔۔اور اسلحہ کے بارے مین بھی وہ جانتی تھی۔۔۔"اس نے تفصیل سے اپنی پریشانی بتائی۔
اوہو یہ تو بہت برا ہوا۔۔نام کیا تھا اس کا۔۔"اس نے سرسری لہجہ اپنایا۔"
ساشا نام تھا۔۔۔تم اپنے طور پر پتہ کروا سکتے ہو"نمرہ نے لجاجت بھرے انداز میں کہا۔"
چلو کوشش کرتا ہوں۔۔اور اگر اس کے بارے میں پتہ چل گیا کہ کہاں ہے تو؟"حیدر کے سوال پر کچھ لمحوں کی خاموشی چھائی۔۔"
تو پھر اسے مروا دیں گے"نمرہ کی بات پر اب خاموش ہونے کی باری حیدر کی تھی"
چلو میں کوشش کرتا ہوں کہ اسکا پتہ چل جائے"کچھ توقف کے بعد حیدر سنجیدہ لہجے میں گویا ہوا۔۔پھر کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں" کر کے اس نے کال بند کر دی۔

---

www.PakDigestNovels.com

آج چھٹی کیا آگئی لگتا ہے اماں نے گھر کے سارے کام مجھ سے ہی کرانے کی ٹھان لی ہے۔۔۔ میں فاتینا کم اور چندن ماسی زیادہ لگ رہی ہوں۔۔۔ یہ سب آپکی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔ اب وہ غصہ جو آپ پر نکلنا چاہیئے تھا مجھ غریب پر نکل رہا ہے" فاتینا جالے صاف کرنے والا برش ایک جانب رکھ کر مریم سے آنکھ بچاتے کسی کو تیزی سے میسج ٹائپ کرنے میں مصروف تھی۔

"ہاہاہاہا" دوسری جانب دل کھول کر ہنسا جا رہا تھا۔

"ہنس لیں ہنس لیں۔۔۔ کبھی یہ دن ہم پر بھی آئیں گے جب آپکی درگت بنے گی" وہ کہاں باز آنے والوں میں سے تھی۔

جیسے ہی کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ جلدی سے موبائل ٹراؤزر کی جیب میں غائب کرتے شد و مد سے کام میں جت گئی۔

"ابھی تک تم ایک ہی جگہ کو رگڑے جا رہی ہو" مریم نے لاؤنج میں آتے ہی خشمگیں نظروں سے اسے گھورا۔

"تو کیا کروں صحیح سے صاف نہیں کیا تو بھی آپ ہی کی باتیں سننے کو ملنی ہیں۔ حد ہو گئی ایک تو شرافت سے صاف کر رہی ہوں اس پر بھی مطمئن نہیں۔۔۔ مفت کام کر رہی ہوں آپکا تو اس پر بھی باتیں سنائیں جا رہی ہیں۔۔۔ چندن سے کرواتیں نا تو میں دیکھتی وہ آپکی باتیں کیسے سنتی ہے۔۔۔ چار سنا کر جاتی آپکو" وہ ناگواری سے بڑبڑ کرے جا رہی تھی۔ اتنا تیز ہاتھ نہیں چل رہا تھا جتنی تیز زبان۔۔۔

"ہائیں ہائیں۔۔۔۔ ماں سے ایسے بات کرتے ہیں۔۔۔ اسی لئے تجھے یونیورسٹی بھیج رہی ہوں کہ تو یہ سب سیکھ کر آئے۔۔۔۔ آنے دے ذرا سبطین کو اس بار تیری تو پڑھائی ساری پوری کرواتی ہوں میں۔۔۔ گھر نہ ہو گیا کوئی سیاسی ٹاک شو سمجھ لیا تو نے۔۔۔۔ باتوں کی بوچھاڑ کر دی مجھ پر۔۔۔ میں کوئی سیاستدان ہوں۔۔۔ جو باتیں سنا رہی ہے مجھے۔۔۔" وہ تو حیرت سے گنگ اسکی زبان کے جوہر دیکھ رہیں تھیں۔ جو آجکل کچھ زیادہ ہی ہو گئے تھے۔

"اور ایک اس نے تجھے سر چڑھایا ہوا ہے۔۔۔۔ بالکل بھی اسکے نقش قدم پر نہیں چلنے دوں گی تجھے۔۔۔ ٹانگیں توڑ کر گھر بٹھا دینا ہے میں نے" وہ غصے بھری نظریں اس پر جما کر بولیں۔

"کیا ہے اماں کیوں میرے پیشن کے پیچھے پڑی ہیں" اس نے ڈنڈا ایک جانب رکھتے انہیں بازوؤں کے گھیرے میں رکھا۔

"مزنی نے سب بتا دیا ہے مجھے۔۔۔ زیادہ مسکے نہ مار دیکھتی ہوں میں کیسے تو وہ سب کرتی ہے۔۔۔ ارے ذرا خوف نہیں تجھے۔۔۔ تو کیوں مان نہیں لیتی تو لڑکی ذات ہے اور لڑکی ذات کو یہ نڈر انداز اچھے نہیں لگتے۔۔۔ لوگ دو منٹ میں۔۔۔۔" اگلی بات سوچ کر ہی وہ کانپ گئیں۔

"کیوں میرے بڑھاپے کو مشکل بنا رہی ہو" انہوں نے بے چارگی سے کہا۔

"لڑکی ہوں تو کیا ہاتھ باندھ کر بیٹھ جاؤں۔۔۔ نہیں اماں اللہ نے عورت ذات کو ہر طرح کی طاقت دی ہے۔ یہ ہماری سوچ ہے کہ ہم اسے صنف نازک کہہ کہہ کر اسکی صلاحیتوں کو ختم کر دیتے ہیں۔ جب شروع سے آپ نے مجھے من مانی کرنے دی تو اب کیوں روک رہی

www.PakDigestNovels.com

"ہیں

اسی لئیے کہ میں اب اور کسی کو کھونا نہیں چاہتی "انہوں نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ "

اماں یہ زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ آپ ایسا کیوں سوچتی ہیں "اس نے انکے آنسو صاف کئے۔ "

فاتی تو تو میرا کل سرمایا ہے "مریم نے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا۔ "

وہ خاموشی سے مسکرادی۔ جانتی تھی اکیلے ان کو ہینڈل نہیں کر پائے گی۔ ایک وہی تو تھیں جن کے آگے اسکی بولتی بند ہو جاتی تھی۔

اب اسے انتظار تھا سبطین کا آئیں گے تو خود ہی اماں کو منالیں گے۔

وہ دل ہی دل میں سوچ کر مسکرا۔

بہت دنوں بعد آئے آپ "طحہ اس دن کے بعد ساشا کے روم میں اسے دیکھنے نہیں گیا تھا مگر دریاب کی ہدایات پر اسکی سیکیورٹی سخت کروا دی گئی تھی۔ کیونکہ وہ لڑکی بھی انہیں ہاسٹل میں ہونے والی سرگرمیوں کے بارے میں بہت اچھی معلومات دے سکتی تھی۔ اور دوسری اہم وجہ اس لڑکی کی زندگی تھی کیونکہ وہ ڈرگز کا شکار ہو کر ان ملک دشمن عناصر کا اعلی کار بن چکی تھی۔ نمرہ اور اسکی اصلیت کے بارے میں جانتی تھی لہذا اگر وہ کسی ایجنسی کے ہاتھ لگ جاتی (جو کہ وہ لگ چکی تھی) تو نمرہ کے ذریعے ان لوگوں تک پہنچنا بہت آسان ہو جاتا جو اسے ڈرگز مہیا کر رہے تھے۔ اور ایسا وہ لوگ قطعنا چاہتے اس صورت میں وہ ساشا کو مروا دیتے۔

لہذا اب چونکہ وہ دریاب اور اسکی ٹیم کے ہاتھ لگ چکی تھی لہذا دریاب کے کہنے پر بہت سے سادہ وردیوں میں لوگ ہمہ وقت اب ساشا کے روم کے ارد گرد موجود رہنے لگ گئے تھے۔

فی الحال اسکی کنڈیشن کی وجہ سے اسے ہاسپٹل سے گھر شفٹ نہیں کروایا جا سکتا تھا لہذا اسے ہاسپٹل میں رکھنا اب انکی مجبوری بن چکا تھا۔

ساشا کہ بارے میں ہاسپٹل میں موجود ساری معلومات کا ریکارڈ ختم کروا دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ وہاں ساشا نام کی کسی لڑکی کا نام تک مریضوں کی لسٹ میں نہیں تھا۔

مخصوص لوگوں کے علاوہ اسکے کمرے میں اب کسی کو جانے کی اجازت نہیں تھی۔

ہاں بس مصروفیت تھی کچھ۔۔ آپ سنائیں کیسی ہیں آج تو اور بھی زیادہ بہتر لگ رہی ہیں "وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھتے بیڈ کے قریب" رکھی ٹیبل سے اسکی فائل اٹھا کر چیک کرنے لگا۔

آپکو ہی ٹھیک لگتی ہوں۔۔ جبکہ میرے خیال میں میری حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے "تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر استہزائیہ انداز" میں مسکراتے ہوئے اس نے طحہ پر سے نظریں ہٹا کر تلخی سے کہا۔

آپ ہر وقت اتنی مایوسانہ باتیں کیوں کرتی ہیں۔۔ اچھا مجھے بتائیں کہ آپکو اب ان ڈرگز کی طلب پہلے کی طرح ہوتی ہے؟ "اسکے سوال پر"

PakDigestNovels.Com

www.PakDigestNovels.com

وہ جو ایک مرتبا پھر اسے دیکھ رہی تھی یکدم اس سے نظریں چرا گئ۔

نہیں" پھر کچھ وقفے کے بعد سادہ سے لہجے میں بولی۔"

کیا پہلے کی طرح پورے جسم میں چیونٹیاں رینگتیں محسوس ہوتی ہیں؟" ایک اور سوال۔۔ "

اب کی بار ساشا نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا۔

تو پھر ابھی بھی آپ کہہ رہی ہیں کہ آپ بہتر نہیں ہیں" وہ اسکے بیڈ کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔ "

وہ خاموش رہی۔

طحہ نے گہرا سانس کھینچا۔

آخری مرتبہ جانے سے پہلے میں کچھ کہہ کر گیا تھا آپکو" اسکی بات پر ساشا نے ایک تیز اور تیکھی نظر اسکے مسکراتے چہرے پر ڈالی۔ "

مجھے نہیں یاد" جس تیزی سے اس نے کہا تھا وہ لہجہ اور انداز طحہ کی مسکراہٹ گہری کر گیا۔ "

جتنی تیزی سے آپ نے نفی کی ہے اس کا مطلب ہے آپکو اچھے سے یاد ہے،،اور پلیز آج جب تک آپ میرے سوالوں کے جواب نہیں" دے لیتیں۔۔۔ میں فرسٹریشن کے جھوٹے دورے ہرگز برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ دوست نرمی سے پیش آئے تو اچھا ہوتا ہے۔۔۔ نہیں تو اس رشتے میں کوئی لحاظ اور مروت نہیں ہوتی" اسکی دھمکی پر وہ حق دق رہ گئ۔

وہ طحہ سے اس طرح کے بے تکلف رویے کی ہرگز امید نہیں رکھتی تھی۔

ہاں جی۔۔اب بتائیں۔۔ایسی کون سی تلخ بات اور یاد آپکے ماضی سے جڑی ہے۔۔ جس نے آپکو آپکی زندگی کے ساتھ کھیلنے کی اجازت" دی۔۔۔" وہ تو جیسے آج تہیہ کر کے آیا تھا اس سے ہر بات جاننے کے لیئے۔

پلیز ڈاکٹر مجھے کچھ نہیں پتہ" اس نے دونوں ہاتھوں کو بالوں میں پھنساتے اکتاہٹ بھرے انداز میں کہا۔ "

ساشا آپ جب تک اپنے اندر کا غبار باہر نہیں نکالیں گی آپ اس فیز سے باہر نہیں آسکیں گی۔ آپکو اپنی زندگی پیاری نہیں ہے؟" اس نے" حیرت سے پوچھا۔

نہیں ہے مجھے اپنی زندگی پیاری اور پیاری ہو بھی کیوں۔۔۔ کس کے لئیے کون ہے میرا جس کے لیئے میں جیوں۔۔۔ تو بہتر نہیں مر" جاؤں۔۔ چاہے عزت کی موت یا ذلت کی میری لیئے کس نے رونا ہے" اسکی باتوں پر وہ ساکت رہ گیا۔

واقعی اتنے دن گزرنے تک ساشا کے کسی والی وارث کا نام تک پتہ نہیں چلا تھا۔

جو ایڈریس اسکی شناختی کارڈ پر تھا وہاں بھی پتہ کرنے پر اسکے گھر والوں کا کچھ پتہ نہیں چلا کیونکہ وہ گھر جس نے ساشا کے والد سے خریدا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اب کہاں رہتے ہیں۔

ساشا کے موبائل سے بھی جو کالز ٹریس آؤٹ کی گئی تھیں۔ وہ زیادہ تر صرف اسکے دوستوں کی تھیں۔

کہیں سے کوئی فیملی کا پتہ نہیں چلا تھا۔

آخر کیا معمہ تھا اسکے ماضی میں۔

کیوں آپکی فیملی کہاں ہے؟" بالآخر طحہ کو اسکے بارے میں جاننا تو تھا۔ پہلے اسکی حالت کے پیش نظر اس نے نہیں پوچھا تھا مگر اب وہ" قدرے بہتر تھی۔

میری کوئی فیملی نہیں ہے۔۔۔ میرا اس پوری دنیا میں کوئی نہیں ہے" ہاتھوں کی مٹھیاں بنائے ان پر چہرہ ٹکائے وہ دوسری جانب" دیکھتی بمشکل اپنے آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی جس میں وہ ناکام ہوئی تھی۔

کیوں آخر کوئی تو آپکے پیرنٹس ہوں گے نا۔ یا پھر۔۔"طحہ نے سنجیدہ لہجے میں ایک اور سوال کیا اور پھر جو سوچ آئی وہ اسے سوچنا" نہیں چاہتا تھا مگر یہ بھی جانتا تھا کہ حقیقت کچھ بھی ہو سکتی ہے۔

کاش ناجائز ہوتی تو اتنی تکلیف نہ ہوتی۔ مگر جائز اولاد جب اس پاک رشتے میں ایک طعنہ بن کر رہ جائے تو اسکی تکلیف ناجائز اولاد کا طعنہ" سننے سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔۔۔

آپ بھی نا۔۔ مجھے تکلیف سے دوچار کیئے بنا نہیں رہیں گے۔۔۔ جس حقیقت کو میں بھول تک جانا چاہتی ہوں آپ نے ضرور مجھے یاد دلانی ہے" اس نے اپنی نم آنکھیں طحہ کی جانب گھمائیں۔

اور طحہ کو یہ ماننے میں کوئی عار نہیں تھا کہ بلاشبہ وہ بے حد خوبصورت تھی۔ اتنی کہ ایک نگاہ کے بعد دوسری اور پھر تیسری اور پھر نگاہ اٹھتی ہی چلی جائے۔۔۔

مگر وہ بھی طحہ تھا اپنے نفس کو کٹھانیوں میں ڈالنے والا۔

آہستگی سے نگاہ ساشا کے صبیح چہرے سے ہٹالی۔

کبھی کبھی کچھ تکلیفوں کا سامنا کرنا بہت شکل لگتا ہے مگر ہمت کر کے اگر ہم اسکا سامنا کرلیں تو وہ تکلیف چند لمحوں کی ہوتی ہے بے شک" اتنی شدید ہوتی ہے کہ آپکی پوری ہستی کو ہلا کر رکھ دیتی ہے مگر پھر جب وہ لمحے گزر جاتے ہیں تو پیچھے گہرا سکوت چھوڑ جاتے ہیں جیسے وہ زندگی میں کبھی آئے ہی نہیں تھے۔ پھر وہ تکلیف محض ایک یاد بن کر رہ جاتی ہے۔۔ جس کے یاد آنے پر آپ نہ تکلیف محسوس کرتے ہیں اور نہ ہی اذیت سے گزرتے ہیں۔ وہ آپکے ماضی کا حصہ بن جاتی ہے۔۔۔ کیا یہ بہتر نہیں کہ جس تکلیف کو محسوس کرنے سے آپ خوفزدہ ہیں اسے ہمت کر کے محسوس کرلیں تاکہ وہ پھر صرف ماضی کا حصہ بن کر رہ جائے" ساشا نہیں جانتی تھی اس ساحر کی باتوں میں کیا سحر تھا مگر اسے یوں لگتا تھا وہ طبعی نہیں روحانی ڈاکٹر ہو۔۔ وہ جب جب اسے سمجھاتا تھا اسے لگتا تھا وہ اسکی روح تک پر اپنی باتوں سے

مرہم رکھ گیا ہے۔

اس نے ہمت مجتمع کی وہ سب کہنے کی جسے وہ نجانے کتنے سالوں سے اپنے آپ سے بھی چھپا رہی تھی۔

میں اپنے سو کالڈ پیرنٹس کی اکلوتی اولاد ہوں۔۔۔پھر بعد میں انکے اپنے اپنے بہت سے بچے ہوئے کہ وہ یہ بھول ہی گئے کہ جس" رشتے کو انہوں نے اللہ اور رسول کے نام پر جوڑ کر ایک بچی کے والدین ہونے کا شرف حاصل کیا تھا وہ اس دنیا میں ہے بھی یا نہیں۔

میرے پاپا سی ایس ایس کر کے کمشنر لگ گئے۔۔کچھ عرصے کسی پارٹی میں انکی ملاقات میری ممی سے ہوئی جو کہ ان سے بڑے رینک کے بندے کی بہن تھیں۔

بس پھر پہلی نظر محبت اور پھر شادی میں بدل گئی۔

میری ابو کا بیک گراؤنڈ گاؤں سے تھا اور ممی ہمیشہ سے شہر کی رہنے والی۔اگلے سال میری پیدائش ہوئی اور مین ابھی تین سال کی بھی نہیں ہوئی تھی کہ میری پیرنٹس کے کلیشز شروع ہو گئے ممی کو لگا انہوں نے شادی کے فیصلے میں جلد بازی کی اور پاپا کو لگا کہ انہوں نے غلط عورت کا انتخاب کیا ہے اور میرے چار سال کے ہوتے ہی دونوں میں ڈائیورس ہو گئی۔

مجھے ممی لے گئیں مگر مجھے اپنے ساتھ رکھ کر وہ پچھتاتی تھیں۔۔۔کیونکہ انکے بہت سے امیدوار تھے جو مجھے انکے ساتھ قبول کرنے کو تیار نہ تھے۔

پاپا نے ڈائیورس کے کچھ ماہ بعد ہی دوسری شادی کر لی اور ممی نے بھی عدت پوری ہوتے ہی شادی کر کے مجھے نانو کے پاس چھوڑ کر باہر کے ملک میں جانے کو ترجیح دی۔

میں ان دونوں کے لئیے محض ایک تلخ حقیقت تھی جسے دیکھ کر انہیں اپنی زندگی میں ہونے والی غلطی یاد آتی تھی۔

ایک واحد نانو تھیں جنہوں نے میری ذمہ داری اٹھائی مگر وہ بھی کب تک اٹھاتیں میرے میٹرک کرتے ہی انکی ڈیتھ ہو گئی۔

لوگوں کے رویے دیکھ کر انکی باتیں سن کر میں اچھی طرح جان چکی تھی کہ میں ایک ان چاہا وجود ہوں جسے کوئی بھی برداشت نہیں کرنا چاہتا۔

میرے ایک ہی ماموں تھے۔مگر وہ بھی اپنی فیملی کی وجہ سے مجبور تھے۔اور انکی بیوی کے مطابق میں جس نے ماں کو صحیح سے اپنے آس پاس محسوس تک نہیں کیا تھا اپنی ماں کے نقش قدم پر چل کر انکے بیٹے پر ڈورے ڈال دیتی۔

لہذا میں نے اپنا کالج اسٹارٹ ہوتے ہی ماموں سے ہاسٹل شفٹ ہونے کی درخواست کی میرے ماں باپ نے کبھی مڑ کر بھی نہیں پوچھا تھا کہ میں زندہ ہوں یا مر گئی۔۔۔"یہ کہتے ساتھ ہی آنسوؤں کا گولہ اسکے گلے میں ایسا پھنسا کہ اس سے آگے بات کرنا محال ہو گیا۔

طحہ نے جلدی سے سائیڈ پر رکھے جگ سے پانی گلاس میں انڈیل کر اسکی جانب بڑھایا۔

www.PakDigestNovels.com

دو چار گھونٹ بھر کر اس نے گلاس واپس رکھتے آنکھیں نیچے ہی رکھے اپنے ماضی کا سلسلہ وہیں سے جوڑا۔

نانو میرے لئیے اتنا کچھ چھوڑ کر گئیں تھیں کہ مجھے ماموں سے کچھ لینے کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔ پھر بھی میں شام میں چھوٹی موٹی" جاب کرتی تھی۔ بی اے میں تھی کہ میری ایک دوست نے مجھے احساس دلایا کہ میری آواز اچھی ہے تو میں ریڈیو اسٹیشن جا کر آڈیشن دوں۔۔ میں نے بھی سوچا کہ کوشش کرنے میں کیا حرج ہے۔۔ وہاں جا کر آڈیشن دیا اور میں پاس ہو گئی۔

پھر وہیں سے میری زندگی کی تباہی کا سفر شروع ہوا۔

وہاں موجود اپنے ایک کولیگ آر جے سے مجھے محبت ہو گئی۔۔ اور اسے بھی شاید یا پھر وہ میری ہی خوش فہمی تھی۔

کچھ عرصہ تو اس نے مجھ سے محبت کے بہت سے عہد و پیمان باندھے۔۔ وہ عمر بھی ایسی ہوتی ہے کہ میٹھے لہجے میں بات کرنے والے بندے پر گمان ہوتا ہے کہ جیسے یہ ہماری محبت میں گرفتار ہے۔۔۔ میں نے بھی دھوکہ کھایا۔

اور جس دن میں نے اسے اپنی حقیقت بتا کر اس تعلق کو کوئی شکل دینے کو کہا اسی دن اسکی حقیقت بھی کھل کر سامنے آ گئی۔

ہم شو ختم کر کے واپس جا رہے تھے جب میں نے اس سے شادی کرنے کا کہا اور اس نے رات کو جواب دینے کا بولا۔

اور رات میں اس کا آخری میسج آیا۔

ساشا میرے پیرنٹس ایک ایسی لڑکی سے شادی پر نہیں مان رہے جس کے ماں باپ تک اسے اپنانے کو تیار نہیں اور ویسے بھی ماں باپ کی" فطرت کا اثر اولاد پر ہوتا ہے تو جس لڑکی کی ماں تعلق نہ نباہ سکی اسکی بیٹی کا نباہ پائے گی۔۔۔ "اور پھر سے میرے ماں باپ کا تعلق اور میری ماں کی بے وفائی کا طعنہ میری زندگی پر تازیانے کی طرح لگا تھا۔

مجھے تو یقین ہی نہیں آیا یہ اس شخص کے الفاظ ہیں جو میرے لئیے زندگی تک داؤ پر لگانے کا دعویدار تھا۔

بس اس دن کے بعد سے میں اپنی زندگی کے ساتھ دشمنی کرنے لگ گئی۔

جیسے تیسے بی اے کر کے میرا ایڈمیشن جب یونیورسٹی میں ہوا وہیں میری ملاقات اس لڑکی سے ہوئی جس نے مجھے اس تکلیف دہ زندگی سے کچھ لمحے تعلق ختم کر کے سکون حاصل کرنے والی ڈرگز دینی شروع کیں۔۔ نہیں تو میں اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ شاید اپنی زندگی ہی ختم کر دیتی "اپنی بات ختم کر کے اس نے سر ہاتھوں پر گرا لیا۔

طحہ بھی کچھ پل خاموش رہا۔ کبھی کبھی لوگوں کو دیکھ کر ہم جج کر ہی نہیں پاتے کہ انکے اندر کیا چل رہا ہے۔

وہ ساشا کو کوئی بگڑی امیر زادی تصور کر رہا تھا۔ جو شوقیہ ڈرگز کی جانب لگی تھی۔

مگر حقیقت میں وہ کن کن تکلیفوں سے گزری تھی یہ آج اندازہ ہوا تھا۔

طحہ نے موبائل کا ریکارڈر بند کیا۔

www.PakDigestNovels.com

اوکے ریلیکس ہوں۔۔۔اور شکر کریں کہ اب آپ اس سب سے باہر آچکی ہیں۔"طحہ نے فی الحال مزید تفتیش جاری نہیں رکھی یہ سوچ" کر کہ کہیں اسے یہ تاثر نہ ملے کے وہ کسی ایجنسی کا بندہ ہے۔۔ابھی وہ دریاب سے پوچھے بنا ساشا سے مزید معلومات حاصل کرنے کا کام نہیں کر سکتا تھا۔

کہاں نکلی ہوں۔۔۔یہاں سے نکل کر کہاں جاؤں گی۔۔پھر اسی دلدل میں۔۔۔۔۔تو پھر آپکی اتنی محنت کرنے کا کیا فائدہ"اس نے اپنے" گال رگڑتے ہوئے کہا۔

طحہ نے اسکے چہرے پر بکھری سرخی سے نگاہیں چرائیں۔

چلیں کچھ سوچتے ہیں اس بارے میں۔۔۔اچھا آپ ایک کام کریں یہ ایک موبائل رکھ لیں اگر یہاں ہاسپٹل میں کوئی ایشو ہو تو آپ نے" فوراً مجھے کال کرنی ہے میں نے اپنا نمبر اس میں فیڈ کر دیا ہے"دریاب طحہ کو بتا چکا تھا کہ شہریار اور وہ گینگ جو اسکی پشت پناہی کر رہا ہے وہ ساشا کی تلاش میں حرکت میں آچکے ہیں لہذا اسکے پاس ایسا کوئی طریقہ ہو کہ انکی سیکیورٹی کے بعد بھی اگر وہ لوگ ساشا تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں تو کم از کم دریاب اور اسکی ٹیم اسے ٹریس کر سکیں۔

مگر مجھے اسکی کیا ضرورت پڑے گی۔۔۔آپکے ڈاکٹرز اور نرسز ہر وقت یہاں موجود تو رہتے ہیں"ساشا نے الجھ کر اسکی جانب دیکھا۔ "

رکھ لیں نا کبھی بغیر وجہ کے بھی کچھ کام کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔۔میں اب چلتا ہوں۔۔امید کرتا ہوں کہ سب تکلیف دہ لمحات" کو میرے ساتھ شئیر کر کے آپ اب کافی ریلیکس فیل کر رہی ہوں گی"اسکی بات پر ایک پھیکی سی مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پر آئی۔

"پتہ نہیں"

"پھر مایوسی"

کوئی قابل قدر امید افزا بات جو نہیں ہے۔"اسکی بات پر طحہ نے نفی میں سر ہلایا۔ "

بے شک نہ ہو۔۔کیا یہ ہی کافی نہیں کہ اللہ نے اب تک آپکی عزت اور عصمت کی حفاظت کی ہوئی ہے۔۔میرا نہیں خیال اس سب سے" بڑھ کر عورت کی زندگی میں کچھ اور میٹر کرتا ہے۔۔۔کسی نے آپکے اکیلے پن کا غلط فائدہ نہیں اٹھایا اور آپکو نشے کی لت لگا کر کچھ غلط نہیں کر دیا۔۔آپ کو کوئی معذوری نہیں دے دی۔۔۔۔آپ کے پاس اللہ کی ہر نعمت موجود ہے اگر آپ ڈھونڈنا چاہئیں تو۔۔۔فی امان اللہ" جاتے جاتے وہ ساحر پھر اسکے گرد اپنی مثبت باتوں کا سحر قائم کر گیا تھا۔

ساشا بس اسکے ہیولے کو دیکھتی رہ گئی۔

"ہیلو"

میں نے تمہیں اپنے اڈے پر آنے کو کہا تھا اور تم مجھے فون کر رہے ہو۔۔۔شہریار مجھے مجبور مت کرو کہ میں اگلے چند گھنٹوں میں "

www.PakDigestNovels.com

تمہاری لاش تمہارے گھر بھجواؤں "اپنی ہیلو کے جواب میں شہریار کو کوبرا کی گرجتی ہوئی آواز سنائی دی۔

وہ وہ سر" وہ جو کوبرا کی کال اٹینڈ نہیں کر رہا تھا کسی انجان نمبر سے آنے والی کال کو اٹینڈ کر کے اپنی شامت کو آواز دے بیٹھا۔ "

تم میری کال اٹینڈ نہ کرنے کی جرات بھی کیسے کر سکتے ہو" وہ مزید آتش فشاں بنا۔ "

سر ایسی بات نہیں ہے" وہ ہکلایا۔ "

اپنی بکواس بند کرو۔۔۔ اگر تم ہواؤں میں اڑ رہے ہو تو تم جیسے لوگوں کے پر کاٹنے مجھے بآسانی آتے ہیں۔ "

"مجھے یہ بتاؤ اس لڑکی کا پتہ چلا جو لاپتہ ہے

جی جی سر۔۔۔ ساشا نام تھا اس کا آگے پیچھے کوئی نہیں ہے جس سے پوچھ گچھ کریں۔ مگر ہاسٹل سے جب نکلی تب کافی نشے کی حالت میں" تھی۔ اب یہ نہیں معلوم کے مر مرا گئی ہے یا کسی کے ہتھے چڑھ گئی ہے" شہریار نے تفصیل بتائی۔

وہ جہاں بھی مری ہے اسکی اطلاع مجھے دو۔۔۔ تاکہ میں بھی تمہاری طرح چین کی نیند سو سکوں ورنہ میں نے تمہارا اور تمہاری اس رکھیل" کا چین برباد کر کے رکھ دینا ہے" سخت چٹانوں سے لہجے پر شہریار کے پسینے چھوٹ گئے تھے۔

جی جی سر۔۔۔ "اس نے تھوک نگلی۔ "

"اور باقی لڑکیوں کا ڈیٹا"

سر وہ میں نے کل ہی کمشنر صاحب کو میل کر دیا تھا" وہ خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولا۔ حقیقت میں اسکی جان سولی پر لٹکی" ہوئی تھی۔

گڈ" کہتے ساتھ ہی سلسلہ منقطع ہو گیا۔ "

کوبرا کا فون بند ہوتے ہی اس نے نمرہ کو کال ملائی

تمہیں ضرورت کیا پڑی تھی میری اماں کے سامنے میری رپورٹنگ کرنے کی۔" دو دن سے وہ مزنی سے ملنے کو بے تاب تھی۔ اسکی" عزت افزائی کے لیئے۔

رپورٹنگ نہیں کی تمہارے کالے کرتوتوں سے پردہ اٹھایا ہے" وہ بھی اسی کی دوست تھی کہاں اسکے ہاتھ آتی۔ "

بیٹا ان کرتوتوں کی وجہ سے ہی تمہاری اور میری دوستی قائم ہے" اسکی بات پر مزنی نے دل سے اعتراف کیا مگر منہ سے نہیں کہا۔ "

وہ اسے بہت عزیز تھی اور وہ کبھی بھی نہیں چاہتی تھی کہ اسے گرم ہوا بھی چھو کر گزرے۔ سچے دوست ایسے ہی تو ہوتے ہیں مر مٹنے والے۔

مگر وہ جانتی تھی فاتینا کو سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں لہذا اس نے دوسرا طریقہ اختیار کیا اسکی امی کو فون کر کے سب بتا دیا کہ کیسے فاتینا کسی بندے کی کھوج میں لگی ہے وہ بھی بلا مقصد اور بے ضرورت۔

تم جو بھی کہہ لو اب تمہارے سارے پول آنٹی کو بتاؤں گی۔۔ کہ تم یونی میں کیا کرتی پھر رہی ہو "اس نے فاتینا کو ڈرانا چاہا۔ "

ہاں اور میں نرسری کی بچی کہ ڈر جاؤں گی۔اماں کی ڈانٹ سے۔۔۔۔ تم اتنی ہی ڈرپوک تھی تو تمہیں یہ پیشہ جوائن کرنے کو کس نے کہا" تھا۔بیٹا تم نہیں جانتی کبھی کبھی رپورٹرز کو انڈر ورلڈ کے بندوں کے انٹرویوز بھی لینے پڑتے ہیں۔اگر کبھی تمہیں لینا پڑ گیا تو تم تو یہ سنتے ہی بے ہوش ہو جاؤ گی۔" فاتینا نے اسکے خوفزدہ چہرے کو دیکھ کر افسوس سے سر ہلایا۔

میں نے کون سا نوکری کرنی ہے بس پڑھائی ختم کر کے شادی "اس نے بڑے فخر سے اپنا پلان بتایا۔ "

تو بیٹا یہ سیٹ ضائع کرنے کی کیا تک تھی جب تم نے اتنا عظیم کام کرنا تھا۔۔۔ وہ تو تم ان پڑھ رہ کر بھی کر سکتی تھی" فاتینا نے جل کر" کہا۔

اچھا فضول کے طنز نہ کرو میں امپریس ہونے والی نہیں "مزنی جو فاتینا کے ساتھ ڈپارٹمنٹ کے لان میں مارچ پاسٹ کر رہیں تھیں اسکی" بات کو سرسری سا لیتے ہوئے بولی۔

میری جان میں تمہیں امپریس نہیں ڈپریس کرنے کی کوشش کر رہی ہوں "اس نے صاف گوئی سے کہا۔"

دو دن سے وہ نمرہ کا دم چھلا نہیں آیا۔" وہ لان پر ایک طائرانہ نگاہ ڈال کر بولی۔ "

تم کیا اسے مس کر رہی ہو "مزنی نے شرارتی انداز میں مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔"

ظاہر ہے جب دو دن سے حور اپنے لنگور کے بنا نظر آئے گی تو حیرانگی تو ہو گی نا۔" فاتینا نے غلط بیانی کی انتہا کر دی۔ "

حد کرتی ہو فاتی اتنے خوبصورت بندر کو لنگور بنا دیا "مزنی جو حیدر کی شخصیت اور خوبصورتی سے بری طرح متاثر تھی فاتینا کی بات کا اچھا" خاصا برا مناتے ہوئے بولی۔

تم صرف اسی لیئے اسکے بارے میں ایسے کہتی ہو کہ اس نے تمہیں لفٹ نہیں کروائی "مزنی نے اسے چڑایا۔ "

ایسے تھرڈلوں کی لفٹ مجھے چاہیئے بھی نہیں "اس نے بغیر چڑے پر سکون لہجے میں جواب دیا۔ "

اوہو وو تو جناب کو کس کی لفٹ چاہیئے "مزنی نے اسے پھر سے چھیڑا۔ "

ہے کوئی۔۔۔ میرا آئیڈیل" فاتینا نے ایک جذب سے کہا۔ "

سیریسلی فاتی کون ہے "مزنی نے حیرت سے اسکی چمکدار آنکھوں میں دیکھا۔ "

بس ہے ایک۔۔۔ مگر جو تم سمجھ رہی ہو۔۔ اس ٹائپ کا آئیڈیل نہیں "وہ ذو معنی انداز میں بولی جو مزنی کو کنفیوز کر گیا۔ "

www.PakDigestNovels.com

کیا مطلب "اس نے اچھنبھے سے پوچھا۔ "

بس ہے کچھ۔۔ کبھی موقع ملا تو بتاؤں گی "دور سے آتے حیدر کو دیکھ کر اس نے بات ختم کرتے اندر کی جانب قدم بڑھائے۔"

وہ چاروں اس وقت لاؤنج میں بیٹھے ساشا کے ماضی کی ساری کہانی سن رہے تھے جسے طحہ نے اس دن ہاسپٹل میں اپنے موبائل میں ریکارڈ کر لیا تھا۔

میرا خیال ہے ہمیں اسے کہیں شفٹ کروانا پڑے گا۔اسکی حالت کافی سنبھل گئ ہے۔ باقی کی میڈیکیشن ہم کہیں پر بھی اسکی پوری کروا سکتے ہیں۔۔۔ مگر میری سر سے اس کیس پر اور اس گینگ والی لڑکی کے متعلق جو بات ہوئ ہے اسکے بعد ساشا کو اب ہاسپٹل میں رکھنا ٹھیک نہیں۔کیونکہ وہ لوگ جو اسے ڈھونڈ رہے ہیں ان کا اگلا ٹارگٹ ہاسپٹلز ہوں گے۔اور ہم اسے وہاں جتنی مرضی سیکیورٹی میں رکھ لیں۔۔۔ہاسپٹل سے اس کا نام تک ختم کروا دیں مگر ہمیں نہیں پتہ ہمارے دشمن کسی ڈاکٹر کے بھیس میں ہمارے پاؤں پر کلہاڑا مار گۓ تو ہم دیکھتے رہ جائیں گے۔اور اس مرتبہ شہریار پر نظر کرم میری ہے اور میں اپنے ملک کے ساتھ دشمنی کرنے والے کے لیئے فرار کا کوئ راستہ چھوڑنا نہیں چاہتا نہ اس گینگ کا جو انکی پشت پناہی کر رہا ہے۔جب تک ان کا کام تمام نہیں ہو جاتا میں سکون سے نہیں بیٹھ سکتا۔۔۔یہ کیسے ہماری دھرتی کی بیٹیوں کے ساتھ ایسا سلوک کر سکتے ہیں۔۔۔کیا اسی مقصد کے لیئے یہ ملک بنا تھا جہاں روز عزتیں اچھالی جائیں۔

تو اس سے بہتر کافر نہ تھے جو مار بھی دیتے تھے تو دل کو یہی تسلی تھی کہ یہ کافر ہیں یہاں تو ہم مذہب کافروں سے بڑے بھیڑیئے بنے پھر رہے ہیں۔

میں کیسے نہ انکی گردنوں پر ہاتھ ڈالوں "دریاب کی گمبھیر آواز لاؤنج میں گونج رہی تھی۔

اس لڑکی کی باتیں سنو۔۔۔ تم نے اور حذیفہ نے تو اسے دیکھا ہوا ہے۔۔۔ کیا یہ اس قابل ہے کہ ایسے پھولوں کو یوں مسلا جائے۔۔۔اسکے" ماں باپ اسے پوچھنے والے نہیں تو کیا ہم سب اسکی طرف سے آنکھیں بند کر کے اسے انکی بھینٹ چڑھنے دیں "یہ اسکی باتیں ہی تھیں جو انہیں اس عظیم بندے کے ساتھ جوڑے ہوئے تھیں۔۔۔وہ اس اس انداز میں اپنی مٹی سے محبت کے انداز اپناتا تھا کہ وہ عش عش کر اٹھتے تھے۔

وہ سب اپنے ملک سے محبت کرنے والے تھے مگر دریاب کی محبت ان سے کی گناہ بڑھ کر تھی اور وہ سب اس بات کا اعتراف کرتے تھے۔وہ اپنی باتوں سے ہر بار ایک نئ روح ان میں پھونکتا تھا جو انہیں آگے اور آگے بڑھنے پر مجبور کرتی تھی۔

طحہ نے بہت محبت سے اسے دیکھا جس کا چہرہ وطن کی مٹی کی محبت سے چمک رہا تھا۔

نہیں اور ہم سب جہاں تک اور جتنی بچیوں کو بچا سکے بچائیں گے۔ چاہے اسکی قیمت ہماری زندگی ہی ہو "طحہ نے مسکراتے ہوئے اسے یقین دلایا۔

ان شاءاللہ" سب نے یک زبان ہو کر کہا۔ "

میں سر سے بات کرتا ہوں اور آج رات میں ہی ساشا کو کسی محفوظ جگہ پر شفٹ کرواتے ہیں" دریاب نے سر کو فون ملاتے ہوئے کہا۔ "

دوسری جانب کی ہیلو کے جواب میں اس نے ساری بات کہہ سنائی۔

ٹھیک ہے سر" دوسری جانب سے ملنے والی ہدایات کو پہلے وہ خاموشی سے سنتا رہا اور پھر کوئی بھی دوسری بات کہے بنا انکی ہاں میں ہاں" ملاتے اس نے فون بند کر دیا۔

سر نے کہا ہے کہ فی الحال اس لڑکی کو یہیں لے آؤ۔۔ اسکے بعد جیسے ہی وہ لوگ تھک ہار جائیں گے تب ساشا کو کہیں اور شفٹ کروائیں" گے۔ کیونکہ یہاں وہ ہمہ وقت وہ ہماری حفاظت میں رہے گی۔ اگر وہ ہاتھ سے نکل گئی تو ہمارے لیئے بہت سی مشکلیں کھڑی ہو جائیں گی۔ اور اس کا واپس ان لوگوں کے ہاتھ لگنا ہم کسی بھی طرح افورڈ نہیں کر سکتے۔" دریاب کی بات پر ان سب نے کوئی اختلاف نہیں کیا۔

اور آج رات ہی اسے یہاں لانا ہے" دریاب کی دوسری بات پر وہ سب چونکے۔ "

کون کون جائے گا" حذیفہ کی بات پر دریاب نے ایک گھوری اسے ڈالی۔ "

"سب جائیں گے"

کیا بارات جا رہی ہے" وصی کی بات پر طحہ نے ایک دھپ اسکے شانے پر لگائی۔ "

بک بک بند کرو اس وقت "کام کے وقت وصی کی جو رگ مزاح پھڑکتی تھی وہ دریاب کے اعصابوں پر ہتھوڑے کی طرح برستی تھی۔"

وصی کے ساتھ گاڑی میں طحہ ڈاکٹر کے ہی گیٹ اپ میں ہاسپٹل جائے گا وصی پارکنگ میں اسکا ویٹ کرے گا چونکہ ساشا کا نام ہاسپٹل " کے ریکارڈز میں ہی نہیں ہے لہذا وہاں سے اسے نکالنا کوئی اتنا بڑا ایشو نہیں۔ ہاسپٹل کے ڈائریکٹر سے سر کی بات ہو گئی ہے کہ اس پیشنٹ کو آج رات کسی کلینک میں شفٹ کروا رہے ہیں اور یہ سب محتاط انداز میں کرنا ہے سو کسی اور کو وہاں بھنک نہ پڑے۔

طحہ برقع لے کر جائے گا۔ ساشا کو وہ پہلے مین ہال کے لیڈیز واش روم کی جانب لے جائے گا۔ وہاں سے وہ بڑی سی چادر پہن کر نقاب کر کے باہر آئے گی۔

تب تک طحہ وہاں سے ہٹ جائے گا۔ مگر اسے یہ ہدایت دینی ہیں کہ واش روم سے نکلتے ہی طحہ تم نے اسے کال کرنی ہے اور اسے بتانا ہے کہ وہ وہاں سے نکل کر ہاسپٹل سے باہر آ کر پارکنگ کی جانب آئے گی۔

وہاں میں اور حذیفہ گاڑی میں پہلے سے اپنے مخصوص نقاب میں موجود ہوں گے۔ وہ ہماری گاڑی میں بیٹھے گی۔

www.PakDigestNovels.com

اور پھر وصی جو کہ دوسری گاڑی میں موجود ہوگا۔ وہ بیس منٹ بعد طحہ کو ہاسپٹل سے لے کر ہمارے پیچھے ہی آئے گا۔" دریاب کی بات سب نے نہایت غور سے سنی اور اثبات میں سر ہلاتے اٹھ کھڑے ہوئے۔

جس وقت طحہ ساشا کے روم میں داخل ہوا وہ بیٹھی ناول پڑھ رہی تھی جو کل ہی طحہ اسے دے کر گیا تھا۔ تاکہ اس کا دھیان بٹے۔

ارے آج آپ اس وقت "اسے اندر آتا دیکھ کر وہ حیران رہ گئ۔ "

اسلام علیکم "طحہ کے چہرے پر مخصوص دھیمی مسکراہٹ تھی جو اسکی شخصیت کا حصہ تھی۔ "

وہ جب جب ساشا کے سامنے ہوتا اسے لگتا ایک سحر میں وہ اسے جکڑے جا رہا ہے۔

وہ تو یقیناً "اس کو صرف ایک مریض سمجھتا ہوگا مگر ساشا کو لگتا اس کا دل اسے صرف ایک طبیب سمجھنے پر راضی نہیں ہو رہا۔

جوی بس آپ کے شفٹنگ آرڈرز آئے ہیں "آہستہ سے اسکے بیڈ کی جانب آتے ہوئے اس نے کہا۔ "

دریاب نے طحہ کو ہدایت کی تھی کہ جاتے ہی عجلت مت دکھانا یہ نا ہو وہ لڑکی پریشان ہو کر کچھ الٹا ہی کر جائے اور انکا سارا پلین خراب کر دے۔

کیا۔۔۔ مگر کہاں "وہ یکدم پریشان نظر آنے لگی۔ "

اب وہ کہاں جائے گی؟ اور یہ وہ واحد سوچ تھی جو اسے آج کل شدت سے پریشان کر رہی تھی۔

اسی لیئے وہ خوش ہونے کی بجائے گھبراہٹ کا شکار ہوئی۔

بے فکر رہیں ایک اور محفوظ جگہ پر آپکو ٹرانسفر کر رہے ہیں۔ وہاں بھی آپکا علاج جاری رہے گا۔ آپ نے صرف اتنا کرنا ہے۔ کہ ایک تو" اپنا یہ موبائل اپنے ہاتھ میں رکھیں۔

پھر میں آپکو یہ چادر دے رہا ہوں۔ آپ میرے ساتھ نیچے لیڈیز واش روم میں جا کر اسے پہن کر اچھے سے نقاب کریں گی اور پھر واش روم سے نکلتے وقت مجھے ٹیکسٹ کریں گی کہ آپ واش روم سے نکل رہی ہیں۔ پھر میں آپکو کال کر کے بتاؤں گا کہ ہاسپٹل کے پارکنگ کے احاطے میں ایک گاڑی میں میرا بھائی آپکا انتظار کر رہا ہے۔ آپ اسکے ساتھ بیٹھیں گی میں بھی کچھ دیر بعد وہیں پر آ جاؤں گا "طحہ کی بات پر وہ بھونچکا رہ گئی۔

بھائی کیوں میں آپکے ساتھ جاؤں گی اور میں یہ نقاب کیوں کروں؟" وہ مزید پریشان ہوئی۔ اسے گڑبڑ لگ رہی تھی۔ "

وہ جو طحہ پر اندھا اعتماد کرنے لگ گئی تھی۔ اس وقت اسی سے خوفزدہ دکھائی دے رہی تھی۔

طحہ نے گہرا سانس بھرا۔

اب وہ کیسے اسے ساری بات بتائے۔

www.PakDigestNovels.com

کچھ سوچ کر اس نے دریاب کو کال کی۔

ہیلو! ہاں یار وہ پریشان ہو رہی ہیں یہ سب بات سن کر اور میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ یہاں سے نکلنے پر راضی نہیں۔۔ بلکہ مجھے بھی مشکوک سمجھ رہی ہیں" اس نے دریاب کو ساری صورتحال بتاتے ایک نظر ساشا پر ڈالی جو آخری بات سن کر کچھ شرمندہ نظر آئی۔

اس نے جس انداز میں سب پوچھتے طحہ کو دیکھا تھا وہ بخوبی اسکی گھبراہٹ کو سمجھ گیا تھا۔

" اوکے۔۔ یہ ٹھیک ہے" نجانے دوسری طرف سے کیا ہدایات دی گئیں جن پر طحہ نے رضامندی ظاہر کی۔

فون بند کر کے اس نے ساشا کی جانب دیکھا۔

" آپ نے جس بے اعتباری کا مظاہرہ کیا ہے اس کے بارے میں تو پھر کبھی بات کروں گا۔ مگر آپکو اس انداز میں یہاں سے نکالنے کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ آپکو ڈر گزدیتے تھے وہ اصل میں ایک بہت بڑا گینگ ہے اور وہ اب آپکی گمشدگی پر آپکو ڈھونڈ رہے ہیں۔ تاکہ واپس آپکو اس دلدل میں لے جائیں۔ ہم آپکو یہاں سے ایک ایسے محفوظ مقام پر پہنچانا چاہتے ہیں جہاں وہ آپکی گرد تک کو نہ ڈھونڈ سکیں۔ اگر میں آپکو یہاں سے بنا چادر کے لے کر نکلوں گا تو بہت سے لوگوں کی نظروں میں آجاؤں گا۔ آپ چادر میں جائیں گی تو کسی کو پتہ نہیں چلے گا کہ کون نکل کر گیا ہے۔ کیونکہ یہاں دن رات ہزاروں عورتیں چادر اور نقاب میں آتی جاتی ہیں کوئی آپکو پہچان نہیں سکے گا۔

اور میرے آپکے ساتھ نہ جانے کی وجہ بھی یہی ہے کہ کچھ لوگ یہاں جانتے ہیں کہ آپ میرے انڈر آبزرویشن ہیں۔ ہم کسی کو کسی بھی طرح شک کا موقع نہیں دینا چاہتے۔

اور میرا جو بھائی گاڑی میں موجود آپکو لے کر جائے گا۔ اس پر آپ مجھ سے بھی زیادہ یقین کر سکتی ہیں۔ اسکی شرافت پر تو میں کوئی سوال اٹھا ہی نہیں سکتا وہ آپکو بہنوں کی طرح لے کر جائے گا۔۔ باقی کی کچھ اور حقیقتیں یہاں سے نکلنے پر میں آپکو بتاؤں گا۔

مگر اتنا جان لیں کے یہ سب ہم آپکی حفاظت کے لئیے کر رہے ہیں۔۔ اور کوئی بھی مقصد نہیں" سنجیدہ لہجے میں کہتے اس نے اپنی بات ختم کی۔

ساشا نے اسے پہلی مرتبہ اتنا سنجیدہ دیکھا تھا۔ یہاں تک کہ اس وقت اسکی مخصوص مسکراہٹ بھی غائب تھی۔ اسے اپنے رویے کی بدصورتی کا اندازہ ہوا۔

" سوری ڈاکٹر میرا یہ مقصد نہیں تھا" شرمندگی سے ہاتھوں کی انگلیاں چٹخاتے وہ بیڈ سے اتر کر اسکے نزدیک آئی۔

" یہ چادر پکڑیں" طحہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

ساشا کو شدت سے احساس ہوا کہ وہ بے خبری میں اس کا دل دکھا گئی ہے۔

اس نے ایک نظر طحہ کے سنجیدہ چہرے پر ڈالی اور ایک ہاتھ میں موبائل پکڑا اور ایک ہاتھ میں چادر پکڑ کر اسکے ساتھ باہر کی جانب قدم

www.PakDigestNovels.com

بڑھائے۔

طحہ اسے آگے چلنے کا کہہ کر اس طرح فاصلہ بڑھا کر اسکے پیچھے چلنے لگا کہ دیکھنے والوں کو یہی گمان ہو رہا تھا کہ دونوں الگ الگ اپنے ہی کسی کام سے چل رہے ہیں۔ جیسے ہی ساشا واش روم کی جانب مڑی طحہ نے اپنے قدموں کی رفتار تیز کر کے اپنے آفس کا رخ کیا۔

وہ جلد از جلد وہاں پہنچ کر ساشا سے کانٹیکٹ میں رہنا چاہتا تھا۔

ابھی وہ اپنے آفس کی چیئر پر بیٹھ کر سامنے لگی گھڑی کی سوئیوں کو دیکھ ہی رہا تھا کہ یکدم اسکے موبائل پر میسج کی ٹون آئی۔

میں نقاب میں ہوں اور واش روم سے باہر نکل کر داخلی دروازے سے نکل رہی ہوں۔" میسج پڑھتے ساتھ ہی طحہ نے اسکے نمبر پر کال" ملائی۔اور دوسری جانب دوسرے فون سے وہ دریاب کو میسج کرنے لگا۔

جن نمبرز سے وہ آپس میں بات چیت کرتے تھے وہ ایسے مخصوص نمبر تھے جن کا ریکارڈ کسی موبائل کمپنی کے پاس نہیں آسکتا تھا۔

اور وہ نمبر بھی عام نمبرز سے ہٹ کر تھے۔

ہیلو" ساشا کے فون اٹھاتے ہی طحہ نے ہیلو کرنے میں پہل کی۔ "

جی میں باہر ہوں اور پارکنگ کی جانب جا رہی ہوں" ساشا تیزی سے چلتے ہوئے بولی۔ "

اوکے اب آپ اپنے دائیں جانب لگے اس پول کی طرف دیکھیں جس کے ساتھ کچھ جھنڈے نصب ہیں" طحہ کے کہتے ساتھ ہی اس نے" دائیں جانب دیکھا تو اسے ویسا ہی ایک پول نظر آگیا۔

جی مجھے نظر آگیا ہے" اس نے جلدی سے بتایا۔ "

گریٹ اسی پول کی جانب بڑھیں تو اسکے پاس بلیک پاسو نظر آئے گی" گاڑی کا نام بتاتے ساتھ ہی اس نے نمبر بھی بتایا۔ "

جونہی ساشا اس پول کے قریب پہنچی اسے اسی نمبر کی اسی ماڈل کی گاڑی نظر آگئی۔

نظر آگئی ہے" وہ پھر سے بولی۔ "

اوکے۔۔ ساشا میرے بھائیوں جیسے دو دوست ہوں گے اس میں اور وہ دونوں نقاب میں ہیں۔۔ آپ نے پریشان نہیں ہونا میں آپکے" ساتھ کال پر رہوں گا۔۔" طحہ نے احتیاطاً اسے ان کا حلیہ بتایا تاکہ وہ انہیں دیکھتے ہی پریشان نہ ہو۔

ساشا" وہ جو خاموش تھی اور آہستہ آہستہ قدم اٹھا رہی تھی۔ بہت سے خدشے دماغ میں سر اٹھا رہے تھے مگر جو کچھ طحہ نے اسے بتایا تھا" اب وہ ان پر اعتماد کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ کیونکہ اگر اب وہ اس گروہ کے ہاتھ لگ جاتی تو نجانے وہ کیا کر دیتے۔

جبکہ طحہ کی باتوں پر نجانے کیوں دل اس طرح پریشان نہیں تھا۔ وہ تھا تو اسے لگ رہا تھا اسے کوئی گرم ہوا بھی چھو کر نہیں گزرے گی۔

ساشا" طحہ نے پھر سے اسے پکارا مگر اس بار زور سے بولا۔ "

جی جی "اس نے یقین دہانی کرائی کہ وہ سن رہی ہے۔ "

آپکو مجھ پر تھوڑا سا اعتبار ہے ؟"دوسری جانب کے سوال پر وہ ہولے سے مسکرائی۔ "

اب اللہ کے بعد ایک آپ پر ہی تو اعتبار ہے "اسکی بات پر طحہ کے اعصاب قدرے ڈھیلے پڑے۔ "

تو پھر یہ یقین رکھیں اب آپ کے ساتھ کچھ برا نہیں ہو گا۔ان شاءاللہ، گاڑی میں بیٹھ گئی ہیں ؟"اسے یقین دلاتے اس نے سوال کیا۔ "

اب وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھی تو فرنٹ سیٹ پر دو لڑکے منہ پر نقاب پہنے نظر آئے۔

اسلام علیکم سسٹر "دونوں نے اسے سلام کیا اور ان کا اس انداز میں مخاطب کرنا ہی ساشا کے اندر اطمینان دلا گیا۔ "

اس نے جونہی جواب دیتے دروازہ بند کیا گاڑی چل پڑی۔

یو آر سیف ناؤ "ان میں سے ایک لڑکے کی گھمبیر آواز گاڑی میں گونجی۔ "

ساشا ٹھیک ہیں "اسکی مسلسل خاموشی پر طحہ نے پھر سے استفسار کیا۔ "

جی میں ٹھیک ہوں ڈاکٹر "ساشا نے اسے اطمینان دلایا۔ "

الحمداللہ "ساشا کو اب ان دونوں کے سامنے طحہ سے بات کرنا کچھ عجیب لگ رہا تھا۔ "

کوئی بات ہی کر لیں۔۔۔وڈیو کال ہوتی تو خاموشی سے بھی گزارا چل جاتا "طحہ کی بات پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ اسکے چہرے پر" بکھری۔

میں کال بند کر رہی ہوں۔۔ میسج پر آپ سے بات کر لیتی ہوں "ساشا کو بھی کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا گاڑی میں اس وقت بس اسی کی آواز" گونج رہی تھی۔

شیور۔۔۔ڈریں گی تو نہیں "طحہ کے اس قدر اپنائیت بھرے انداز پر اسکے گلے میں پھر سے آنسوؤں کا گولا پھنسنے لگا۔ "

نہیں "گلہ کھنکار کر وہ بہت مشکل سے نہیں کہہ پائی۔ "

چلیں ٹھیک ہے۔۔ تھوڑی دیر بعد آپ سے ملاقات ہوتی ہے "کہتے ساتھ ہی اس نے فون بند کر دیا۔ "

پھر وقتاً فوقتاً وہ اسے میسج کرتا رہا۔اپنے ہاسپٹل سے نکلنے کی اطلاع بھی دی۔

تھوڑی دیر بعد گاڑی ایک پر سکون علاقے میں بنے ایک چھوٹے مگر بے حد خوبصورت گھر کے سامنے رکی۔

ان میں سے ایک لڑکے نے نقاب اتار کر باہر نکل کر گیٹ کھولا۔

اور دوسرا جو ڈرائیونگ سیٹ پر تھا وہ گاڑی گھر کے اندر لے گیا۔اس نے بھی گاڑی سے اترنے سے پہلے نقاب اتارا۔

ساشا تو اسے دیکھتی رہ گئی۔وہ سب ایک سے بڑھ کر ایک لگ رہے تھے۔

PakDigestNovels.Com

ایسی خوبصورتی اس نے فوجیوں کی دیکھی تھی یا کمانڈوز کی۔

انکے بال بھی فوجی ہئیر کٹ کی طرح تھے۔جو سوچ اب اسکے دماغ میں ان کے حوالے سے آئی اس نے اسے یک گونہ سکون دیا۔

وہ واقعی محفوظ ہاتھوں میں ہے اب۔

اس نے دل میں سوچا۔

آجائیں سسٹر" دریاب نے اسے گاڑی سے اترنے کا اشارہ کیا۔ "

حذیفہ نے بڑھ کر اسکی سائیڈ کر دروازہ کھولا۔

وہ ہولے سے باہر آئی۔

آجائیں وہ دونوں اندر کی جانب بڑھتے اسے اپنے پیچھے چلنے کا اشارہ کر کے آگے بڑھ گ ئے۔ "

انکے ساتھ چلتے وہ جس کمرے میں آئی وہ یقیناً ً سٹنگ روم تھا۔

حذیفہ لائیٹس آن کرتا کچن کی جانب بڑھا۔

آپ ریلیکس ہو جائیں اب۔۔ طحہ بھی پہنچنے والا ہے" دریاب اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتا بولا۔"

جس انداز میں اس نے کہا ساشا کو سمجھ آگئی کے ان سے متعلق ساشا کے خدشے طحہ انہیں بتا چکا ہے۔

اسے عجیب سی شرمندگی ہوئی۔

کیا سوچتے ہوں گے یہ میرے بارے میں جو مجھے بچارہے ہیں میں انکے بارے میں اتنا نیگیٹو سوچ رہی ہوں" دل میں سوچتی وہ بے حد" شرمندہ ہو رہی تھی۔

دونوں میں سے کسی نے ابھی تک براہ راست اسکی جانب نہیں دیکھا تھا۔

وہ نقاب ہٹا کر صوفے پر بیٹھ گئی۔

سسٹر آپ چائے لیں گی یا کافی" حذیفہ کچن سے پانی کا گلاس لے کر آیا اور اسے پیش کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔ نظریں اسکی اب بھی جھکی ہوئی" تھیں۔

کچھ بھی نہیں بھائی" اسکی خوبصورت سی آواز کمرے میں گونجی۔ "

ارے ایسے کیسے آپ پہلی مرتبہ یہاں آئیں ہیں۔۔" حذیفہ ہلکے سے مسکراتے سرسری سا اس پر نظر ڈال کر بولا۔ "

طحہ اور وصی آجائیں پھر وصی سے کہہ کر چائے بنوانا۔۔پلیز تم مہربانی کر کے کوشش مت کرنا نہیں تو تمہارے منہ پر چائے کی کلی" کردوں گا" دریاب جو اندر کمرے کی جانب گیا تھا باس کو فون کر کے ساری صورتحال بتانے باہر آتے ہوئے حذیفہ سے مخاطب ہوا۔

www.PakDigestNovels.com

بیٹااب تجھے میرے ہاتھ کی ہانڈی بھی نصیب نہیں ہو گی" حذیفہ ساشا کے سامنے ایسی درگت پر برا مناتے ہوئے بولا۔ "

اسی لمحے باہر گاڑی رکنے کی آواز آئی۔

حذیفہ باہر کی جانب بڑھا تھوڑی دیر بعد اسکے ساتھ طحہ اور ایک اور لڑکا ساشا کو اندر آتے نظر آئے۔

کیسی ہیں ٹھیک ہیں "طحہ نے آتے ہی ساشا کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "

وصی نے اسے سلام کیا۔اسے جواب دے کر وہ طحہ کو جی کہہ کر خاموش ہو گئ۔

جبکہ طحہ کے ساشا سے اس انداز میں بات کرنے پر وصی سے اپنی شرارتی ہنسی روکنا مشکل ہو گیٔ۔

وصی جاؤ چاۓ بناؤ" دریاب وصی کے تاثرات دیکھ چکا تھا لہذا اس سے پہلے کے اسکی زبان میں کھجلی ہوتی وہ اسنے فوراً اسے کچن کی" جانب بھیجا۔

ساشا یہ دریاب ہے، یہ حذیفہ ہے اور جو اندر گیا ہے وہ وصی ہے۔ میں نے وہاں آپکو کہا تھا کہ یہاں پہنچ کر میں کچھ اور حقیقتیں آپ کو" بتاؤں گا تو سب سے بڑی حقیقت یہ ہے کہ ہم چاروں اپنے پروفیشنز کو جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ خفیہ ایجنسی کے بندے بھی ہیں "اسکی بات پر ساشا کو لگا اسکے اعصاب اور بھی پرسکون ہو گۓ ہیں۔

اور ہم انفیکٹیڈ یز نیورسٹی میں پھیلنے والی جماعتوں کے خلاف اور لڑکیوں اور لڑکوں میں نشہ پھیلانے والوں کے خلاف کام کر رہے" ہیں۔۔پہلے ہم یہی سمجھے تھے کہ صرف ایک دو جماعتوں کا ان میں ہاتھ ہے مگر اس سب کی پشت پناہی کوئی بہت بڑا گروہ یا دوسرے لفظوں میں ماف یا کر رہا ہے اور اسے مٹانا ہمارا مشن ہے۔

آپ چونکہ وہاں کی واحد لڑکی ہو جو یکدم وہاں سے غائب ہو گئ ہو لہذا اس گروہ نے آپکو پکڑنے کے لئیے کوششیں تیز تر کر دی ہیں۔اور اس میں آپکی جان تک کو خطرہ ہے بس اسی وجہ سے ہم نے آپکو وہاں سے یہاں شفٹ کیا ہے کہ یہاں آپ ہر لمحہ ہمارے درمیان محفوظ رہیں گی "طحہ کی بات ختم ہوتے ہی وہ جو بڑی مشکل سے اپنے آنسوؤں کو چھپاۓ بیٹھی تھی ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

ساشا بیٹا حوصلہ رکھو۔آپ ہمارے لئیے بہنوں کی طرح ہو ہم آپ پر اور آپ جیسی اور بہت سی بچیوں پر آنچ بھی نہیں آنے دیں گے۔"""

دریاب اسکے پاس تھوڑے فاصلے سے صوفے پر بیٹھتے اسکے سر پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔

میں آپ سب کا شکریہ کن الفاظ میں ادا کروں "اپنے آنسوؤں پر بند باندھتے وہ بمشکل بولی۔ "

ہمارے لئیے دعا کر کے کہ ہم اپنے مقصد میں جلد کامیاب ہوں۔۔"حذیفہ نے مسکراتے ہوئے کہتے اسکا حوصلہ بڑھایا۔ "

ان شاءاللہ "اس نے جذب سے کہا۔ "

چلیں بہنا یہ چائے پئیں اور ہمیں داد دیں۔۔۔اور یہ رونا دھونا اب ہمارے سامنے آپ نے آئندہ نہیں کرنا" وصی چائے کی ٹرے اسکے" سامنے رکھتا ہوا بولا۔

ساشا کو وہ سب اتنے اچھے لگے۔ جس محبت اور عزت سے وہ اسکے ساتھ پیش آرہے تھے وہ سب اسکے لیئے بہت مختلف تھا۔

اس نے ایک نظر طحہ کو دیکھا جو اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

نظر ملنے پر وہ ہولے سے مسکرایا اور اسے کپ تھامنے کا اشارہ کیا۔

ساشا کی ایک بیٹ مس ہوئ۔

یہ آپکا ڈاکٹر ہے مگر اتنی اسکی تابعداری کرنے کی ضرورت نہیں" وصی جو کب سے ان دونوں کے انداز دیکھ رہا تھا اب چپ کیئے بغیر نہیں" رہ سکا۔

محسوس تو حذیفہ اور دریاب نے بھی کیا تھا مگر وہ وصی کی طرح ہر بات ایسے بولنے والے نہیں تھے۔

وصی" دریاب نے چائے کا سپ لیتے وصی کو تنبیہہ کی۔"

ساشا بھی اسکی بات سے کنفیوز ہوئ۔

اوکے باس" اس تنبیہہ کے پیچھے جو منہ بند رکھنے کی وارننگ چھپی تھی وہ وصی کو خاموش کراونے کے لئے کافی تھی۔ لہذا وہ جلدی" سے چپ ہو گیا۔

طحہ نے بھی شکر ادا کیا نہیں تو اس نے دونوں کی پوزیشن آکورڈ بنا دینی تھی۔

پہلے ہی راستے بھر اسے ساشا کے حوالے سے چھیڑتا ہوا آیا تھا۔

مگر اب اسکے سامنے ایسا کرنا طحہ کو مناسب نہیں لگا۔

چائے پی کر انہوں نے نیچے کے پورشن کا ایک کمرہ ساشا کو دے دیا۔ نچلی منزل پر دو کمرے لاؤنج ڈرائنگ روم اور کچن تھا اور بالکل ایسا ہی نقشہ اوپر تھا۔

ایک کمرہ طحہ اور حذیفہ کے تصرف میں تھا اور دوسرا دریاب اور وصی استعمال کرتے تھے۔

لیکن فی الحال انہوں نے وصی اور دریاب کا کمرہ اسے دے دیا اور خود اوپر کے کمرے میں شفٹ ہو گۓ۔ نجانے اس نے کب تک ان کے ساتھ رہنا تھا لہذا دریاب نے اپنے کمرے کی کچھ چیزیں تو پہلے ہی اوپر کے کمرے میں شفٹ کر لیں تھیں کچھ اگلے دن کرنے کا سوچتے اسے سونے کا کہتے خود بھی اٹھ کر اپنے کمروں میں چلے گۓ۔

www.PakDigestNovels.com

کچھ پتہ چلا اس لڑکی کا؟" حیدر اور نمرہ کافی دنوں بعد آج اکٹھے بیٹھے تھے اور اسکی بڑی وجہ یہ تھی کہ شہریار آج یونیورسٹی نہیں آیا تھا۔"
کلاسز آف ہو چکی تھیں اور اکادکا اسٹوڈنٹس ڈیپارٹمنٹ میں موجود تھے جن میں حیدر اور نمرہ تھے۔
وہ دونوں ایک کلاس روم میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ تاکہ کوئی انہیں ساتھ نہ دیکھ لے۔
حیدر کے پوچھنے پر نمرہ نے نفی میں سر ہلایا۔
نہیں امید تو یہی ہے کہ کہیں مر کھپ گئی ہے۔ کیونکہ جس رات وہ ہاسٹل سے نکلی تھی۔ اسی رات قریب کی ایک سڑک پر ایکسیڈینٹ ہوا" تھا جس میں ایک لڑکی گاڑی کے نیچے آ کر کچلی گئی تھی۔
اور اس کی شکل اتنی مسخ ہو گئی تھی کہ اسکے والی وارث کا کچھ پتہ نہیں چل سکا تھا۔ کپڑے بھی اسکے ویسے ہی تھے جیسے ساشا نے پہنے تھے اسی لیئے ہم بھی پر سکون ہیں کہ چلو مر کھپ گئی۔۔۔ ہمیں اب کیا" اس نے نہایت لاپرواہی سے کہا
گریٹ اب تو تمہیں کوئی ٹینشن نہیں ہو گی" حیدر کے پوچھنے پر وہ مطمئن انداز میں مسکرائی۔ "
اور مجھے کب سے شامل کر رہی ہو؟" اس نے اپنا سوال دہرایا۔ "
سمجھو آج سے مگر اب میں اور تم یونیورسٹی میں تھوڑا فاصلے پر رہیں گے تاکہ کسی کو شک نہ ہو۔۔ خاص طور پر شہریار کو" اس نے" سرگوشی نما انداز میں کہا۔
فکر نہیں کرو۔۔۔" ابھی حیدر کی بات جاری تھی کہ کوئی تیزی سے دروازہ کھول کر آیا اور پانی سے بھری بوتل حیدر اور نمرہ پر خالی کی۔ "
وہ دونوں پانی میں بھیگے کھڑے غیض و غضب سے دروازے کی جانب دیکھ رہے تھے جہاں فاتینا کھڑی تھی۔
سوری سوری" بھول پن سے شرمندگی کا اس نے مظاہرہ کیا۔ "
مگر وہ صرف مظاہرہ تھا اسکے چہرے پر جس قدر شرارت تھی اس سے صاف نظر آ رہا تھا کہ یہ سب اس نے جان بوجھ کر کیا ہے۔
تمیز نہیں تمہیں" نمرہ غصے سے چلائی۔ "
ارے پانی ہی پھینکا ہے کون سا تیزاب پھینک دیا ہے" وہ کہاں شرمندہ ہونے والی تھی۔ "
میں سمجھی تھی مزنی یہاں چھپی ہے تو اس وجہ سے غلط فہمی ہو گئی" اس نے بات بنائی۔ "
ابھی وہ جانے ہی لگی تھی کہ حیدر جو کب سے اپنے اعصاب کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اچانک آگے بڑھ کر اسکی کلائی تھام کر اسے واپس اندر کھینچا۔
تم جاؤ یہاں سے نمرہ" اس نے نمرہ کی جانب دیکھے بنا اسے جانے کا کہا۔ "
جبکہ ساشا اس حرکت پر پہلے تو حیران ہوئی پھر خاموش رہی۔

www.PakDigestNovels.com

لیکن حیدر۔۔"وہ حیرت سے اسے دیکھ کر بولی۔ "

آئی سیڈ گو"اس نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا۔ "

نمرہ کے جاتے ہی حیدر نے روم لاک کیا۔اور مڑ کر اسے دیکھا جو ایسے کھڑی تھی جیسے اپنی مرضی سے حیدر کے پاس آئی ہو۔

مسئلہ کیا ہے آپکے ساتھ کیوں جاسوسی کرتی پھر رہی ہیں آپ میری۔"اس نے جبڑے بھینچ کر آگ برساتی نظروں سے اسے دیکھا۔ "

"بہت بڑی خوش فہمی میں ہیں آپ۔۔پہلے بھی میں نے آپکو کہا تھا کہ مجھے تو آپ سے سروکار ہے نہ آپکی سرگرمیوں سے مگر آپ شاید خود کو راجہ اندر سمجھتے ہیں یا پھر آپکا لڑکیوں نے دماغ خراب کرر کھا ہے کہ آپ ہر ایک کو ایک جیسا سمجھ کر ایک ہی انداز سے دیکھنے کے عادی ہیں"وہ کہاں کسی کی سننے والی تھی۔اچھی طرح اسکی طبیعت صاف کی۔

دیکھیں سچ سچ بتادیں نہیں تو مجھے اور بھی بہت سے طریقے آتے ہیں۔یہ دروازہ میں رات تک نہیں کھولوں گا۔ایک لڑکی ہونے کے " ناطے آپکو اتنا تو آپکو پتہ ہوگا کہ ایک لڑکے کے ساتھ اتنے گھنٹے بند رہنے پر آپ کے متعلق کیا کیا باتیں بنیں گی۔میرا کیا ہے لڑکوں کو تو ویسے بھی ان چیزوں سے فرق نہیں پڑھتا ہاں لڑکیوں کی ساری زندگی برباد ہو جاتی ہے"حیدر نے اسے اچھا خاصا ڈرایا دھمکایا۔

میرے ساتھ ایسا کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔بڑی غلط بندی کو ڈرانے کی کوشش کر رہے ہیں میں عام لڑکیوں جیسی نہیں جو خوفزدہ" ہو جاؤں۔۔۔ہاں خوفزدہ کر دیتی ہوں"اس نے نڈر انداز میں حیدر کی جانب دیکھتے گویا اسے چیلنج کیا۔

حیدر ایسے مسکرایا جیسے کسی چھوٹے بچے کی بات پر۔اسکی بے وقوفی اور خام خیالی پر مسکرایا جائے۔

ہنستے ہوئے وہ اس سے نظر ہٹا کر اپنا بیگ لینے کے لیئے جونہی مڑا۔کمر پر پڑنے والے جھٹکے سے نہ صرف اڑ کر گرا بلکہ کچھ لمحے تو سن رہ گیا۔

فاتینا نے فلائنگ کک اسکی کمر پر ماری اور اسکے سنبھلنے سے پہلے دروازے کی جانب بڑھ کر لاک کھولا۔

میں نے کہا تھا نہ مجھے عام لڑکی مت سمجھنا۔یہ پہلی اور آخری وارننگ تھی۔۔دوبارہ مجھے اس طرح ٹریٹ کیا تو گردن اڑا دوں گی"کہتے " ساتھ ہی وہ کلاس سے باہر نکل گئی۔

جبکہ پیچھے حیدر جو اس سے اس قدر بہادری کی امید نہیں رکھتا تھا حقیقت میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

اب اس لڑکی کا پتہ کروانا بے حد ضروری ہو گیا تھا۔یہ لڑکی خطرناک تھی اور وہ خطروں سے کھیلنے کا عادی تھا۔

چھوڑوں گا تو نہیں"دل میں پکا ارادہ کرتا وہ آہستگی سے بیگ لے کر باہر نکلا۔ایسے چلتا ہوا گیا جیسے کچھ دیر پہلے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ "

کوئی اور ہوتا تو اس کے اعصاب اور کمر دونوں جواب دے جاتے مگر وہ دریاب حیدر تھا۔۔دنیا کو اپنے پیچھے چلانے والا۔نہ کسی سے ڈرتا تھا نہ خوفزدہ ہوتا تھا سوائے اللہ کی ذات کے۔

ایسی ایسی چوٹیں جسم پر کھائیں تھیں۔۔یہ تو پھر ایک کک تھی۔وہ اس لڑکی کی جرات پر حیران ہوا تھا۔جسم پر پڑنے والی اس ذرا سی ضرب

www.PakDigestNovels.com

کو وہ وہاں اٹھنے سے پہلے بھول بھی گیا تھا۔

مگر اس لڑکی کو نہیں بھولنا تھا اب۔

بہت جلد فاتینا کی شامت آنے والی تھی۔

وہ آج کافی دنوں بعد باس کے گھر گیا تھا ان سے ملنے۔

ان کا ملازم اسے ڈرائینگ روم میں بٹھا کر باس کو بلانے چل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازا کھول کر وہ اندر آئے۔"اسلام علیکم سر"

انہیں آتا دیکھ کر وہ تعظیم میں کھڑا ہوا اور بڑھ کر مصافحہ کیا۔

"وعلیکم سلام کیسے ہو بیٹا" انہوں نے ہمیشہ کی طرح محبت اور جوش سے اس کا ہاتھ دبا کر چھوڑا۔

"الحمداللہ آپ سنائیں سر" اس نے ہاتھ آگے باندھتے محبت سے کہا۔

"الحمداللہ، بیٹھو بیٹھو" انہوں نے سامنے صوفے پر بیٹھنے سے پہلے اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"ٹھیک ہے وہ بچی" انہوں نے ساشا کے متعلق استفسار کیا۔

"جی سر۔۔ کل تو ہمارے ساتھ آتے ہوئے کافی خوفزدہ تھی۔ مگر حقیقت جاننے کے بعد بہت مطمئن ہے" اس نے ساشا کی کیفیت کے بارے میں بتایا۔

"یہ تو بہت اچھا ہے بس اللہ ہمیں جلد ہی اس مقصد میں کامیاب کرے۔۔ ایک مرتبہ اس گروہ کا علم ہو جائے جو اسکے پیچھے ہے۔۔ پھر تو ان کا سر کچلنے میں لمحوں کی بھی تاخیر نہیں کرنی" انہوں نے ایک عزم سے کہا۔

"ان شاءاللہ سر" اسکے بعد کچھ دیر وہ مزید اپنا اگلا لائحہ عمل ڈسکس کرتے رہے۔

تھوڑی دیر گزری تھی کہ ملازم چائے اور اسکے ساتھ بہت سے لوازمات سے بھری ٹرالی لے کر آگیا۔

"سر یہ کیا تکلف کیا ہے آپ نے" اس نے خفگی سے انہیں دیکھا۔

"کوئی تکلف نہیں اتنی دیر بعد گھر آنے کی سزا ہے" انہوں نے محبت سے اسے گھر کا۔

"یہ تم آجکل کس لڑکی کا پتہ کرواتے پھر رہے ہو" ان کے سوال پر وہ مسکرایا وہ کب سے منتظر تھا کہ وہ اس بارے میں بات کریں گے تو کھل کر ان سے ڈسکس کرے گا۔ جانتا تھا کہ وہ اسکے بارے میں خبر گیری رکھتے ہیں تو اتنی بڑی بات سے کیسے انجان ہوں گے۔

"شکر آپ نے پوچھ لیا۔۔۔ سر ایک لڑکی ہے میری کلاس کی یونیورسٹی میں پہلے میں اسے بے ضرر سمجھا تھا۔۔ وہ اکثر ہر اس جگہ پائی جاتی تھی جہاں میں اور نمرہ جاتے تھے۔

www.PakDigestNovels.com

پہلے میں اسے صرف اتفاق سمجھا تھا مگر مجھے سنجیدگی سے اسکے بارے میں جاننا پڑا اور کل جو حرکت ہوئی ہے اسکے بعد مجھے یہ یقین ہو گیا ہے کہ یہ ہمارے دشمنوں کی بندی ہے" اس نے نہایت وثوق سے کہا۔

اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو" انہوں نے چائے کا سپ لیتے اسے نظروں میں تولا۔ "

اسی لیئے کہ میں نے اسکے بارے میں جو انفارمیشن لی ہے وہ بالکل غلط ہے۔ اس لڑکی کے آئی ڈی کارڈ پر جو ایڈریس ہے وہ اس گھر کا ہے" جہاں وہ اب رہتی نہیں یا پھر وہاں کے رہنے والوں نے مجھ سے غلط بیانی کی ہے۔

اس گھر کو میں کل سے ہی آبزرو کر رہا ہوں۔۔ نہ وہاں کوئی آتا ہے نہ جاتا ہے۔ گھر کے صرف کوارٹرز میں لائٹ آن رہتی ہے اور وصی تو کل رات اس گھر کے اندر بھی ہو آیا ہے۔ جو رہائشی حصہ ہے وہ بند پڑا ہے۔ تو آخر اب بھی میں اس لڑکی کو مشکوک نہ سمجھوں" اسکی باتوں پر وہ مسکرائے بنا نہ رہ سکے۔ ایسے ہی تو وہ ان کا پسندیدہ نہیں تھا۔ اتنی تیزی سے اور کبھی کبھی اس انداز میں وہ کام کرتا تھا کہ وہ خود اسکی پھرتیوں پر چکرا کر رہ جاتے تھے۔

وہ جو اسکے پیچھے کچھ بندوں کو صرف اسی لیئے لگاتے تھے کہ وہ انہیں بیٹوں کی طرح عزیز تھا اور وہ نہیں چاہتے تھے کوئی خراش بھی اسے کبھی آئے وہ اسے کسی مشکل میں پڑنے سے پہلے ہی اسکی ہر وقت مدد کرنا چاہتے تھے۔

مگر اس سب کے باوجود وہ کب کچھ کام خفیہ انداز میں کر جاتا تھا یہ صرف انہیں اس سے بذات خود بتانے پر پتہ چلتا تھا۔

بیٹا شکر کرو وہ گھر میرا تھا نہیں تو کسی اور کا ہوتا تو وصی کی خیر نہیں تھی" انکے کہنے پر وہ کچھ لمحوں کے لیئے گنگ رہ گیا۔ "

چائے پیتا اسکا ہاتھ ایک ہی زاویے پر ساکت ہو گیا۔

آپ کا؟" وہ بری طرح الجھا تھا۔ "

جی۔۔۔ اور جس لڑکی کا تم پتہ کرواتے پھر رہے ہو وہ کوئی دشمنوں کی بندی نہیں بلکہ میری بھتیجی ہے۔ فاتینا باسط۔ تم نے جس انداز" مین کل اسے کلاس روم میں بند کیا تھا۔۔۔ کوئی اور ہوتا تو وہ اسے پار لگا چکی ہوتی۔۔۔ شکر کرو کل تم اسکے ہاتھوں بچ گئے ہو۔۔۔ بہت خطرناک ہے وہ۔۔۔ تمہاری طرح وہ بھی ایجنٹ ہے۔ مگر بہت زیادہ کام نہیں کرتی۔۔ میری بھابھی کی وجہ سے ہاں ٹریننگ اسے میں نے ساری دلوائی ہے ان سے چھپ کر۔۔۔ اسکے علاوہ مارشل آرٹس سے بخوبی واقف ہے۔۔۔ وہ نہیں جانتی تم میرے بندے ہو وہ تمہیں حیدر کی حیثیت سے ہی جانتی ہے۔

نمرہ اور شہریار کی سرگرمیوں کی پہلے پہل جو انفارمیشن میں نے تمہیں دی تھی وہ بھی اسی نے مجھے بتائی تھی۔

اسکے نزدیک تم بھی کسی گروہ کے بندے ہو اور میں نے اسکی تصدیق نہیں کی۔

تاکہ ایک جانب میرے بندے اور ایک جانب وہ مجھے تمہارے متعلق بتاتی رہے۔ اس طرح اسکی بھی کارکردگی امپروو ہو گی اور وہ مزید

سیکھے گی۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ جب وہ یہ جانے گی کہ تم میرے بندے ہو تو مجھ سے خفا ہو گی۔

بحر حال یہ بھی بتاتا چلو کہ جس دن تم یہ سن کر حیران ہوئے تھے کہ تمہاری اور نمرہ کی گفتگو حرف بہ حرف مجھے کیسے پتہ چلی جبکہ وہاں کوئی نہیں تھا تو یہ جان لو کہ وہ باڑ کے پیچھے تم دونوں کی باتیں ریکارڈ کر رہی تھی۔

اسنے ایک ایسا حساس ریکارڈر بنایا ہے جو کچھ کلو میٹر کے اندر ہونے والی انسانی آواز کو باآسانی سینسرز کے ذریعے کیچ کر کے آسانی سے ریکارڈ کر لیتا ہے" دریاب تو یہ سب سن کر بھونچکا رہ گیا۔

کیا بندی تھی وہ۔۔۔ وہ بس سوچ کر ہی رہ گیا۔

اسکے پاس مزید کچھ کہنے کے لیئے الفاظ ہی نہیں تھے۔

کچھ دیر بعد وہ اٹھ کر واپس آگیا۔ مگر اب فاتینا اسکے دماغ سے اتنی جلدی نکلنے والی نہیں تھی۔

" ارے دیکھو یار آج وہی فقیر پھر سے بیٹھا ہے" وہ دونوں جو ابھی یونیورسٹی کے دروازے سے اندر جانے لگی تھیں۔۔ وہاں پاس بیٹھے اسی فقیر پر نظر پڑتے فاتینا ایسے چلائی جیسے ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو۔

" حد ہے فاتی تم تو ایسے خوش ہو رہی ہو جیسے کوئی بہت بڑی سیلبرٹی کو دیکھ لیا ہو" مزنی نے اسکی حرکت پر منہ بنایا۔

" ٹھہرو میں اس سے مل کر آئی" فاتینا کی بات پر مزنی کو ہکا بکا رہ گئی۔ پھر ماتھے پر ہاتھ مار کر اسکی عقل پر ماتم کیا۔

" کیسے ہو بابا جی" وہ اسکے قریب بیٹھتے اشتیاق سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

" ہمم۔۔۔ ہمم" بابا جی نے جھومتے ہوئے اسے سرزنش کی۔

اور ہاتھ کے اشارے سے واپس جانے کا کہا۔

دور کھڑا دریاب حیدر یہ منظر دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ وہ اس سرپھری لڑکی کو سمجھنے سے قاصر تھا۔

" اللہ نے بس ایک ہی پیس بنایا ہے" وہ دل ہی دل میں اسکی حرکتوں پر محظوظ ہوتے ہوئے مسکرایا۔

" اتنے دنوں سے آپ کہاں تھے" وہ کہاں اسکی جان چھوڑنے والی تھی۔

بڑے غور سے اسکے ہاتھوں کی جانب دیکھ رہی تھی جو گلوز کے بغیر تھے۔

" تجھے سکون کیوں نہیں۔۔۔۔ تیرا کیا کام ہے مجھ سے پیسے دینے ہیں تو دیں نہیں تو چلی جا۔۔ بھاگ جا یہاں سے" اس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"" پیسے تو نہیں دوں گی۔۔۔ مگر تمہارا پول کسی نہ کسی دن ضرور کھولوں گی۔۔ منہ پر جھریاں، کالک اور ہاتھوں پر کیا آٹا مل کر آتے ہو" آنکھیں نکالتے بولتی وہ وہاں سے اٹھ کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔

"آ گیا چین تمہیں" تیزی سے اپنی جانب آتی فاتینا کو دیکھ کر اس نے تاسف سے سر ہلاتے کہا۔

"ہاں نہ اب مزہ آئے گا" وہ ہنسی دباتے ہوئے بولی۔

"کیا کہہ آئی ہو اسے" مزنی نے مشکوک نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

"بچوں کے جاننے والی بات نہیں ہے" اس نے مزنی کو چڑایا۔

"کیوں لو لیٹر دے کر آئی ہو کیا؟" وہ چڑ کر بولی۔

"ہاہاہا اب اتنا حسین بابا بھی نہیں" فاتینا نے اسکی بات کا خوب مزہ لیا۔

ابھی ان کا تیسرا پیریڈ شروع ہی ہوا تھا کہ یکدم باہر سے شور شرابے کی آواز آنے لگ پڑی۔

یکدم کلاس میں بھگدڑ مچی۔

پہلے دو گروپوں میں تصادم ہوا اور بالآخر لڑائی جھگڑے سے ہوتی بات گولیوں تک پہنچ گئی۔

فاتینا اور مزنی تیزی سے باہر کی جانب لپکیں مگر مین گیٹ کے دروازے میں ہی ایک گروپ کھڑا فائرنگ کر رہا تھا۔

فاتینا نے مزنی کو اپنے گھیرے میں لے کر جینز کی پاکٹ سے گن نکالتے نیچے جھک کر کمپیوٹر لیب کی جانب دوڑ لگا دی۔

کہ فی الحال سب سے محفوظ پناہ گاہ اس وقت وہی تھی۔

"فاتی یہ یہ۔۔۔۔ کس کی گن ہے" مزنی تو اسکے ہاتھ میں گن دیکھ کر دہشت زدہ رہ گئی۔

"چپ کرو یار" فاتینا نے باہر دوڑتے قدموں کی آواز سن کر مزنی کی آواز دبائی۔

وہ مزنی کو لیئے ایک کمپیوٹر ٹیبل کی آڑ میں بیٹھی تھی تاکہ اندر آکر کسی کو یہ گمان نہ گزرے کہ کمپیوٹر لیب میں کوئی ہے۔

خالی سمجھ کر وہ وہاں سے چلا جائے۔

مگر مزنی کی چیخ نما آواز نے گڑبڑ کر دی۔

تھوڑی دیر بعد ہی دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔

مزنی کا سانس تو خشک تھا مگر فاتینا آرام اور سکون سے بیٹھی۔ تھوڑا سا ترچھا ہو کر پیچھے دیکھ رہی تھی۔

آنے والا حیدر تھا۔

فاتینا نے یکدم کھڑے ہو کر سامنے آتے اسے اپنی گن کے نشانے پر رکھا۔

"فوراً یہاں سے نکل جاؤ نہیں تو اڑا کر رکھ دوں گی" اپنی خونخوار نظریں اس پر جماتے وہ غرائی۔

مزنی تو اسکے انداز دیکھ کر خوف زدہ ہوئی جا رہی تھی۔

PakDigestNovels.Com

یہ وہ فاتینا تو نہیں تھی جسے وہ جانتی تھی۔

میں آپ کو ہی ڈھونڈتا ہوا آیا ہوں۔۔ فوراً میرے ساتھ چلیں میں کوئی اور نہیں ایجنسی کا بندہ ہوں "اس نے سنجیدگی سے کہتے فاتینا کو" وہاں سے نکلنے کا کہا۔

باہر ہونے والی لڑائی پر قابو پا لیا گیا تھا۔ مگر ابھی بھی کوئی پتہ نہیں تھا کہ کس لمحے کسی بھی گروہ کا بندہ کہیں سے چھپ کر وار کر دے۔

سبطین نے فون کر کے دریاب کو فاتینا کو وہاں سے نکالنے کا کہا تھا۔

دریاب کے باقی بندے وہاں پھیل چکے تھے لہذا اب وہ اسکی تلاش میں آیا تھا۔ کہ کمپیوٹر لیب سے مزنی کی آواز سن کر اطمینان ہوا کہ وہ دونوں محفوظ ہیں۔

اور رئیلی۔۔۔۔ ثبوت "فاتینا نے ایک مرتبہ پھر غصے سے کہا۔ "

دریاب نے خاموش نظر اس پر ڈالتے سبطین کا نمبر ملا کر فاتینا کے سامنے موبائل کیا۔

آئی گیس یہ آپکے چچا کا نمبر ہے جو میرے باس ہیں "سنجیدگی سے کہتے اس نے نمبر دکھا کر فون کان سے لگایا۔ "

فاتینا گنگ رہ گئی۔

اسلام علیکم سر انہیں یقین نہیں آ رہا کہ میں آپکا بندہ ہوں وہ میرے ساتھ آنے پر تیار نہیں "اسکی گمبھیر آواز کمرے میں گونجی۔ "

سر بات کرنا چاہتے ہیں "کچھ دیر بعد اس نے سامنے کھڑی فاتینا کی جانب فون بڑھایا جس کے انداز میں کوئی لچک نہیں آئی تھی۔ "

فون تھام کر کان سے لگانے کے بعد اس نے گن والا ہاتھ نیچے کیا۔

جی ٹھیک ہے چاچو "دوسری جانب کی بات مانتے اس نے فون بند کیا۔ "

اب چلیں "کہتے ساتھ ہی اس نے قدم آگے بڑھائے۔

فاتینا نے گم صم بیٹھی مزنی کا ہاتھ تھاما اسے اٹھایا اور اسکے پیچھے چل پڑیں۔

وہ انہیں ایسے راستے سے نکال کر لے جا رہا تھا جہاں اس وقت کوئی اور اسٹوڈنٹ یا ٹیچر موجود نہیں تھا۔

وہ گاڑی کی جانب بڑھا اور بیٹھتے ساتھ ہی اس نے تیزی سے جو ماسک پہنا اسکے بعد اسے حیدر کی حیثیت سے بھی پہچانا نہیں جا سکتا تھا۔ مزنی لب سیئے حیرت زدہ یہ سب دیکھ رہی تھی جبکہ فاتینا کے لیئے یہ سب نیا نہیں تھا۔ وہ جانتی تھی سیکرٹ ایجنٹس کو ایسے بہت سے ماسکس اپنے پاس ہمہ وقت رکھنے پڑتے ہیں جو سیکنڈز میں ان کے نقوش بدل دیتے ہیں۔

مگر وہ دل ہی دل میں سبطین سے لڑائی کا پکا ارادہ کر چکی تھی۔ جنہوں نے حیدر کی حیثیت اس سے چھپائی تھی۔

اس نے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا اور جیسے ہی گاڑی آگے بڑھائی وہی فقیر جو فاتینا کا پسندیدہ تھا گاڑی کی جانب تیزی سے بڑھا۔

دریاب نے اسکے لیئے دروازہ کھولا جونہی وہ بیٹھا دریاب نے دروازہ بند کرنے کا انتظار کیئے بنا گاڑی کو یونیورسٹی کی مین لائبریری کی جانب بھگا گیا جہاں سے ایک راستہ باہر مین سڑک پر نکلتا تھا جس کے باعث کسی کو انکے وہاں سے نکلنے کا پتہ نہیں چل سکا۔

فاتینا اور مزنی خاموش تھیں۔

فقیر نے اپنا چولا اور سر پر پہنی وگ، مصنوعی داڑھی اور عینک سب اتار ڈالی۔

مزنی مزنی کے لیئے ایک اور حیرت انگیز لمحہ تھا جبکہ فاتینا کو اپنا شک درست دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی۔

کہا تھا نا بابا جی آپ بڑے مشکوک ہیں" ایک چہکتی ہوئی آواز وصی کو اپنے عقب سے آئی۔ وہ حیرت سے پیچھے مڑا تو اسی لڑکی کو دیکھ کر" حیران ہوا جو اسے صبح میں تنگ کر رہی تھی۔ وہ بیٹھتے وقت ان کو دیکھ نہیں پایا تھا۔ یہ تو جان گیا تھا کہ کچھ لڑکیاں ہیں۔

کیونکہ دریاب نے وہاں سے نکلتے وقت اسے بتایا تھا کہ وہ کچھ لڑکیوں کو ریسکیو کر کے اپنی گاڑی میں لے جائیں گے۔ مگر ان میں سے ایک لڑکی فاتینا ہو گی وہ یہ نہیں جانتا تھا۔

یہ۔۔۔" اس نے اب کی بار سوالیہ نظروں سے دریاب کو دیکھا۔ "

باس کی بھتیجی ہیں" دریاب نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ "

اوہ تبھی میں کہوں اتنی اچھی آبزرویشن کسی عام لڑکی کی نہیں ہو سکتی" وصی نے ایک مرتبہ پھر اسے دیکھا۔ "

اور جس کا سنانا چاہا اسکے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آ کر غائب ہو گئی۔ وہ اس لڑکی کی یہ جرات ساری زندگی نہیں بھول سکتا تھا۔" میں عام لڑکی ہوں بھی نہیں" فاتینا نے تفاخر سے کہا۔

مجھے پہلے دن سے شک تھا کہ فقیر کے روپ میں کوئی بہروپیا ہے" اس نے مزنی کی جانب نظر ڈالی جواب تک گم صم تھی۔ "

تم سب سے بڑی بہروپیا ہو" اس نے غصے سے فاتینا کو دیکھا۔ "

ہاہاہا!" فاتینا اسکی حالت پر محظوظ ہوئی۔ "

یہ کیا کوئی سیکرٹ ایجنٹ بھی ہیں" وصی نے دوبارہ حیدر کو مخاطب کیا۔ "

جی ماشاءاللہ سے" دریاب نے سر ہلایا۔ "

سیکرٹ ایجنٹ" مزنی ایک مرتبہ پھر حیرت کا شکار ہوئی۔ "

سوری یار کیا کریں ہمیں اپنی حیثیت بتانی نہیں ہوتی۔ آج کا واقعہ نہ ہوتا اور تمہیں بچانا نہ ہوتا تو کبھی بھی میں تم پر اپنی اصلیت ظاہر نہ" کرتی" فاتینا نے صاف گوئی سے کہا۔

اف" وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔"

PakDigestNovels.Com

مجھے بھی نہیں بتا سکتی تھیں "اس نے پھر سے فاتینا کو گھورا۔ "

بیٹا کبھی بھی تو اپنے رشتہ داروں کو بھی بتانے کی اجازت نہیں ہوتی اور تم سے ملے مجھے فقط ایک سمسٹر ہوا تھا۔ مگر اب دھیان رکھنا کہ آج" یہاں تمہیں جو کچھ پتہ چلا ہے وہ کسی اور کو نہ پتہ چلے۔ یہ سمجھو تم نے آج ہمارے بارے میں کچھ جانا ہی نہیں ۔۔۔ ورنہ ہم غداروں کو چھوڑتے نہیں "فاتینا کی جرات کو وہ دونوں بھی سراہے بغیر نہ رہ سکے۔ آخر سبطین کی بھتیجی کا انداز اتنا نڈر نہ ہوتا تو کس کا ہوتا۔

تم کتنی خطرناک لگ رہی ہو "مزنی حقیقت میں خوفزدہ ہوئی تھی۔ "

ہاں اپنے ملک کے لئیے میں کسی بھی حد تک جا سکتی ہوں "فاتینا نے پھر سے کہتے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔"

حیدر نے ایک خاموش نگاہ بیک ویو میں نظر آتے اسکے چہرے پر ڈالی۔

ویسے یہ فقیر ہر مرتبہ آپ ہی بنتے تھے "اس نے پھر سے وصی سے پوچھا۔ "

"نہیں اسٹارٹ میں در۔۔۔۔۔۔"

حیدر۔۔ میرا نام کیوں بھول جاتے ہو تم ہر مرتبہ "اس سے پہلے کے وصی اسے اسکے اصل نام سے بلاتا دریاب نے اچانک دخل دے کر" اسے ٹوکا اور حیدر کہنے پر زور دیتے اسے نظروں سے خفیف سا اشارہ کیا۔

وصی پوری بات تو نہیں سمجھا مگر اتنا ضرور سمجھ گیا کہ اسکی اصل شناخت ابھی ان لڑکیوں کے سامنے نہیں بتانی۔

آئی مین شروع میں حیدر تھا پھر بیچ میں کبھی میں بھی فقیر کا روپ دھار لیتا تھا۔۔ چونکہ ہماری جسامت ایک جیسی ہے لہذا کسی کو شک" نہیں گزرتا تھا" وصی نے تفصیل بتائی۔

سسٹر آپکو کہاں اتاروں "دریاب مزنی سے مخاطب ہوا۔ "

اس نے گھر کا ایڈریس بتایا۔ دریاب نے گاڑی اس جانب موڑلی۔ تھوڑی دیر بعد اسے اتار کر دریاب نے گاڑی اپنے گھر کی جانب بڑھا دی۔

کیونکہ سبطین نے اسے فاتینا کو ابھی اپنے گھر لے جانے کا کہا تھا۔

تو آپ لوگوں کے فقیر بننے کا کیا مقصد تھا۔ "اس نے سلسلہ پھر وہیں سے جوڑا۔ "

ہمیں باس نے یہاں ہونے والی مشکوک سرگرمیوں کی رپورٹ دی تھی۔ "

اور شہریار کے بارے میں بتایا تھا۔

ہم نے ایک مہینہ فقیر بن کر اس جگہ کو چنا جہاں شہریار اپنی گاڑی پارک کرتا تھا۔

اس سے کچھ لوگ کچھ خاص گاڑیوں میں ملنے آتے تھے۔ ہم وہاں بیٹھ کر گاڑیوں کے نمبر نوٹ کر کے پھر اپنے بندوں کو فوراً ان کا پیچھا

PakDigestNovels.Com

www.PakDigestNovels.com

کرنے کے لیئے بھیجتے تھے۔تاکہ پتہ چل سکے کہ یہ کون ہے جو یونیورسٹی میں اسلحہ مہیا کرتا ہے اور ہاسٹل کے لڑکے اور لڑکیوں کے لیئے ڈرگز بھی دیتا ہے۔

جب ہمیں مکمل طور اندازہ ہو گیا کہ یہ کام شہریار تنہا نہیں کسی گینگ کے ساتھ مل کر رہا ہے جس میں نمرہ بھی شامل تھی تب سر نے حیدر کو یہاں ایڈمیشن لینے کی ہدایات کیں تاکہ نمرہ کو ٹریپ کر کے ہم ہاسٹل کے اندر اور پھر شہریار کے تھرو اس گینگ پر ہاتھ ڈال سکیں۔جو انکی پشت پناہی کر رہا ہے۔کیونکہ اگر حیدر پہلے ایڈمیشن لے لیتا تب ہم اتنے محتاط انداز میں ان کے بارے میں پتہ نہیں لگا سکتے تھے اور دوستی بڑھانے کے چکر میں حیدر انکی نظروں میں آجاتا۔اب وہ اس بات سے بے خبر ہیں کہ کوئی تیسرا انکی سر گرمیوں کو جانتا ہے کیونکہ حیدر تو رہتا ہی ہمہ وقت انکے درمیان ہے۔"وصی نے تفصیلاً بتایا۔

اور یقیناً نمرہ کے متعلق اطلاع دینی والی آپ ہی تھیں "اب کی بار دریاب نے اسے مخاطب کیا۔"

جی "اس نے مختصراً جواب دیا۔"

آپکو مجھ پر شک کب ہوا؟"دریاب نے اس سے پوچھا۔"

میں نے ایک مرتبہ آپکو اپنے گھر سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا آپ چاچو سے ملنے آئے تھے۔چونکہ یونیورسٹی میں آپکو جانتی تھی سو آپ کو" اپنے گھر دیکھ کر حیران ہوئی۔

چاچو سے پتہ کرنے پر صرف اتنا پتہ چلا کہ آپ انکے اسٹوڈنٹ ہیں۔۔بس پھر آپکے پیچھے لگ گئی۔میں سمجھی تھی کہ آپ بھی اسی گینگ کے ایک بندے ہیں مگر آج وہ خیال غلط ثابت ہوا۔آپ اتنے مشکوک انداز میں نمرہ سے ملتے تھے کہ میرا شک کرنا بنتا تھا"اس نے شان بے نیازی سے کہا۔

"آج اسی گیٹ اپ میں دوبارہ یہاں بیٹھنے کی وجہ؟"

آج یہاں فقیر کے حلیے میں بیٹھنے کی وجہ یہ تھی کہ حیدر کو کل رات ہی نمرہ نے بتا دیا تھا کہ آج وہ لوگ یونیورسٹی میں ہنگامہ کرنے والے ہیں کیونکہ کچھ دن بعد یہاں فیسٹیول اسٹارٹ ہونے والا ہے اور جو گروہ ان کے پیچھے ہے وہ نہیں چاہتا کہ یہ فیسٹیول یونیورسٹی میں ہو کیونکہ اس فیسٹیول میں دنیا بھر سے اور بھی یونیورسٹیز کے اسٹوڈنٹ حصہ لے رہے ہیں اور وہ گروہ یہ نہیں چاہتا کہ ہمارا ملک دنیا میں جانا مانا جائے۔لہذا یہ ہنگامہ کر کے خوف اور دہشت پھیلانا مقصد تھا تاکہ یہ فیسٹیول کینسل ہو جائے اور جن ممالک نے حصہ لینے کا سوچا ہے وہ بھی اپنی آفر واپس لے لیں۔کل کے اخبار اور نیوز چینلز پر آپ دیکھیئے گا کہ ان ممالک کے یہی بیانات ہوں گے۔کہ یونیورسٹی میں ہونے والے ہنگامے اور سیکیورٹی ایشوز کے باعث فیسٹیول کینسل ہو گیا ہے۔۔۔یہ گھٹیا لوگ ہمارے ملک کو کہیں کا نہیں چھوڑنا چاہتے اور ہم انہیں۔۔۔"وصی کے لہجے میں چٹانوں سی سختی در آئی۔

حیدر کو چونکہ سب کے درمیان رہنا تھا لہذا وہ ہنگامہ شروع ہوتے ہی سب بندوں کو ہدایات نہیں دے سکتا تھا۔۔ نجانے کس کے ساتھ " ہوتا۔۔۔ بس اسی وجہ سے میں آج یہاں اس گیٹ اپ میں بیٹھا تھا۔ حیدر نے مجھے ایک میسج کیا اور میں نے اپنے بندوں کو متحرک کیا۔ گو کہ ہم ہنگامہ ہونے سے روک نہیں سکے۔۔۔ کیونکہ پھر ہمیں سامنے آکر لڑنا پڑتا اور وہ ہم ابھی آنا نہیں چاہتے۔ تا کہ وہ محتاط نہ ہو جائے۔ ہاں اتنا ہم نے ضرور کیا کہ نہ صرف ان دونوں شر پسند گروپ کے کچھ بندے مارے اور پکڑے بلکہ تمام اسٹوڈنٹس کو کسی گولی کی نظر ہونے سے بچا لیا۔ " وصی نے مزید بتایا۔

اسکے بعد گاڑی میں خاموشی چھا گئ

گھر کے گیراج میں گاڑی کھڑی کرتے دریاب نے اپنا ماسک اتارا۔

گاڑی سے نکل کر فاتینا کو اپنے پیچھے آنے کا کہا۔

اندر آئے تو طحہ اور ساشا اندر موجود تھی۔

ساشا کو یہاں دو تین دن ہو چکے تھے اور اس نے آتے ہی سب کو کچن اور باقی کے کاموں سے چھٹی دلوا دی۔ جس پر سب اسکے مشکور تھے۔ نا محسوس انداز میں وہ اور طحہ ایک دوسرے کے قریب آرہے تھے۔ گو کہ طحہ ابھی تک اس سے اس بات پر خفا تھا کہ ساشا نے اس رات طحہ پر اعتبار نہیں کیا تھا۔

ساشا نے بہت سے سوری کے میسجز بھی اسے بھیجے مگر طحہ کا اب اس سے انداز تھوڑا لیئے دیئے والا ہو گیا جو ساشا کے لیئے بے حد تکلیف دہ تھا۔

اسلام علیکم " دریاب نے اندر آتے ہی سلام کیا۔ "

طحہ نے اسے دیکھتے ساتھ ہی اسکی خیریت اور یونیورسٹی کے ہنگامے کے بارے میں پوچھا۔

سب سیٹل ہو گیا ہے۔۔۔ شہریار کے خاص گرگوں کو میں نے انڈر گراؤنڈ کروا دیا ہے۔ شہریار کو ابھی اسی لیئے نہیں پکڑا کے اسکا گینگ " تڑپ اٹھے گا اور یہ نہ ہو کہ مجھے انکی جس جگہ پر موجودگی کا شک ہوا ہے وہ وہاں سے نکل بھاگیں " دریاب کی بات پر طحہ اور وصی نے تائید کی۔ دریاب نے فاتینا کا تعارف بھی کروایا۔

ساشا انکی آواز سن کر ٹرے میں پانی لیئے باہر آئی اور لاؤنج میں ایک لڑکی کو دیکھ کر حیران ہوئ۔

فاتینا خلاف معمول خاموشی سے بس گھر کا جائزہ لینے میں مگن تھی۔

ہم یہاں چار دوست رہتے ہیں اور یہ صاحبہ ہمارے طحہ کی فیانسی اور ہماری بھابھی بھی ہیں " وصی نے اپنے بارے میں بتاتے یکدم ساشا " کا جو تعارف کروایا اس پر وہ بھونچکا رہ گئ۔

جبکہ طحہ دانت پیس کر رہگیا۔

وصی "دریاب نے ساشا کی حالت دیکھتے اسے تنبیہ کرنی چاہی مگر بعض اوقات دریاب کے لیئے بھی وصی کی شرارتوں کو روکنا محال ہو "جاتا۔

ارے میں نے تو سچائی بتائی ہے۔۔کیوں طحہ "اس نے شرارت سے طحہ کو دیکھا جو اسے کچھا چبانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ "

فاتینا بہت محبت سے ساشا سے ملی۔

جبکہ ساشا وصی کی شرارت کے باعث زیادہ دیر وہاں ٹھہر نہیں سکی۔

آپ کھانا کھالیں پھر میں آپکو گھر ڈراپ کر دوں گا۔ "دریاب فاتینا سے مخاطب ہوا۔ "

سبطین نے بھی یہی ہدایت دی تھی۔

بہت جلد وہ ساشا سے گھل مل گئی مگر ساشا نے اسے اپنی اصلیت نہیں بتائی اور نہ ہی فاتینا نے۔

کھانے کی ٹیبل پر وہ سب اکٹھے بیٹھے تھے ساتھ باتوں کا سلسلہ جاری تھا۔

دریاب نے طحہ کو بھی اسکی حیثیت چھپانے کا کہا تھا۔ لہذا وہ بھی دریاب کو حیدر ہی پکار رہا تھا۔ ساشا حیران تو ہوئی تھی یہ دیکھ کر کہ وصی اور طحہ اسے حیدر کہہ رہے ہیں۔ مگر وہ انکی باتوں کو کرید تی نہیں تھی۔

اس کے لیئے اتنا ہی کافی تھا کہ ان لوگوں نے اسے پناہ دے رکھی تھی۔

شہریار اس وقت کوبرا کے اڈے پر موجود تھا جہاں پہلے سے ہی دو تین پولیس آفیسرز کی درگت بن رہی تھی۔

آخر ہمارے بندوں پر گولیاں کس نے چلائیں۔ سادہ لباس میں وہ کون لوگ تھے "کوبرا کی کرخت آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔ "

پتہ نہیں سر ایک دم بھگدڑ ایسی مچی کے ہم دیکھ نہیں سکے "ایک پولیس آفیسر نے گھگیاتے ہوئے اپنی نااہلی بتائی۔ "

تم جیسے گھٹیا لوگوں پر مجھے اعتبار ہی نہیں کرنا چاہیئے تھا۔۔اور شہریار تم کیا فون پر بکواس کر رہے تھے "اب اس کا رخ شہریار کی جانب "تھا۔

سر میرے دو بندے کوئی اٹھا کر لے گیا ہے۔۔ان کا پتہ نہیں چل رہا "اس نے بھی مری ہوئی آواز میں بتایا۔ "

دو بندے۔۔۔چیونٹے تھے کیا کہ نکل گئے اور تم جاننے سے قاصر رہے "وہ پھر سے دھاڑا۔ "

"نہیں سر مجھے اندازہ نہیں تھا ہم دو پارٹیوں کے علاوہ کوئی تیسرا بھی ہے"

کوبرا کو لگا اس کا سارا پلان تہس نہس ہو رہا ہے۔

www.PakDigestNovels.com

یہ کون ہے اس کا پتہ میں خود کرواؤں گا اور جو دو بندے ہمارے ہاتھ سے نکلے ہیں انکی انفارمیشن دو۔۔۔ دیکھتا ہوں کس نے مجھ پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ تم سب دفع ہو جاؤ اب اور شہریار تم یہیں رکو" اس نے باقی سب پر قہر برساتی نظر ڈال کر شہریار کو رکنے کا اشارہ کیا۔

کسی منسٹر کو اس نے کال ملائی اور اسے مزید پولیس کے بندے دینے کا کہا جو خاص طور پر ملک دشمن عناصر کے ساتھ ملے ہوئے تھے پولیس میں صرف ایجنسیوں کی انفارمیشن لینے کے لیئے شامل تھے۔

تم اس لڑکی کی جانب سے آنکھیں مت بند کرنا۔۔۔ مجھے اس سب کے پیچھے اس لڑکی کا ہاتھ لگتا ہے۔۔ وہ کسی نہ کسی کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ پرسوں رات تم نے اس لڑکی کو میرے اڈے پر بھیجنا ہے مگر ایسے کہ اسکی آنکھیں پٹی سے جکڑی ہوئی ہوں۔۔۔ میں استعمال کرنے والی لڑکیوں کو اپنی شکل کبھی نہیں دکھاتا۔ وہ پٹی باندھ کر یہاں آئے گی اور اسی طرح واپس جائے گی۔ میرے اڈے کے بارے میں اگر تم نے اسکے سامنے زبان کھولی کہ کہاں اور کس جگہ ہے تو یہ یاد رکھنا اگلا پل میں تمھیں سانس لینے کا موقع نہیں دوں گا" شہریار نے خاموشی سے اسکی بات سن کر اثبات میں سر ہلایا۔

میں خود دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ لڑکی کتنے پانی میں ہے" اس نے کچھ سوچتے ہوئے پھر سے کہا۔ "

"جی سر"

اب جاؤ تم" اسے جانے کا اشارہ کر تا وہ اپنے سامنے پڑے لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہو گیا۔"

پتہ نہیں تم لوگ کیا کرتے پھر رہے میری جان ہر وقت سولی پر لٹکائے رکھتے ہو۔۔۔ سوچا تھا سبطین آئے گا تو تمہاری ان پڑھائیوں سے جان چھڑاؤں گی۔۔۔ مگر وہ تو آتے ہی ایسا مصروفیت کا بہانا لے کر گم ہوا ہے کہ پروں پر پانی نہیں پڑنے دیتا۔ اور ایک تم۔۔۔ کس مشٹنڈے کے ساتھ ابھی آئی ہو" کچھ دیر پہلے ہی دریاب فاتینا کو چھوڑ کے گیا تھا اور بد قسمتی سے ساتھ والے گھر سے کسی کی عیادت کر کے آتی مریم نے اسے دیکھ لیا تھا۔ دریاب کو نہیں پتہ چلا کہ فاتینا کی امی نے اسے دیکھ لیا ہے نہ ہی فاتینا کو پتہ چلا۔

دروازہ ملازم نے کھول دیا تھا مگر اسکے پیچھے پیچھے آتی اماں نے اندر آتے ہی لتے لینا شروع کر دیئے۔

آپکے داماد کے ساتھ۔۔۔" وہ بھی فاتینا تھی کہاں چپ رہتی مگر غصے میں جو منہ سے نکلا اس پر فوری زبان دانتوں میں دبا کر لاحول پڑھی۔

مگر اماں کی تیز سماعتیں سن چکی تھیں۔ اس سے پہلے کہ فاتینا لانگ جمپ کا مظاہرہ کرتی۔ مریم کی چپل نے اسکے کندھے پر گولی کا سا کام کیا۔

اف اماں آپکی ہوائی چپل ہے یا کوئی گولی۔۔۔ اس بری طرح پڑتی ہے کہ حد نہیں۔۔۔۔" اس نے بازو سہلاتے تکلیف سے بلبلاتے "

www.PakDigestNovels.com

کہا۔

بالکل ہی شرم حیا بیچ آئی ہے۔۔۔فون ملا" انہوں نے آنکھیں نکالتے اگلا حکم جاری کیا۔ "

کسے شرم کو یا حیا کو؟" چپل کھانے کے بعد بھی اسکی زبان کہاں رکنے والی تھی۔ "

صوفے پر اطمینان سے بیٹھتے ہوئے ایسے بھول پن سے پوچھا کہ مریم کا دل کیا اب چپل اسکے منہ پر ہی مار دیں۔

اپنے چاچو کو" وہ اتنی زور سے چلائیں کہ فاتینا کو انگلیاں کانوں میں ٹھونسنی پڑیں۔ "

اف اوہ۔۔۔اماں وہ لوگ جو آپکو دھیمے مزاج کی کہتے ہیں دل کرتا ہے آپکے اپنے ساتھ ہونے والے سلوک کی وڈیو بنا کر انہیں دکھاؤں" کہ یہ ہے میری اماں کا اصل روپ۔۔" اس نے سبطین کا نمبر ملاتے مریم کو جواب دینا ضروری سمجھا۔

ہیلو۔۔۔میں عزت افزائی کروا چکی ہوں اب آپکی باری ہے" سبطین کے ہیلو کہتے ہی اس نے انہیں خبردار کر دیا۔ "

مریم کا ہاتھ ایک مرتبہ پھر اسکے کندھے پر گھوما۔

اف اماں ابھی تو آپکی چپل کا سینک کم نہیں ہوا تھا کہ ہاتھ۔۔۔کیا فوجی ٹریننگ کرواتی رہی ہیں آپ۔۔۔سچ میں اس قدر بھاری ہاتھ""" کہتے ساتھ ہی موبائل انہیں پکڑاتی وہ بھاگ کر کچن میں گم ہو گئی۔

جی بھابھی کیا ہو گیا" دوسری جانب سبطین بھی فاتینا کی باتوں سے محظوظ ہوئے۔ "

میں کہے دے رہی ہوں سبطین یہ لڑکی ہاتھ سے نکل گئی ہے۔۔۔ارے دیدہ دلیری دیکھو کسی لڑکے کے ساتھ گھر تک آ گئی۔۔۔تم کروا" لو اسکی پڑھائیاں میں تو اسکے ہاتھ پیلے کروانے والی ہوں۔۔۔آگ لگے ایسی پڑھائی کو زبان اس قدر تیز ہوتی جا رہی ہے اس لڑکی کی۔۔۔میں کچھ نہیں جانتی جہاں بھی ہو گھر آؤ اور دو ٹوک اس سے بات کرو" مریم کی بات پر وہ مسکرائے بنا نہ رہ سکے جانتے تھے کہ بھائی اور بھتیجے کے بعد وہ بہت پریشان رہتی ہیں فاتینا کے لیئے۔

آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔وہ میرا بندہ تھا جس کے ساتھ فاتینا آئی ہے۔یونیورسٹی مین آج دیر تک رکنا تھا اسی لیئے میں نے اپنے" بندے کو کہا تھا کہ فاتینا کو گھر چھوڑ دے۔جانتا تھا کہ آپ پریشان ہو رہی ہوں گی۔وہ جتنی بھی آزاد خیال اور اپنی من مانی کرنے والی ہو جائے آپ یہ یقین رکھیں وہ مجھ پر اور آپ پر کسی کی انگلی اٹھنے کا موقع کبھی نہیں دے گی۔وہ عام لڑکیوں جیسی سطحی ذہنیت کی نہیں ہے بھابھی" انہوں نے مریم کو سمجھانا چاہا۔

ہاں تو ایسی مردمار لڑکی بنا کر تم نے کب اسے عام لڑکیوں جیسا رہنے دیا ہے۔۔۔ہائے نجانے کل کو اپنے شوہر کا کیا حال کرے گی۔ایسی" لڑکیوں سے لڑکے دور بھاگتے ہیں۔۔۔ذرا کوئی نزاکت ہو اس میں" انکی بات پر وہ سوائے مسکرانے کے اور کچھ نہ کہہ سکے۔

---

www.PakDigestNovels.com

کیا بکواس کی تھی تو نے "دریاب اور فاتینا کے جانے کے بعد جیسے ہی طحہ کو موقع ملا اس نے وصی کی گرد پکڑ لی۔ "

ساشا اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔ طحہ کے رویے کی وجہ سے وہ اپنا زیادہ تر وقت کمرے میں گزارتی تھی۔

وہ بکواس کی تھی جو تو ابھی تک خود سے بھی چھپائے ہوئے ہے۔۔۔مان کیوں نہیں لیتا تو بھی اس میں انٹرسٹڈ ہے اور وہ بھی تجھ میں "اپنی" گردن اسکے شکنجے سے چھڑاتے وصی نے اسے احساس دلانا چاہا۔

یار میں نہیں چاہتا وہ یہ سمجھے کہ میں اسکے اکیلے ہونے کی وجہ سے۔۔۔یا کسی ترس کے چکر میں یہ سب کر رہا ہوں۔۔۔وہ بہت نیگیٹو سوچنے والی ہے۔۔اور میرے جذبے میں اسکی کسی نیگیٹو سوچ کی نظر نہیں کرنا چاہتا "اس نے سنجیدگی سے اپنا مسئلہ بتایا۔

ہاں اسکی سوچ کی نظر نہ کر چاہے تیری سچی فیلنگز کسی اور کی نظر ہو جائیں "وصی کی بات پر وہ الجھا۔ "

دیکھ یار بچی اکیلی بھی ہے اور خوبصورت بھی یہ نہ ہو کہ میں یا حذیفہ تیری کم ہمتی کا فائدہ اٹھا لیں۔۔۔دریاب تو ویسے ہی اندھا ہے۔۔۔لڑکیوں کے معاملے میں۔۔مگر ہم آنکھیں رکھتے ہیں "وصی کی بات پر طحہ نے پھر سے اسے قابو کر کے دو تین اسکی کمر پر لگائیں۔

"شرم نہیں آئی تجھے۔۔۔۔بکواس کر رہا ہے۔۔۔دوپہر میں وہ تیری بھابھی تھی اور اب تو اس پر نظر رکھ کر بیٹھا ہے"

یار تجھے حقیقت بتا رہا ہوں وہ اب بھی میری بھابھی ہی ہے۔۔۔مگر تجھے غیرت دلا رہا ہوں۔۔۔کہ بندے کا پتر بن کے اپنی فیلنگز اسے بتا۔۔اپنے دل میں خدشوں کا پہاڑ نہ بنا لے۔۔اس سے پہلے کے وہ جو انجانے میں تیری اس شکل کو کچھ سمجھ کر اس کے بارے میں سوچ رہی ہے کل کو تجھ پہ دو حرف بھیج کر چل پڑے۔۔۔

رشتے اور محبتیں خدشوں کی نظر نہیں کرتے طحہ ورنہ ساری عمر کا خسارہ پیچھے رہ جاتا ہے۔۔۔"طحہ کو اچھی طرح لتاڑتے آخری بات پر وصی نے جو سنجیدگی اختیار کی وہ طحہ کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر گئی۔

آج پھر وہ انکے گھر پر موجود تھی۔ وصی اور ساشا سے اسکی اچھی خاصی دوستی ہو چکی تھی اور ساشا کے ہی مسلسل بلانے پر آج وہ ان کے گھر آئی تھی۔

کیسی ہو رڈیر "اتفاق سے دریاب بھی آ چکا تھا اور دروازہ اسی نے کھولا تھا۔ "

وہ سمجھی دروازہ ساشا نے کھولا ہے سو دیکھے بنا بول گئی۔ جبکہ دریاب اس طرز تخاطب پر جھلا کر رہ گیا۔ "چین نہیں ہے آپکو "اسے گھورتا وہ بولا۔

یونیورسٹی میں بھی اور اب یہاں بھی "" برداشت کرو "آخری بات وہ منہ میں دل میں بولا دریاب کی بات پر اس نے غصے سے اسے "

گھورا۔

کہہ ایسے رہے ہیں جیسے یونیورسٹی میں ہمہ وقت میں آپ کے آگے پیچھے پھرتی رہتی ہوں۔۔۔زیادہ فری ہونے کی کوشش مت کریں۔۔۔آپکے لیئے نہیں اپنے فرینڈز کے لیئے آئی ہوں یہاں۔۔۔ہم نجانے خوش فہمیوں کے سمندر سے کب نکلیں گے" بڑبڑاتی وہ اندر داخل ہو چکی تھی۔

جہاں وصی اور ساشا کھانے پر اس کا انتظار کر رہے تھے۔

آئندہ تم لوگوں نے مجھ سے ملنا ہو تو یا تو میرے گھر آجانا یا پھر باہر کہیں ملنا فضول لوگوں کی باتیں سننے نہیں آتی میں یہاں" غصے سے وہ جان بوجھ کر اونچا بولی تاکہ لاؤنج میں بیٹھے دریاب تک اسکی آواز بخوبی پہنچ جائے۔۔

جبکہ وہ خود کچن میں ساشا سے مل رہی تھی۔

وصی بھی وہیں کھڑا اسکی مدد کروا رہا تھا۔

اللہ خیر یہ آج کس کی شکل دیکھ لی تھی صبح میں" وصی حیرت سے اسے آتش فشاں بنے دیکھ رہا تھا۔ "

آپکے لیڈر کی" وہ بھی کہاں کسی سے ڈرنے والی تھی۔ "

وصی باہر آکر دریاب کے ساتھ بیٹھتا اس سے معاملہ پوچھنے لگا۔ جو آنکھیں موندے پاؤں سینٹر ٹیبل پر ٹکائے ایزی انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

کیا کہہ رہی ہے یہ" اس نے تفتیش کا آغاز کیا۔ "

کچھ نہیں ڈرامہ کوئین ہے پوری" اس نے اکتاہٹ بھرے انداز میں کہا۔ "

بیٹا کک بھول گیا ہے" وصی نے سرگوشی کی۔ "

دریاب کی قسمت خراب کہ وہ وصی کو بتا بیٹھا اب وصی نے کہاں اسے چھوڑنا تھا۔

دریاب نے آنکھیں نکالیں۔

"شٹ اپ"

بیٹا یہ کک تو تو ساری زندگی نہیں بھولے گا۔۔۔" وصی مزید گویا ہوا۔۔ "

دریاب کے ہاتھ نے اب اس کا منہ بند کروایا۔

اف ہتھوڑا ہے تو پورا" وصی نے گردن سہلاتے کہا۔ جہاں گدی پر دریاب کا ہاتھ پڑا تھا۔ "

تجھے ایسی ہی لڑکی ملنی چاہیئے جو تیری ہڈیاں سینکے دن رات جیسے تو ہم غریبوں پر ستم ڈھاتا ہے" وصی اس سے دور ہوتا اپنی بات کرنے سے "

www.PakDigestNovels.com

نہیں چوکا۔

تم طحہ کو پسند کرتی ہو نا" وہ جو ساشا کے ساتھ سلاد بنوانے میں مصروف تھی سرگوشی نما آواز میں بولی۔ "

فاتینا۔۔۔پلیز یار۔۔ایک یہ وصی بھائی ہیں انہوں نے جینا جرام کیا ہوا ہے اور اب تو بھی شروع ہو جاؤ "اس نے فاتینا کو سرزنش کی۔ "

جاؤ۔۔جاؤ۔۔۔ڈئیر ہم اڑتی چڑیا کے پر گن لیتے ہیں تم تو چڑی کا بوٹ ہو ابھی۔۔پتہ ہے جب اس دن میں تم سے ملی تھی میں نے تبھی" نوٹس کر لیا تھا۔۔۔کھانا کھاتے بھی تمہارے دھیان کے سب دھاگے انہیں سے جڑے تھے۔۔طحہ ابھی ڈشز کی جانب دیکھتے تھے اور تم انکی مطلوبہ ڈش خاموشی سے ان کے آگے کر دیتی تھیں۔۔۔واؤ یار۔۔۔۔میں اس معاملے میں بالکل ڈفر ہوں مگر دوسروں کو آبزرو کر "لیتی ہوں

" پتہ ہے کچھ سال پہلے میں اتنی نڈر نہیں تھی۔۔۔اماں کے آنچل میں چھپنے والی فاتینا تھی۔۔مگر پھر۔۔"

اسلام علیکم! آج کھانا ملنا ہے کہ نہیں "طحہ جو تھوڑی دیر پہلے ہی گھر آیا تھا کچن میں آتے ہوئے بولا۔ "

وعلیکم سلام کیسے ہیں "کچھ دیر پہلے کے تکلیف دہ تاثرات فاتینا کے چہرے سے غائب تھے۔ہشاش بشاش سی وہ طحہ سے باتیں کرنے میں" مصروف ہو چکی تھی۔

ساشا نے الجھ کر اسے دیکھا۔اسے فاتینا پہلی مرتبہ ایک راز کی طرح لگی۔جسے کھوجتے جاؤ اور ہر بار کچھ نیا ہی ملتا تھا۔

کھانا کھاتے خوشگوار سا ماحول بنا ہوا تھا۔

آج تم جلدی آگئے "دریاب نے طحہ سے استفسار کیا۔ "

ہاں یار کچھ طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو بس جلدی آگیا "مضمحل لہجے پر ساشا نے جھکی پلکیں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔ "

ہلکی سی شیو میں وہ تھکا تھکا بھی اسکے دل کے تار چھیڑ رہا تھا۔ہیزل آنکھوں یکدم ساشا کی جانب اٹھیں تو اس نے گھبرا کر نظریں جھکا لیں۔

ہائے اب تو کام میں بھی دل نہیں لگتا "وصی کہاں کسی کو زچ کرنے کا موقع ہاتھوں سے جانے دیتا تھا۔ "

تم نے اگر آج کوئی بکواس کی نا تو یہ سالن تمہارے منہ پر پھینک دوں گا "طحہ نے اسے وارن کیا۔ "

ہاہاہاہا، چور کی داڑھی میں تنکا "وصی کی بات پر فاتینا اور دریاب کی نظریں ایک دوسرے کی جانب اٹھیں۔۔۔آپس میں ہونے والے" ایک ٹکراؤ کا منظر دونوں کو یاد آیا۔

فاتینا نے بمشکل مسکراہٹ دباتے گلاس منہ سے لگایا۔

تم چپ کر کے کھا نہیں سکتے "دریاب نے وصی کو جھڑکا۔ "

کچھ دیر کے لئیے خاموشی چھا گئی۔جسے فاتینا کی آواز نے توڑا۔

"وصی آپ لوگ تو بہت سے سیکرٹ ایجنٹس کو جانتے ہوں گے نا"

جی بالکل "وصی نے شرافت سے جواب دیا۔ "

آپ لوگ دریاب کو جانتے ہیں "اس نے اشتیاق سے پوچھا۔ "

دریاب کو یکدم اچھو لگ گیا۔۔

حوصلہ میرے بھائی "وصی نے شرارت سے اسکی کمر پر دو چار ہاتھ مارے۔ "

اصل میں چاچو نے مجھے انکے بہت سے قصے سنائے ہیں انکی مشن کی باتیں۔۔۔مائی گاڈ کیا جن ہے وہ۔۔۔جو دشمنوں کے حواسوں پر چھا" جاتا ہے "وہ آنکھوں میں حسرت بھرے دریاب کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کر رہی تھی۔

اور ان سب سے ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو رہی تھی

آپکے پاس انکی کوئی تصویر ہے۔۔۔مجھے اسے بندے کو دیکھنے کا بہت شوق ہے۔۔۔ان فیکٹ وہ میری انسپریشن ہیں۔ میں بھی ویسی ہی سیکرٹ ایجنٹ بننا چاہتی ہوں کہ جب دشمن نام سنیں تو تھر تھر کانپیں۔۔۔اف۔۔۔"وہ اپنے خیالوں میں جیسے دریاب کو دیکھ رہی تھی۔

ارے ہم تو اسے بہت اچھی طرح جانتے ہیں "اس سے پہلے کہ وصی کچھ اور کہتا ٹیبل کے نیچے سے دریاب کے پاؤں کی لگنے والی ضرب" نے اسکی ٹانگ کی اچھی طرح خبر لے لی تھی۔

بمشکل اس نے اپنی چیخ روکی۔

انتہا کا فضول اور خر دماغ بندہ ہے "دریاب بھی اب گفتگو میں شامل ہوا۔ "

ایکسکیوزمی آپ سے نہیں پوچھا میں نے انکے بارے میں۔۔۔آپ تو جیسے بہت افلاطون چیز ہیں۔اور خبر دار آپ نے میرے دریاب" کو کچھ کہا۔۔۔"فاتینا کی بات پر طحہ اپنا قہقہہ روک نہیں پایا جبکہ ساشا نیچے جھک کر کوئی نادیدہ چیز دیکھنے لگ گئی۔

آپ لوگ میرا مذاق اڑا رہے ہیں۔۔۔ظاہر ہے ایسے بریلینٹ بندے سے جیلس نہیں ہوں گے تو کس سے ہوں گے۔۔۔"

ہمم "وہ غصہ میں ٹیبل سے اٹھتے ہوئے بولی۔

اففو فاتینا تم ان لوگوں کی باتوں کو مائنڈ مت کرو یہ ایسے ہی کر رہے ہیں تم کھانا تو کھاؤ۔ "ساشا نے یکدم گھبرا کر اسے دیکھا۔ "

پلیز فاتینا آپ مائنڈ مت کریں۔۔۔بہت سے لوگ ہماری انسپریشن ہوتے ہیں مگر ضروری نہیں جیسا ہم انکے بارے میں محسوس کرتے" ہیں سب کرتے ہوں۔۔وی آر رئیلی سوری اگر آپ ہرٹ ہوئی ہیں۔۔ہمارا مقصد یہ نہیں تھا "طحہ نے جلدی سے بات سنبھالنا چاہی۔

نہیں میں کھانا کھا چکی ہوں ایسی بات نہیں۔۔۔میں اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر برا نہیں مناتی۔۔۔ظاہر ہے اگر مجھے ایک ان دیکھے بندے"

سے عشق ہے اسکے کام اور پیشن کی وجہ سے ضروری نہیں سب کو ہو" اس نے صاف گوئی سے کہا۔

دریاب نے اب کی بار پہلی مرتبہ اسے غور سے دیکھا۔

بلیک اور میرون شرٹ کے ساتھ بلیک جینز پہنے سر کو بلیک اسکارف سے ڈھکے وہ اچھی خاصی متاثر کن شخصیت کی مالک تھی یا آج اسے لگی تھی۔

"آپ نے ہم سے اسکے بارے میں پوچھا ہم نے آپکو بتا دیا۔۔۔ دیٹس اٹ" دریاب نے سنجیدگی سے کہا۔

"میں نے صرف اسکی لکس کا پوچھا تھا اسکی عادتوں کا نہیں۔۔ اور ایک بندہ اتنی توپ چیز ہو تو غرور کرنا اسکا حق ہے" اس نے سنجیدگی سے دریاب کی بات کا جواب دیا۔

"اگر اسکی لکس اچھی نہ ہوں تو؟" دریاب نے نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے گہری نظروں سے فاتینا کو دیکھا۔

"تو بھی میں اس سے عشق کرتی ہوں۔۔۔" اس نے جتاتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"اپنے آئیڈیل بندے کو دیکھنے کا ہر ایک کا دل کرتا ہے یہ کوئی ایسی ان نیچرل وش نہیں۔۔۔ کیسا ہو گا وہ شخص جس کے نام سے لوگ کانپتے ہیں۔۔ اتنی سطحی ذہنیت کی نہیں ہوں کہ بس ایک آئیڈیل دماغ میں بنالوں۔۔ وہ جیسا بھی ہے یقیناً "اللہ نے اس میں کچھ تو ایسی بات رکھی ہو گی کہ اس نے ہزاروں کالے کرتوتوں والوں کے دلوں میں اپنی دھشت ڈالی ہوئی ہے۔"

"کچھ ہیبت ناک اور دھشت ناک ہی ہو گا" دریاب نے ایک مرتبہ پھر شرارتی لہجہ اپنایا۔

"اب میں کچھ کہوں گی تو۔۔" اس نے وصی کو دیکھتے ایسے کہا کہ جیسے اسے سمجھا لو۔ منہ بند کرے۔

"آپ خاموش ہو سکتے ہیں۔۔" وصی نے دریاب کو دیکھتے ہوئے مودبانہ گذارش کی۔ مگر شرارتی آنکھوں میں اسکی درگت بنانے کی جو خواہش چھپی تھی وہ دریاب کی نظروں سے پوشیدہ نہیں رہی۔

کچھ دیر بعد وصی فاتینا کو چھوڑنے جا رہا تھا۔

"آپ واقعی اس بندے کو اتنا پسند کرتی ہیں؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"پسند۔۔۔ بہت چھوٹا لفظ ہے میری فیلنگز کے لیئے۔۔۔ ایک عجیب سا تعلق ہے میرا اس سے۔۔۔ میں بس یہ جانتی ہوں کہ وہ شخص اس فیلڈ میں میرا آئیڈیل ہے۔۔۔ میں تو صرف اسکے قصے سن کر ہی جیسے اس کے عشق میں مبتلا ہوں۔۔ کیا آپ لوگ اس سے انسپائیرڈ نہیں ہیں" اس نے حیرت سے وصی سے پیچھا۔

"انسپائیرڈ۔۔۔ ہم بھی آپ ہی کی طرح اسکے دیوانے ہیں۔۔ یہ حیدر تو بس ایسے ہی بک بک کر رہا تھا۔۔ اصل میں یہ اسکی شہرت سے بہت جیلس ہوتا ہے" وصی نے جیسے اسے پتے کی بات بتائی۔

لگ ہی رہا تھا۔۔۔ سوری آپکے فرینڈ ہیں۔۔ مگر اپنے آپکو بہت کوئی طرم خان سمجھتے ہیں۔۔۔ایسے چھوٹے موٹے ایجنٹس کا دریاب کے ساتھ کیا مقابلہ "اس نے نخوت سے کہا۔

وصی نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

" آپ اس سے بات کرنا چاہتی ہیں ؟" کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد وصی نے پھر سے سوال کیا۔

" حیدر سے ؟" اس نے برا سا منہ بناتے پوچھا۔

" ارے نہیں دریاب سے " وصی نے اسکی تصیح کروائی۔

" کیا؟" وہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سمیت چلائی۔

" سچ میں۔۔۔ میں نے چاچو کو بہت مرتبہ کہا ہے کہ مجھے اسے بندے سے ملوا دیں۔۔۔ مگر وہ بھی اپنے نام کے ایک ہیں۔۔۔سچ میں وصی کیا میں ان سے بات کر سکتی ہوں۔۔۔۔اف۔۔۔۔ میں تو ابھی سے ایکسائیٹڈ ہو رہی ہوں۔۔۔یہ میرا بہت بڑا خواب تھا ہے۔۔۔اوہ مائی گاڈ" اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ وصی کی اس پیشکش پر کیا کچھ نہ کر دے۔

" مگر شرط یہ ہے کہ آپ نے کسی کو نہیں بتانا میں نے اس کا پرسنل نمبر آپکو دیا ہے۔۔ اگر دریاب پوچھے بھی تو بھی نہیں بتانا ورنہ وہ میرے چیتھڑے اڑا دے گا۔۔۔" وصی نے رازداری سے کہا۔

" آپ فکر ہی نہ کریں۔۔ بس مجھے ان کا نمبر دے دیں" وہ خوشی سے بے حال ہو رہی تھی۔

وصی نے اس کا نمبر بتایا جسے فاتینا نے جلدی سے موبائل میں سیو کر لیا۔

" تھینک یو سو مچ" اس نے فرط مسرت سے کہا۔

" پلیزر میم۔۔۔ ویسے ہمارا حیدر بھی برا نہیں اچھی خاصی پرسنیلٹی ہے" وصی نے جان بوجھ کر کہا۔

" ہاں ہیں تو بہت ڈیشنگ مگر کہاں دریاب اور کہاں آپکے حیدر۔۔۔ آتا جاتا کچھ نہیں اور دریاب کے بارے میں فضول گوئی فرما رہے ہیں۔۔۔ خالی اچھی شکل سے کوئی سیکرٹ ایجنٹ نہیں بن جاتا۔۔ گٹس چاہیئے ہوتے ہیں خود کو منوانے کے لیئے" اس نے سر جھٹکتے کہا۔

وصی کو اتنی تو تسلی ہوئی کے کم از کم حیدر کی شکل وصورت سے اسے کوئی مسئلہ نہیں۔

اب کی بار وہ خاموش رہا۔

" یہ لے لیں" فاتینا کے جانے کے بعد دریاب اوپر اپنے روم میں جا چکا تھا جبکہ طحہ اپنے روم میں۔

ساشا چائے بنا کر ساتھ میں بخار کی گولیاں لیئے دستک دے کر اسکے کمرے میں آئی۔

وہ جو بیڈ پر نیم دراز ڈاکٹری کی کتاب پڑھنے میں مصروف تھا ساشا کو اندر آتے دیکھ کر پہلے تو حیرت کا شکار ہوا پھر اٹھ کر بیٹھتا اسکی جھکی پلکوں کو دیکھا۔

اس نے آہستگی سے چائے کی ٹرے اور ٹیبلٹس سائیڈ ٹیبل پر رکھیں۔۔جونہی مڑ کر جانے لگی طحہ نے پکار لیا۔

بیٹھیں "اپنے سامنے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ "

وہ اس سے کافی فاصلے پر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

آپ جانتی ہیں میں آپ سے خفا کس بات پر ہوں؟"اس نے سوال کیا۔ "

میری اس رات کی بے اعتباری پر"اس نے جھٹ جواب دیا۔ "

ہاں کچھ حد تک مگر کچھ دن پہلے آپ نے وصی سے کیا کہا تھا۔۔یاد ہے"اس کی بات پر ساشا نے الجھ کر اسکی جانب دیکھا۔ "

یہی کے آپ کسی اچھے بندے کے قابل نہیں۔۔۔آپ میرے قابل نہیں۔۔کیوں۔۔۔آپ نے ایسے کیوں سوچا"طحہ کے سوال پر وہ" استہزائیہ ہنسی۔

تو جھوٹ کیا ہے۔۔۔کہاں سے میں آپکے قابل ہوں۔ایک نشے کی ماری لڑکی۔۔کہاں سے آپکے قابل ہے۔۔۔آپکا آئیڈیل بیوی" کے لئیے مجھ جیسی لڑکی تو کبھی نہیں ہو گا نا"اس نے نفرت سے اپنے بارے میں جو الفاظ استعمال کئیے وہ طحہ کو شدید تکلیف سے دوچار کر گئے۔

اس طرح مت کہیں اپنے بارے میں۔۔۔آپ میرے بارے میں کیا جانتی ہیں۔۔انفیکٹ ہم سبھی اپنے بارے میں کوئی فتوے نہیں" دے سکتے۔۔کوٹھوں پر اپنا جسم بیچنے والی کی کیا ادا اللہ کو پسند آ جائے ہم تو اس کے بارے میں بھی کچھ نہیں کہہ سکتے تو پھر میں یا آپ اپنے بارے میں اتنی بڑی بات کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔

جہاں تک بات ہے آئیڈیل کی تو ہماری جیسی زندگی ہے اس میں ہمارے لئیے یہ سب باتیں سوچنے کی فرصت ہی نہیں۔اسی لئیے کبھی کوئی آئیڈیل بنائے ہی نہیں۔

اللہ نے ہم سب میں خامیاں اور برائیاں رکھی ہیں۔ہم میں سے کوئی بھی دودھ کا دھلا نہیں۔۔۔آپکے نشہ کرنے کے پیچھے بھی کوئی وجہ تھی۔

ساشا اللہ ہماری زندگیوں میں بہت سے مشکل وقت لاتا ہے۔کبھی تو ہم خود ان سے نکل جاتے ہیں اور کبھی ہمیں بہت سے سہاروں کی ضرورت ہوتی ہے ایسے مشکل حالات سے نکلنے کے لئیے۔یہ لمحات کبھی ہماری کم عقلی سے آتے ہیں اور کبھی قسمت کے ہیر پھیر سے۔۔مگر وہ لوگ جو اپنی غلطیوں کو مان کر ان سے پیچھا چھڑا لیتے ہیں وہی اللہ کے نیکوکار میں شمار ہو جاتے ہیں۔گناہ کو کرے خود کو

مشکل میں ڈال لینے کا مقصد ہر گز یہ نہیں۔ کہ اللہ آپکو بس اب گناہگاروں کی فہرست میں کھڑا کر کے آپکے لیئے صرف سزا ہی تجویز کرے گا۔

آپکو کیا پتہ ندامت کے آنسو اللہ کو کتنے پسند ہیں۔۔اور جب سے آپ آئی ہیں اکثر راتوں کو اٹھ اٹھ کر اپنے آنسوؤں سے اللہ کو مناتی ہیں تو آپکے خیال میں وہ راضی نہیں ہو گا۔

ساشا میں نے آپکو پہلے بھی کہا تھا شکر کی چیزیں ڈھونڈیں۔ آپ یہ شکر کیوں نہیں کرتیں کہ آپ نے صرف نشہ کیا تھا اسکی آڑ میں آپ سے کوئی ایسا حرام کام سرزد نہیں ہو گیا جس کا پچھتاوا ساری عمر آپکا پیچھا نہ چھوڑتا۔۔اللہ نے آپکی عزت کی حفاظت کی اور میرے لیئے یہی اللہ کا بہت بڑا انعام ہو گا کہ وہ ایک عزتدار لڑکی کو میرا نصیب بنا دے گا۔

اللہ سے معافی مانگتی رہیں کہ یہ عمل آپکے دل کو برائیوں سے دور رکھے گا۔۔ مگر اپنے بے جا مفروضوں میں گھر کر اللہ کی نعمتوں اور عنایتوں سے منہ موڑنا کہیں کی دانشمندی نہیں۔۔

میں آپکو محبت اور چاہت کے ساتھ اپنانا چاہتا ہوں۔۔

آپکو فورس نہیں کروں گا۔

نہ یہ کوئی ہمدردی ہے اور نہ احسان۔۔ خود کو ان منفی سوچوں سے باہر نکالیں گی تو پر سکون زندگی جی سکیں گی۔ اب آپ جائیں اور میری بات کو ضرور سوچیں۔ اور جب بھی خود کو اس بات پر آمادہ کر لیں کے آپ نے زندگی سے خوشیاں کشید کرنی ہیں تو مجھے پکار لینا میں آپکی پکار کا انتظار کروں گا۔۔

اور اگر کسی اور کے لیئے دل کے دروازے کھولنا چاہیئیں تو بھی میری طرف سے کوئی زور زبردستی نہیں۔۔۔

مجھے صرف آپکی خوشیاں عزیز ہیں وہ میرے ساتھ سے ملیں یا کسی اور کے ساتھ سے کیا فرق پڑتا ہے" دھیمے لہجے میں بولتا طحہ ساشا کو فرشتہ ہی لگا۔

مگر آخری بات جس تکلیف کو محسوس کرتے اس نے کہی تھی۔ چہرے سے اسے ظاہر تک نہیں کیا۔

ساشا خاموشی سے اٹھ کر چلی گئی۔ کچھ اور کہنے کو کچھ باقی ہی نہیں بچا تھا۔

کوئی دلیل، کوئی فرار کی راہ طحہ نے اسکے لیئے چھوڑی ہی نہیں تھی۔ ہمیشہ کی طرح وہ اس پر سحر طاری کر گیا تھا۔

وہ جو دو دن سے بھوکے پیاسے نجانے کس کال کوٹھڑی میں موجود تھے جہاں انکے لیئے پانی تھا نہ ہی کھانے کو کچھ نڈھال سے پڑے تھے۔ اب تک اس کوٹھڑی کا دروازہ نہیں کھلا تھا۔ نجانے وہ کون تھے جو انہیں یہاں لا کر بھول گئے تھے اگر کسی جرم میں لائے تھے تو اب تک

www.PakDigestNovels.com

ان سے کسی نے کوئی پوچھ گچھ کیوں نہیں کی تھی۔

سمجھ سے باہر ہے کہ کون لوگ ہیں۔۔۔نہ پولیس لگتی ہے نہ ہی فورسز کا کام۔۔۔آخر کون لوگ ہیں۔۔۔اب تو بھوک پیاس سے زیادہ" یہ سوچ حاوی ہے کہ کون لوگ ہیں اور ہم سے کیا چاہتے ہیں "ان میں سے ایک دوسرے سے مخاطب ہوا۔

اس سے پہلے کے دوسرا کوئی جواب دیتا اس کوٹھڑی کا دروازہ چرچرایا۔

روشنی کی ہلکی سے ی لکیر اندر آئی اور پھر کسی نے تیز سرچ لائٹ کا منہ انکی جانب کر کے جلائی۔

دو دن کے بعد روشنی آنکھوں میں پڑی تھی اور وہ بھی اتنی نزدیک سے اور اتنی تیز کہ وہ برداشت نہیں کر پائے۔دونوں نے آنکھوں پر ہاتھ رکھا۔

آنے والے نے چہرے پر ماسک پہن رکھا تھا۔

اس نے لائٹ کو ایک کونے میں رکھی چارپائی کے پائے پر لٹکایا۔

اب تمام کمرہ روشن ہو چکا تھا۔

کون ہو تم لوگ "ان دونوں نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر یک زبان ہو کر پوچھا۔ "

اتنی آسانی سے بتا دیں۔۔۔نرسری کا سبق پڑھنے آئے ہو کیا کہ جو پوچھو گے بتا دیں گے۔۔"اس شخص کی گھمبیر آواز کمرے میں" گونجی۔

اس نے جیکٹ کے اندر ہاتھ ڈال کر پانی کی ایک بوتل نکال کر اسکا ڈھکن کھولا اور یکدم کھولتا ہوا پانی انکے منہ پر پھینکا۔

دونوں نہ صرف ہڑبڑا گۓ بلکہ انکا چہرہ جلنے لگا۔دونوں بلبلا اٹھے۔

کس کے ساتھ کام کرتے ہو الف سے یے تک سب بتاتے چلے جاؤ۔۔اگر ذرا سا بھی جھوٹ شامل کیا تو ابھی تو صرف کھولتا پانی پھینکا ہے" اسکے بعد حقیقت میں آگ کے شعلوں کی نذر کر دوں گا تم دونوں کو۔۔"نقاب پوش غرایا۔

ہم۔۔ہم صرف شہریار کے ساتھ کام کرتے ہیں اور وہ کس گینگ کے ساتھ کام کرتا ہے یقین جانو ہم نہیں جانتے"وہ دونوں ہاتھ جوڑ کر" سسکتے ہوئے بولے۔

"جن لڑکیوں کو نشہ آور ادویات دیتے ہو۔۔۔انکے ساتھ کوئی غلط کام کیا ہے کسی نے ؟"

نہ۔۔۔نہیں "دونوں نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ "

نقاب پوش کو انکے لہجے میں جھوٹ کی آمیزش سنائی دی۔

اس نے یک لخت لائٹر جلا کر تیزی سے ایک کی جانب اس طرح اچھالا کہ لائیٹر کی آگ ایک کے چہرے کو چھو گئی وہ درد سے چلانے لگا۔

میں نے ابھی کہا تھا جھوٹ شامل نہ ہو۔۔ لگتا ہے بہت ہلکا لیا تم نے میری بات کو۔۔"اس نے سختی سے اسکے جبڑے پکڑ کر انگلیاں" اسکے چہرے میں دھنسا دیں۔

نقاب پوش کی گرفت اتنی سخت تھی کہ اس شخص کو لگا اسکے جبڑے آج اپنی جگہ سے ہل جائیں گے۔

بتاتا ہوں" وہ بمشکل بولا۔ "

نقاب پوش نے اسکا چہرہ چھوڑ کر اپنی لال انگارہ آنکھیں اسکے چہرے پر گاڑھ دیں۔

نہیں ابھی تو نہیں کیا مگر حکم آیا ہے کہ اگلے مہینے سے ایک ایک کر کے انہیں نشے کی حالت میں کسی جگہ لے جایا جائے گا اور وہاں انکی" ان میں سے ایک نے بتایا۔ "فحش تصویریں بنا کر شاید آگے کہیں بیچی جائیں

شہریار کن لوگوں سے ملتا ہے۔۔ کسی کی شکل یا حلیے کی کوئی پہچان" نقاب پوش کے بتانے پر انہوں نے تین چار پولیس آفیسرز کے نام" بتائے جو شہریار کو مال کی ترسیل کرتے تھے۔ جن کے بارے میں وہ پہلے سے ہی جانتا تھا اسکے علاوہ کسی نئے بندے کا نام انہوں نہیں بتایا۔

اس کے بعد جو بھی سوال اس نے پوچھے انکے بارے میں وہ دونوں کچھ نہیں جانتے تھے۔

اور مزید کوئی سوال کیئیے بنا خاموشی سے وہاں سے نکل گیا۔ دروازہ پھر سے بند کر دیا گیا۔

رات میں جب وہ کاموں سے فارغ ہوئی تب کپکپاتے ہاتھوں سے اس نے کوئی دس مرتبہ دریاب کا نمبر نکالا۔۔ کتنے ہی منٹ یہ سوچنے میں لگائے کہ ملائے یا نہ ملائے۔۔ پھر بند کر کے دوبارہ فون رکھ دیتی پھر تھوڑی دیر بعد فون اٹھاتی اور پھر سے سوچتی اور رکھ دیتی۔

ایسی گھبراہٹ اسے زندگی میں کبھی نہیں ہوئی تھی۔

اکثر ایسا ہوتا ہے نا کہ ہمارا آئیڈیل جب ہمارے سامنے آئے یا پھر اس سے بات کرنے کا ذریعہ ملے تو ہمارے ہاتھوں کے طوطے اڑے ہوتے ہیں کہ ہم اس سے کیا اور کیسے بات کریں۔

فاتینا کا بھی یہی حال تھا۔ یہ کوئی ٹین ایج احساسات نہیں تھے۔ بہت پاکیزہ تھے۔

آخر کار کوئی گیارہویں مرتبہ اس نے ہمت مجتمع کرے دریاب کو کال ملا ہی دی۔

ہیلو" دوسری جانب سے آتی گمبھیر آواز پر اسکے دل کی دھڑکنیں بے قابو ہوئیں۔ "

اسلام علیکم "ایک نسوانی آواز آئی۔ "

وعلیکم سلام، جی؟" دوسری جانب سوالیہ انداز تھا۔ "

آ۔۔ آپ دریاب ہیں؟" فاتینا نے تصدیق چاہی۔ "

PakDigestNovels.Com

جی محترمہ کوئی خاص بات "اب کی بار دریاب کہ لہجہ بدلا۔خشک اور روکھا۔ "

جی وہ۔۔اصل میں۔۔ میں آپکی بہت بڑی فین ہوں "فاتینا کو زندگی میں پہلی مرتبہ کسی سے بات کرنا اتنا مشکل لگا۔ "

ایکسکیوزمی۔۔۔ میں نہ تو ایکٹر ہوں نہ سنگر اور نہ ہی کوئی کریکٹر۔۔۔تو پھر آپ کیسے میرے بارے میں جانتی ہیں اور کس حیثیت سے " آپ میری فین ہیں "دریاب اب کی بار تھوڑا چوکنا ہوا۔ ساتھ ہی اس نے موبائل کے ساتھ وہ ڈیوائس اٹیچ کی جو نمبر اور جہاں سے کال کی جارہی ہوتی وہاں کا مقام کچھ سیکنڈز میں ٹریس کر لیتی تھی۔

وہ حیران تھا کہ اس طرح کس کے پاس اسکا اتنا پرسنل نمبر چلا گیا۔

میں جانتی ہوں کہ آپ ایجنٹ ہیں اور میں اسی حیثیت سے آپکی فین ہوں "اب کی بار اس نے اپنا لہجہ مضبوط بنایا۔ "

میں کوئی عام چیپ لڑکی نہیں بس آپ سے بات کرنے کی خواہش بہت سالوں سے تھی سو آپ سے بات کرلی۔ میں آپکو تنگ نہیں " کروں گی۔ "اس نے جلدی سے اور وضاحت دی۔

اسی اثناء میں دریاب کے پاس جو نمبر اور لوکیشن آئی وہ سبطین کے گھر کی تھی۔ وہ چونکا پھر سمجھ آگئی کہ یہ فاتینا کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

مگر آپکو افسوس ہو گا کہ میں غیر لڑکیوں سے بے سبب بات کرنا پسند نہیں کرتا شکریہ "کہتے ساتھ ہی اس نے جان بوجھ کر فون بند کر " دیا۔

وہ حیران اس بات پر تھا کہ فاتینا کو اس کا نمبر کہاں سے ملا ہے۔

مگر وہ زیادہ دیر پریشان نہیں رہا۔ کیونکہ اسکی کھوجی طبیعت سے اب وہ اچھی طرح واقف ہو چکا تھا تو عین ممکن تھا کے سبطین کے موبائل سے اڑا لیا ہو۔

فاتینا کو اس سے اس قدر روڈنیس کی امید نہیں تھی۔

جبکہ دوسری جانب دریاب کے لئیے یہ ایک بالکل انوکھا تجربہ تھا کہ کوئی لڑکی اسے دیکھے بنا (ویسے تو اب وہ اسے دیکھ بھی چکی تھی) اس کے لئیے یہ سب محسوس کرے۔

وہ جان چکا تھا کہ وہ کسی قسم کی محبت وحبت میں مبتلا نہیں۔ ہاں مگر اسکے کام کی وجہ سے اس سے عشق کرتی ہے۔

فاتینا نے صحیح کہا تھا یہ تعلق واقعی بہت عجیب تھا۔

اس نے اب تک لڑکیوں کو اپنی وجاہت اور ظاہری خوبصورتی کی وجہ سے اپنی جانب بڑھتے دیکھا تھا مگر یہ پہلی لڑکی تھی جو اسکی ذہانت، اور اسکے جنون کی وجہ سے اسکی جانب بڑھی تھی۔

PakDigestNovels.Com

www.PakDigestNovels.com

مگر وہ دل پھینک تھا ہی نہیں لہذا اس نے فاتینا کے اس عجیب و غریب عشق سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا تھا۔

وہ بس اس بات کو انجوائے کرنا چاہتا تھا کہ جس دریاب کو دیکھنے کی اسکو آرزو ہے وہ اسکے سامنے ہی ہے۔ مگر حیدر کی حیثیت سے جو اسکا دشمن تھا۔

اور یہ آنکھ مچولی اسکے لیئے بہت انوکھی تھی۔

مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ کبھی کبھی قدرت ہمارے لیئے ایسے حالات اسی لیئے پیدا کرتی ہے کہ اس نے کچھ لوگوں کا تعلق ہمارے مستقبل سے جوڑنا ہوتا ہے ایسے لوگ انجانے میں ہم سے اس طرح ٹکرا جاتے ہیں کہ ہم اسے اتفاق سمجھتے ہیں مگر حقیقت میں انہیں ہماری زندگی میں اسی طرح یکدم داخل ہونا ہوتا ہے اور پھر وہ جو ہمارے لیئے انجانے اور اجنبی ہوتے ہیں وہ ہماری زندگی کا حاصل بن جاتے ہیں۔

مجھے پیریڈ ختم ہونے کے بعد پیچھے والے گراؤنڈ میں ملو۔۔ تمہیں ایک بہت ضروری خبر دینی ہے" وہ جو سر سلطان کا پیریڈ ختم ہونے" کے بعد اپنی چیزیں سمیٹ رہا تھا نمرہ کے ملنے والے میسج کو پڑھ کر چونکا۔

پھر اسے اپنے آنے کی یقین دہانی کروا کر تیزی سے چیزیں سمیٹ کر کلاس سے باہر نکلا۔ اس کا رخ پچھلے گراؤنڈ کی جانب تھا۔

نمرہ پہلے سے ہی وہاں برآمدے کی سیڑھیوں میں موجود اس کا انتظار کر رہی تھی۔

خیریت تھی" دریاب اس سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھتے ہوئے سوالیہ انداز میں گویا ہوا۔ "

ہاں ایک ضروری بات بتانی تھی تمہیں۔۔ اصل میں دو دن پہلے شہریار کے باس نے کہا تھا کہ وہ مجھ سے ملنا چاہتا ہے لہذا آج رات میں" اس سے ملنے جا رہی ہوں۔۔" اس کی آواز میں جوش اور خوشی تھی۔

آہاں" دریاب کچھ دیر کے لیئے خاموش ہو گیا۔ "

کیا ہوا تم کیا سوچ رہے ہو۔۔ چلو اسی بہانے پتہ چل جائے گا کہ وہ کون ہے اور میں اسے شیشے میں اتار کر اس سے الگ سے کام لینا شروع" کر دوں گی اور شہریار والا ٹنٹنا بھی ختم ہو جائے گا" دریاب نے پر سوچ نظریں اسکے چہرے پر جمائیں۔

ہاں یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ اب تمہارا اس سے رابطہ بھی ڈائریکٹ ہو جائے گا" کہتے ساتھ ہی اس نے نامحسوس انداز میں اس کا موبائل" تھام لیا جو سیڑھیوں پر ہی نمرہ کے پاؤں کے پاس پڑا تھا۔

یار ایک کام کر دو پلیز میں ادھر ہی بیٹھتا ہوں اب نیکسٹ پیریڈ تو فری ہے تم جا کر کیفے سے کچھ کھالے کے لیئے لا دو گی سیریسلی صبح ناشتہ" بھی نہیں کیا۔" دریاب نے بے چاری شکل بناتے ساتھ ہی اسے پیسے دیتے جانے کا کہا۔

کیا فضول بات ہے حیدر میں کچھ کہہ رہی ہوں اور تمہیں کھانے کی پڑی ہے کتنے چٹورے ہو تم" اس نے غصے سے اسکے کندھے پر ہاتھ"

اَلسَلامُ عَلَيكُم وَرَحمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

www.PakDigestNovels.Com پر خُوش آمدید۔

اپنی صلاحیتوں کو منوائیں اور دنیا میں اپنی الگ پہچان بنائیں۔ لکھنے کے ہنر کو ہم تک پہنچائیں ہم دنیا تک پہچائیں گے۔

کیونکہ

www.PakDigestNovels.Com

آپکو دے رہا ہے۔

سنہری موقع، تو بس ہماری سائٹ پر اپنا ناول، کالم، شاعری پوسٹ کروانے کے لیے مندرجہ ذیل ای میل اور لنک پر رابطہ کریں۔

www.FaceBook.Com/PakDigestNovels

www.PakDigestNovels@Gmail.Com

www.PakDigestNovels.com

مارتے ہوئے کہا۔

پلیز یار"اس نے ایک مرتبہ پھر التجائیہ لہجہ اپنایا۔ "

اچھا لاتی ہوں"وہ غصے سے اسے گھورتی کلاسز کے سامنے بنی کیفے کی جانب چل پڑی۔ "

دریاب نے تیزی سے اسکے موبائل کے کور کو اتار کر اسکے موبائل کے الٹی جانب ایک ٹرانسپیرینٹ چپ لگا کر دوبارہ سے کور چڑھا دیا۔ چپ چونکہ پتلی اور ٹرانپیرنٹ تھی لہذا موبائل پر کہیں کوئی ابھار نہ ہونے کی وجہ سے موبائل پکڑنے والے بندے کو محسوس ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ اسکے ساتھ کچھ الگ سے لگا ہوا ہے۔

اور بالفرض وہ چپ پکڑی بھی جاتی تو وہ دریاب کے پاس جس ڈیوائس سے جڑی ہوئی تھی اس پر فوراً ریڈ سگنل موصول ہو جاتے اور دریاب بآسانی اس کا رابطہ اپنی ڈیوائیوس سے منقطع کر دیتا تو وہ چپ ناکارہ ہو جاتی۔ لہذا اسے چپ کے پکڑے جانے کی کوئی ٹینشن نہیں تھی۔

چپ لگانے کا مقصد یہ تھا کہ وہ موبائل جہاں جہاں جاتا اسکے ارد گرد بولنے والوں کی آواز وہ چپ بآسانی کیچ کر لیتی اور دریاب ان آوازوں کو اپنے پاس ریکارڈ کر لیتا۔

دریاب چاہتا تھا کہ جب رات میں وہ اس گینگ کے پاس جائے تو وہاں موجود سب لوگوں کی آوازیں اس چپ سے دریاب باسانی ٹریس کر لے اور اسے اندازہ ہو جائے کے وہ کون سا گروہ ہے جو شہریار کے پیچھے ہے۔

یہ لو کھاؤ"تھوڑی دیر بعد برگر اور کوک ہاتھ میں لیئے نمرہ واپس آگئی۔ "

تھینکس یار سیر یسلی بھوک کے مارے اٹھنے تک کی ہمت نہیں تھی"دریاب نے اپنا بے چارگی لیئے لہجہ برقرار رکھا۔ "

اچھا بس اب اتنے ڈرامے مت کرو۔۔۔ مجھے لگ رہا ہے جیسے تم آہستہ آہستہ مجھ سے بے زار ہو رہے ہو" برگر کھاتے نمرہ نے اپنا خدشہ بتایا۔

ارے نہیں یار یہ کیسے ہو سکتا ہے بس آجکل یہ سوچ رہا ہوں کہ جلد ہی کوئی اچھی جاب ڈھونڈ لوں اب تو پارٹ ٹائم میں تمہارے بھی" کام آجاؤں گا۔

میرے پاس کچھ ہو گا تب ہی تو ہم اپنی زندگی کا آغاز کر سکیں گے نا۔"دریاب کے سنجیدہ انداز سے نمرہ تھوڑا مطمئن ہوئی۔

سمجھ آئی کہ نہیں"دریاب نے اب کی بار کندھا اسکے کندھے سے ٹکراتے پوچھا۔ "

ہاں آگئی سمجھ"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "

گڈ"دریاب نے کہتے ساتھ ہی جونہی دائیں جانب بنے کلاس روم کی کھڑکی کی جانب دیکھا وہاں موجود مزنی اور فاتینا پر اسکی نگاہ پڑی۔ "

فاتینا بہت غور سے اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔

جاسوس" دل ہی دل میں وہ ہنسا۔ "

فاتینانے اسکی مسکراہٹ دیکھ کر منہ پھیر لیا۔

نمرہ کچھ کہہ رہی تھی مگر دریاب اسکی بات کو سننے کی پوزیشن میں اب کہاں تھا۔

وہ جاسوسوں کی جانشین اب حواسوں پر چھا چکی تھی۔

خیریت ہے ایسی کیا ضروری بات تھی کہ تم نے مجھے آج ہی آنے کو کہا۔" فاتینا کچھ دیر پہلے ہی ساشا کے ملنے والے میسج کو پڑھ کر سیدھی" دریاب کے گھر پر آئ تھی۔

ابھی تو دریاب کو نمرہ کے ساتھ اتنے بے تکلفانہ انداز میں دیکھنے کا منظر بھی آنکھوں کے سامنے سے نہیں ہٹا تھا۔ کچھ دیر پہلے ہی تو انہیں بے تکلفی سے بیٹھے بر گر کھاتے دیکھا تھا۔

ہمم۔۔۔ فلرٹی انسان کام کے بہانے کچھ زیادہ ہی فرینکنیس ہو رہی ہے۔۔ خیر مجھے کیا" انہیں دیکھتے اس نے نخوت سے سوچا۔"

یار اصل میں کچھ دنوں سے بہت ٹینشن مین ہوں" ساشا اسے اپنے کمرے میں ہی لے آئ تھی۔ "

گھر میں حذیفہ اور وصی تھے دریاب انہیں کچھ کام دے کر گیا تھا جو انہیں لازمی کرنا تھا لہذا وہ اس کمرے میں موجود تھے جہاں وہ اپنی ایجنسی کا مخصوص کام کرتے تھے۔

ساشا کو انہوں نے شروع میں ہی منع کر دیا تھا کہ باقی جس مرضی کمرے میں جاؤ مگر اس کمرے میں نہیں جانا۔

وہ بھی بے وجہ انکی کسی چیز میں نہیں گھستی تھی۔

ایسی کیا ٹینشن ہے" فاتینا نے توجہ اسکی جانب مبذول کرتے پوچھا۔ "

یار تمہیں وصی بھائ نے میری ساری ہسٹری تو بتائ تھی نا" ابھی کل ہی وصی نے اسے ساشا کے بارے میں اصل حقیقت بتائ تھی۔ "

"ہاں ڈئیر۔۔ کل ہی تو وصی سے میری بات ہوئ تھی۔ کیوں کیا ہوا۔ کہیں وہ لوگ تو نہیں تم تک پہنچ گۓ"

ارے نہیں۔۔ اصل میں۔۔۔ کیسے بتاؤں۔۔ طحہ نے مجھے پرپوز کیا ہے" وہ جو ہاتھ گود میں رکھے فاتینا کے سامنے بیڈ پر نظریں ہاتھوں" پر جمائے کچھ کہنے اور رہ کہنے کی کشمکش میں بیٹھی تھی بالآخر ہمت کر کے فاتینا کو بتا گئ۔

کیا" فاتینا نے اتنی زور سے چیخ ماری کہ ساشا دہل گئ۔ "

افوہ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔ اصل میں اب تک کبھی کوئ اتنے قریب نہیں آیا نہ کسی سے ایسی انسیت ہوئ ہے جیسی تم سے کچھ ملاقاتوں" میں ہوئ ہے۔ یقیناً" اس میں تمہاری ملنسار طبیعت کا زیادہ ہاتھ ہے۔ کہ مجھے ایسے لگتا ہے نجانے کب سے تم میری بہت اچھی دوست ہو" ساشا نے محبت سے فاتینا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

بس اسی لیئے تم سے اپنا مسئلہ شئیر کیا" وہ پھر گویا ہوئی۔ "

ارے بے وقوف یہ مسئلہ تھوڑی ہے یہ تو بہت خوشی کی بات ہے۔" فاتینا نے پر جوش انداز میں کہا۔ "

مسئلہ ہی ہے یار۔۔۔اب تم خود سوچو میں کس دلدل میں دھنس گئی تھی۔۔نشے جیسی عادت تھی مجھ میں میں کیسے وہ سب بھلا" دوں۔۔۔ایک سطحی محبت کو لے کر عام لڑکیوں کی طرح میں نے اگر خودکشی نہیں کی تو اپنی زندگی تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

وہ تو نجانے اللہ کو میری کیا بات پسند تھی کہ اس نے مجھے بچا لیا۔

مگر کیا طحہ یا میں خود اپنا ماضی بھلا سکتی ہوں۔

آخر انکے پیرنٹس اور بہن بھائی ہیں۔ انہیں پتہ چل جائے کہ میں ماضی میں کیا کچھ کر چکی ہوں تو کیا وہ کبھی چاہئیں گے کہ وہ اپنے بیٹے کا نصیب مجھ جیسی لڑکی کے ساتھ جوڑیں۔ ہر ماں باپ کی طرح انکی بھی خواہش ہو گی کہ انکے بیٹے کی زندگی میں آنے والی لڑکی کا کردار اچھا ہو جبکہ میرے کردار مین جھول ہیں۔ اور طحہ یہ نہیں سمجھ پا رہے۔

میں حقیقت سے منہ موڑ کر اپنی خوشیوں کے لیئے انکی زندگی کو برباد نہیں کرنا چاہتی۔

کبھی زندگی میں کہیں میری ماضی کی کوئی پرچھائی انکی زندگی کے لیئے پریشانی کا باعث بنی تو میں تب یہ سب سہہ نہیں پاؤں گی۔ ابھی تو میں دل پر جبر کر کے انکے نہ ملنے کو برداشت کر لوں گی۔ مگر انکی زندگی میں داخل ہونے کے بعد پھر سے نکلنے کو برداشت نہیں کر پاؤں گی" ساشا نے کھل کر اس سے اپنے دل کی بات کہی۔

ساشا تمہارے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ تم اپنے آج کو اپنے اس کل کے لیئے برباد کرتی ہو جس کے بارے میں ہر کوئی لا علم ہوتا ہے۔ "

تم یہ کیوں سوچتی ہو کہ تمہاری ماضی کی پرچھائی تمہارے مستقبل پر پڑے گی۔ تم یہ کیوں نہیں سوچتیں کہ اللہ نے اس رات کیوں تمہیں انکی گاڑی کے آگے لا کر وہ حادثہ کروایا کہ پھر جس کے سبب آج تم عام لڑکیوں کی طرح نہ صرف زندگی گزار رہی ہو بلکہ اللہ سے معافی مانگنے کا اپنی غلطیوں پر نادم ہونے کا بھی تمہیں موقع ملا ہے۔

اللہ نے کچھ لوگوں کو آپس میں ایسے ہی ملانا ہوتا ہے انکی قسمت کو ایک دوسرے سے ایسے ہی جوڑنا ہوتا ہے کہ ہم خود حیرت زدہ رہ جاتے ہیں کہ یہ سب کیسے ہو سکتا ہے۔

بے وقوف اللہ نے طحہ جیسے بندے کو ہی تمہاری زندگی میں لکھا تھا اور انہوں نے ایسے ہی حیلے بہانوں سے تمہیں ملنا تھا۔ دوسری بات یہ کہ آجکل کا جو دور ہے۔ تو کیا اگر طحہ کی شادی کسی اور لڑکی سے ہوتی ہے تو اسکے ماضی کے شفاف ہونے کی کسی کے پاس کوئی گارنٹی ہو گی۔ آج کل لڑکے اور لڑکیاں کسی کے بھی بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ تمہارے تو ماضی اور حال سے وہ اچھی طرح واقف ہیں اسی لیئے اگر وہ تمہیں تمہاری ان خامیوں سمیت قبول کرتے ہیں جن کے وجہ وہ برے حالات تھے جن سے تم گزریں۔ تو تم اسے خوش نصیبی

سمجھ کر حاصل کرو ساشاماں باپ کے بغیر پلنے والے بہت کم بچے خود کو زمانے کی ٹھوکروں سے بچا کر چل پاتے ہیں اور تم تو پھر لڑکی ہو۔ شکر کرو کہ صرف ایک نشے میں مبتلا ہوئی تھیں۔ تمہاری عزت پر کوئی حرف نہیں آیا" آج پھر سے ساشا کو وہ کوئی اور ہی فاتینا لگی۔ اتنی گہری باتیں اسے لگا وہ اسکے دل کے زخموں کو سی رہی ہے اپنے لفظوں کے دھاگوں سے بالکل ایسے جیسے طحہ۔

"یار طحہ بھی یہی کہتے ہیں" اس نے بے چارگی سے کہا۔

"تو میری جان میجورٹی از اتھارٹی۔۔۔ بس دلہن بننے کے لئیے تیار ہو جاؤ" فاتینا نے اسکے کندھے پر ہلکے سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"انکے پیرینٹس؟" وہ ایک مرتبہ پھر گھبرائی۔

"ارے یار انکے پیرنٹس کو تمہارے ان دیکھ لیں گے۔۔۔ تم بس انہیں اوکے کرو" فاتینا نے جھلجھلاتے ہوئے کہا۔

"جہاں دو لڑکیاں ہوں وہاں ہم جیسے بیچاروں کی چائے پانی انکی باتوں کی ہی نظر ہو جاتی ہے" دروازہ کھٹکھٹا کر وصی سر اندر کر کے انہیں دیکھتے ہوئے بولا۔

"آپ لڑکوں کو سوائے چائے پانی کے اور سوجتا ہی کیا ہے" فاتینا کہاں ہاتھ ہولا رکھنے والوں میں سے تھی۔

"لڑکی تم پھر آ گئیں" وصی اب کی بار اندر آتے ہوئے بولا۔

"مجھے یہ باور مت کروائیں کہ آپ کچھ کم ظرف لوگون کے دوست ہیں" اس کا اشارہ حیدر کی جانب تھا وصی نے اسکا اشارہ سمجھتے قہقہہ لگایا۔

"میں چائے بناتی ہوں" ساشا کہتے ساتھ ہی کمرے سے نکل کر کچن میں چلی گئی۔

"مجھے ساشا نے بلایا تھا۔ طحہ نے اسے پرپوز کیا ہے" فاتینا نے اپنے آنے کی وجہ بتائی۔

"جی ہاں اور محترمہ مسلسل انکار کر رہی ہیں" وصی اسکے ہمراہ لاؤنج میں آتے ہوئے بولا۔

"ظاہر ہے اسکے خدشات بھی ویلڈ ہیں۔۔۔ خیر میں نے سمجھا دیا ہے آئی ہوپ اب پوزیٹو جواب دے گی"

"اور آپکا کیا بنا؟" وصی نے رازداری سے پوچھا۔

"میرا؟" اس نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"ہاں آپکی بات ہوئی دریاب سے" وصی نے سرگوشی نما آواز میں پوچھا۔

"ہمم" فاتینا کی ہمم میں کوئی جوش نہیں تھا۔

وصی دل میں مسکرایا۔ جانتا تھا دریاب نے کچھ الٹا ہی کیا ہو گا۔

PakDigestNovels.Com

ارے آپ کو تو خوش ہونا چاہئیے پھر کہ آپکی خواہش پوری ہوئ" وصی نے جان بوجھ کر اسے جوش دلایا۔ "

ہاں مگر مجھے ان سے اتنی بھی روڈنیس کی امید نہیں تھی" کہتے ساتھ ہی فاتنا نے اپنی اور دریاب کی گفتگو اسے بتائ۔ "

ہے تو وہ ایسا ہی بندہ۔۔"اس نے کندھے اچکاتے کہا۔ "

بندہ کوئ تھینک یو۔۔یا اچھا ہی کہہ دیتا اس نے تو ایسے لگا جیسے میرے سر پر پتھر ہی مار دیا تھا" فاتینا روہانسی آواز میں بولی۔ "

ہر کسی کو لوگوں سے بات کرنے کے گٹس نہیں آتے" وہ دونوں نہیں جانتے تھے کہ دریاب جو کچھ دیر پہلے ہی گھر آیا تھا طحہ کے کمرے"
کے دروازے میں کھڑا دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔

فاتینا کی بات پر خود کو بولنے سے روک نہیں سکا۔

خیر مجھے کوئ ایسا دکھ نہیں۔۔۔۔میرے لئیے یہ تو یہ بھی بہت بڑی اعزاز کی بات تھی کہ اتنے بڑے بندے سے میں بات کر رہی"
ہوں۔ایسے لوگوں پر غرور جچتا ہے۔۔مجھے خوشی ہے کہ میرا آئیڈیل ایک ایسا بندہ ہے جو عام لڑکوں کی طرح ہر اچھی شکل اور آواز والی پر
لٹو نہیں ہو جاتا" فاتینا نے سنبھل کر اسکی بات کو خاطر میں لائ بغیر کہا اور آخر میں طنز بھی کر گئ۔

اس میں آپ دریاب کی اچھی نیچر کی تعریف کر رہی ہیں یا اپنی اچھی آواز کی" دریاب نے اسکا گویا مذاق اڑایا۔ "

میں وصی سے بات کر رہی تھی۔۔آپ کو بہت شوق ہے ہر ایک کی بات میں ٹانگ اڑانے کا" اس نے منہ بناتے کہا۔ "

یہ ٹانگ میں نے کیوں اڑائ ہے یہ وصی اچھی طرح جانتا ہے" دریاب کی وارننگ دیتی نظروں کا رخ وصی کی جانب ہوا۔ایسے جیسے کہہ"
"رہی ہوں "بیٹا تجھے تو میں بعد میں پوچھوں گا

اب اک بندہ کسی کے لئیے اتنی خاص فیلنگز رکھتا ہو تو یہ ظلم تھا کہ میں انہیں دریاب کا نمبر نہ دیتا۔" وصی باز کہاں آنے والا تھا۔ "

شرارتی لہجہ اور نظریں اسے بہت کچھ کہہ رہی تھیں۔

آخر کو انہیں عشق ہے دریاب سے" وصی نے دریاب کا نام لمبا کر کے کہا۔"

بیٹا تجھے تو اب دریاب پوچھے گا" اس نے سر ہلاتے گویا اسے جتایا۔"

جس وقت شہریار اسے لینے کے لئیے آیا وہ گرے میکسی پہنے باہر آئ۔تیز میک اپ اور آستینوں کے بغیر گہرے گلے والی میکسی اسکے حسن
کی رعنائیاں بکھیر رہی تھی۔

مگر بے حجاب حسن ہر آنکھ کو نہیں بھاتا اور وہ ہر آنکھ کے لئیے ہوتا بھی نہیں۔

بڑی چم چم کر رہی ہو" شہریار نے سر سے پیر تک اسے بے باک نظروں سے دیکھا جو اسکے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر دروازہ بند کر رہی"
تھی۔

www.PakDigestNovels.com

کلچ تھامے، بال جھٹکتے ایک ادا سے وہ مسکرائی۔

تمہارے لیئے نہیں ہے" بے باکی سے ہنستے ہوئے وہ بولی۔ "

ہمارے ایسے نصیب کہاں "اس نے ٹھنڈی آہ بھری۔ "

اچھا سنو۔۔۔ باس کے اڈے پر جانے کے کچھ اصول ہیں۔۔۔۔ نہر والی سائیڈ کو کراس کرنے کے بعد میں تمہاری آنکھوں پر پٹی باندھ " دوں گا۔۔ پریشان مت ہونا اور یہ پٹی تمہاری واپسی کے بعد کھلے گی" شہریار تیزی سے گاڑی دوڑاتے ہوئے بولا۔

یہ کیا بکواس ہے "اس نے بھنا کر کہا۔ "

ابھی بھی سوچ لو جانا ہے کہ نہیں جانا" شہریار اسکے ری ایکشن پر برا مناتے ہوئے بولا۔ "

جانا تو ہے مگر یہ کیا بات ہے کوئی وجہ بھی تو ہو گی "اس کے لہجے میں اصرار تھا۔ "

یار وہ ہر بات کی وجہ نہیں بتاتا۔۔۔ یہ لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں جو کہہ دیا سو کہہ دیا۔ ہم انکے باس نہیں وہ ہمارے باس ہیں۔ لہذا ایسے " دھندوں میں صرف آنکھیں کھلی رکھنی پڑتی ہیں۔ کان اور زبان دونوں کو بند کرنا پڑتا ہے" شہریار اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

چلو کوئی نہیں ایک یہ تجربہ بھی صحیح "نمرہ نڈر انداز میں بولی۔ "

نہر والے علاقے سے آگے نکلتے ہی شہریار نے ایک جگہ رک کر اسکی آنکھوں پر زور سے پٹی باندھ دی۔ اسکے بعد وہ کن کن سڑکوں اور راستوں سے گزرا نمرہ نہیں جانتی تھی۔

ہاں کلچ کو اس نے مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔

کوبرا کے اڈے کا دروازہ عبور کرنے سے پہلے ہی ایک گاڑی باہر آئی۔

اس میں سے کوبرا کا خاص الخاص بندہ اترا۔

یہ اب ہماری گاڑی میں جائیں گی۔ آپ کو اندر آنے کی اجازت نہیں" شہریار کی گاڑی رکوا کر وہ بندہ باہر نکل کر اسکی جانب والی کھڑکی پر " جھک کر بولا۔

ٹھیک ہے "کیوں کا سوال اٹھانے کی کوبرا نے کبھی کسی کو اجازت نہیں دی تھی۔ "

جاؤ "اس نے نمرہ کی جانب کا دروازہ کھول کر اسے اترنے کے لیئے کہا۔ "

وہی بندہ تیزی سے نمرہ کی جانب آیا اور ایک ہاتھ سے اسے پکڑ کر گاڑی کی جانب لے گیا۔

پچھلا دروازہ کھول کر اسے بٹھا کر وہ خود بھی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر پھر گاڑی اندر کی جانب بڑھا لے گیا۔

شہریار نے واپسی کے لیئے گاڑی موڑ لی۔

نمرہ پریشان بھی تھی۔یہ پہلا اتفاق تھا کہ وہ کسی انڈر ورلڈ کے بندے سے ملنے جا رہی تھی۔

کچھ دور چلنے کے بعد گاڑی رکی۔اسی بندے نے پھر سے نمرہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے گاڑی سے نیچے اتارا۔

اور ہاتھ پکڑے ہی ایک سمت چل پڑا۔

کچھ راہداریوں سے گزر کر وہ ایک ہال نما کمرے میں آیا۔

سر جی۔۔ہم حاضر ہیں" اسکا ہاتھ تھامے وہ بندہ کسی سے مخاطب ہوا۔ "

صحیح اب جاؤ تم" ایک گھمبیر مگر کرخت آواز کمرے میں گونجی۔ "

نمرہ نے کلچ پر ہاتھوں کی گرفت مضبوط کی۔

کچھ دیر خاموشی چھائی رہی۔نمرہ کا دل اب سوکھے پتے کی طرح کانپ رہا تھا۔

کچھ دیر بعد قدموں کی آواز اسکے قریب آئی۔

تم تو میری سوچ سے بھی بڑھ کر خوبصورت ہو" ایک ہاتھ اسکے گال پر سرسرایا۔ "

خوبصورت لوگوں کے ساتھ آنکھ مچولی نہیں کھیلتے۔کیونکہ وہ نازک دل کے ہوتے ہیں ٹھیس بھی لگ سکتی ہے" نمرہ ادا سے بولی۔ "

ہاہاہا۔۔۔واہ بھئی۔۔۔نہ صرف چہرہ خوبصورت ہے بلکہ آواز اور لہجہ سونے پر سہاگہ۔ "

مزہ آگیا۔۔۔شہریار نے بالکل صحیح تمہارا انتخاب کیا ہے۔۔۔واقعی داد دینی پڑے گی" وہ سراہے بغیر نہ رہ سکا۔

پھر اسکا ہاتھ تھام کر ایک جانب چل پڑا۔

ایک کمرے میں آکر اس نے دروازہ بند کرتے نمرہ کی آنکھوں سے پٹی اتاری۔

گھوپ اندھیرا تھا کمرے میں یا نمرہ کو محسوس ہوا۔اتنی دیر سے آنکھوں کے گرد پٹی لپٹی رہی تھی کہ اسکی آنکھیں ارد گرد کے منظر کو دیکھ نہیں پا رہی تھیں۔جونہی اسکی آنکھیں ماحول سے مانوس ہوئیں تو اسے محسوس ہوا کہ وہ کسی بیڈروم میں موجود ہے کیونکہ ڈم لائٹس اس قدر مدھم روشنی دے رہی تھیں کہ صرف ہیولے دکھائی دے رہے تھے۔

پیو گی" اپنے لیئے خاص مشروب تیار کرتا وہ نمرہ سے بولا۔ "

نمرہ آہستہ سے چلتے ہوئے اندازے سے دائیں ہاتھ پر رکھے کاؤچ پر بیٹھ گئی۔جبکہ کمرے میں موجود ایک الماری کے پاس کوبرا کھڑا جو تل نکال کر گلاس میں کچھ انڈیل رہا تھا۔

آج تو آپ ہی کے رحم و کرم پر ہوں جو چاہے پلا دیں" وہ کلچ کھول کر موبائل نکالتے ہوئے بولی۔ "

اسے سے پہلے کہ وہ اسے آن کرتی کوبرا کی سخت آواز سنائی دی۔

www.PakDigestNovels.com

اس کو بند کر دو اور جب تک یہاں ہو آن مت کرنا نہیں تو اسے ڈسٹ بن کی زینت بنانے میں میں ایک سیکنڈ کی دیر نہیں لگاؤں گا" اسکے لہجے کی سرد مہری پر نمرہ کا ہاتھ جہاں تھا وہیں رہ گیا۔

پھر آہستگی سے اس نے موبائل کو صوفہ پر رکھ دیا۔

کوبرا چلتا ہوا اسکے قریب آیا۔اونچا لمبا ڈیل ڈول والا شخص جس کے صرف خدوخال کو ہی نمرہ دیکھ پائی۔اسکے چہرے کی ہئیت کو دیکھنے سے وہ قاصر تھی۔

مشروب ختم کرنے کے دوران کچھ باتوں کے تبادلے کے بعد اس کمرے میں صرف خاموشی تھی۔

دریاب، حذیفہ، وصی اور طحہ چاروں اپنے خاص کمرے میں بیٹھے اس وقت چپ سے کیچ کی گی آوازیں سن رہے تھے۔ساتھ ساتھ اسے ریکارڈ بھی کرتے جا رہے تھے تاکہ بار بار سننے پر اندازہ کر سکیں کہ آوازیں کن لوگوں کی ہیں اور کس طریقے سے انہیں ٹریس کروایا جائے۔

شہریار کے جانے سے لے کر نمرہ کے کسی اور شخص کے ساتھ کوبرا کے پاس پہنچنے تک وہ سب آوازیں باآسانی سن سکتے تھے۔کیونکہ اس چپ کے ساتھ بہت سے حساس سینسرز دریاب نے لگائے ہوئے تھے۔

کوبرا کی آواز سنتے ہی دریاب کا دماغ تیزی سے چلنا شروع ہو گیا۔

جونہی وہ دونوں خاموش ہوئے حذیفہ نے اس چپ سے جڑے خاص ریزیز والی ڈیوائیوائس کا رابطہ بھی اس سے منقطع کر دیا تھا۔اب وہ چپ ناکارہ ہو چکی تھی کیونکہ انہیں جو چاہئیے تھا وہ، وہ حاصل کر چکے تھے۔

یہ آواز۔۔۔یہ آواز سنی ہوئی ہے" دریاب نے حذیفہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ "

ہاں مجھے بھی بہت سنی ہوئی لگ رہی ہے" کچھ سوچتے ہوئے وہ یکدم اٹھا اور الماری سے کچھ سی ڈیز لے کر آیا۔"

یار میں تم سے اسکے بارے میں بات کر رہا ہوں تم پرانی سی ڈیز اٹھا کر لے آئے ہو" دریاب جو ابھی تک اس کی آواز میں الجھا ہوا تھا حذیفہ" کے پرانی سی ڈیز کو کھنگالنے والی حرکت پر بھنا گیا۔

صبر تو کرو۔۔۔ میرے دماغ میں کچھ سپارک ہوا ہے یہ آواز سن کر" حذیفہ نے اسے خاموش کروایا اور تیزی سے سسٹم کی جانب بڑھ" کر سی ایک سی ڈی لگائی۔وہ سب خاموشی سے اسکی کاروائی دیکھ رہے تھے۔

دو سی ڈیز لگانے کے بعد جو تیسری سی ڈی اس نے لگائی اس میں بالکل وہی آواز تھی جو انہوں نے ابھی کچھ دیر پہلے اس بندے کی سنی تھی جس کا نام کوبرا تھا۔

www.PakDigestNovels.com

حذیفہ نے پورا سننے سے پہلے ہی ریکارڈر بند کر دیا۔

تمہیں یاد ہے وہ کلبز والا کیس جس میں غلط دھندوں میں ملوث ڈان کو تم نے مار دیا تھا۔" حذیفہ کے سوال پر دریاب سر کو ہلاتے ہوئے " ہلکی سے مسکراہٹ دینے لگا۔

کیسے بھول سکتا ہوں۔۔۔ جسے دس باڈی گارڈز کے نرغے سے نکال کر اپنی ہیوی بائیک سے گھسیٹ کر لے جاتے چوک میں گولیاں " ماریں تھیں۔۔۔ میں نے اتنی دردناک موت کسی کو نہیں دی مگر اسکے لیئے میں اس سے کم پر راضی بھی نہیں تھا۔۔ جس نے نجانے کتنی معصوم لڑکیوں کی زندگی برباد کی تھی۔۔۔ اور اس آواز کو بھی میں نہیں بھول سکتا۔۔۔ اسکا بھائی ہے یہ سرمد عرف کوبرا۔۔۔ لگتا ہے سارا خاندان ہی گھٹیا ہے" دریاب نے وہ واقعہ یاد کیا جب سرمد عرف کوبرا کے بڑے بھائی کو اس نے مارا تھا۔ دو سال پہلے کی ہی بات تھی۔

اب اسکی باری ہے" طحہ اور وصی یک زبان بولے۔ "

بالکل" حذیفہ نے اپنی پر عزم نظریں ان پر جمائیں۔ "

اب ہم اس تک نہیں یہ ہم تک آئے گا۔۔۔ بہت دن میں نے انتظار کر لیا۔۔۔ سوچا تھا ایک مرتبہ اس گروہ کا سراغ پتہ چلے تو کوئی قدم " اٹھائیں گے۔۔ اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہم اسے بتائیں کہ ہم کون ہیں۔۔۔ پرسوں رات ہی ہم ہاسٹل میں جا کر اپنا خاموش ریڈ کریں گے۔ جس میں اسلحہ اور نشہ آور ادویات کو ہم نے ٹھکانے لگانا ہے۔۔ اسکے بعد انکے تڑپنے کا منظر دیکھ کر ہم اپنا اگلہ لائحہ عمل بنائیں گے۔ " دریاب نے اپنی سنجیدہ نظروں سے ان سب کو باری باری دیکھتے ہوئے کہا۔

بالکل۔۔ اب دیکھتے ہیں کوبرا کہاں تک اپنے پن پھیلاتا ہے" حذیفہ نے بھی دانت بھینچتے ہوئے کہا۔ "

اسلام علیکم جیجا جی شادی کا کارڈ کب تک آرہا ہے میرے گھر" فاتینا کی چہکتی آواز پر طحہ کچھ حیران ہوا۔ "

کیا مطلب؟" اس نے اپنی حیرت کا اظہار کیا۔ "

آپکے لہجے سے معلوم ہو رہا ہے کہ میڈم نے ابھی تک آپکو گرین سگنل نہیں دیا" فاتینا نے تپتے لہجے میں کہا۔ "

کون سی میڈم نے؟" وہ حقیقت میں چکرا گیا تھا۔ "

صحیح کہتا ہے وصی دریاب کو ایسی ہی لڑکی سوٹ کرتی ہے جو اسے گھما کر رکھ دے" طحہ نے دل میں سوچا۔ "

آپکے گھر میں جو ایک حسینہ عالم رہی ہے جسے پرپوز کرنے کی غلطی آپ سے سرزد ہو چکی ہے۔۔۔ ابھی اس دن اسکا اتنا سمجھا کر گئی " ہوں۔۔۔ بہت ہی کوئی سست بندی سے آپ نے محبت کر لی ہے۔۔۔ حد ہے" وہ تو اچھا خاصا جل کر بولی۔

ہاہاہا۔۔۔ صحیح کہہ رہی ہیں بس کیا کریں اب تو یہ غلطی کر بیٹھا ہوں" وہ سمجھ گیا کہ وہ ساشا کے بارے میں کہہ رہی ہے۔۔ "

اس تو میرے سامنے تقریباً "مان گئ تھی اور میں تو آپکی شادی کی پلیننگ تک کر چکی تھی۔۔۔لو جی اس نے تو پانی ہی پھیر دیا۔۔بلکہ دریا"

بہادئیے "فاتینا کی دہائیاں جاری تھیں۔

اچھا یعنی کے آپکے سامنے اقرار بھی ہو چکا ہے۔۔۔چلیں ابھی پوچھتا ہوں۔۔۔"وہ محظوظ ہوتے اٹھا۔۔"

کچھ دیر پہلے ہی نائٹ ڈیوٹی کر کے گھر واپس آیا تھا

ریسٹ کر رہا تھا کہ فاتینا کی کال نے ساری سستی بھگا دی۔

بالکل ابھی جا کر پوچھیں پھر میں فون کر کے پوچھوں گی کہ مٹھائی کھانے کب آؤں "اس نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔ "

شیور۔اللہ حافظ "کہتے ساتھ ہی اس نے فون بند کیا اب اسکے قدم کچن کی جانب تھے۔۔۔جہاں سے کھٹر پٹر کی آوازیں آ رہی تھیں۔ "

کچن کے چوکھٹ میں آیا تو سامنے ہی کچن کے درمیان رکھی ٹیبل پر بیٹھی سبزیاں کاٹتی وہ نظر آئ۔

کچھ اڑتی اڑتی خبر سنی ہے میں نے "وہ ادھر ادھر دیکھے بنا بولتا اندر آیا۔ "

ساشا نے یکدم گھبرا کر اسے دیکھا۔ پھر چولہے کے قریب رکھی شیلف کے پاس کھڑے وصی کو۔۔۔

بیٹا تم اڑتی اڑتی خبریں ہی کیوں سنتے ہو۔۔۔کوئ زمینی یا آبی راستوں سے آنے والی خبر کیوں نہیں سنتے۔۔"وہ شرارت سے پانی کا جگ"

ٹیبل پر رکھتے بولا۔

طحہ پہلے تو گڑبڑایا پھر خشمگیں نظروں سے اسے دیکھا۔

تم بھاگو یہاں سے "طحہ نے اسے ہٹایا جانتا تھا کہ اسکے سامنے ساشا سے کوئ بات کہنا وصی کو اپنے پیچھے پڑوانے کے مترادف ہے۔ "

دوست دوست نہ رہا "وصی نے اپنے نادیدہ آنسو صاف کیئے پھر گنگناتے ہوئے کچن سے باہر نکل گیا۔ "

طحہ نے شکر کیا۔

فاتینا کے سامنے کیا کہا تھا آپ نے ؟"اب اسکا رخ ساشا کی جانب تھا۔ "

یہی کہ آپکے پیرنٹس نہیں مانیں گے "ساشا نے نظریں جھکاتے کہا۔ "

آپ مان چکی ہیں ؟"ایک اور سوال۔ "

بات میرے ماننے کی نہیں ہے "اس نے بے تکی توجیہہ پیش کرنے کی کوشش کی۔ "

میں اس وقت صرف آپکے ماننے کی بات کر رہا ہوں۔۔انکا منانا میری ذمہ داری ہے "طحہ تو لگتا تھا آج فیصلہ کروا کر ہٹے گا۔ "

"آپکو ایسی لڑکی سے کوئ مسئلہ نہیں ہو گا جو۔۔"

ساشا میں نے پہلے بھی کہا تھا اپنی زندگی کو بے جا مفروضوں کی نظر مت کریں۔ہاں یہ ضرور کہوں گا کہ آپکے ماضی سے متعلق کچھ نہیں"

دہراؤں گا۔ مگر میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ میرے الفاظ کبھی بھی آپکا اعتبار مجھ پر قائم نہیں کر سکتے جب تک میں عمل سے ظاہر نہیں کروں گا اور یہ میرے ساتھ سے ہی آپکو آسکتا ہے جو یقیناً "میں ایک محرم رشتہ بنانے کے بعد ہی دلا سکتا ہوں" اس سے زیادہ واضح اپنی خواہش کا اظہار وہ نہیں کر سکتا تھا۔

ساشا کی آنکھوں میں آنسو جھلملائے۔

تھینک یو۔۔۔مجھے اتنا معتبر بنانے کے لیئے۔۔" اسکی آنسوؤں بھری مسکراہٹ میں جو اقرار تھا وہ طحہ کے لیئے کافی تھا۔"

آجاؤ لڑکی مٹھائی کھانے" وصی کی کال پک کرتے ہی جو جملہ سننے کو ملا وہ فاتینا کو حیرت میں مبتلا کر گیا۔ "

"وہ مریم کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی چائے پی رہی تھی۔" کیا مطلب

مطلب یہ کہ ہمارے طحہ نے بیچلر لائف کو اللہ حافظ کرنے کا سوچ لیا ہے" وصی کی باتیں بھی اس جیسی ہوتی تھیں۔ "

واقعی" فاتینا کے منہ سے چیخ نما آواز برآمد ہوئی۔"

آئے ہائے ایک تو یہ لڑکی کان پھاڑ دیتی ہے" اماں جو ساتھ ہی بیٹھی تھیں غصے سے اسکے کندھے پر ہاتھ مار کر بولیں۔ "

کب اور کیسے ہوا" اماں کے تھپڑ کو خاطر میں لائے بغیر وہ جوش سے بولی۔"

بس آپکے فون نے جوش دلا دیا اور ہمارا طحہ اقرار سن کر ہی ہٹا پھر کیا تھا آپکے چچا حضور کے گزش گزار سب معاملہ کیا طحہ کے والد انکے بہت اچھے دوست ہیں انہوں نے اسکے والد کو فون کر کے سب کہہ سنایا اور وہ تو کب سے طحہ کی شادی کرنے کی خواہش میں بیٹھے تھے فوراً "ہاں ہو گئی" اور اب ہم یہ خوشی سیلبریٹ کرنا چاہ رہے ہیں سوچا آپکو بھی شامل کیا جائے آخر ہماری بھابھی کے میکے سے بھی تو کوئی ہو نا چاہیئے" وصی کی بات پر وہ حقیقت میں بہت خوش ہوئی۔ ساشا اسے بھی اتنے سے دنوں میں بے حد عزیز ہو گئی تھی۔

ضرور کیوں نہیں" کہتے ساتھ ہی وہ اٹھی۔ "

حیدر باہر ہی نکلا ہوا ہے ہم نے اسے کہا ہے کہ آپکو پک کر کے لے آئے یہاں" وصی کی بات پر اسکا منہ بن گیا۔ "

"رہنے دیں میں خود ہی آجاؤں گی"

ارے نہیں شام ہو رہی ہے تو مناسب نہیں لگتا آپ اکیلی آئیں" وصی کی بات پر وہ ہنسی۔"

مجھ جیسی لڑکی کو تو یہ بات مت کہیں" اسکی بات سن کر وصی بھی ہنسا۔ "

کیا کریں مشرقی لڑکی کا یہ روپ ہمارے لیئے ابھی تک حیران کن ہے جو ہم نے آپکا دیکھا ہے لہذا یقین ذرا مشکل سے ہی آئے گا۔۔ خیر" اب وہ آپکے گھر کے راستے میں ہے سو آپ اسکے ساتھ ہی آجائیں" کہتے ساتھ ہی اس نے الوداعی کلمات پڑھتے فون بند کر دیا۔

PakDigestNovels.Com

www.PakDigestNovels.com

وہ جلدی سے کمرے سے اسکارف اوڑھ کر اور جوتے بدل کر آ گئ۔

اب کہاں جارہی ہو تم "مریم نے تنقیدی اور کسی قدر غصیلی نظروں سے اسے دیکھا۔ "

اماں چاچو کے اسٹوڈنٹس ہیں انکی آپس میں بات پکی ہو گئ ہے تو بس مبارک دینے جارہی ہوں "اس نے جلدی سے بتایا۔اس سے پہلے " کے اماں کی مزید تشویش شروی ہو جاتی۔

اب یہ کون سے اسٹوڈنٹ آگ ئے۔۔ایک تو میں تیرے ہاتھوں بہت تنگ ہو فاتی۔۔۔تو کوئ چن چڑھا کر ہی رہے گی "اماں کے مزید " دو ہتھڑوں نے اسکے کندھے کی سیوا کر دی۔

اماں آخر آپکے اس قدر بھاری ہاتھ کا گینس بک میں نام کیوں نہیں آتا۔۔۔یقین جانیں لوہے سے زیادہ مضبوط ہیں۔۔۔۔ماشاءاللہ " ماشاءاللہ اللہ نظر نہ لگائے۔۔میرا کندھا آپکے ہاتھوں پر قربان "اس نے کندھا سہلاتے شرارت سے کہا۔

تیری زبان کا میں کیا کروں "اب کی بار اماں نے ماتھے پر زور سے ہاتھ مار کر کہا۔اسی اثناء میں ملازم آ گیا۔ "

وہ چھوٹی بٹیا کو باہر کوئ لینے آیا ہے "وہ جو باہر جانے کے لیئے بڑھی ہی تھی۔اماں نے بازو سے پکڑ کر اسے روکا۔ "

اندر لے آؤ اسے جو بھی لینے آیا ہے "اماں نے حکم دیا۔ "

"جی"

اماں کیا یہاں لاؤنج میں؟ "وہ حیرت سے جولی۔ "

نہیں تو کیا چبوترے پر بلاؤں اسے "وہ ناگزاری سے بولیں۔ "

نہیں اماں نہر والے پل پر "وہ ہنستے ہوئے کہتی ہاتھ چھڑا کر بھاگنے والی تھی کہ اماں کی جوتی نے اسکی کمر سینک دی۔وہ جو لاؤنج کے باہر " کھڑا سن رہا تھا ملازم کے باہر آ کر بلانے پر اندر آیا دریاب یہ منظر دیکھ کر گنگ رہ گیا۔پھر اپنے قہقہے کا گلا دبا کر سنجیدہ صورت بنا کر سلام کیا۔

فاتینا کمر سہلاتی دریاب کو گھورنے لگی۔

وعلیکم سلام "کہتے ساتھ ہی اماں نے گھور کر اسے سر سے پاؤں تک دیکھا۔ "

لڑکا تو بے حد خوش شکل تھا۔

بیٹھو "اپنے سامنے پڑے صوفے پر اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے انہوں نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔ "

چچا کا نمبر ملا "سامنے کھڑی فاتینا کو کہتے ساتھ ہی انہوں نے دریاب کا انٹرویو شروع کر دیا۔ "

وہ بیچارا خاموشی سے سچ جھوٹ بتاتا رہا۔

www.PakDigestNovels.com

مودب سا دریاب انہیں بے حد پسند آیا۔

یہ لیں "سبطین آجکل پھر گھر سے غائب تھے کہاں تھے یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔لہذا صرف فون پر ہی ان سے رابطہ ہوتا تھا۔ "

ہیلو۔۔یہ تمہارا ایک شاگرد آیا ہے۔۔۔کیا بھلا سا نام بتایا ہے بیٹا "اماں نے شیریں لہجے میں دریاب سے دریافت کیا۔ "

حیدر "اس نے بھی اسی لہجے میں جواب دیا۔ "

فاتینا کی گھورتی نظریں پھر سے اسکا طواف کر رہی تھیں۔

اتنی مٹھاس کبھی اماں کے لہجے میں میرے لئیے تو نہیں آئی "دل میں جل کر سوچا۔ "

دریاب اسکی نگاہوں سے نکلنے والی چنگاریوں سے اچھی طرح واقف تھا مگر جان بوجھ کر اسے نظر انداز کر رہا تھا۔

اب اجازت ہے اماں "جیسے ہی مریم نے فون بند کیا دریاب نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "

اماں تو اسکے اماں کہنے پر ہی نہال ہو گئیں۔

ہاں ہاں بیٹا ضرور۔۔۔پھر کبھی چکر ضرور لگانا "جیسے ہی وہ اٹھ کر کھڑی ہوئیں دریاب نے سر آگے کر دیا پیار لینے کے لئیے۔اماں اور بھی" متاثر ہوئیں۔

کبھی میرے لئیے بھی اتنا پیار دکھا دیا کریں "وہ جو کب سے خاموش تماشائی بنی یہ پیار و محبت کے نظارے دیکھ رہی تھی کلس کر بولی۔ "

تیرے تو ڈھنگ ہی نرالے ہیں۔۔۔بے ادب اور گستاخ اولاد "حیدر کے سامنے اس قدر عزت افزائی پر اسکا دل واقعی رونے کو کیا۔ "

دے دیں کسی کو پھر "غصے سے بولی۔ "

جلدی ہی کوئی انتظام کر رہی ہوں۔۔۔فکر نہ کر "انہوں نے ہاتھ اٹھاتے گویا اسکی بات کو اڑایا۔ "

حیدر سے پہلے وہ لاؤنج سے باہر تھی۔ تھوڑی دیر پہلے جتنی خوش تھی اب اسی قدر غصے سے بھری ہوئی تھی۔

دریاب نے باہر آتے ہی فرنٹ ڈور کھول کر پہلے اسے بیٹھنے کو کہا پھر دوسری جانب آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

مسلسل اسکے مسکراتے لب فاتینا کی آنکھوں سے اوجھل نہیں تھے۔

آپکی اماں بہت کیوٹ ہیں "جان بوجھ کر اس نے بات کا آغاز کیا۔اس آتش فشاں کو چھیڑنے کو خوامخواہ دل کر رہا تھا۔ "

دوسری کی مائیں ہمیشہ اچھی ہی لگتی ہیں "وہ جل کر بولی۔ "

کیوں آپکو اپنی اماں نہیں پسند، حالانکہ ان کا نام تو آپ گینس بک میں لکھوانا چاہ رہی تھیں "اس نے شرارت سے کہا۔ "

اسکی بات کے پیچھے جو اشارہ تھا اسے وہ اچھی طرح سمجھ چکی تھی۔

آپکو کیا میں گینس بک میں لکھواؤں یا پرائمری کے سیلیبس میں "اس نے سڑا ہوا جواب دیا۔ "

PakDigestNovels.Com

www.PakDigestNovels.com

دریاب کی مسکراہٹ کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

آپکا دریاب ٹھیک ہے ؟" پھر سے اس نے باتون کا سلسلہ جوڑا۔ "

مجھے کیا پتہ "اس کی بات پر وہ جان گی کہ وہ دریاب کی روڈنیس کی وجہ سے اسے چھیڑ رہا ہے۔ "

ویسے بندے کو اتنا بھی مغرور نہیں ہونا چاہئیے جتنا وہ ہے "اس نے افسوس سے سر ہلاتے کہا۔ "

میرے آئیڈیل کو مغرور ہونا ہی جچتا ہے۔۔۔ آپکی طرح کوئی عام سا ایجنٹ نہیں ہے وہ۔۔۔ ایک کلاس ہے اس بندے کی" فاتینا نے اسکی" بات کی نفی کرتے ہوئے کہا۔

اور پلیز آپ تو انکی بات مت کیا کریں۔۔۔ اچھی طرح جان گئی ہوں کہ آپ جیلس ہوتے ہیں ان سے "فاتینا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ "

اس میں ایسا ہے ہی کیا جس سے میں جیلس ہوں۔۔۔ ٹھیک ہے کچھ کیسز اچھے کر لیئے۔۔ نہ شکل ہے نہ کوئی خاص صورت۔۔"اس" نے جان بوجھ کر بات کو بڑھاوا دیا۔

یہی وجہ ہے کہ آپ ایک عام سے ایجنٹ ہیں یہ سطحی سوچ۔۔ لوگ شکل سے قابل نہیں بنتے اپنی صلاحیتوں سے قابل بنتے ہیں۔۔۔ جو" آپ میں بالکل نہیں "اب کی بار دریاب نے کچھ نہیں کہا بس زیر لب مسکرا دیا۔

مبارک ہو بھئی "یہاں تو بڑے مزے کی سیلیبریشن ہو رہی ہے "لاؤنج میں داخل ہوتے ہی فاتینا کا موڈ بحال ہو چکا تھا۔ "

لاؤنج کے درمیان میں رگ کو گلاب کی پتیوں سے سجایا ہوا تھا۔ جس پر سینٹر ٹیبل کے اوپر کیک رکھا گیا تھا اور اس پر ہیپی کپل ٹو بی لکھا گیا تھا۔

فاتینا ساشا کے گلے لگی۔ جس کا چہرہ خوشی سے گلنار ہو رہا تھا۔

حذیفہ، طحہ بھی موجود تھے۔

جس کا تھا انتظار وہ شاہکار آ گیا" وصی کچن سے پلیٹس اور پزا لے کر باہر آتے ہوئے فاتینا کو دیکھ کر بولا۔ "

مجھے انہوں نے مل کر عورت بنا کر رکھ دیا ہے "وصی اچھا خاصا تپا ہوا تھا۔ "

ہی ہی ہی۔۔۔ ان کو لوگوں کی پہچان ہے "فاتینا اور وصی کی اچھی خاصی دوستی ہو چکی تھی لہذا وہ اس سے مذاق کرتے ہوئے کتراتی نہیں" تھی۔

ہاں حذیفہ ایک واحد بندہ تھا جس سے ابھی تک اسکی ملاقات بھی کم ہوئی تھی اور وہ تھا بھی تھوڑا خاموش طبع۔

لڑکی۔۔۔ تم کسی دن میرے سے مار کھاؤ گی" وصی نے اسے گھورا۔ "

ایسا کوئی پیدا نہیں ہوا اس دنیا میں جس سے میں مار کھاؤں "فاتینا نے گردن اکڑا کر کہا۔ "

سوائے انکی اماں کے "دریاب تو تازہ ترین جلوے دیکھ کر آیا تھا اسکے پٹنے کے لہذا خود کو خاموش نہیں رکھ پایا۔ شرارتی آنکھیں نے ایک لمحے کو اس کو دیکھا۔

میری اماں کے علاوہ کوئی مجھے ہاتھ تو لگا کے دکھائے۔۔ دھلائی کر دیتی ہوں۔۔۔۔ کچھ لوگ بھول گ ئے ہیں شاید "فاتینا نے جس انداز میں جتایا وصی بھی قہقہہ لگائے بغیر نہیں رہ سکا۔ دریاب نے تیکھی نظر اس پر ڈالی۔

یہ آپ لوگ انکی خوشی سیلبریٹ کرنے آئے ہیں یا در۔۔۔ "حذیفہ کا اتنا ہی کہنا تھا کہ طحہ کے پاؤں پر پڑنے والے پاؤں نے اسے خاموش کروا دیا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ انہوں نے دریاب کی اصلیت اس فاتینا سے چھپائی ہوئی ہے کیونکہ وہ ابھی تک شاید دوسری مرتبہ اس سے مل رہا تھا۔

جہاں یہ ہوں وہاں پھر ہنگامے کے علاوہ اور ہو ہی کیا سکتا ہے "دریاب کہتا ہوا حذیفہ کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔ دوسری جانب طحہ " تھا۔

افوہ چھوڑو بھئی باتون کو چلیں جی آج کے اسپیشل گیسٹ کیک کاٹیں "وصی نے فوراً بات کا رخ بدلا مبادا پھر سے فاتینا اور دریاب میں " ٹھن جاتی۔

حذیفہ نے جگہ خالی کرتے ساشا کو طحہ کے برابر بیٹھنے کا کہا۔

نہیں ٹھیک ہے "اسے سب کے سامنے یوں طحہ کے ساتھ بیٹھنا عجیب سا لگ رہا تھا۔ "

ارے لڑکی بیٹھ جاؤ۔۔۔۔ ویسے بھی ہم لوگوں کی زندگیوں میں ایسے خوشی کے واقعات کم کم ہی آتے ہیں انہیں گنوانا نہیں چاہئیے"""

وصی کی بات پر ساشا نے دہل کر اسکی جانب دیکھا تھا۔ ابھی تو خوشیاں ملنے کا آغاز ہوا تھا۔

وہ خاموشی سے طحہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔ طحہ نے اس انداز میں چھری تھامی کے اسکے ہاتھ نے ساشا کے ہاتھ کو چھوا تک نہیں۔ جو بھی تھا وہ اب بھی اسکے لئیے محرم نہیں تھی۔ لہذا اسکی عزت کو قائم رکھنا اسکی ذمہ داری تھی۔

کیک کاٹنے کے مناظر کو سب نے اپنے کیمروں میں قید کیا۔

ساشا ساتھ ہی اٹھ کر دوسری چیئر پر چلی گئی۔

فاتینا نے اب کی بار سرو کرنے کی ذمہ داری خود سنبھالی۔

دریاب کی خاموش نظروں نے چند لمحوں کے لئیے اسے دیکھا یوں گھریلو انداز میں وہ اس جنگجو فاتینا سے کتنی مختلف لگ رہی تھی۔

دریاب کے موبائل کی بیل نے اسکی سوچوں کا تسلسل توڑا۔

اسکرین پر نمرہ کا نمبر دیکھ کر اسکے ماتھے پر سلوٹیں پڑیں۔ وہ دو دن سے یونیورسٹی میں بھی اس سے بات نہیں کر رہا تھا۔ اس سے جو مطلب

PakDigestNovels.Com

تھا وہ پورا ہو چکا تھا۔

کچھ سوچ کر اس نے کال پک کر لی۔

ہیلو "اس نے سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ اور موبائل کا اسپیکر آن کر دیا۔"

کیسے ہو حیدر۔۔ دو دن سے کوئی بات ہی نہیں کر رہے۔ نہ ہی مجھ سے اس گروہ کے سردار سے ملاقات کا کوئی احوال تم نے پوچھا" وہ شکوہ کر رہی تھی۔

بس کچھ مصروف تھا اسائنمنٹس میں۔۔ تم بتاؤ کیسی رہی ملاقات "اسکی سنجیدگی میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ "

اف کیا بندہ ہے وہ۔۔۔ میں اسے دیکھ تو نہیں پائی کیونکہ پٹی باندھ کر اسکے اڈے پر پہنچی اور پٹی باندھ کر ہی واپس آئی۔ اور جتنی دیر اس سے ملاقات رہی وہ بھی اندھیرے میں تھی۔ وہ کہتا ہے وہ کسی کو اپنی شکل نہیں دکھاتا کیونکہ اسکو اپنا آپ خوبصورت نہیں لگتا تو کسی دوسرے کو کیا لگے گا "

ہاں کالے کرتوتوں والوں کی شکلیں دیکھنے لائق ہوتی بھی نہیں کیونکہ انکے کرتوتوں کی سیاہی انکے چہرے سے ٹپک رہی ہوتی ہے "نمرہ کی بات پر دریاب نے دل میں سوچا۔

اچھا پھر "دریاب کو اس سب بکواس سے اب کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ "

پھر میں نے اس سے پوچھا کہ کیا میں خود سے تمہارے ساتھ کام کر سکتی ہوں۔ تو اس نے کہا کہ اگلے مہینے سے وہ لڑکیوں کی کچھ نازیبا تصویریں بنوائے گا۔۔ جو ہمارا نشہ استعمال کرتی ہیں اور پھر وہ تصویریں باہر بھجوائے گا۔ تو یہ کام وہ میرے ساتھ کرے گا۔ اور اسکا سارا معاوضہ مجھے ملے گا" وہ خوشی سے وہ بات بتا رہی تھی جسے سننے کے بعد دریاب کا دل کیا وہ اس عورت کا بھی منہ نوچ لے۔۔ جو پیسے کی خاطر کسی کی عزت کی نیلامی پر خوش ہو رہی ہے۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے، چلو اس کو کسی دن ڈسکس کرتے ہیں "کہتے ساتھ ہی دریاب نے بائے کہہ کر فون بند کر دیا۔"

کس قدر گھٹیا عورت ہے "خاموشی کو سب سے پہلے فاتینا کی آواز نے توڑا۔ "

واقعی "ساشا نے بھی جھرجھری لی۔ دل میں شکر کیا کہ وہ انکے نرغے سے باہر آچکی ہے۔ "

ساشا بہنا اب ہمیں آپ سے ایک کام ہے۔۔۔ میں نے اس بات کو ابھی تک ڈیلے اسی لیئے کیا تھا کہ ابھی تک مجھے اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی۔ لیکن پرسوں رات ہم نے ہاسٹل میں ایک پرسنل ریڈ کرنا ہے اور اسکے لیئے ہمیں آپکی مدد کی ضرورت ہے" وہ جو ٹیبل کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھی تھی پوری طرح دریاب کی جانب متوجہ ہوئی۔

جی بھائی میں جس حد تک ہو سکا آپکی مدد کروں گی" وہ پوری توجہ سے دریاب کو سن رہی تھی۔ "

PakDigestNovels.Com

ہمیں ہاسٹل کے گیٹ سے لے کر اسکے اندر تک کا نقشہ چاہیئے خاص طور سے گرلز ہاسٹل کے وہ اسٹورز جدھر یہ لوگ نشہ آور چیزیں اور اسلحہ چھپاتے ہیں آپ پلیز اگر ایک پیپر پر ہمیں رف سا اسکیچ بنا دیں۔۔ آپکو تو اسکے ہر ایریے کا اندازہ ہو گا نا"" "دریاب نے کہتے ساتھ ہی وصی کو پیپر اور پن لانے کا کہا۔

اگر میں آپ لوگوں کا کام اور آسان کر دوں تو؟" اس سے پہلے کہ وصی اٹھتا فاتینا دریاب کو دیکھ کر بولی۔ "

کیا مطلب۔۔ کیسے؟" اس نے الجھ کر اسے دیکھا۔ "

وہ ایسے کے میں نے ایک ڈیوائس بنائی ہے جس پر لوکیشن، اور ایڈریس فیڈ کر دیں تو وہ اسے اس حد تک زوم کر دیتی ہے کہ آپ گھر کے اندر کا سارا نقشہ دیکھ سکتے ہیں۔۔ وہاں کتنے لوگ رہتے ہیں کیا کر رہے ہیں وہ یہ بھی ٹریس کر لیتی ہے ایک طرح کی وہاں کی لائیو ویڈیو آپکو دے دیتی ہے" "فاتینا کی بات پر ان سب نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

انجینئیر کیوں نہیں بن گئیں آپ؟" دریاب نے اپنی بے ساختہ مسکراہٹ چھپاتے کہا۔ "

کیا لڑکی تھی یہ۔۔۔ وہ تو اسے مجبور کر رہی تھی کہ اب دریاب اسے اپنا آئیڈیل بنا لے

بس قسمت اور کچھ میری پیاری اماں۔۔۔ انکے خیال میں میں نے انجینئیر بن کر دنیا میں ایسا طوفان لانا تھا کہ حکومتیں مجھے مروا دیتیں۔۔۔ کہ اتنا جینئس دماغ کہاں سے آگیا ہے۔۔۔۔ میری بھولی اماں۔۔۔ یہ نہیں جانتی تھیں کہ ویسے نہیں تو ایسے میں دنیا کو ضرور ہلا دوں گی" "اس نے اپنی درد بھری داستان سنائی۔

دنیا کا تو دریاب کو نہیں پتہ تھا ہاں اس نے دریاب کو ضرور ہلا کر رکھ دیا تھا۔

دنیا تو اب بھی آپکے جلوؤں سے محفوظ نہیں" "وصی کی زبان میں کھجلی ہوئی۔ "

ہاں تو دنیا میں آکر بھی چپ چاپ چلے جاؤ تو وہ بھی بھلا کوئی زندگی ہے۔۔۔ کم از کم آدھی دنیا تو بندہ ہلا کر جائے۔ دریاب کی طرح" "اسکی آرزو پر سب کے چہروں پر معنی خیز مسکراہٹ تھی۔

اوہ تو دریاب کو آپ فولو کر رہی ہیں" "حذیفہ کو اب سمجھ آئی تھی کہ طحہ نے اسے کیوں دریاب کا نام لینے سے روکا تھا۔ "

ہاں نا۔۔ آپ ملے ہیں ان سے" "پھر سے وہی اشتیاق"

کب تک وہ ڈیوائیس ہم تک پہنچے گی" "دریاب نے بات کا سلسلہ پھر سے وہیں سے جوڑا تا کہ اب پھر سے اس کا دریاب نامہ نہ شروع ہو جائے۔

ایک تو آپ نے ضرور بولنا ہوتا ہے بیچ مین۔۔۔۔ سچ میں بہت ہی کوئی جیلس انسان ہیں۔۔ مجھے جو بھی چھوڑنے جائے میں اسکے ہاتھ بھجوا دیتی ہوں۔۔ پورٹیبل ہے۔۔ پھر بات میں اسکو آپریٹ کرنے کا طریقہ تو میں آپکو فون پر بھی بتا دوں گی" "اسے لتاڑتے ہوئے بعد

PakDigestNovels.Com

www.PakDigestNovels.com

میں سنجیدگی سے بولی۔

ٹھیک ہے "دریاب نے کچھ سوچتے ہوئے سر ہلایا۔"

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ سبطین کی حذیفہ کے موبائل پر کال آگئی۔

اس نے سلام دعا کے بعد جی جی کرتے ہوئے دوسری جانب سے جاری ہونے والے احکام سنے پھر فون بند کر کے ان سب کی جانب متوجہ ہوا۔

سر نے کہا ہے کہ فاتینا کے ساتھ ساشا بھی اب انکی طرف جائیں گی اور ان دونوں کی شادی ہونے تک وہ وہیں رہیں گی" حذیفہ کی بات پر" یکدم ساشا اور طحہ نے ایک دوسرے کی جانب ایک لمحے کے لیئے دیکھا۔

افسوس سر کو تمہاری شرافت پر اعتبار نہیں "وصی نے مصنوعی تاسف سے کہتے سر ہلا کر طحہ کو دیکھا۔ "

بک بک نہیں کرو "طحہ نے اسے چپ کروانا چاہا۔ "

یہ ظالم سماج "وہ کہاں رکنے والا تھا۔ "

ہائے کتنا مزہ آئے گا ساشا "فاتینا بہت خوش ہو رہی تھی۔ "

کچھ دیر بعد جب وہ دونوں واپسی کے لیئے نکلیں وصی چھوڑنے کے لیئے گیا اور واپسی پر فاتینا نے اسے ڈیوائس دے دی۔

اماں آپ نے اس قدر اندھیرا کیوں کیا ہوا ہے، آج باہر نہیں نکلنا کیا اتنا لمبا تو آپ کبھی بھی نہیں سوئیں۔۔ مغرب کی نماز بھی ہو چکی ہے" فاتینا بولتی ہوئی کمرے میں آئی۔

اگلے دن شام میں وہ یونیورسٹی سے آکر سو گئی شام میں اٹھی تو گھر میں خاموشی محسوس ہوئی۔ساشا بھی کچن میں کچھ بنا رہی تھی۔وہ آتے ساتھ ہی اماں سے اور گھر سے اتنی جلدی مانوس ہوئی کہ انہیں لگا ہی نہیں کہ وہ کوئی اجنبی ہے۔اماں کو تو وہ اور بھی پیاری اس وجہ سے لگی کہ اس میں لڑکیوں جیسی باتیں تھیں۔گھر اور گھر داری سنبھالنے والی جبکہ فاتینا ان سب بکھیڑوں سے بے بہرہ تھی۔اماں کے کمرے مین جھانک کر دیکھا تو وہ بھی سو رہی تھیں۔وہ حیران ہوئی اماں یوں بے وقت سوتی نہیں تھیں۔

آگے بڑھ کر ان کا ماتھا ہولے سے چیک کیا ٹھیک تھا۔

ہو سکتا ہے تھک گئی ہوں "دل میں سوچا اور خاموشی سے دروازہ بند کر کے باہر نکل آئی۔ "

اسائنمنٹ بنانے بیٹھ گئی ساتھ میں گانے لگا لیئے

Carry brothers

کی آواز اور کام نے ہمشیہ کی طرح اسے دنیا جہاں سے بے خبر کر دیا۔

www.PakDigestNovels.com

تھوڑی دیر بعد ساشا اسکے لیئے مزے دار سا پاسٹا بنا کر لے آئی۔

لڑکی تم جیو ہزاروں سال" فاتینا کے پاس بیٹھتی وہ ہولے سے مسکرائی۔ "

اماں نہیں اٹھیں ؟"اسے پاسٹا ڈال کر دیتی وہ پوچھنے لگی"

نہیں یار شاید تھکی ہوئی ہیں۔اچھا ہے تھوڑی دیر سونے دو۔۔۔ نہیں تو تمہیں اتنی شدومد سے کام کرتا دیکھ کر میرے لتے لینے بیٹھ "جاتیں

پھر کام کرنے کے ساتھ ساتھ وہ ساشا سے باتیں کرنے لگی۔

مغرب کی اذان کی آواز آئی تو جلدی سے موبائل پر گانے بند کر کے چیزیں سیٹ کر اٹھی۔

نماز سے فارغ ہوئی تو دیکھا مریم ابھی تک باہر نہیں آئیں تھیں۔کچھ تشویش میں مبتلا ہوتی انکے کمرے کی جانب بڑھی۔

اتنا اونچی اونچی بولنے پر بھی جب اس نے دیکھا کہ مریم کے وجود میں کوئی ہلجل نہیں ہوئی تو وہ حقیقتاً "پریشان ہوئی۔آگے بڑھ کر جونہی انہیں ہلا کر سیدھا کیا وہ بے سدھ پڑی تھیں۔

اماں "پریشان ہو کر انہیں پکارا حواس قائم رکھے۔ جلدی سے نبض ٹٹولی تو وہ بہت مدھم چل رہی تھی۔"

اتنی دیر میں ساشا بھی کمرے میں آگئی۔پریشان سی فاتینا کو دیکھ کر وہ تشویش میں مبتلا ہوئی۔

کیا ہوا ہے "اسے مریم کی نبض پکڑے دیکھ وہ تیزی سے آگے آئی۔ "

اماں ٹھیک نہیں ہیں نبض بہت مدہم ہے ہاسپٹل جانا پڑے گا" کہتے ساتھ ہی وہ باہر اک جانب لپکی۔ "

تیزی سے باہر نکل کر کام کرنے والے بابا جی کی بیوی کو کوارٹر سے بلا کر لے آئی۔

ملازم بھی پریشان ہو گ ئے۔

ساشا اور کام کرنے والی ملازمہ کے ساتھ مل کر مریم کو گاڑی میں ڈالا ساشا ساتھ بیٹھی اس نے خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور تیزی سے گاڑی نکال کر سڑک پر ڈالی۔

طحہ اور حذیفہ بھائی کے ہاسپٹل لے چلو" ساشا کے کہنے پر اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ "

ساشا نے اتنی دیر مین طحہ کو کال کر کے اپنے آنے کا بتایا۔

وہ دونوں ہاسپٹل سے نکل ہی رہے تھے کہ پھر رک کر ان کا انتظار کرنے لگے۔ساتھ ہی ایمرجنسی کو ریڈی کر دیا۔

ہاسپٹل پہنچتے ساتھ ہی سامنے اسٹریچر تیار کروائے حذیفہ اور طحہ کھڑے تھے۔

مریم کو جلدی سے نکال کر اسٹریچر پر ڈالا اور سیدھا ایمرجنسی میں لے گ ئے۔

ساشااور وہ باہر ہی کھڑی تھیں۔

ساشانے اتنی ہمت والی لڑکی پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی اسکے چہرے پر سوائے تفکر کی چند پرچھائیوں کے اور کوئی آنسو کچھ نہ تھا۔

اس نے تیزی سے کسی کو موبائل پر کال ملائی۔

مجھے اوراماں کو اس وقت آپکی ضرورت ہے جہاں بھی ہیں وہاں سے ہاسپٹل آجائیں۔ نہیں تو بعد میں کسی پچھتاوے کا مجھ سے ذکر تک نہ کرنا" ہاسپٹل کا نام بتاتے ساتھ ہی اس نے فون بند کر دیا۔

کیاپرابلم ہوئی ہے" جیسے ہی تھوڑی دیر بعد حذیفہ باہر آیااس نے تیزی سے آگے جاتے پوچھا۔ "

وہ لب بھینچ گیا۔

جو بھی کنڈیشن ہے مجھے صاف صاف بتادیں۔۔۔ میں پریشان نہیں ہوں گی۔۔ بہت سے جنازے اٹھاچکی ہوں" جس بے خوفی سے وہ کہہ رہی تھی۔ ساشاتو ساشاحذیفہ تک دنگ رہ گیا۔

ان فیکٹ آنٹی کوانجائناکا اٹیک ہوا ہے۔ ابھی بھی صحیح وقت پر لے آئے ہیں ادر وائزیہ سیویر ہارٹ اٹیک بھی ہو سکتا تھا۔ خیر ٹریٹمنٹ دی جارہی ہے۔ کوئی خاص ٹینشن تونہیں چل رہی گھر میں؟" حذیفہ کے استفسار پراس نے غائب دماغی سے نفی میں سر ہلایا۔

نہیں ایساکچھ بھی نہیں ہے" کہتے ساتھ ہی وہ خاموش ہو گئ۔ حذیفہ مڑ کر واپس ایمر جنسی کی جانب چلا گیا۔ "

دو گھنٹے بعد کچھ حالت سنبھلی اور ہارٹ بیٹ بھی نارمل ہوئی۔

طحہ باہر آکرابھی انکی کنڈیشن کا ہی بتارہا تھا کہ سامنے سے سبطین اور دریاب آتے نظر آئے۔

کیسی ہو" انہوں نے آتے ساتھ ہی فاتینا کو اپنے بازوؤں میں لے کر پیار کیا۔ "

بھابھی کیسی ہیں۔۔" ساشا کو بھی اسی انداز میں پیار دے کر انہوں نے طحہ سے پوچھا۔ "

وہ پھر سے سب کچھ بتانے لگ گیا۔

دریاب خاموشی سے سن رہا تھا ساتھ ایک نظر اس چٹانوں سی ہمت رکھنے والی کو بھی دیکھا۔ جواب قدرے پر سکون کھڑی تھی۔

کوئی عام لڑکی ہوتی تورو رو کر نجانے کیا حال کر لیتی مگر وہ فاتینا تھی خطروں اور مصیبتوں کو اس نے آنکھ کھولتے ہی اپنے ارد گرد دیکھا تھا۔ وہ توپلی بڑھی ہی انکے ساتھ تھی۔

کچھ دیر بعد جیسے ہی مریم کو روم میں شفٹ کیا وہ لوگ انہیں دیکھنے کے لیئے باری باری اندر گ ئے۔

سبطین کو کمرے میں بلا کر انہوں نے کافی دیر بات چیت کی۔

باقی سب باہر ہی کھڑے تھے۔

www.PakDigestNovels.com

طحہ آپ ساشا کو گھر لے جائیں یہ بیچاری کب سے میرے ساتھ خوار ہو رہی ہے تھوڑا سا اس کا ریسٹ بھی ہو جائے گا۔" فاتینا کے لہجے میں اسکے لئیے محبت ہی محبت تھی۔

ایسے ہی تمہیں اتنی پریشانی میں چھوڑ کر چلی جاؤں" ساشا نے بڑھ کر اسکے گرد اپنے بازو حمائل کیئیے۔ اتنی دیر میں سبطین باہر آئے اور" دریاب کو اپنے ساتھ ایک جانب لے گ ئے۔

فاتینا کی کھوجتی نظریں ان دونوں کی جانب اٹھیں۔

پھر سر جھٹک کر وہ اور ساشا اندر مریم کے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔

کیوں تنگ کر رہی ہیں مجھے یہاں ایسے لیٹ کر" وہ اماں کے پاس بیڈ کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔ "

وہ ہولے سے مسکرادیں۔ اس نے ان کا ہاتھ تھام کر بوسہ دیا۔ کتنی نحیف لگ رہیں تھیں یکدم۔

اس سے پہلے کے وہ اپنے خیالات کا اظہار کرتی سبطین کمرے میں آئے۔

فاتی ادھر آؤ" وہ اسے پیار سے ہمیشہ فاتی ہی کہتے تھے اس نے مزنی کو ایک بار بتادیا تھا کہ میرے چچا مجھے فاتی کہتے ہیں تب سے وہ بھی اسے" ایسے ہی بلاتی تھی۔

جی" اس نے انکے ساتھ کمرے میں ایک جانب رکھے صوفے پر بیٹھتے تابعداری سے کہا۔ "

دیکھو بھابھی کی حالت شکر ہے کہ تھوڑا سنبھل گئی ہے۔ مگر حقیقت پسند بنو تو یہ جان لو کہ خدانخواستہ ذرا سا جھٹکا یا تھوڑی سے ٹینشن کیا" قیامت برپا کر سکتا ہے" انہوں نے تمہید باندھی جانتے تھے آسانی سے قابو آنے والی نہیں۔

جی" اس نے پھر مختصر جواب دیا۔ "

اس وقت انکی ایک خواہش ہے جو اس وقت صرف تم پوری کر سکتی ہو۔۔ اگر تم کرنا چاہو تو۔۔ تم جانتی ہو کہ بھائی اور ذکا کے بعد تم" دونوں ہی میری کل کائنات ہو۔۔ میں بھابھی اور تمہیں کسی تکلیف میں نہیں دیکھنا چاہتا میں نے اپنی ساری زندگی اس ملک کے بعد اگر کسی کے لئیے صرف کی ہے تو وہ تم دونوں ہو۔ لہذا اس وقت ہم دونوں تم سے کچھ ریکوئیسٹ کریں۔۔۔ کسی ماں سے اپنی خواہش پوری کرنے کا کہیں تو کیا تم مان لو گی" ساشا بھی خاموشی سے کمرے میں رکھے اٹینڈنٹ بیڈ پر بیٹھی فاتینا کو دیکھ کر سوچ رہی تھی کہ کس قدر خوش قسمت ہے جسے اتنے پیار کرنے والی ماں اور چچا ملے۔

چاچو۔۔ آپ میرے بھائی بھی ہیں، باپ بھی چچا بھی اور سب سے بڑھ کر دوست میں آج جو کچھ ہوں۔۔ وہ صرف آپکی سپورٹ کی" وجہ سے اماں کی دعاؤں کی وجہ سے آپ جو کہیں گے وہ کرنے کو تیار ہوں۔۔۔ ہمیشہ آپ نے دیا ہی دیا ہے مانگا تو کبھی بھی نہیں۔۔۔ میں کبھی بھی آپ دونوں کو اپنی وجہ سے کوئی دکھ نہیں دینا چاہوں گی۔

www.PakDigestNovels.com

اماں اور آپکی جو بھی خواہش ہے وہ سر آنکھوں پر حکم کریں بس "اس نے زندگی میں کبھی ایسا اظہار نہیں کیا تھا جیسے وہ اس وقت کر رہی تھی۔

وہ بہت کم اپنے اندر ہونے والی حالت کو پریشانی کو ظاہر کرتی تھی۔

شاید آج وہ خود بھی مریم کی حالت پر بے حد پریشان تھی جس وجہ سے اپنے جذبات کا اظہار کر گئ تھی۔

شکریہ بیٹے۔۔۔ابھی کچھ دیر بعد میں جس شخص سے کہوں گا کیا تم اس سے نکاح کے لیئے تیار ہو گی؟" انکے سوال پر وہ جو بے حد مضبوط" اعصاب کی مالک تھی چند لمحوں کے لیئے گنگ رہ گئ۔

جی۔ مجھے کوئ اعتراض نہیں ہوگا" وہ لہجہ مضبوط رکھتے ہوئے بولی۔ "

انہوں نے بڑھ کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیا اور کمرے سے باہر نکل گ ئے۔

اس سے زیادہ ساشا شاکڈ رہ گئ۔ جبکہ فاتینا پھر سے اپنے جذبات کو چھپانے میں کامیاب ہو گئ۔

تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ کمرے میں سبطین، وصی، حذیفہ، طحہ، دریاب اور ساتھ میں ایک مولوی اور ایک ادھیڑ عمر شخص داخل ہوئے۔

سبطین نے ساشا کو فاتینا کے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا جو ابھی تک حیران پریشان تھی۔ پھر انہوں نے آگ ے بڑھ کر طحہ سے مریم کے بیڈ کو اوپر کرنے کو کہا تاکہ وہ بآسانی نکاح کی کاروائ دیکھ سکیں۔ مریم کو بولنے سے فی الحال منع کیا گیا تھا لہذا وہ بس آنکھوں میں آنسو لیئے خاموشی سے یہ سب دیکھ رہی تھیں۔

ساشا نے آگے بڑھ کر فاتینا کے سر پر اسکا اسکارف دیا۔ مولوی کرسی سنبھال کر سامنے بیٹھ گیا۔

فاتینا سبط دختر سبط شاہ کیا آپکو دریاب حیدر ولد حیدر ملک ایک لاکھ حق مہر کے عوض قبول ہے "مولوی نے جونہی نکاح شروع کیا اور جو" الفاظ اس نے بولے وہ فاتینا کے دماغ سنسنا گیا۔

شاید یہ زندگی میں ملنے والا پہلا جھٹکا تھا جسے اس نے پوری شدت سے نہ صرف محسوس کیا تھا بلکہ یہ اسے کشمکش میں بھی مبتلا کر گیا۔ اور وہ فاتینا ہی کیا جو نکاح جیسا کام بھی سکون سے کر جاتی اور وہ بھی دریاب کے ساتھ جو اب تک اسکی نظروں میں رہتے ہوئے بھی اوجھل تھا۔

چاچو یہ کیا کہہ رہے ہیں؟" فاتینا کو آج تک کون چپ کروا سکا تھا۔ اس نے الجھ کر سبطین سے پوچھا۔ اور نظر سیدھی سامنے کھڑے" دریاب پر گئ۔ جو سر جھکائے جیسے وہاں موجود ہی نہیں تھا۔ فاتینا کی آواز پر جھکی گردن اٹھا کر اسے دیکھا۔

بیٹا اصل میں یہ حیدر ہی دریاب ہے۔۔اس کا پورا نام حیدر دریاب ہے" سبطین نے تحمل سے ایسے کہا جیسے وہ آسانی سے سمجھ کر چپ کر" جائے گی۔

انکی بات پر پہلے پو حیرت صد حیرت اسکی نظروں سے عیاں ہوئی جس نے آہستہ سے غصے اور شدید ترین غصے کی شکل دھار لی۔

اتنا بڑا دھوکا

اس نے باری باری سب کی جانب دیکھا سب نے نظریں چرائیں۔

اور آخر میں نظر دریاب پر گئی۔ جو خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

عجیب بیوی ملنے والی تھی جو نکاح والے دن شوہر کو محبت سے دیکھنے کی بجائے غصیلی نظروں سے بھسم کرنے کو تیار تھی۔

مولوی صاحب دھوکا دہی کے نکاح کو کیا نکاح کہتے ہیں "آخر کب تک وہ چپ رہتی۔ "

اسکی بات پر ہمیشہ کی طرح سب ہکا بکا رہ گ ئے جو بڑے مزے سے مولوی کو گڑ بڑاتے دیکھ رہی تھی۔

اب کی بار مولوی نے کچھ مشکوک نظروں سے سب کو دیکھا۔

فاتی یہ بات بعد میں بھی ہوسکتی ہے "وہ قریب آکر فاتینا کے پاس بیٹھ کر ایک بازو اسکے کندھوں پر حمائل کرتے ہوئے بولے۔ "

نہیں بعد میں کیوں ابھی کیوں نہیں۔۔۔ "اس نے غصے سے ان کا ہاتھ جھٹکا۔ "

مولوی صاحب آپ نکاح شروع کریں "انہوں نے فاتینا کی حرکت کو نظر انداز کر کے مولوی سے کہا۔ "

فاتینا نے پھر سے دریاب کو گھورا۔

مولوی نے پھر سے وہی کلمات دہرائے۔

فاتینا نے دریاب حیدر کا نام سنتے ہی آنکھیں لحظہ بھر کو بند کر کے کھولتے پھر سے اپنا غصہ کنٹرول کیا۔

قبول ہے، قبول ہے، قبول ہے۔۔ اب اس شخص کا نام مت لیجئیے گا اور دکھائیں کہاں سائن کرنے ہیں "اس نے مولوی کو بھی رگڑا دے" دیا۔ جلدی سے بولتی آستینیں ایسے اونچی کیں جیسے سامنے مولوی نہیں دریاب بیٹھا ہو جس کا گلہ دبا دے گی۔ سب کے ہونٹوں پر دبی دبی مسکراہٹ بکھری۔

مولوی نے ایسے نرالی دلہن پہلی مرتبہ دیکھی تھی۔

کچھ خوفزدہ ہوتے اس نے جلدی سے نکاح نامہ اسکے سامنے کرتے پین پکڑایا۔

تیزی سے ایک بعد دوسرے اور پھر چاروں صفحوں پر سائن کر کے وہ پین اور نکاح نامہ اسکی گود میں پٹخ کر پیچھے ہو کر بیٹھ گئی۔

سیدھے ہاتھ کی مٹھی بنا کر ہونٹوں پر رکھتے وہ چہرہ موڑ کر بیٹھ گئی۔

دریاب نے آرام سے ایجاب و قبول کے بعد سائن کیئے۔

سب نے دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے مگر وہ یونہی بیٹھی رہی۔

www.PakDigestNovels.com

دعا ہوتے ساتھ ہی سب درياب سے گلے مل کر مبارک دینے لگے۔

ساشا نے زبردستی اسے اٹھا کر مریم کے پاس بھیجا۔

وہ جا کر انکے گلے لگی تو کتنے ہی آنسو مریم کی آنکھوں سے بہہ گ ئے۔

مولوی کے باہر نکلتے ہی درياب، سبطین اور ادھیڑ عمر آدمی جو کہ درياب کے والد تھے وہ بھی باہر نکل گ ئے مگر جانے سے پہلے وہ فاتینا کو اپنا تعارف کروا کر اور اسکے سر پر پیار کرنے کے ساتھ ہی بہت سے روپے اسکے ہاتھ میں پکڑا کر چلے گ ئے۔

مبارک ہو بھابھی "وصی کب سے اسے چھیڑنے کے لیئے بے چین تھا۔ "

آپ میں سے کسی نے مجھ سے بات بھی کی تو مجھ سے برا کوئ نہیں ہو گا اور تم بھی "اس نے انگلی اٹھا کر ان سب کو وارننگ دیتے پھر سے " صوفہ سنبھالا۔

میں نے کیا کیا ہے "ساشا منمنائ۔ "

"یہ سب آپکے شوہر نامدار۔۔"

پلیز وصی "اس نے سختی درشتگی سے کہتے اسکی بات کاٹی۔ "

اور آپ آپ دونوں کو میں کسی قدر معقول انسان سمجھتی تھی آپ دونوں بھی اس گیم میں شامل تھے "اس نے طحہ اور حذیفہ کو " گھورا۔اسے رہ رہ کر اپنی درياب کے لیئے جذباتیت یاد آ رہی تھی۔اور اسی کے سامنے وہ اس سے عشق کا اظہار تک کر گئ۔

اف "زندگی میں وہ اتنا شرمندہ کبھی نہیں ہوئ تھی جتنا اب ہوئ تھی۔ "

سوری سسٹر۔درياب نے یہ گیم ڈالی تھی "وہ دونوں اکٹھے بولے۔ "

میرے سامنے وہ بندہ اب کبھی نہ آئے "اس نے غصے سے سب کو جیسے وارننگ دی۔ "

اسے کہیں گے ٹوپی برقع پہن کر آئے "وصی کی بات پر اس نے اسے مارنے کے لیئے ارد گرد کوئ چیز ڈھونڈنی چاہی۔ "

کیا ہے یار اب ٹھیک بھی ہو جاؤنا "کب سے خاموش بیٹھی ساشا نے اسے پیار سے کہا۔ "

"میں نے تو ڈر کے مارے تمھیں مبارکباد بھی نہیں دی"

"نہ ہی دو تو اچھا ہے۔۔"

مریم کب سے بیٹی کے جلوے دیکھ رہی تھیں ساشا کو اسے ان کے پاس لانے کا کہا۔

آنٹی تمھیں بلا رہی ہیں "ساشا نے اسکی توجہ انکی جانب مبذول کروائ۔ "

صرف آپکی وجہ سے انکار کر کے نکاح نامہ نہیں پھاڑ اور نہ دل تو کر رہا تھا آپکے داماد کی گردن اڑا دوں "اسکی باتوں پر سب کے چہروں پر "

مسکراہٹ در آئ۔

نوازش تیری جھلی کہیں کی "انہوں نے ہولے سے مسکراتے اسے اپنی نحیف آغوش میں بھرا۔"

سب کو سبطین نے گھر جانے کا کہا۔ ساشا بھی انہی کے ساتھ انکے گھر چلی گئ۔ صرف سبطین اور فاتینا تھے۔ سبطین ان سب کو سی آف کر کے مریم کے کمرے میں آئے جہاں فاتینا بھی موجود تھی۔

کمرے میں آتے ہی نظر ابھی بھی منہ پھلائے صوفے پر بیٹھی فاتینا پر پڑی۔ مریم سو رہی تھیں۔ وہ تو نکاح کے بعد ایسے پر سکون ہوئیں تھیں جیسے اب کوئ ٹینشن باقی نہ رہی ہو۔ بس اسی کی شادی کا روگ لگائے بیٹھیں تھیں۔

سبطین کے دروازہ بند کر کے اندر آ کر فاتینا کے ساتھ بیٹھنے تک بھی اسکی پوزیشن میں کوئ تبدیلی نہ آئ۔

نظریں جھکائے اپنے ہاتھوں کو وہ دیکھ رہی تھی۔ اسی طرح بیٹھی رہی۔

"فاتی کیا میرا فیصلہ تمہیں اتنا برا لگا ہے۔۔ تمہیں دریاب پسند تھا نا تو میں"

آپ نے مجھ سے سچ کیوں چھپایا۔ مجھے آپکے فیصلے پر اعتراض نہیں سچ چھپانے پر اعتراض ہے۔ اور میری پسند کو غلط رنگ دے رہے ہیں۔" وہ بندہ مجھے اپنے جنون، کام اور اس ملک سے اس قدر محبت کی وجہ سے پسند تھا۔ یہ پسند عام لڑکیوں والی پسند نہیں تھی۔۔۔ مگر جو بات سب سے زیادہ غلط ہوئ وہ اسکی اصلیت چھپانا تھا۔۔۔ میں اس کے لیئے آپ سے بہت زیادہ خفا ہوں "انکی بات کاٹ کر وہ جھنجھلا کر بولی۔

اب انہیں کیا بتاتی دریاب کے سامنے وہ اسی کے بارے میں کس قسم کی باتیں کر چکی ہے۔ وہ تو ساری زندگی اس کا مذاق اڑائے گا اور اول تو وہ اس کا سامنا کیسے کرے گی۔ دماغ اس بندے کا پہلے ہی عرش مولی پر ہے اب تو مزید پہنچ جائے گا۔ کہ اس کی بیوی اسکے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوبی ہوئ ہے۔

بیٹا وہ اپنی اصلیت کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ یہاں تو پھر اس نے حیدر استعمال کر لیا تھا۔۔۔ مگر وہ کہیں اور اپنا اصل نام ظاہر ہی نہیں کرتا" نجانے کتنے ہی آئ ڈی کارڈ اس نے بنوائے ہوئے ہیں مختلف ناموں کے۔ لہذا جب اسے پتہ چلا کہ تم میری بھتیجی ہو تب بھی اس نے سختی سے منع کر دیا تھا کہ میں تمہیں اسکی اصلیت نہ بتاؤں۔ بس یہی وجہ ہے۔۔۔ اس کے علاوہ کیا ریزن ہے اب تو تمہارے پاس حق ہے کہ تم اس سے پوچھ سکو" سبطین نے ہولے سے مسکراتے ہوئے کہا۔

مجھے کوئ ضرورت نہیں" غصہ تھا کہ کم ہونے میں نہیں آ رہا تھا۔ "

اب جب مجھے پتہ چل گیا ہے کہ یہ حیدر نہیں دریاب حیدر ہیں تو کیا مزید انفارمیشن انکے بارے میں مجھے مل سکتی ہیں یا اب بھی وہ منع کر کے گئے ہیں" وہ اسکی فیملی کے بارے میں جاننا چاہتی تھی۔

www.PakDigestNovels.com

وہ اپنے پیرنٹس کا اکلوتا بیٹا ہے۔ اسکی مدر کی بہت عرصہ پہلے ڈیتھ ہو گئی تھی دو بہنیں ہیں دونوں میریڈ ہیں۔ فادر اسکے کمشنر ہیں اور" میرے بہت اچھے دوست بھی۔ ایک دو مرتبہ انہوں نے گھر میں آتے جاتے تمہیں دیکھا تھا اور تب سے وہ تمہیں دریاب کے لیئے مانگنا چاہتے تھے۔ مگر دریاب شادی پر آمادہ نہیں تھا" انہوں نے دریاب کے بارے میں تفصیل بتائی۔

اور اب اماں کی وجہ سے مجبوری میں آپ نے انکے سامنے مجھ سے شادی کی درخواست کی؟" اس نے تلخی سے سوچتے سوال کیا۔" وہ اتنی گئی گزری تھی کہ ایک بندہ جو شادی نہ کرنا چاہے چند لمحوں میں ایک ناپسندیدہ ہستی کے لیئے مان جائے۔" دل میں منفی سوچوں نے سر اٹھایا۔

فاتی کتنی مرتبہ تمہیں سمجھایا ہے کہ ایک دم سے مفروضے نہیں بنا لیتے۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔ کل رات ہی دریاب کی کال آئی تھی۔ اور" اس نے کہا تھا،

سر! کیا میں آپکی جنگجو بھتیجی کو عمر بھر کے لیئے اپنی ٹیم میں شامل کر سکتا ہوں۔۔ میرے جنون کو کوئی عام لڑکی سنبھال نہیں سکتی۔ ہاں" ایک اور جنونی مل جائے گی تو میری زندگی آسان ہو جائے گی۔ جو میرے امبیشنز میں میرا ساتھ دے نہ کہ کسی مشن پر جانے سے پہلے مجھے کمزور بنائے بلکہ میرے ساتھ کھڑے ہو کر نعرے لگاتے یہ کہے کہ ہماری جان اس ملک پر قربان" میں نے کل تو اس سے سوچنے کا ٹائم لیا تھا کیونکہ تمہیں اسکی حقیقت بتا کر تمہاری خواہش جاننی تھی۔ لیکن وقت نے موقع نہیں دیا۔

جس وقت تمہارا فون آیا میں نے ساتھ ہی دریاب کو کال کر کے کہا،" ڈیئر تیار ہو جاؤ تمہاری خواہش پوری ہونے والی ہے ہاں میں اس طرح سے نہیں پوری کر سکا جس طرح تم نے چاہا تھا بہر حال کچھ خواہشوں کے پورا ہوتے وقت یہ نہیں سوچتے کہ یہ کس انداز میں مل رہی ہیں کیونکہ کچھ خواہشوں کو اسی طرح ملنا ہوتا ہے" اور پھر میرے آنے سے پہلے وہ ہاسپٹل کے باہر موجود تھا۔

" اپنے فادر حیدر رضا کو بھی لے آیا تھا۔ اب بتاؤ کوئی اور گرہ ایسی ہے جسے کھولنا ہے تو میں وہ بھی کھول دیتا ہوں۔

انہوں نے اسکے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر محبت سے اسے ساری بات بتائی۔ وہ انہیں بہت عزیز تھی اور دریاب اس سے بھی زیادہ عزیز تھا۔ آج انکی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا کہ انکے عزیز ترین بچوں کی قسمتیں ایک دوسرے سے مل چکی تھیں۔

اور فاتینا وہ تو حیرت اور صدمے سے بے حال ہوئی جا رہی تھی۔ کب اس شخص نے ایسا کوئی موقع دیا تھا کہ وہ ایسا کچھ اس سے توقع کر سکے۔ دریاب نے خود اسکی خواہش کی۔۔ فاتینا کے لیئے یہ بات ماننا بے حد مشکل ہو رہا تھا۔

اس نے ہولے سے نفی میں سر ہلایا۔

لمبی ہے جدائی کی رات مگر رات ہی تو ہے، گزر جائے گی بھائی" وصی بیڈ پر لیٹا ہوا تھا جبکہ دریاب تیزی سے فاتینا کی ڈیوائیس سے ہاسٹل کا"

سارا نقشہ ریکارڈ کر کے ایک پیپر پر ساتھ ساتھ سکیچ بنا رہا تھا۔

وصی کی بات پر تیکھی نظر اس پر ڈالی۔

اس بکواس کا مطلب؟"لہجہ بھی تیکھا تھا۔ "

کچھ نہیں میرے یار تمہاری جانب تو یہ معاملہ ہو ہی نہیں سکتا۔۔تم تو ٹھہرے سدا کے بور انسان تمہیں کیا پتہ لطیف جذبات کا۔۔۔ہائے"

"ہائے میری بھابھی کی قسمت کس پتھر سے پھوٹ گئ۔

موبائل ہاتھ میں لیئے گیم کھیلتے وصی کی دہائیاں عروج پر تھیں۔

تم شاید کچھ دن پہلے کا میرا وہ سلوک بھول گ ئے ہو جو فاتینا کو میرا نمبر دینے پر میں نے تمہارا کیا تھا۔۔آج پھر رات ٹیرس پر گزارنی ہے"

تو آجا بیٹا تیری دہائیاں اور ٹھنڈی آہیں نکلواؤں"اس کی بات پر وصی کو لگا وہ اسکے زخموں پر نمک چھڑک رہا ہے۔

وہ کیسے بھول سکتا تھا جب اس نے دریاب کا نمبر فاتینا کو دیا اور اسکی کال آنے کے بعد دریاب نے اسے اوپر والے انکے سیکرٹ روم میں بلایا۔

کیا بات ہے"وصی اس بات سے بے خبر تھا کہ فاتینا نے دریاب کو کال کی ہے۔ "

یار میں نے ڈیوائیس پر ایک نمبر ٹریس کیا ہے ذرا چیک کر کے اسکی ساری لوکیشن تو پتہ کرو"دریاب کرسی پر بیٹھا ایک ٹانگ پر دوسری"

ٹانگ کو موڑ کر اسکا پاؤں رکھ کر جھلاتا ہوا بولا۔سیدھے ہاتھ سے کسی فائل پر کچھ لکھنے میں مصروف تھا۔

ڈیوائیس کی جانب اشارہ کرتے سر جھکائے ہاتھ تیزی سے چلاتے بولا۔

اوکے"وصی آرام سے آکر دوسری کرسی پر بیٹھا جو ڈیوائیس کے سامنے تھے۔ "

اسے لیپ ٹاپ سے ایک تار کی مدد سے اٹیچ کر کے جیسے ہی نمبر اوپن کیا تو وہ کافی جانا پہچانا لیا۔

آخری ہندسے دیکھ کر یکدم اسکے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔

تیزی سے اپنا موبائل نکال کر فاتینا کا نمبر ڈھونڈا تو ڈیوائیس پر آنے والا نمبر وہی تھا۔

اس نے تیزی سے تھوگ نکلی۔

کیا ہوا نمبر سمجھ نہیں آرہا کیا"دریاب نے اپنی ہلکی سی بڑھی ہوئ داڑھی پر ہاتھ پھیرتے تیکھی نظریں وصی پر جمی تھیں۔ "

وہ یار ایسا ہے کہ مجھے لگتا ہے میری یاداشت نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے"وصی کی بات پر وہ تیزی سے اٹھتا ہوا اسکی جانب بڑھا اور اسکی"

گردن پیچھے سے دبوچی۔

میرا نمبر تو نے کیوں دیا ہے"اسکی ہاتھ کی گرفت بڑھ رہی تھی۔ "

www.PakDigestNovels.com

گردن تو چھوڑ۔۔۔یار یہ زیادتی تھی کہ ایسی لڑکی جو تیرے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوبی ہوئی ہے میں اس سے اس قدر تیری اصلیت چھپاتا۔۔یہ میری نرم طبیعت کے خلاف تھا۔"اپنی گردن چھڑواتا وہ مسلسل صفائیاں دے رہا تھا۔

"بیٹا تیری نرم طبیعت کو میں تھوڑا اور نرم کرتا ہوں۔۔۔تونے دوست ہو کر غداری کی ہے چل باہر اب" کہتے ساتھ ہی کمرے کے ساتھ بنے ٹیرس کی جانب اسے لے جا کر تیزی سے دھکا دے کر اندر سے دروازہ بند کر لیا۔

"دروازہ کھول یار ٹھنڈ ہے باہر" وصی چلایا۔

"بیٹا شکر کر ابھی صرف ٹیرس پر نکالا ہے گھر سے باہر نہیں نکالا۔۔۔آج رات یہیں پر مچھروں کے ساتھ ٹھنڈ مین گزار" کہتے ساتھ ہی دریاب کمرے کی لائٹس آف کر کے دروازہ بند کرتا دریاب نیچے چلا گیا۔

اور وہ ساری رات وصی کو اس ٹیرس پر گزارنی پڑی۔

جس کے ساتھ نہ کوئی پلر تھا نہ پائپ کے جس کے ذریعے وہ نیچھے والے پورشن میں ہی جا سکتا۔

"اگر وہ نہیں بھولا تو اس وقت چپ کر کے سوجا" وصی کو یاد دلاتے بولا۔

"ریڈ کا کیا کرنا ہے" وصی نے اب کی بار سنجیدگی اختیار کی۔

"اب کل نہیں دو دن بعد کریں گے۔اماں کی طبیعت کچھ سنبھل جائے اور سر سے میں نے ابھی ڈسکس نہیں کیا کل کر لوں گا تو آسانی ہو جائے گی" دریاب نے اگلا لائحہ عمل طے کیا۔وہ ریڈ جو انہیں کل کرنا تھا اب مریم کی حالت کے باعث دو دن کے لئیے ملتوی کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد کام بند کر کے دریاب اٹھا اور تیزی سے جو گرز اور جیکٹ پہن کر اپنا موبائل پاکٹ میں رکھتا کہیں جانے کے لئیے تیار کھڑا تھا۔

"لئے لئے قیدی کی ملاقات کا ٹائم ہو گیا ہے" وصی اسے چھیڑے بنا نہیں رہ سکا۔

"کب وہ لمحہ آئے گا جب تمہاری بکواس ہمیں سننے کو نہ ملے۔" دریاب بے تاثر لہجے اور چہرے کے ساتھ والٹ چیک کر رہا تھا۔

"ڈیٹ پے جا رہا ہے" وصی پھر شرارتی لہجے میں بولا۔

"اس آتش فشاں کے ساتھ۔۔۔ابھی میرا دماغ اتنا خراب نہیں ہوا" دریاب اپنی مسکراہٹ چھپا کر بولا۔

"ویسے تمہیں عشقیہ جاسوس ہونا چاہئیے۔۔۔اس میں تم خوب ترقی کر سکتے تھے" دریاب نے اسکے کندھے پر دھپ لگاتے ہوئے کہا۔

"بیٹا لاکھ دامن بچاؤ صاف سمجھ آ رہی ہے کہاں جا رہے ہو" وصی بھی ہار نہیں مانا۔

"ویسے تم اگر کبھی اسکے ساتھ ڈیٹ پر جا بھی نہیں سکتے۔کوئی بھروسہ نہیں کوئی بات اسے ناگوار گزری اور ایک کک سے تمہاری سیوا ہو گئی" وصی نے پھر اسی بات کا حوالہ دیا جس سے دریاب انتہائی چڑتا تھا۔

www.PakDigestNovels.com

بیٹا تم اپنی خیر مناؤ اب کہیں ایک کک تم مجھ سے نہ کھا لینا" دریاب نے اسکے ہاتھ سے موبائل چھین کر اسکی گیم بند کرتے ہوئے کہا۔ "

خود تو دفع ہو رہا ہے میری گیم کیوں بند کی ہے" وصی چلایا۔ "

وہ کچھ بھی کہے بنا ایک شرارتی مسکراہٹ اس پر اچھالتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

اس کا رخ واقعی ہاسپٹل کی جانب تھا۔

سبطین کا میسج آیا تھا اور انہوں نے اسے آنے کو کہا تھا۔

جونہی وہ ناک کر کے کمرے میں داخل ہوا نظر سامنے بیٹھے سبطین پر پڑی۔ جو شاید گھڑی دیکھتے اسی کا انتظار کر رہے تھے۔ کمرے میں ایک جانب جاء نماز بچھائے فاتینا نوافل پڑھنے میں مصروف تھی۔

"آؤ دریاب"

انہوں نے اسے اندر آتے دیکھ کر کہا۔

یار مجھے ایمرجنسی میں جانا ہے۔ ایک کام ادھورا چھوڑ کر آیا ہوا ہوں تم تو جانتے ہو نا" وہ جانتا تھا کہ آجکل وہ سرحد پر گئے ہوئے تھے۔ "

وہاں سے ملک دشمن عناصر کے ایک گروہ کے پیچھے لگے ہوئے تھے۔ جن میں سے کچھ کو تو پکڑ لیا تھا اور کچھ کو پکڑنا ابھی باقی تھا۔

مریم کی طبیعت خراب نہ ہوتی تو انہوں نے ہفتے بعد مشن پورا کر کے آنا تھا۔

جی سر کوئی ایشو نہیں آپ ریلیکس ہو کر جائیں میں یہاں سب سنبھال لوں گا مگر آپ سے کچھ ڈسکس کرنا تھا اگر آپکے پاس ٹائم ہو تو"""

اس نے انکے ساتھ صوفے پر بیٹھتے اجازت مانگی۔

ہاں ہاں ضرور" اجازت ملتے ساتھ ہی اس نے دو دن بعد کیئے جانے والے ریڈ کی تفصیلات بتائیں۔ "

گریٹ یار ضرور یہ سب کرو اور ہاں اس سب میں کچھ پولیس آفیسرز بھی انوالو ہیں انکی ڈیٹیل میں کل تمہیں پہنچاؤں گا۔ انہیں بھی" انڈر گراؤنڈ کروانا ضروری ہے۔ کیونکہ تمہاری اس حرکت کے بعد وہ محتاط ہو کر ہو سکتا ہے اس علاقے سے بھاگنے کی کوشش کرے۔ اور وہ پولیس آفیسرز اسکی پوری مدد کریں گے۔ اسی وجہ سے یہ لوگ ایسے اداروں کے لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کرتے ہیں کہ پھر بھاگنے میں انہیں آسانی ہوتی ہے۔ نہ اداروں پر کوئی شک کرتا ہے اور نہ یہ لوگ پکڑے جاتے ہیں۔ مگر یہ بات نہیں جانتے کہ ہم جیسے انہی کو سیدھا کرنے کے لئیے بیٹھے ہیں۔ بہر حال بیسٹ آف لک۔۔۔ اب مجھے اجازت دو" کہتے ساتھ ہی وہ کھڑے ہوئے دریاب بھی کھڑا ہو کر ان سے بغلگیر ہوا۔

ابھی یہ بہت بھری بیٹھی ہے تمہیں پہلے ہی باخبر کر رہا ہوں تاکہ اس سے نپٹنے کی تدبیریں تم سوچ لو۔" شرارت سے کہتے وہ اس سے "

الگ ہوئے۔

ڈونٹ وری سر آئم ایکسپرٹ ان ہینڈلنگ سٹورمز "اسکی بات پر انہوں نے قہقہہ لگایا۔ "

بٹ شی از آ تھنڈر سٹورم۔۔بی کیر فل مائی چائلڈ "انہوں نے ہنستے ہوئے کہا۔"

کوئی اور بھی میری تعریف رہ گئی ہے تو وہ بھی کر دیں۔ حسرت نہ رہ جائے کوئی "وہ جو نوافل ختم کر کے تسبیح پڑھتی بھی اپنی تیز سماعت "کے باعث انکی سرگوشیاں سن رہی تھی جائے نماز تہہ کرتی چیخ کر بولی۔

بھئی اب یہ معاملات تم دونوں خود حل کرو "سبطین نے دونوں ہاتھ اٹھاتے دروازے کی جانب جاتے کہا۔"

ہاں آپ تو بی جمالو کا رول پلے کر کے جا رہے ہیں۔واپس آئیں ذرا یہ جو محبتیں آپ دوسروں پر لٹا رہے ہیں نا سب کا حساب مجھے دینا "ہو گا "وہ سینے پر ہاتھ باندھتے انہیں گھورتے ہوئے بولی۔

دریاب نے ایک نظر اس پر ڈالی جو نجانے کب اسکی خواہش بنی وہ نہیں جانتا تھا۔ہاں مگر اسے ابھی یہ سب باور نہیں کروانا تھا۔

ٹیڑھے لوگوں کو سیدھا کرنے کے لیئے ٹیڑھی تدبیریں ہی کرنی پڑتی ہیں۔

سبطیں کچھ بھی کہے بنا چلے گ ئے۔

اب فاتینا کی غصیلی نظروں کا رخ دریاب کی جانب تھا۔

جو خاموشی سے صوفے پر بیٹھا مریم کی فائل کو اسٹڈی کر رہا تھا۔

مگر اس بات سے اچھی طرح واقف تھا کہ دو شعلے برساتی نظروں کی زد میں ہے۔

آپ جا سکتے ہیں یہاں سے میں اماں کا خیال اچھے سے رکھ سکتی ہوں "آخر جب کچھ دیر تک وہ اسکی جانب متوجہ نہ ہوا تو فاتینا کو اسے خود "مخاطب کرنا پڑا۔وہ کوئی ایسا موقع ہی نہیں دے رہا تھا کہ وہ اسے الجھتی اور اپنا غصہ باہر نکالتی۔

یو آر ناٹ مائی باس۔۔۔ میرے باس مجھے جو ڈیوٹی دے چکے ہیں وہ مجھے ہر حال میں پوری کرنا ہے۔اگر آپ کو میری موجودگی سے کوئی "پرابلم ہے تو آپ گھر جا سکتی ہیں میں یہاں تب تک رہوں گا جب تک اماں کو ڈسچارج نہیں کر دیا جاتا "اس نے نہایت ٹھہرے ہوئے لہجے میں نظریں فائل سے ہٹائے بغیر کہا۔

اماں ؟؟؟۔۔۔ایکسکیوزمی آپکی اماں نہیں ہیں "وہ تو اسکا ٹکا سا جواب سن کر غصے سے بے حال ہو گئی اور اس پر اسکی ماں کو اماں بھی کہا جا رہا "تھا۔

آپکا نام لکھا ہوا ہے کیا ان پر مائیں سب کی ہی مائیں ہوتی ہیں۔۔اور میرا تو ان سے ایک اور بھی اہم رشتہ جڑ چکا ہے "اسے سرد نظروں سے "کہتے آخری بات پر اسکی آنکھوں میں شرارت جھلملائی۔

www.PakDigestNovels.com

اس رشتے کو میں کبھی نہیں مانوں گی۔۔۔ دھوکے سے کبھی کوئی رشتہ نہیں بنتا" غصے سے کہتی وہ اٹینڈنٹس والے بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی۔ "

آپکے ماننے نہ ماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ اس رشتے کو تو آپ کسی بھی عدالت میں چیلنج نہیں کر سکتیں۔۔۔ "اس نے رسانیت سے کہتے اٹھ کر فائل واپس اسکی جگہ پر رکھی۔

صوفے پر بیٹھ کر موبائل آن کر لیا۔

بہت بڑی غلط فہمی میں ہیں آپ۔۔ جس کاغذ کو آپ اتنی اہمیت دے رہیں وہ میرے لیئے محض ایک کاغذ ہی ہے "اس نے اچھی طرح اسے جتایا۔

آپ سے رشتے کی تو میں نے بات کی ہی نہیں میں نے تو اماں سے رشتہ جوڑنے کی بات کی ہے۔ اور یہ رشتہ انہوں نے مجھے بیٹا کہہ کر جوڑ لیا تھا۔۔ نکاح کو تو میں بیچ میں لایا ہی نہیں۔ "کہتے ساتھ ہی اس نے کانوں میں ہینڈ فری لگا کر گویا فاتینا کو خاموش رہنے کا سگنل دیا۔

ہمم اس نے خواہش کی ہو گی مجھ سے شادی کی ہو ہی نہیں سکتا۔۔ سڑیل۔۔ اکڑو کہیں کا۔۔۔ چاچو نے یقیناً جھوٹ بول کر اس کو ڈیفینڈ کیا ہے "اسکی سرد مہری پر فاتینا نے دل میں سوچا۔

ہے کیا یہ۔۔۔ "تلملاتے ہوئے اس نے سوچا۔ اسے دیکھا جو پرسکون آنکھیں بند کیا صوفے پر نیم دراز تھا۔ پھر خاموشی سے تسبیح کا ورد کرنے لگی۔ مگر اندر سے کھول رہی تھی۔

رات میں کس وقت اسکی آنکھ لگی وہ نہیں جانتی تھی۔

صبح جب آنکھ کھلی تو دریاب کو مریم کو ناشتہ کراتے دیکھا۔

اٹھ کر بیٹھی۔

کیسی ہیں اماں "بے اختیار ماں کے قریب آئی۔ "

ٹھیک ہوں میری جان۔۔ سب کو زحمت میں ڈال دیا۔ "انہوں نے دریاب کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "

اب آپ اجنبیوں والی باتیں کریں گی تو میں چلا جاؤں گا۔ میری اماں جب سے ہمیں چھوڑ کر گئیں تھیں۔ تب سے احساس ہوا کہ مائیں واقعی میں دنیا میں آپکا سب سے بڑا آسرا ہوتا ہے۔ کہیں بھی ہوں کسی بھی مصیبت میں ہوں وہ اپنی اولاد کے ہر درد سے آشنا ہو جاتی ہے۔ انکے جانے کے بعد تکلیفوں پر صبر خود بخود آ جاتا تھا۔

مگر جب سے آپ سے ملا ہوں ایسا لگتا ہے اماں پھر سے میرے پاس آ گئیں ہیں۔ اب آپ ایسی باتیں کر کے میری فیلنگز کو ہرٹ کر رہی ہیں "اس نے مصنوعی ناراضگی کا مظاہرہ کیا۔

فاتینا تو اسکے انداز دیکھ دیکھ کر غش کھا رہی تھی۔

یا اللہ کس قدر ڈرامے باز ہے" خشمگیں نظروں سے اسے گھور رہی تھی جو اب اماں کو دوائیں کھلا رہا تھا۔ "

فاتینا کے غصے کا گراف اسکے فون کی بیل نے کم کیا۔

ہیلو" دوسری جانب مزنی تھی۔ "

تم یونیورسٹی کیوں نہیں آئیں" اس نے فاتینا کی ہیلو سنتے ہی پوچھا۔ "

یار اماں کی طبیعت ٹھیک نہیں ہاسپٹلائزڈ ہیں" فاتینا کمرے میں بنی کھڑکی کے قریب کھڑی ہوتے ہوئے بولی۔ "

اوہ کیا ہوا انہیں" اس نے تشویش سے پوچھا۔ "

فاتینا نے مختصراً بتایا۔

اوکے میں شام میں دیکھنے آؤں گی" مزنی کی بات پر وہ یکدم پریشان ہوئی۔ "

دریاب کی موجودگی کا کیا جواز پیش کرتی۔ پھر یہ سوچ کر مطمئن ہو گی کہ کہہ دے گی میرے چاچو نے کہا ہے۔ مزنی یہ تو جانتی تھی کہ دریاب اسکے چاچو کے انڈر کام کرتا ہے۔

خود کا مطمئن کر کے مزنی کو خدا حافظ کر کے وہ واس روم کی جانب بڑھ گئ۔

دریاب کو مکمل طور پر اب نظر انداز کیا۔

باہر آئ تو ساشا اور طحہ آ چکے تھے۔

ساشا ناشتہ لے آئ تھی۔

فاتینا مزے سے اس سے باتیں کرتی ناشتہ نکال کر کھانے لگی۔ مریم نے دیکھا کہ دریاب کو ناشتہ کرنے کا ساشا نے کہا ہے جبکہ جسے ان نزاکتوں کا خیال کرنا چاہئیے تھا وہ مزے سے کھانے میں مصروف تھی۔

انہیں سخت طیش آیا۔

فاتی دریاب کو چائے دو بیٹا" نحیف آواز میں بھی انہوں نے کٹیلے لہجے میں کہا۔ "

فاتینا جو کہ ساشا کے ساتھ صوفے پر بیٹھی تھی ایسی نظروں سے مریم کو دیکھنے لگی جیسے انہوں نے کوئ بہت انوکھی بات کر دی ہو۔ جبکہ اٹینڈینٹ بیڈ پر بیٹھا ہوا دریاب فاتینا کی شکل دیکھ کر بمشکل اپنا قہقہہ روک پایا۔

مجھے کہا ہے اماں" بے یقینی سے پوچھا"

نہیں تو کیا تیرے فرشتوں کو کہا ہے" انہوں نے ناگواری سے اسے دیکھا۔ "

www.PakDigestNovels.com

فائینا نہیں چاہتی تھی کہ اماں دریاب کے سامنے اب اسکی مزید عزت افزائی کریں۔ لہذا خاموشی سے اٹھی

کوئی بات نہیں اماں میں لے لیتا ہوں" فائینا کے خطرناک تیور دیکھ کر دریاب کو گمان گزرا کہ کہیں چائے اسکو دینی کی بجائے فائینا اسکے" اوپر ہی نہ گرادے۔

"رہنے دو تم۔۔۔اسے کچھ اپنی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئیے"

دعا کریں کہیں احساس ہو ہی نہ جائے" فائینا نے دریاب کو گھوری ڈالی۔ "

ساشا اور طحہ بھی اسکے تیور دیکھ کر محظوظ ہو رہے تھے۔

تھرمس مریم کے قریب رکھے سائیڈ ٹیبل پر پڑا تھا۔

فائینا رخ موڑ کر کھڑی ہو گئی۔ کپ میں چائے انڈیلتے وہ اپنے اندر کی کھولن کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر کچھ ایسا کرنے کی شدت سے خواہش ابھری کہ دریاب کو ساری عمر اس کک کی طرح یہ چائے بھی یاد رہ جائے۔

یکدم اسی ٹیبل پر رکھی کالی مرچ کی بوتل پر نظر پڑی جو ساشا ابلے انڈوں پر ڈالنے کے لئیے لائی تھی۔

فائینا کی آنکھوں کی چمک بڑھی۔

آہستہ سے اسے اٹھا کر اتنا چھڑکا کہ کچھ دیر تک تو دریاب کے کانوں سے یقیناّ "دھوئیں نکلنے والے تھے۔

خاموشی سے چمچ چلاتے وہ سیدھی ہوتی کپ لئیے دریاب کی جانب بڑھی جو اب طحہ سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔

فائینا نے کپ آہستہ سے اسکے سامنے رکھا اور واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔

دریاب کو حیرت تو ہوئی مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس خاموشی کے پیچھے واقعی ایک طوفان تھا۔

آہستہ سے اس پر ایک نظر ڈال کر اس نے چائے کا کپ تھام کر پہلا گھونٹ لیا ہی تھا کہ مرچیں سیدھا گلے میں لگی۔

آنکھوں سے شدید ترین پانی نکلنے لگا اور کچھ دیر تو وہ مسلسل کھانستا رہا۔

کیا ہو گیا ہے یار" طحہ، ساشا اور مریم بھی پریشان ہو گئے۔ "

دریاب کو اتنی شدید کھانسی چھڑی کے وہ کچھ بول بھی نہیں پا رہا تھا۔

اب چائے اچھی ہونے کا یہ مطلب تھوڑی ہے بندہ اتنا بے اختیار ہو کر پیئے کہ سیدھی گلے میں ہی جا پھنسے" فائینا نے بھول پن سے جو طنز" کیا وہ دریاب کو اچھی طرح سمجھ آگیا تھا۔

اس نے ایک کڑی نگاہ اس پر ڈال کر کھانسی کو کنڑول کیا۔

ساشا نے پانی کا گلاس پلایا جسے وہ غٹا غٹ پی گیا مگر جلن تھی کہ ابھی تک کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

فاتینا اپنی کامیابی پر بے حد خوشی تھی مگر ظاہر نہیں کیا۔

ایک گھونٹ اور لے لیں میٹھی چائے سے ذرا افاقہ ہو گا "ایک اور لقمہ دیا۔ "

دریاب اسے گھور کر مریم کی جانب دیکھ کر "ابھی آئے" کہہ کر باہر نکل گیا طحہ بھی اسکے پیچھے چلا گیا۔

فاتی تونے کچھ ڈالا ہے چائے میں "وہ بھی اسکی اماں تھیں۔ کیسے نہ جانتیں انہیں۔ "

افوہ اماں آپ تو سوتیلوں والا سلوک کر رہی ہیں۔ ایک تو شرافت سے انہیں چائے پیش کر دی اس پر بھی شک کر رہی ہیں۔ بھلائی کا کوئی" زمانہ نہیں "فاتینا نے جذباتی تقریر جھاڑی۔

دو دن بعد جیسے ہی مریم کو ڈسچارج کروا کر لائے اسی رات ان چاروں نے ہاسٹل میں ریڈ کرنا تھا۔

رات ڈیڑھ بجے وہ چاروں خاموشی سے گاڑی میں نکلے۔ وہ گاڑی اسی دن وصی اپنے ایک دوست سے جعلی نمبر پلیٹ لگوا کر لے کر آیا تھا۔

چاروں اس وقت سیاہ یونیفارم میں سیاہ ہی ماسک چہرے پر چڑھائے ہوئے تھے جن میں سے انکی صرف آنکھیں اور ناک دکھائی دے رہے تھے۔

ہاسٹل کے قریب پہنچ کر انہوں نے گاڑی گھنی باڑھ کے پیچھے کھڑی کی جہاں سے کوئی انہیں دیکھ نہ سکے اس جانب اندھیرا ابھی اچھا خاصا تھا۔

وہ چاروں درختوں کے ساتھ ساتھ ہوتے اندر کی جانب بڑھ رہے تھے۔

چاروں کے ہاتھوں میں چھوٹے موذر اور کندھوں پر کیلیبر رائفل لٹکی ہوئی تھی۔

دبے پاؤں وہ ہاسٹل کی دیوار پھلانگ کر دوسری جانب کودے۔

لڑکیوں کی جانب والا حصہ تھا لہذا پکڑے جانے کا انہیں اس طرح سے ڈر نہیں تھا اور نہ زیادہ لوگوں سے مڈبھیڑ ہونے کا۔

دریاب انہیں اشاروں سے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

کہ یکدم اسے ایک جانب سے کوئی سایہ اپنے قریب آتا محسوس ہوا۔

وہ ابھی ہاسٹل کے گراؤنڈ میں موجود تھے جہاں بہت سے درخت موجود تھے۔

وہ چاروں درختوں کے پیچھے ایسے چھپ کر کھڑے ہوئے کہ کوئی انکی موجودگی کا گمان نہیں کر سکتا تھا۔

جونہی وہ سایہ دریاب کے قریب آیا دریاب نے ہاتھ بڑھا کر اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی جانب کھینچا۔

اور جیسے ہی دوسرا بازو بڑھا کر اسکے گرد لپیٹا اسے احساس ہوا کہ یہ نسوانی وجود ہے۔

اس وجود نے ایک کہنی دریاب کے پیٹ میں مارنی چاہی اگر وہ چکنا نہ ہوتا تو یقیناً وہ کہنی اسکے پیٹ میں بری طرح لگ جاتی۔

دریاب نے تیزی سے اسے سامنے کرتے اسکے چہرے سے ماسک اتار کر نظر ڈالی تو وہ کوئی اور نہیں فاتینا تھی۔

"یہاں کیا کر رہی ہیں" وہ سرگوشی نما آواز میں غرایا۔

"جو آپ کر رہے ہیں" وہ بے نیازی سے بولی۔

"ہم تو اپنے مشن پر آئے ہیں" لہجہ ہنوز سخت تھا اور فاتینا کے کندھوں پر رکھے ہاتھ بھی ہٹ چکے تھے۔

"میں بھی اپنے مشن پر آئی ہوں" وہی خود سر انداز۔

"آپ ابھی اور اسی وقت واپس جائین کوئی مشن نہیں ہو رہا آپکا یہاں" وہ پھر غصے سے بولا۔

"ارے واہ ایسے ہی چلی جاؤں دہی لینے آئی ہوں کیا کہ نہیں ملا تو چلی جاؤں۔ آپ اپنا کام کریں اور مجھے اپنا کام کرنے دیں" وہ دریاب کی کسی بھی بات کو خاطر میں لائے بنا بولی۔

"آپکو سر نے بھیجا ہے؟" اب کی بار اس نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔

"اتنے چہیتے نہیں آپ کہ آپکی جان کی حفاظت کے لئیے وہ میری جان کو مصیبت میں ڈال دیں۔ اپنا کام کریں" فاتینا تو پروں پر پانی نہیں پڑنے دے رہی تھی۔

وہ تینوں بھی آہستہ سے نکل کر انکی جانب آگئے۔

دریاب اسے ایک جانب بنی باڑھ کی جانب ہاتھ پکڑ کر تیزی سے لے گیا جہاں سے کوئی ان سب کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"آپ ابھی جس بھی مشن پر ہیں وہ ختم کریں اور یہاں سے جائیں۔ اور اگر آپ نے میری بات نہیں سنی پھر چاہے جو مرضی ہو آپکے ساتھ کسی بھی خطرے کی حالت میں میں یا ہم میں سے کوئی آپکو نہیں بچائے گا" دریاب دانت کچکچا کر بولا۔ اس قدر زچ کر رہی تھی وہ۔

"مجھے آپ سے ایسی کوئی امید بھی نہیں اور یاد رکھیں اگر حیدر بن کر بات کر رہے ہیں تو میں حیدر سے بات کرنا پسند نہیں کرتی اور اگر دریاب بن کر بات کر رہے ہیں تو دریاب اجنبیوں سے بات نہیں کرتا اور میں اجنبی ہی ہوں آپکے لئیے۔۔ انجوائے یور مشن: کہتے ساتھ ہی اسکے ہاتھ سے ماسک لے کر منہ پر چڑھاتے ساتھ ہی وہ تیزی سے ایک جانب لگے پائپ کی مدد سے اوپر کی منزل کی جانب بڑھنے لگی۔ بالکل ایسے ہی جیسے وہ لوگ اپنی ٹریننگ کے دوران چھپکلی کی مانند پائپوں پر چلنے کا انداز اپناتے تھے۔

دریاب نے اپنے دماغ کو بمشکل ٹھنڈا کیا اور سر جھٹک کر پھر سے سب کو لئیے اندر کی جانب بڑھنے لگا۔

اندر جاتے ساتھ ہی اس نے وصی کو مین سوئچ بورڈ کی جانب بھیجا۔ خود وہ نشہ آور ادویات کے اسٹور کی جانب بڑھا جبکہ طحہ اور حذیفہ کو

www.PakDigestNovels.com

اس نے اسلحے کے اسٹور کی جانب بھیجا۔

یہ سب کمرے عمارت کے پچھلی جانب سیڑھیوں سے ہو کر جاتے تھے۔

وہ سب دبے قدموں بڑھ رہے تھے۔

جیسے وہ تینوں کمروں کی جانب پہنچے، دریاب نے مائیکروفون پر وصی کو لائٹس بند کرنے کا کہا۔

جیسے ہی ہاسٹل کی لائٹ بند ہوئی وہ سب تیزی سے اپنا اپنا کام کرنے لگے۔

دریاب نے اپنے ساتھ لائے ہوئے ایک بیگ نما شاپر میں تقریباً ساری ادویات ڈال کر اسے لیئے باہر کی جانب بڑھا۔

اسی طرح حذیفہ اور طحہ نے زیادہ سے زیادہ اسلحہ لے کر اپنے ساتھ لائے ہوئے بیگز میں ڈالا اور کچھ وہیں رہنے دیا۔

یہ دریاب کا آئیڈیا تھا کہ اسلحے کی زیادہ تعداد کو لے کر غائب ہو جانا بھی اپنے دشمنوں کو الرٹ کرنے کے لیئے کافی تھی۔

لائٹ بند ہوتے ساتھ ہی سوئے ہوئے چوکیداروں نے دس منٹ لیئے جاگنے میں اتنی دیر میں وہ لوگ تمام بیگوں کو گاڑی تک باآسانی پہنچا چکے تھے۔

آہستہ مگر چیتوں سے زیادہ تیز رفتاری تھی ان میں۔

آخری بیگ پکڑتے ساتھ ہی دریاب نے وصی کو لائٹ آن کرنے کا میسج دیا تب تک وصی مین سوئچ تک آنے والے دو لوگوں کو پار لگا چکا تھا۔

جیسے ہی وہ لوگ باہر کی جانب لپکے تین لوگ جو کہ پولیس کی وردی میں تھے وہ انکے سایوں کو تو نہ دیکھ سکے مگر چھت سے پائپ پر آنے والے فاتینا کے سایے کو دیکھ کر تیزی سے اسکی جانب لپکے۔

اس سے پہلے کہ حذیفہ ان تینوں کی جانب بڑھتا جو فاتینا کی جانب بڑھ رہے تھے، دریاب نے حذیفہ کا بازو پکڑ کر واپس کھینچا۔

تم لوگ جاؤ اسے میں لے آؤں گا" اس نے بھنچے لہجے میں کہا۔ "

مگر یار وہ اسے " وصی نے بھی کہنا چاہا"

کچھ نہیں ہوتا اسے اتنی آسانی سے وہ کسی کے قابو آنے والی نہیں۔۔۔ ابھی تینوں کو ناکوں چنے چبوا دے گی۔ تم لوگ جاؤ بس" اس کے " لہجے میں فاتینا کا ذکر کرتے ہلکا سا تفاخر بھی تھا۔

وہ تینوں تیزی سے دبے قدموں باہر کی جانب لپکے اور دریاب ایسے رخ پر باڑھ کے ساتھ بیٹھ گیا جہاں وہ ان تینوں کو دیکھ سکتا تھا مزے سے جیکٹ سے چاکلیٹ نکالتے اسکا ریپر اتارتے وہ اپنی شیرنی کو دیکھنے لگا۔

ایسے ہی تو اسکا دل فاتینا کے لیئے خواہش مند نہیں ہوا تھا۔

www.PakDigestNovels.com

مائی فائٹر جیٹ "وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا جو نڈر انداز میں ان تینوں کو اپنی جانب بڑھتا ہوا دیکھ رہی تھی۔ "

کون ہو تم "ان میں سے ایک چلایا اور باقی دونوں نے اس پر اپنی اپنی بندوقیں تانیں۔ "

تمہاری سوتیلی ماں "غراہٹ لیئے نسوانی لہجے نے ان تینوں کو حیران کیا اور وہ ایک لمحہ ہی فاتینا کے لیئے ان پر حاوی ہونے کے لئے کافی" تھا۔ جھکر کر ایک ٹانگ کو تیزی سے گھماتے اس نے بندوق تانے دونوں بندوں کو ایک ہی جھٹکے میں گرا دیا۔ تیسرا اچانک ہونے والے حملے کے زیر اثر تھا۔

فاتینا کے گلوز والے ہاتھوں نے تیسرے کو قابو کر کے اسکی گردن کو جھٹکا دیا۔

دریاب جو اسکے تکیے کلام سے محظوظ ہوتا تھا" گردن اڑا دوں گی "آج اسکو حقیقت میں اپنا کہا پورا کرنے پر دیکھتے گنگ رہ گیا۔

یہ تو واقعی گردن اڑا دیتی ہے "دل میں سوچتے اس سے اپنی حیرت اور مسکراہٹ دونوں چھپانا مشکل ہو رہا تھا۔ "

جو باقی دو دہائیاں دے رہے تھے ان میں سے ایک نے یک لخت فاتینا کے نقاب پر حملہ کیا اور جیسے ہی وہ ہٹا اسکے گھنے بال اس بندے کے قابو آگ ئے۔

فاتینا اس حملے کے لیئے تیار نہیں تھی۔

دریاب سے اب خود کو روکنا مشکل ہو گیا اس نے اپنی موذر سے اس بندے کے ہاتھ کا نشانہ لیتے فائر کیا نہ صرف اسکا ہاتھ زخمی ہوا بلکہ اس کا دوسرا ساتھی تیزی سے بھاگ گ ئے۔

دریاب بھاگتا ہوا فاتینا کے قریب آکر اسکا ہاتھ تھام کر ایک سمت دوڑنے لگا۔

کس چیز پر آئی ہو "بھاگتے ہوئے پوچھا۔ "

گاڑی پر وہاں درخت کے نیچے کھڑی ہے "اس نے بھی تیزی سے ایک سمت اشارہ کر کے جواب دیا۔ "

دریاب نے اسی سمت دوڑ لگائی۔

فاتینا نے تیزی سے ایک ہاتھ سے گاڑی کی چابی نکال کر دریاب کو پکڑائی

گاڑی کے قریب پہنچتے ہی جلدی سے دریاب نے گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھتے ساتھ ہی فاتینا کے لیئے فرنٹ ڈور اوپن کیا اور اسکے بیٹھتے ہی تیزی سے گاڑی ریورس کر کے مین روڈ پر ڈالی۔

ایک ہاتھ سے اپنا ماسک اتارا۔

آج ثابت ہو گیا کہ لڑکیاں زندگی میں کچھ نہیں کر سکتیں۔۔ جتنی مرضی ٹریننگز لے لیں رہتی وہ لڑکیاں ہی ہیں "دریاب نے جان بوجھ" کر اسے چھیڑا۔ جانتا تھا کوئی تیکھا جواب آئے گا مگر وہ اس سے جان بوجھ کر ہونے والی تکرار کا عادی ہو چکا تھا اب تو وہ اس کا تلملانا اور بھی

انجوائے کرتا تھا۔

کوئ تو تھی جو اسے جواب دیتی تھی۔اسکی خوبصورتی،اسکی وجاہت اور اپنے درمیان بنے خوبصورت اور نازک رشتے کو خاطر میں لائے بنا اس سے الجھتی تھی۔

لڑکیاں سب کچھ کر سکتی ہیں میاماسک وہ نہ اتارتا تو چھوڑنا اسے بھی نہیں تھا میں نے۔"اپنے گلوز اتارتے وہ غصے سے بل کھاتے بولی۔ "

یہ بال مصیبت نہ راستے میں آتے تو ان گیدڑوں کو پچھاڑ کر ہی آنا تھا آج"اس نے غصے سے اپنے بالوں کو سمیٹتے ہوئے کہا۔ "

اب تو اماں جتنا مرضی غصہ کریں انہیں کٹوا کر دم لوں گی"وہ جیسے یہ فراموش کر چکی تھی کہ اسکے ساتھ دریاب بیٹھا ہے۔خود سے "بڑبڑائ۔

خبردار انہیں ہاتھ بھی لگایا"یکدم دریاب کے سخت لہجے پر اس نے کچھ حیرت سے اس سڑیل کو دیکھا۔ "

میرے بال میری مرضی اور آپ کس خوشی میں وہاں رہ گ ئے تھے۔ہیرو بننے کی بڑی ناکام کوشش کی ہے آپ نے میں ہرگز" امپریس نہیں ہوئ"اب دریاب کی شامت آچکی تھی

مجھے بننے کا شوق بھی نہیں اللہ نے ہیرو بنا کر بھیجا ہے"اس نے کندھے اچکاتے فاتینا کو چڑایا۔ "

فاتینا نے ایسے سر ہلایا جیسے کہہ رہی ہو اب اس خوش فہمی پر کیا جواب دوں۔

آپ کرنے کیا آئیں تھیں یہاں"وہ بات جو کب سے دریاب کے دماغ میں گھوم رہی تھی آخر وہ پوچھ ہی بیٹھا۔ "

آپ سے مطلب"وہ جانتا تھا کہ وہ اب تک اس سے اپنی اصلیت چھپانے پر ناراض ہے۔۔"

لوگ اپنی بات پر قائم بھی نہیں رہ سکتے۔۔۔مجھے نہ بچانے کی دھمکی دی جارہی تھی اور پھر بچانے بھی پہنچ گ ئے۔۔"وہ دریاب پر گہرا" طنز کرتے ہوئے بولی۔

دریاب اسکی بات پر بمشکل اپنی مسکراہٹ روک پایا۔

شیرنی اکیلی جنگل میں کچھ نہیں کر سکتی۔۔بے شک وہ شیر کے لئیے شکار ڈھونڈ کر خود لاتی ہے اسکے باوجود جنگل میں حکمرانی کے لئیے" اسے شیر کی ضرورت ہوتی ہے۔اسی خیال سے بچالیا۔ویسے بھی میں بہت نرم دل انسان ہوں۔۔لوگوں کو مصیب میں دیکھ کر مدد کے لئیے پہنچ جاتا ہوں چاہے وہ لوگ مجھ سے بات بھی کرنا پسن نہ کریں۔مگر میرے پروفیشن نے مجھے یہی سکھایا ہے کسی کی مدد کرتے وقت ذاتی ایشوز کو بیچ میں نہیں لانا بس مدد کرنی ہے"دریاب نے شرارت سے کہتے اسے تفصیلی جواب دیا۔

آئندہ ایسی کوئ کوشش مت کیجئیے گا مجھے آپ سے مدد لینا بھی پسند نہیں"پھر سے غصے میں بولی۔ "

اتنی آسانی سے وہ اسے کیسے معاف کر دیتی جب تک وہ اپنی اصلیت چھپائے جانے پر اس سے معافی نہ مانگ لیتا۔

فاتینااب اتنی بھی تمہارے عشق میں پاگل نہیں 'دل میں سوچا '

یور ریکوئسٹ ہیز ریجکٹڈ" وہ بھی دریاب تھا اسے غصہ دلانا اس کا فرض تھا۔ "

ریکوئیسٹ کس نے کی آپ سے۔۔۔انہوں۔۔۔۔۔۔اپنے آپکو طرم خان سمجھنا چھوڑ دیں" وہ غصے کی زیادتی سے ایک ایک لفظ چبا کر بولی۔

رئیلی۔۔حالانکہ کسی نے مجھے کہا تھا کہ وہ میری بہت بڑی فین ہیں۔۔اب کوئی لڑکی ایسی بات کرے اور میں پھر بھی خود کو طرم خان نہ سمجھوں تو یہ تو میرے اپنے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہوگی" وہی ہوا جس کا فاتینا کو ڈر تھا وہ اسکی باتوں کو اب اسی پر لوٹا رہا تھا۔

میرا آئیڈیل کم ظرف انسان نہیں تھا جو دوسروں کو انہی کی انجانے میں کہی جانے والی باتیں لوٹا کر مزے لیتے ہیں۔۔ صحیح کہتے ہیں" لوگ۔۔۔انسانوں کو پہچاننا دنیا کا سب سے مشکل کام ہے اور مجھے افسوس ہے کہ میں نے نہ صرف پہچاننے میں غلطی کی بلکہ جلد بازی بھی کرگئی" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

اب کی بار دریاب کو اپنا مذاق سیریس ہوتا لگا۔

وہ اسے کبھی بھی ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا مگر اسے لگا وہ اب کی بار ہرٹ ہوئی ہے۔

آپ کو اپنی اصلیت نہ بتانے کی وجہ۔۔"اس نے کچھ سوچتے بات کلئیر کرنی چاہئیے مگر فاتینا اسکی بات کاٹ گئی۔ "

مجھے نہ آپ میں انٹرسٹ ہے اور نہ اب اس بات میں انٹرسٹ ہے کہ آپ نے اپنی اصلیت چھپا کر میرے بہت پاکیزہ خیالات کا مذاق" اڑایا۔۔کسی بھی وضاحت کی مجھے کوئی ضرورت نہیں اور نہ اب اس سے کوئی فرق پڑتا ہے" اپنی بات کہہ کر اس نے چہرہ دوسری جانب کر لیا۔

دریاب کو صورتحال کے اتنا سنگین ہونے کی امید نہیں تھی۔

اسکے گھر کے سامنے گاڑی روکی۔

آپ واپس کیسے جائیں گے "گاڑی سے اترتے اس نے پوچھا۔ "

چلا جاؤں گا۔۔آپ اب اندر جائیں" دریاب نے دھیمے لہجے میں کہا۔ "

آپ ایسا کریں کسی کو کال کر کے بلا لیں تب تک اندر آجائیں۔۔اس طرح مناسب نہیں لگ رہا" نجانے کیوں وہ یہ سب کہہ گئی۔ "

دریاب کا گاڑی کا دوازہ کھولتا ہاتھ وہیں رک گیا۔

مڑ کر اسکی جانب دیکھا۔جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

جونہی دریاب نے اسے دیکھا فاتینا نے نظروں کا رخ سامنے سیاہ کول تار کی سڑک پر کر لیا۔

PakDigestNovels.Com

www.PakDigestNovels.com

اس سے کیا فرق پڑتا ہے ؟"اس نے مسکراتی نظروں سے سوال کیا۔ "

آپ میرے چاچو کے لئیے کام کرتے ہیں لہذا یہ ٹھیک نہیں لگتا"اس نے اپنی طرف سے توجیہہ بیان کی جو بہت لنگڑی لولی تھی۔ "

دریاب کو تو ایسا ہی لگا۔

آپ میرے بارے میں سوچتے ہوئے ہمشیہ دوسروں کے ساتھ میرے رشتے اور تعلق کو بیچ میں کیوں لاتی ہیں"دریاب کے سوال پر" اس کے دل نے رفتار بدلی۔

آپ کو اندر چلنا ہے کہ نہیں "جب کوئی جواب نہیں بن پڑا تو وہ غصے سے بولی۔ "

ہاہاہاہا۔۔۔۔ چلیں "دریاب اسکے انداز پر قہقہہ لگائے بغیر نہیں رہ سکا۔ "

فاتینا گاڑی سے نکل کر دروازے کے پاس گئی چوکیدار کو آہستہ سے دروازہ کھولنے کا کہا تا کہ اندر آواز نہ جائے اور اگر مویم تک آواز چلی جاتی تو اسکی شامت آجاتی۔ ویسے بھی وہ بیمار تھیں وہ نہیں چاہتی تھی کہ انہیں کوئی پریشانی ملے۔

دریاب آہستہ سے گاڑی اندر بڑھا لے گیا۔

فاتینا گاڑی سے نکل کر دروازے کے پاس گئی چوکیدار کو آہستہ سے دروازہ کھولنے کا کہا تا کہ اندر آواز نہ جائے اور اگر مریم تک آواز چلی جاتی تو اسکی شامت آجاتی۔ ویسے بھی وہ بیمار تھیں وہ نہیں چاہتی تھی کہ انہیں کوئی پریشانی ملے۔

دریاب آہستہ سے گاڑی اندر بڑھا لے گیا۔

جوں ہی وہ اندر آئے ساشا سامنے ہی لاؤنج میں جاگتی ہوئی نظر آئی ایک ہاتھ میں تسبیح تھی۔

کچھ دیر پہلے ہی اسکی طرح سے بات ہوئی تھی اسی نے بتایا تھا کہ دریاب فاتینا کو لے کر آئے گا۔

اسلام علیکم "دریاب نے ساشا کو ہولے سے سلام کرتے اسکے قریب آنے پر سر پر ہولے سے ہاتھ رکھا۔ "

وعلیکم سلام۔۔۔۔ سولی پہ جان ٹنگی ہوئی تھی میری۔ اماں بھی دو مرتبہ تمہارے بارے مین پوچھ چکی ہیں بڑی مشکل سے انہیں بتایا کہ تم" کسی اسائنمنٹ کی تیاری کر رہی ہو۔ بہت مصروف ہو"ساشا نے خفگی سے اسے دیکھا جو بلیک جینز کی پینٹ اور جیکٹ میں کھلے بالوں کو پھر سے باندھنے میں مصروف تھی جبکہ دریاب صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔

کیا ہے یار یہ اماں کو بھی سچ میں چین نہیں "ہاتھ ماتھے پر مار کر وہ ایک کمرے کی جانب چل دی۔ "

کیسا رہا آپ لوگوں کا مشن "ساشا دریاب کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی۔ "

الحمد اللہ بس اب کل کا انتظار ہے کہ ان لوگوں کا ری ایکشن کیا ہوتا ہے، اماں کی طبیعت کیسی ہے اب ؟"دریاب نے نظریں جھکائے " جواب دیا۔ ساتھ ہی مریم کی طبیعت بھی پوچھی۔

www.PakDigestNovels.com

شکر ہے اللہ کا کافی بہتر ہیں۔"ساشا نے ابھی جواب دیا ہی تھا کہ "

اتنی دیر میں ٹراؤزر اور شرٹ پہنے اپنے مخصوص انداز میں گلے میں اسکارف لیئے بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھے فاتینا باہر آئی۔

چائے بناؤں ؟"انکے قریب آتے ہی اس نے پوچھا۔ "

نہیں کالی مرچوں والی چائے آپکو ہی مبارک ہو۔۔۔۔ میں ساشا کے ہاتھوں کی بنی ہوئی چائے ہی پیوں گا"دریاب نے جلدی سے کہا۔ "

ساشا نے دریاب کی بات پر حیرت سے فاتینا کو دیکھا جس کے ہونٹوں میں دبی دبی مسکراہٹ تھی۔

تو تم نے کالی مرچیں۔۔"ساشا بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔اس دن کتنی معصومیت سے اس نے کہا تھا میں نے کچھ نہیں کیا۔ "

ہاں نہ تو تم نے بھی تو یخنی جیسی چائے بنائی تھی میں نے تو یخنی سمجھ کر کالی مرچ ڈال دی"وہ فاتینا ہی کیا جو اپنی غلطی مان لے۔ "

شرم تو نہیں آتی تمہیں اتنی تم بچی کہ تمہیں چائے اور یخنی کا فرق نہیں پتہ۔۔۔تم ہی واہ واہ کر کے پی رہی تھیں۔اور چائے ہی سمجھ کر پی رہی تھیں۔۔۔اب تم خود ہی بناؤ گی"وہ دونوں لڑنے میں مصروف ہو چکی تھیں۔"

دریاب نے طحہ کو فون کر کے آنے کا کہا۔

آپ دونوں مہربانی کریں کچھ بھی نہ بنائیں مجھے بس ایک گلاس پانی پلا دیں۔"دریاب نے انکی لڑائی ختم کرواتے کہا۔ "

ارے نہیں بھائی میں بنا کر لاتی ہوں"ساشا شرمندہ ہوتی تیزی سے اٹھی۔ "

اپنے انکے لیئے بھی بنا لیں۔۔طحہ مجھے لینے آرہا ہے"دریاب نے پیچھے سے ہانک لگائی۔ "

فاتینا بھی جانے کے لیئے پر تول رہی تھی۔

بیٹھیں مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے"دریاب نے اسے اٹھتے دیکھ کر سنجیدگی سے روکتے ہوئے کہا۔ "

آئم سوری آئی گیس میرے مذاق نے آپکو ہرٹ کیا ہے۔۔فی الحال سوری ایکسیپٹ کریں۔۔ہاں اس مذاق کو میں نے پرولونگ کیوں کیا" وہ پھر کبھی بتاؤں گا۔بہر حال میرا مقصد کبھی بھی آپکا دل دکھانا نہیں تھا۔۔اور نہ ہی میں نے یا ہم میں سے کسی نے آپکے جذبوں کا مذاق اڑایا ہے۔۔میں ایسا کبھی سوچ بھی نہیں سکتا۔۔اور اب تو بالکل بھی نہیں"دریاب نے اسکے چہرے کو نظروں کی گرفت میں لیا۔

کب، کیسے اور کیوں وہ اسے ہر انداز اور ادا میں بھاتی جارہی تھی وہ نہیں جانتا تھا۔

جب میرا مذاق سب کے سامنے بنایا ہے تو معافی بھی سب کے سامنے مانگیں۔۔۔۔"وہ دریاب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گویا" اسے چیلنج کرتے ہوئے بولی۔

میں نے آپ کا مذاق نہیں اڑایا"وہ پھر سے اپنی بات پر زور دے کر بولا۔ "

واٹ سوایور۔۔۔۔۔مذاق بنایا نہیں مگر بن تو گیا نا۔۔سب نے میری فیلنگز کو انجوائے کیا۔۔۔۔اور اس سب کے پیچھے آپکا ہی ہاتھ تھا۔"

اب یاد آیا ہے کہ اس دن ہمیں یونیسورسٹی سے بچا کر گھر لے جاتے جب وصی نے آپکا آدھا ادھورا نام لیا تو آپ نے فوراً "اس کی بات کاٹ کر باور کروایا کہ آپکو حیدر کہا جائے۔ہاؤ کلیور یو آر۔۔۔اور اب کہہ رہے ہیں کہ آپ نے مذاق نہیں اڑایا۔۔ٹھیک ہے تب تک میں نے ظاہر نہیں کیا تھا کہ دریاب نامی کوئی بندہ مجھے پسند ہے مگر جب میں نے پوچھا تب تو آپ کلئیر کر سکتے تھے نا۔۔۔اسکا مطلب آپ نے جان بوجھ کر کیا۔۔بہت شوق تھا آپکو اپنی تعریفیں سننے کا۔۔۔اور تو کوئی وجہ مجھے سمجھ نہیں آتی۔۔ مگر اب بھول چکی ہوں کہ میں دریاب نامی کسی بندے کو جانتی تھی۔یاد رکھنا بھی نہیں چاہتی "آخر کار آتش فشاں پھٹ چکا تھا۔وہ بولتی آئی تو پھر اگلی پچھلی سب کسریں پوری کر گئی۔

اور کچھ "دریاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔مگر یہ مسکراہٹ بھی اسے چڑانے والی محسوس ہوئی۔ "

اپنے غصے پر اسے پر سکون دیکھ کر فاتینا کو اور بھی آگ لگ گئی۔اس سے پہلے کہ وہ مزید دریاب کی کلاس لیتی طحہ اندر آ چکا تھا۔

ہیلو بڈی۔۔سب ٹھیک رہا "اس نے آتے ہی دریاب کے قریب بیٹھتے پوچھا۔ "

ہاں یار کوئی ٹینشن نہیں "دریاب نے جواب دیا۔ "

آپ وہاں کیا کرنے گئیں تھیں۔۔۔۔"طحہ نے اب کی بار فاتینا سے پوچھا جو اپنے تنے ہوئے اعصاب کو ٹھیک کر چکی تھی۔ "

آپ لوگوں کے پاس ان لوگوں کاری ایکشن جانے کا صرف ایک ہی سورس ہے۔۔اور وہ ہے نمرہ آپکے باس کی منظور نظر "فاتینا نے " دریاب پر طنز کیا۔

یہ الزام ہے "وہ ہنستے ہوئے چلایا۔نجانے کیوں اسکا غصہ، جلنا کڑھنا سب اچھا لگ رہا تھا۔ "

تم چپ کرو "طحہ نے اسے گھوری ڈالی۔ "

میں وہاں پر وارڈن کے روم میں، راہداری اور کچھ اور کمروں میں ایسے خفیہ کیمرے لگانے گئی تھی جو نہ صرف انکی نقل و حرکت " دکھائیں گے بلکہ وہ وہاں کیا باتیں کریں گے وہ بھی سنائیں گے۔اور یہ بہت ضروری تھا۔

کیا پتہ نمرہ ان کو صحیح انفارمیشن دے سکے کہ نہیں اور میرا جہاں تک خیال ہے وہ یہ کہ شہریار نمرہ کو سب سے پہلے قابو کرے گا یہ جاننے کے لئیے کہ اس نے کہیں مخبری تو نہیں کی اور اگر وہ قابو آ گئی تو پھر وہ اسے کہیں ٹھکانے لگا کر یہاں سے نو دو گیارہ ہو گئے تو آپ لوگ تو دیکھتے رہ جائیں گے۔

بے شک وہ کوشش تو کریں گے کہ آپ لوگوں تک پہلے پہنچیں مگر ایک امکان یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ وہاں سے بھاگ نکلیں۔۔اور نمرہ تو انکے اصل ٹھکانے سے واقف بھی نہیں "فاتینا کی بات نے نہ صرف انہیں چونکایا بلکہ اسکی دور اندیشی کو دریاب نے تو دل میں سراہا مگر طحہ نے اظہار بھی کیا۔

بالکل صحیح بات ہے ہمیں اس پہلو کو بھی سوچنا چاہئیے تھے۔۔ویسے ماننا پڑے گا آپکی سر نے واقعی بہت زبردست ٹریننگ کی ہے "طحہ نے اسکی کھلے دل سے تعریف کی۔

اسلام علیکم "ساشا کچن سے چائے لاتی طحہ کو سلام کرنے لگی۔ "

وعلیکم سلام جیتی رہیں "طحہ نے ایک محبت بھری نظر اس پر ڈال کر کہا۔ "

شادی کب کر رہے ہیں آپ "فاتینا نے چائے کا کپ تھامتے ہوئے کہا۔ "

ساشا نے باری باری سب کے آگے کپ رکھے اور اپنا کپ لے کر فاتینا کے ساتھ بیٹھ گئ۔

امید ہے اگلے ہفتے نکاح اور رخصتی ہو جائے گی۔۔کل امی آرہی ہیں پھر سب فائنل ہو جائے گا "طحہ کی بات پر وہ حیران ہوئ۔ "

اس گھنی نے مجھے نہیں بتایا "اس نے ساشا کو گھورا۔ "

مجھے بھی آج ہی پتہ چلا تھا "ساشا نے جلدی سے وضاحت کی۔ "

دریاب جو خاموشی سے چائے پینے میں مصروف تھا ایک نظر اسکے خوشی سے تمتماتے چہرے پر ڈال کر نظر پھیر گیا۔

کوبرا پرسکون انداز میں اپنے کمرے میں بیٹھا ان کلائنٹس سے باتیں کرنے میں مصروف تھا جنہیں اس نے اگلے ماہ سے لڑکیوں کی فحش تصویریں بھیجنی تھیں۔

دوسرے موبائل پر شہریار کی مسلسل آنے والی کالز نے اسکی توجہ منتشر کی۔اس نے ایک بات مختصر کر کے فون بند کرتے شہریار کی کال پک کی۔

(گالی) کیا تکلیف ہے تجھے صبح صبح تنگ کر کے رکھ دیا ہے "اس نے گھڑی دیکھی جہاں صبح کے دس بج رہے تھے۔"

باس وہ آپکو ایک ضروری بات بتانی ہے۔ہاسٹل سے ہماری ادویات اور اسلحہ کوئ راتوں رات ہی غائب کر گیا اور میرا ایک بندہ بھی مرا پڑا ہے۔اور ایک کا ہاتھ زخمی ہے "اسکی بات پر کوبرا کا رنگ اڑا۔"

کیا بکواس کر رہا ہے "وہ غرایا۔"

باس صحیح کہہ رہا ہوں۔۔۔سمجھ نہیں آرہا کس کو اس خفیہ جگہ کا پتہ چلا "شہریار کی پریشان آواز پھر سے سنائ دی۔ "

اس وارڈن کو قابو کر اسی نے نہ کسی کو بتا دیا ہو "وہ غصے سے بولا۔ "

نہیں باس میں نے کافی اگلوایا ہے مار بھی لگائ ہے مگر وہ کچھ نہیں جانتی "شہریار کی بات پر وہ چند لمحوں کے لیئے خاموش ہوا۔ "

پھر اس لڑکی سے پتہ کر۔۔کیا نام ہے۔۔۔ہاں نمرہ۔۔یہ اسی کی کوئ چال ہے "اسے یاد آیا کہ اس سے ملاقات کے دوران وہ الگ سے "

PakDigestNovels.Com

www.PakDigestNovels.com

کوبرا کے ساتھ بزنس کی بات کرکے گئ تھی۔اس وقت تو اس نے اسے ٹال دیا تھا مگر اب اس کا شک سیدھا اسکی جانب گیا تھا۔کیا پتہ وہ بلیک میل کرکے اس سے پیسہ بٹورے۔

اس نے غصے سے جبڑے بھینچے۔

میرا نہیں خیال باس کہ وہ ایسا کرے گی" شہریار منمنایا۔ "

تم میرے سے زیادہ ان چیزوں کو جانتے ہو۔۔(گالی) اگر اتنے ہی اسکے معاملے میں نرم پڑے رہے نہ تو کسی دن وہ تمہیں گولی مار کر" چلتی بنی گی۔ان عورتوں پر کبھی اعتبار نہیں کرنا چاہئیے ہزاروں روپ ہوتے ہیں انکے۔۔۔بہر حال اگر تم پوچھ گچھ نہیں کر سکتے تو پھر مجھے اپنے طریقے سے اسے بلاوانا پڑے گا۔۔" کوبرا نے سفاکی سے کہا۔

میں پتہ کرتا ہوں" وہ جلدی سے بولا۔ "

بس ٹھیک ہے کچھ دیر میں مجھے فون کرکے بتاؤ کے اس نے کیا کہا۔منہ سے بات نہ سمجھے تو پھر ہاتھوں کا استعمال کرنے میں مت جھجکنا" نہیں۔اگر کچھ معلوم نہ ہوا تو تمہاری کھال میں کھینچ لوں گا" کوبرا نے اسے دھمکی دی۔

نہیں باس میں پتہ کرتا ہوں" وہ کوبرا کی دھمکی پر بمشکل اپنی آواز کی گھبراہٹ کو قابو کرتے ہوئے بولا۔ "

اوکے" کہتے ساتھ ہی اس نے فون بند کر دیا۔"

کیسی ہیں اب آنٹی؟" تین چار دن کی غیر حاضری کے بعد آج فاتینا یونیورسٹی آئ تھی۔ "

مزنی کے لہجے میں فکر تھی۔

اللہ کا شکر ہے اب تو کافی بہتر ہیں" اس نے جمائ روک کر کہا۔ "

وہ دونوں اس وقت سر واسع کی کلاس کے لئیے بیٹھی ہوئ تھیں۔

اتنی جمائیاں کیوں لے رہی ہو رات میں سوئیں نہیں تھیں کیا" مزنی نے پھر سے اسے جمائ روکتے دیکھ کر کہا۔ "

ہاں یار بس" اب وہ کیا بتاتی کے رات میں کیا کیا کارنامے کرکے آئ تھی۔ "

ابھی دل میں سوچا ہی تھا کہ دروازے سے اندر آتے دریاب کو دیکھ کر رات کی اسکی کچھ ان کہی باتیں پھر سے یاد آئیں۔

نمرہ بھی آئ ہوئ تھی۔دریاب کلاس میں آکر اسی کے ساتھ بیٹھا۔

فاتینا کا دھیان نہ چاہتے ہوئے بھی انہیں کی جانب تھا۔جب تک پتہ نہیں تھا کہ یہ دریاب ہے فاتینا اسے عام لڑکوں کی طرح ہی ٹریٹ کرتی تھی۔

مگر اب تو نہ صرف یہ معلوم تھا کہ وہی دریاب ہے بلکہ اس سے ایک اہم رشتہ بھی جڑ چکا تھا۔اپنی سب ناراضگی کے باوجود دل اسکی جانب

www.PakDigestNovels.com

ہمکتا ضرور تھا جسے وہ ڈانٹ ڈپٹ کر چپ کروا دیتی تھی۔

کلاس لیتے کے ساتھ ہی وہ نمرہ کے ساتھ غائب ہو چکا تھا۔وہ جانتی بھی تھی کہ وہ اسے صرف اس کیس کی وجہ سے ڈیل کر رہا ہے اسکے باوجود ان دونوں کا یوں اکٹھے ہونا اسے ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا۔

یار میں نے تمہیں ساشا اور طحہ کے بارے میں بتایا تھا نا۔" فاتینا نے اپنا دھیان بٹانے کے لیئے مزنی کو مخاطب کیا۔ "

دونوں اس وقت کیفے کے قریب تھیں جہاں سے تھوڑے ہی فاصلے پر دریاب اور نمرہ بینچ پر اکٹھے بیٹھے نظر آ رہے تھے۔

ہاں کیوں کیا ہوا" مزنی کو اچھی طرح آزمانے کے بعد کہ وہ فاتینا کے راز کو راز ہی رکھے گی فاتینا نے اس سے تھوڑی بہت اپنی ذاتی باتیں" بتانی شروع کر دیں تھیں۔

ساشا اور طحہ کے بارے میں بھی وہ مزنی کو بتا چکی تھی مگر اپنے اور دریاب کے بارے میں ابھی تک اسے نہیں بتایا تھا۔

ان دونوں کی اسی ہفتے کے آخر میں شادی ہونے والی ہے" اس کی بات پر مزنی کو خوشگوار حیرت ہوئی۔ "

واقعی میں یہ تو بہت اچھا ہو گا۔۔ تم مجھے بلاؤ گی انکی شادی میں" مزنی نے خوشگوار حیرت کا مظاہرہ کرتے آخر میں حسرت سے پوچھا۔ "

ابھی ڈیسائیڈ تو ہونے دو۔۔۔ ویسے بھی تمہیں کسی خاص بندے سے ملانا ہے" فاتینا کے انداز میں پراسراریت تھی۔ "

کس سے ؟" وہ کچھ پریشان ہوئی اب تو اسکا ہر انداز مزنی کو خوفزدہ کرتا تھا کب کیا کر جائے۔ "

افوہ ایک تو تم ڈرپوک اس قدر ہو میں نے کون سا تمہیں ڈریکولا سے ملوا دینا ہے۔۔ حد ہم مزنی میری دوست ہو کر بھی اتنی ڈرپوک ہو" نا" فاتینا نے افسوس سے سر ہلایا۔

تو کیا کروں تم اتنی ان پرڈیکٹیبل ہو گئی ہو کہ اب ڈر ہی لگتا ہے" اس نے روہانسی لہجے مین کہا۔ "

میں تمہارے لیئے کیا سوچ رہی ہوں اور تم۔۔۔ لعنت میری سوچ پہ" فاتینا اس کے انداز پر سچ مچ برا مان گئی۔ "

اچھا نہ یار۔۔ چلو کچھ کھا لیں" مزنی نے بات پلٹنا چاہی۔ "

نہیں ابھی تھوڑی دیر بعد چلتے ہیں" نجانے اسکی چھٹی حس اسے کیوں بار بار کہہ رہی تھی کہ دریاب کسی اور ہی چکر میں آج نمرہ کے" ساتھ ساتھ ہے۔

وہ مزنی کے ساتھ ایک بینچ پر بیٹھ گئی مگر نظریں ان دونوں پر جمی تھیں۔

مزنی نے اپنی لاپرواہ طبیعت کے باعث فاتینا کی حرکتوں پر غور نہیں کیا بلکہ اسکے ساتھ باتوں میں مصروف رہی اور فاتینا جو ہمیشہ سے ایک وقت میں کئی کام کرنے کی عادی تھی اس وقت بھی بڑے مزے سے مزنی کی باتوں کے جواب دینے کے ساتھ ساتھ دریاب اور نمرہ پر بھی نظریں جمائے بیٹھی تھی اور دماغ میں اگلا لائحہ عمل بھی تیار کر رہی تھی۔

کچھ دیر ہی گزری تھی کہ نمرہ موبائل پر باتیں کرتے ہوئے نظر آئی اور پھر عجلت میں ایک سمت چل پڑی۔

دریاب بھی تھوڑی دیر بعد تیزی سے ایک جانب جاتا دکھائی دیا۔

فاتینا نے جلدی سے موبائل بیگ سے نکال کر ایسے پڑھا جیسے کسی کا میسج آیا ہو۔ جبکہ وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔

مزنی یار ساشا کا میسج ہے مجھے ذرا ایمرجنسی میں نکلنا ہے۔۔۔ تمھیں بتایا تھا نہ کہ آج طحہ کی امی آرہی ہیں تو بس اسی لیئے جلدی جانا ہے""" تیزی سے مزنی کو بتاتی وہ بھی کھڑی ہوئی۔

ہاں ہاں تم جاؤ" اسے خدا حافظ کہتی وہ اسی سمت بڑھی جس جانب دریاب گیا تھا۔ "

تیزی سے بھاگتے ہوئے جونہی وہ ڈیپارٹمنٹ کے پچھلی جانب آئی دریاب اپنی گاڑی ریورس کرتا ہوا تیزی سے پارکنگ سے نکال رہا تھا۔ وہ تیزی سے بھاگی۔

جونہی اس نے گاڑی ریورس کر کے باہر نکالی فاتینا گاڑی کے سامنے کھڑی ہو کر اسے روکنے کا اشارہ کر رہی تھی۔

اگر وہ بروقت بریک نہ لگاتا تو یقیناً" "گاڑی فاتینا کو لگتی۔

کیا بیوقوفی ہے یہ" جونہی وہ گاڑی میں بیٹھی۔ دریاب غصے اسے گھورتے ہوئے بولا۔ "

یہ بے وقوفی نہیں عقلمندی ہے۔۔۔ اکیلے تو اب آپکو کسی مشن میں نہیں جانے دوں گی" وہ بیگ پچھلی سیٹ پر پھینک کر ایسے بولی جیسے وہ آفس ٹور پر نکلا ہو۔

یہ یقیناً" "آپ اسی پیپر کے بل بوتے پر کہہ رہی ہیں جسے آپ نے کوئی اہمیت نہیں دینی تھی نا" دریاب نے طنز کیا۔ "

جی نہیں بلکہ اس انفارمیشن کی بنیاد پر جسکی وجہ سے یہ مشن شروع ہوا تھا۔۔۔ ایسے ہی تو آپکو سارا کریڈیٹ نہیں لینے دوں گی۔ میں اگر شہریار اور نمرہ کو ہائی لائیٹ نہ کرتی تو آپ ابھی تک یونی میں بیٹھے ٹامک ٹوئیاں لے رہے ہوتے" اس نے دریاب کی غلط فہمی دور کی۔

یہی سوچ ہے۔۔۔ جس کی وجہ سے آپ ابھی تک چھوٹی سے ایجنٹ ہیں۔۔۔ دریاب نہیں بن سکیں" دریاب نے اسی کے کہے الفاظ اس کو لوٹائے۔

مجھے اب دریاب بن کر کرنا بھی کچھ نہیں" اس نے نہ جانے کس رو میں کہہ دیا۔ "

دریاب چونکا۔۔

اچھا وہ کیوں؟" مسکراہٹ دباتے ہوئے وہ بولا۔ "

آپ کو کیوں بتاؤں۔۔۔ خوامخواہ۔۔۔ پرسنل ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔" یکدم وہ واپس اپنے خول میں سمٹی۔ "

آپ یقیناً" "نمرہ کے پیچھے جا رہے ہیں" پھر تھوڑی دیر بعد بولی۔ "

PakDigestNovels.Com

یقیناً "۔۔کوئی ماسک ہے آپکے پاس "اب جب وہ اسکے ساتھ شامل ہو ہی گئی تھی تو اسکی حفاظت کرنا اس کا فرض تھا۔ "

ہاں ہے۔۔ارے یاد آیا آپ تو گاڑی بھی کوئی اور لے کر آئے ہیں۔۔یہ آپکی گاڑی تو نہیں "فاتینا نے تیزی سے پیچھے پڑا بیگ کھنگالا۔ "

دریاب نے "ہوں" کہہ کر گاڑی کے ڈیش بورڈ سے ایک ماسک نکالتے ہوئے پہنا۔۔

فاتینا نے بھی اسکی پیروی کی۔

دونوں کی شکلوں پر ایسے ماسک چڑھ چکے تھے جس سے انکو پہچاننا کسی کے لیئے بھی ممکن نہیں تھا۔

شہریار نے اسے بلایا ہے نا۔۔مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ اس اب نمرہ سے پوچھ گچھ کرنی ہے "فاتینا نے فخریہ انداز اپناتے ہوئے اپنی دور اندیشی "

بیان کی۔

کوئی تیر نہیں مارا آپ نے میں اور سر آل ریڈی اس پہلو کو ڈسکس کر چکے ہیں "دریاب نے اسکی بات کو اہمیت نہ دی۔ "

آپ تو ویسے بھی دوسروں کے ٹیلنٹ سے جلتے ہیں "وہ کہاں چپ کرنے والوں میں سے تھی۔ "

دریاب نے اسے گھورا۔ذرا جو اسے اپنے اور اسکے درمیان رشتے کا احساس ہوتا۔

گاڑی سے اتاروں "وہ غصے سے بولا۔

ایکسکیوز می سوچیئے گا بھی مت۔۔۔ایک منٹ کی دیر نہیں لگاؤں گی آپکا ماسک اتارنے میں "اسکی دھمکی پر دریاب کی بھنویں تنیں۔ "

کچھ زیادہ ہی ہلکا لے رہی ہے مجھے "اس نے دل میں سوچا۔ "

وقت کی نزاکت کا احساس کر کے وہ فی الوقت کے لیئے خاموش ہو گیا۔

جونہی ان کی گاڑی مین لائبریری کی پارکنگ کے قریب آئی انہوں نے نمرہ کو شہریار کی گاڑی میں بیٹھتے دیکھا۔

یہ اسے کہاں لے کر جا رہا ہے "فاتینا نے اپنی سوچ کو الفاظ دیئے۔ "

پوچھ گچھ کے لیئے "دریاب کی بات پر وہ الجھی۔ "

"کیا مطلب ؟"

ابھی تھوڑی دیر پہلے نمرہ کو کال شہریار کی کال آئی تھی اور اس نے اسلحہ اور منشیات کے خود برد ہونے کی اطلاع دی تھی۔ساتھ میں یہ کہا "

تھا کہ ضروری ملنا ہے۔وارڈن سے تشدد کے بعد بھی کچھ اگلوانے کے باوجود انہیں یہ معلوم نہیں ہوا کہ اس نے مخبری تو نہیں کی۔

"لہذا اب مجھے یقین ہے کہ وہ نمرہ سے پوچھ گچھ کریں گے۔اور یہ سب حالات ہمارے ذہن میں پہلے سے تھے۔

تشدد کا آپکو کیسے پتہ "فاتینا نے حیرت سے پوچھا۔"

کیمروں کو چیک کرنے کے لیئے تو وہ ساشا کو بٹھا کر آئی تھی۔اور اسے ہدایت دے آئی تھی کہ جو کچھ ہو اسے ریکارڈ کر لے۔

"آپ جورات کو کارنامہ کر کے آئ ہیں اس سے۔۔"

ایک تو یہ ساشا بہت بری مخبر ہے"اس نے سر جھٹکا۔ "

وہ اب باآسانی شہریار کی گاڑی کا پیچھا کر رہا تھا مگر اس طریقے سے کہ اسے شک نہ گزرے۔

اسکے علاوہ کیا فائدہ ہوا ان کیمروں کا؟"اس نے اپنے کام کی تعریف سننی چاہی۔ "

کوئ خاص نہیں "وہ دریاب ہی کیا جو اسے نہ چڑائے۔ "

کیا مطلب اتنی محنت کر کے، اپنی جان پر کھیل کر اتنا بڑا رسک لیا۔۔اور آپ۔۔۔۔خود تو وہاں بیٹھے چاکلیٹ کھانے میں مصروف" تھے۔۔۔۔"وہ اسکی توقع کے مطابق خاصا تلملائ۔

تھوڑا سا فائدہ ہوا ہے"اس نے جان بوجھ کر اسے اور بھی ستایا۔فاتینا خاموش رہی۔ "

جو پولیس کے بندے انوالو تھے ان سب کی نشاند ہی ہو گئ ہے اور وصی اور حذیفہ انہیں انڈر گراؤنڈ کرنے کی مہم پر گ ئے ہوئے ہیں""" دریاب نے تفصیل بتائ۔

نہیں نہیں یہ کریڈٹ بھی خود لے لیں"وہ غصے میں بھری بیٹھی تھی۔ "

اتنا جلتی ہیں تبھی رنگ سانولا ہے"دریاب نے اسکے سانولے رنگ پر چوٹ کی۔ "

آپ جو آٹے کا ملبہ ہیں۔۔۔آپ جیسوں کو کیا پتہ سانولے رنگ میں کس قدر کشش ہوتی ہے"وہ ناک چڑھا کر بولی۔ "

دریاب اس کے اترانے پر مسکراہٹ دبا گیا۔

شہریار کی گاڑی ایک گنجان آباد علاقے کی جانب مڑی جہاں پر بہت سے گھر زیر تعمیر تھے۔

ان میں سے ایک گھر کے سامنے اس نے گاڑی روکی جس کا صرف ڈھانچہ کھڑا ہوا تھا۔

دریاب نے گاڑی تھوڑے فاصلے پر روکی۔

یہ جو گھر بن رہا ہے ہم ابھی یہاں پر جائیں گے اور اسکی بیک سے اس والے گھر کی بیک سائیڈ پر جائیں گے۔اپنا بیگ اٹھائیں "کہتے ساتھ" ہی وہ نکل کر متوازن چال چلتا فاتینا کے قریب آیا جو گاڑی سے نکل رہی تھی۔

اس وقت اس علاقے میں کسی کسی گھر میں مزدور کام میں مصروف تھے۔

وہ آہستہ سے چلتے اس غیر تعمیر گھر میں گ ئے وہاں سے اسکی بیک سائیڈ سے نکل کر دبے قدموں بھاگتے ہوئے اس گھر کی جانب آئے جہاں شہریار نمرہ کو لے کر گیا تھا۔ پچھلے حصے سے گھوم کر وہ دائیں طرف بنی دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے آگ ئے بڑھے تو ایک کمرے میں وہ دونوں کھڑے نظر آئے۔

www.PakDigestNovels.com

آپکے پاس وہ ڈیوائیس ہے جس سے کچھ ایریا کے اندر ہونے والی گفتگو ریکارڈ کی جاسکتی ہے؟"دریاب نے مڑ کر اپنے پیچھے کھڑی فاتینا سے "پوچھا۔

اس نے جلدی سے وہ ریکارڈر نکال کر دریاب کو پکڑایا۔

اس نے آہستہ سے دیوان میں بنے ایک سوراخ میں ریکارڈر رکھ کر اس کا منہ شہریار اور نمرہ کی جانب کر دیا۔

کچھ دیر کے بعد جیسے ہی وہ دونوں نکل کے گ ئے۔

دریاب نے وہاں سے نکلتی فاتینا کا بازو تھام کر اسے وہاں سے نکلنے سے روکا۔

ابھی نہیں پانچ منٹ بعد یہاں سے نکلیں گے۔شک کا کوئ موقع انہیں ملنا نہیں چاہئیے۔۔میں نے منہ پر ماسک لگایا ہے کپڑے وہی" والے پہنے ہوئے ہیں۔۔۔ویسے بھی نمرہ میرے کپڑے پہچان لے گی۔آج میں اسے اس بلیک جیکٹ اور اسکن جینز میں بہت اچھا لگ رہا تھا۔

دریاب نے ماسک اتارتے اسے دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر اس کا ماسک اتار کر اسکے چہرے پر بکھرنے والے جیلسی کے تاثرات سے محظوظ ہوا۔

ان بے وقوف لڑکیوں نے ہی آپ جیسوں کا دماغ خراب کیا ہوا ہے"اس نے لاپرواہی کا مظاہرہ کرنا چاہا مگر مقابل بھی دریاب تھا جس کی" عقابی نظریں لوگوں کے دلوں میں پلنے والے بھید تک جان لیتی تھیں۔

نہیں مجھے کسی اور نے بھی کہا تھا کہ مجھ جیسے بندہ اگر مغرور ہے تو ہونا بھی چاہئیے۔"اس نے مسکراتے ہوئے پھر سے فاتینا کو اسکی کہی ہوئ" بات یاد دلائ۔

ہاں اور میں مانتی ہوں کہ میں نے کچھ لوگوں کو جاننے میں جلد بازی کا مظاہرہ کیا۔نہ صرف یہ بلکہ انکے بارے میں رائے بھی بے حد" جلدی قائم کی۔۔"وہ پھر سے برا مانتے ہوئے بولی۔

آپ ہر وقت مرچیں کیوں چباتی ہیں"دریاب کی شرارتی مسکراہٹ نے پھر سے اسے تاؤ دلایا۔ "

تصیح کرلیں ہر وقت نہیں کچھ لوگوں کی شکل دیکھ کر چباتی ہوں۔۔۔ہر بندے کو اسکے مطابق ڈیل کرتی ہوں"کہتے ساتھ ہی اپنا بازو" چھڑایا جو اب تک اسکی گرفت میں تھا۔

اب چلیں یا پھر آج ساری ہسٹری ریوائیو کرنی ہے"فاتینا نے اپنے حوالے سے اس پر طنز کیا۔ "

چلیں جی۔۔۔طوفان کو ویسے بھی روکنا خطرے سے خالی نہیں ہوتا"اسکی بات پر فاتینا کو لگا اس بندے کے ساتھ زندگی گزارنا اپنے" اعصاب کا امتحان لینے کے مترادف ہے۔

وہ دونوں اسی گھر کی جانب سے ہو کر گاڑی میں واپس آ کر بیٹھے۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ شاور لے کر فارغ ہوئی تھی۔ صبح سے دماغ مختلف سوچوں میں بٹا ہوا تھا۔ کبھی ہاسٹل میں وارڈن پر تشدد کرتے وہ پولیس اہلکار سامنے آتے، کبھی سوچ فاتینا کی جانب جاتی۔ اور پھر آخری سوچ جو اسے نہ صرف پریشان کر رہی تھی بلکہ گھبراہٹ میں بھی مبتلا کر رہی تھی۔ وہ تھی طحہ کی ممی کی آمد جو کچھ دیر بعد ہونے والی تھی۔

وہ یہی سب سوچتی بالوں کو تولیے سے سکھاتی غائب دماغی سے شیشے میں نظر آنے والے اپنے عکس کو دیکھ رہی تھی کہ اسکی سوچوں کے تسلسل کو موبائل کی بیل نے توڑا۔

طحہ کا نام جگمگاتا دیکھ کر پریشانی اور بھی سوا ہوئی۔

"اسلام علیکم" کپکپاتے ہاتھوں سے کال اٹینڈ کرتے ساتھ ہی اس نے سلامتی بھیجی۔

"وعلیکم سلام کیسی ہیں" وہی نرماہٹ بھرا لہجہ جو ساشا کا ہر غم دور کر دیتا تھا۔

"بالکل بھی ٹھیک نہیں" اسکی رونی سی آواز نے طحہ کو تشویش میں مبتلا کیا۔

"کیوں کیا ہوا ہے۔۔ سب خیریت ہے۔۔ آنٹی ٹھیک ہیں" پہلا خیال مریم کا آیا۔

"وہ تو بالکل ٹھیک ہیں مگر میں ٹھیک نہیں"

"کیوں اب میرے مریض کو کیا ہوا ہے" طحہ نے خوشگوار لہجے میں کہا۔ کچھ کچھ اسکی کیفیت سمجھ آ رہی تھی۔ رات میں بھی بہت سے پریشانی والے میسجز وہ کر چکی تھی۔

"ویسے آپکی اطلاع کے لئیے عرض ممی آپکی جانب آنے والی ہیں۔ ائیرپورٹ سے اترتے ساتھ ہی انہوں نے اپنی ہونے والی بہو سے ملنے کی رٹ لگالی تو بھائی کے ساتھ انہیں بھیج رہا ہوں۔۔ ولی بھی آیا ہوا ہے" طحہ چار بہن بھائی تھے۔ ایک بھائی ولی طحہ سے چھوٹا اور اے سی سی کر کے جاب کر رہا تھا۔ اسکے بعد دو بہنیں مرینہ اور فاریہ تھیں دونوں جوڑواں تھیں اور ان دنوں ایم اے انگلش کر رہی تھیں۔ طحہ کے ماں باپ اسلام آباد میں رہتے تھے۔ جبکہ وہ اپنے کام کی وجہ سے لاہور میں تھا۔

"ہائے اللہ وہ آنے بھی والی ہیں۔ طحہ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے" آخر اس نے اپنی پریشانی بتائی۔

"ڈر کس بات کا ڈیرا انہوں نے کون سا آپکا انٹرویو کرنا ہے۔۔۔ وہ آپکو دیکھے بنا ہی آپ سے بہت محبت کرتی ہیں۔۔ ساشا ہر کوئی سطحی سوچ رکھنے والا نہیں ہوتا اور کیا آپ کو مجھے دیکھ کر اندازہ نہیں ہوتا کہ میری ممی کیسی نیچر کی ہوں گی۔ انہوں نے ہمیشہ ہم بھائیوں کو عورت کی عزت کرنا سیکھائی ہے تو کیا وہ خود اپنی ہی صنف کی دشمن ہو سکتی ہیں۔ ریلیکس ہو کر ملیں اور ہر خدشے کو اپنے ذہن سے نکال دیں۔ مجھے امید ہے جب کچھ دیر بعد مین فون کروں گا تو آپکی فریش اور پریشانی سے پاک آواز سننے کو ملے گی۔" طحہ نے اسے رسان سے سمجھایا۔

"ان شاءاللہ" گھبراہٹ تو ابھی بھی تھی مگر طحہ سے بات کر کے اسے ایسے لگا کہ اب وہ اسکی ممی کا سامنا کر پائے گی۔

PakDigestNovels.Com

اب ریلیکس ہیں "اس بندے کا بھی خیال رکھنے کا اپنا ہی انداز تھا۔ "

ساشا نے اسکی محبت پر فخر سے سوچا۔

جی۔۔"اس نے شیشے میں اپنا ناقدانہ جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ "

گرے اور ریڈ کلر کی خوبصورت سی شارٹ شرٹ اور ٹراؤزر میں گھنگریالے بالوں کے ساتھ وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔

گریٹ۔۔اب یہ کچھ دن ٹینشن فری ہو کر گزاریں تاکہ جب آپ میرے پاس ہمیشہ کے لیئے آئیں تب آپکا مسکراتا چہرہ مجھے دیکھنے کو" ملے۔۔۔بہت روتی بسورتی شکل دیکھ لی ہے آپکی "طحہ نے لطیف سا مذاق کیا تاکہ وہ اور ریلیکس ہو جائے۔

کوشش کروں گی" کہتے ساتھ ہی اس نے فون بند کیا کیونکہ باہر بیل بج چکی تھی اور یقیناً" آنے والی طحہ کی ممی اور اسکا بھائی تھے۔ "

وہ تیزی سے بالوں میں برش پھیر کر شال سر پر لے کر نیچے کی جانب آئی۔

بیٹا لگتا ہے وہ لوگ آگ ئے ہیں "مریم آج اٹھ کر چلنے پھرنے کے قابل ہوئیں تھیں۔طحہ اور ساشا کے لیئے وہ ایسے ہی خوش تھیں جیسے" دریاب اور فاتینا کے لیئے ہوئیں تھیں۔

جی اماں "ساشا کو لگا اسکے ہاتھ پاؤں پھر سے پھول رہے ہیں۔ "

چوکیدار کو وہ کچھ دیر پہلے ہی کہہ چکی تھیں کہ کچھ مہمان آئیں تو انہیں سیدھا لاؤنج میں ہی بھیج دیں۔

ساشا تیزی سے کچن کی جانب بڑھی اور مریم صوفے پر بیٹھیں مہمانوں کے اندر آنے کا انتظار کرنے لگیں۔

کچھ دیر بعد ایک باوقار سی خاتون اور انکے ساتھ طحہ سے ملتا جلتا ایک لڑکا اندر آیا۔

اسلام علیکم "وہ ایسے مریم کی جانب بڑھیں جیسے برسوں سے جانتی ہوں۔ "

مریم نے بھی بہت خوشگوار انداز میں انہیں خوش آمدید کہا۔

سلام دعا کے بعد باتیں شروع ہو گئیں وہ مریم کا حال پوچھنے لگ گئیں کیونکہ طحہ انہیں مریم کی طبیعت کے متعلق بتا چکا تھا۔

تھوڑی دیر بعد چائے اور ساتھ میں بہت سے لوازمات لے کر ساشا لاؤنج میں۔اتنا دل تو کبھی طحہ کے دیکھنے پر نہین دھڑکا تھا جتنا اسکی ممی سے ملتے ہوئے دھڑک رہا تھا۔

اسلام علیکم "وہ جو مریم سے پوری طرح باتوں میں مگن تھیں میٹھی سی آواز پر انہوں نے سامنے دیکھا تو بے تحاشا حسن لیئے ساشا انکے" سامنے تھی۔

وعلیکم سلام۔۔۔یہ ہماری بیٹی ہے؟"انہوں نے محبت بھرے لہجے میں کھڑے ہو کر مریم سے تصدیق چاہی۔ "

PakDigestNovels.Com

جی ہاں اب تو آپکی ہی ہے "انہوں نے بھی ساشا کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "

ماشاءاللہ۔۔۔بہت پیاری بیٹی ہے میری۔۔۔"انہوں نے محبت سے اسے لپٹاتے کہا۔دل بے اختیار خون کے آنسو ان ماں باپ کے " لیئے رویا جو اسے دنیا میں لانے کا سبب بنے اور اپنے چاند سے ٹکڑے کی اس قدر ناقدری کی۔

بمشکل اپنے آنسوؤں پر بندھ باندھتے انہوں نے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لے کر اسکے ماتھے پر ممتا بھرا بوسہ دیا۔

ساشا کو لگا اس نے ماں کے لمس کو چھو لیا۔بے اختیار آنسو بہے۔

ارے میرا بچہ پریشان کیوں ہو۔۔ہم سب تمہارے اپنے ہیں "اسے اپنے ساتھ بٹھاتے انہوں نے پیار سے اسکے آنسو صاف کیئے۔ "

اسلام علیکم بھابھی "ولی نے اسے اس جذباتی ماحول سے نکالنے کے لیئے جھٹ سلام کیا اور پھر ایسا باتوں میں لگایا کہ وہ کچھ دیر کی سب " کیفیت بھول گئ۔چائے پیتے،انہیں سرو کرتے اسے ایسا محسوس ہوا وہ نجانے کب سے ان سب کو جانتی ہے۔

طحہ نے کتنا صحیح کہا تھا ایک مرد تب ہی عورت کی قدر کر سکتا ہے جب ایک عورت اسے اس کی عزت کا سبق سکھائے اور وہ عورت سوائے اسکی ماں کے اور کوئ نہیں ہو سکتی۔آج اگر ہم اپنے بیٹوں کو یہ سکھائیں کہ گلی میں گزرتی،کالج میں پڑھتی۔کام کے لیئے دھکے کھاتی ہر ایک عورت کی اس نے عزت کرنی ہے تو معاشرے سے عورت کی بے حرمتی کے سب قصے ختم ہو جائیں۔دن رات سسرال میں نفرت اور اذیت میں بسنے والی عورتوں کی کہانیاں ختم ہو جائیں۔یہ عورت ہی ہے جو مرد سے اپنی صنف کی عزت کروا سکتی ہے۔

دریاب اور فاتینا واپسی کے راستے پر تھے جب دریاب نے ایک خالی سڑک دیکھ کر گاڑی روکی۔

کیا ہوا "وہ جو اپنے ہی خیالوں میں تھی یکدم چونکی۔ "

اس ریکارڈنگ کو سننا ہے "دریاب نے کہتے ساتھ ہی اس ریکارڈر کے پلے کا بٹن دبایا جس میں سے شہریار اور نمرہ کی آواز آرہی تھی۔ "

تمہیں میں بتا چکا ہوں کہ ہماری مخبری ہوئ ہے۔۔اس وارڈن سے ہم نے ہر طریقے سے پتہ کرنے کی کوشش کی ہے۔اگر وہ کچھ " جانتی تو مار کھانے کے بعد ضرور بکتی۔مگر اس کے بعد بھی اگر وہ کچھ نہیں بولی تو اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ واقعی نہیں جانتی کے اس سب کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے۔اب وہ دوسرا شخص جو اسلحے اور منشیات سے واقف تھا وہ تم تھیں۔کوبرا نے مجھے کہا ہے کہ جیسے بھی ہو تم سے "پوچھ گچھ کروں کہ کیا یا سب تم نے کروایا ہے

تم پاگل ہو گ ئے ہو۔۔۔میں جس کی روزی روٹی اس کام سے جڑی ہے میں خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماروں گی اور اسے ادھر ادھر " کرواؤں گی۔حد ہو گی تم بھی عقل سے پیدل ہو اور تمہارا وہ باس بھی۔جس طرح وارڈن نہیں جانتی اسی طرح میں بھی انجان ہوں کہ یہ سب کس نے کیا ہے۔اور نہ ہی میں نے کسی کو اس سب میں شامل کیا ہے۔اور ویسے بھی تمہاری جو آدمی مرا ہے۔تمہارے مطابق کسی

www.PakDigestNovels.com

نے اسکی گردہ کی ہڈی توڑ کر اسے مارا ہے تو تم نے اسکے چہرے اور گردن سے فنگر پرنٹس کیوں نہیں لیئے۔ اس طرح تو بہت جلدی مجرم کا اندازہ ہو جاتا۔" نمرہ نے اسے ایک نئی راہ دکھانی چاہی۔

یہ سب ہم کروا چکے ہیں۔۔۔ مگر کسی نے بہت ہوشیاری سے کام کیا ہے۔۔ گلوز پہن کر لہذا فنگر پرینٹس نہیں لیئے جا سکتے۔۔ دیکھو نمرہ" میں تو ابھی بہت آرام اور طریقے سے تم سے پوچھ رہا ہوں کہ کہیں تم کسی کو اس سب کے بارے میں بتا تو نہیں چکیں۔ اگر ایسا ہے تو صاف صاف بتا دو۔ میں گرنٹی دیتا ہوں کہ میں کسی کو تمہیں کوئی نقصان پہنچانے نہیں دوں گا۔ لیکن اگر تم نے کچھ بھی چھپایا تو یاد رکھنا میرے بعد اگلی پیشی تمہاری کوبرا کے پاس ہو گی اور وہ کسی کا بھی لحاظ نہیں کرتا۔ تمہاری چمڑی ادھیڑنے میں ایک سیکنڈ کی دیر نہیں لگائے گا" اس نے نمرہ کو دھمکانا چاہا۔

ایسے بہت سے کو برے دیکھے ہیں۔۔۔ ہمم۔۔۔۔۔ میرا اٹھنا بیٹھنا ہر وقت ان منسٹروں۔۔ پولیس والوں اور ایسے ہی اور بدمعاشوں" کے ساتھ ہوتا ہے۔۔ لہذا مجھے فضول قسم کی دھمکیاں دینے کی جرات مت کرو۔۔۔" وہ نخوت سے بولی۔

تو پھر وہ حیدر کیوں ہر وقت تمہارا دم چھلا بنا رہتا ہے۔۔ اسے کیا بھائی بنایا ہوا ہے" شہریار کی نفرت سے بھرپور انداز آئی۔ "

اور اسکی بات پر فاتینا سے اپنا قہقہہ روکنا مشکل ہو گیا۔ اسے اونچے اونچے ہنستے دیکھ کر دریاب کو ریکارڈر بند کرنا پڑا۔

کیا مسئلہ ہے فاتینا۔۔۔ سننے تو دیں۔۔۔ ہنس بعد میں لینا۔۔۔" وہ جھنجھلایا۔ "

بھائی۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔ منظور نظر کے بھائی بن گ ئے" وہ پھر ہنستی چلی گئی۔ "

شٹ اپ۔۔۔ اب دانت نکالے تو سیریسلی اس خالی سڑک پر چھوڑ کر چلا جاؤں گا" دریاب نے اب کی بار غصے سے کہا۔ "

جس کا خاطر خواہ اثر یہ ہوا کہ فاتینا خاموش ہو گئی۔

دریاب نے پھر سے وہیں سے ریکارڈر چلایا۔

بکواس مت کرو۔ وہ جو کوئی بھی ہے تمہیں اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیئے۔ تم میرے گارجین نہیں لگے ہوئے کہ تمہیں اپنے ہر پرسنل میں انوالو کروں" اس نے شہریار کو ڈپٹا۔

اگر اس سب کے پیچھے تمہارا وہی چمیتا ہوا تو یاد رکھنا میں تمہیں کوبرا کے عتاب سے ہرگز نہیں بچاؤں گا" شہریار کی وارننگ دیتی آواز آئی۔

تم سے مدد کی بھیک مانگوں گی بھی نہیں۔ لے جانا اپنے اس کوبرا کے پاس میرا جواب یہی ہو گا" نمرہ کے جواب کے بعد وہاں خاموشی" چھا گئی۔

آپ اپنے اصل حلیے میں یونیورسٹی میں موجود تھے۔ لہذا آپکو ٹریس کرنا کوبرا کے لیئے کوئی مشکل بات نہیں ہو گی۔" ٹیپ بند ہونے"

www.PakDigestNovels.com

کے بعد فاتینا نے سنجیدگی سے کہا۔

یہی میں چاہتا ہوں کہ وہ مجھے جانے کہ میں کون ہوں۔۔۔ تبھی لڑنے میں مزہ بھی آئے گا۔"دریاب کی آنکھوں میں چمک" ابھری۔

اور فاتینا جو کتنی حسرت سے سوچتی تھی کہ کبھی دریاب سے مل پائے گی کہ نہیں۔۔۔اسے دیکھ پائے گی کہ نہیں۔آج اسکے پہلو میں ایک مضبوط حیثیت سے بیٹھی اس پر عزم انسان کو دیکھ رہی تھی جو اسکی اس فیلڈ میں آنے کی وجہ تھا۔

دل میں فخریہ جذبے ابھرے۔

نوشے میاں تیار ہو جا اس جمعہ کو قید با مشقت کے لیئے اور بیٹا یہ ایسی مشقت ہے کہ جس کے بعد لوگ کہتے ہیں نانی یاد آجاتی ہے۔۔۔اب" تیرے ایکسپیرنس کے بعد پتہ چلا گا کہ یہ خالی خولی باتیں ہیں یا واقعی ان میں کوئی حقیقت پوشیدہ ہے۔۔۔کیونکہ تو تو میرا اپکا والا یار ہے۔۔ اس دریاب کی طرح میسنا نہیں کہ مجھ سے اپنے دل کے پھپھولے نہ پھولے۔"طحہ جو کچھ دیر پہلے ہاسپٹل سے آیا تھا اور آتے ساتھ ہی وصی نے اسے یہ خبر دی کہ اسکی ممی نے ساشا کو اوکے کرنے کے بعد اسی ہفتے میں جمعہ کے دن ان کی شادی کی تاریخ رکھ دی ہے جو کہ چار دن بعد تھی۔

اس کے بعد وصی تھا اور طحہ کی پتلی گردن۔

تمہاری منحوس باتوں کے بعد تو یقیناً "کوئی خوشگوار تجربہ نہیں لے سکوں گا"طحہ نے اسکی باتوں پر سر پکڑ کر کہا۔ "

دنیا سچے لوگوں کو کب برداشت کرتی ہے"اس کی دہائیاں عروج پر تھیں۔ "

وصی نے اکتاہٹ سے حذیفہ کو دیکھا جو طحہ کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھا خاموشی سے مسکراتے ہوئے کندھے اچکا کر رہ گیا۔

وہاں ساشا بھابھی تو نہیں بیٹھیں کہ تو اسے اتنے پیار سے دیکھ رہا ہے"وصی نے سرگوشی کی۔ "

تیری بکواس کب ختم ہو گی۔۔۔تجھے واسطہ ہے تو کوئی لڑکی پسند کر لے تاکہ پھر ہمیں بھی تیرا ریکارڈ لگانے کا موقع ملے"وصی نے بے" چارگی سے کہا۔وہ جانتا تھا اب یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

وہ کیا ہے کہ میں تم لوگوں جیسا نظر باز نہیں سب لڑکیوں کو بہنیں سمجھتا ہوں"وصی کی معصومیت پر اسکی گردن اگلے ہی لمحے طحہ کے" ہاتھوں میں تھی۔

ارے کچھ خدا کا خوف کرو میری گردن پتلی ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کے تم لوگ ہر وقت اسے دبائے رکھو۔۔ کبھی وہ دریاب پکڑتا" ہے اور کبھی تم۔۔۔کاش تم لوگوں کی طرح میری گردن بھی موٹی ہوتی"وہ واویلا کر رہا تھا۔

www.PakDigestNovels.com

ہم نظر باز ہیں "طحہ مصنوعی غصے سے بولا۔۔"

نہیں نہیں تم لوگ تو ٹوپی برقع پہن کر پھیرنے والے شریف لڑکے ہو وہ تو میں ہوں جو لڑکیاں تاڑ تاڑ کر تم لوگوں کے ساتھ سیٹ "کرواتا ہوں" وہ جلدی سے بولا۔

وصی تو واقعی کسی دن ضائع ہو جائے گا ہمارے ہاتھوں "طحہ نے اسکی گردن چھوڑتے ہوئے کہا۔ "

ابھی تو بھابھی نے قدم رنجہ نہیں فرمائے تو میں تجھے کھٹکنے لگ گیا ہوں وہ آئیں گی تو تو ہمیں پہچاننے سے انکار کر دے گا۔" وصی کہتے " ساتھ ہی کمری کی جانب دوڑ پڑا

شہریار کو مسلسل کوبرا کا فون آ رہا تھا مگر اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اسے کیا بتائے۔

آخر تیسری مرتبہ اسکے فون کرنے پر اس نے فون اٹھا لیا۔

باس وہ میں نے اس سے پتہ کیا ہے؟ "اس نے تھوگ نگلتے بات کا آغاز کیا۔ "

پھر "کوبرا سرد لہجے میں بولا۔ "

وہ کہتی ہے اسے خود بھی کچھ خبر نہیں اور نہ ہی اس نے کسی کو بتایا ہے۔۔وہ قسمیں کھا رہی تھی۔" شہریار نے تیزی سے اپنی صفائی دی۔ "

ہمم۔۔۔مطلب تم ناکام رہے "اس نے ہنکارا بھر کر کہا۔ "

باس اگر واقعی اسے پتہ ہوتا تو وہ بتاتی "شہریار نے اسکی طرفداری کرنی چاہی۔"

تمہارا اس کام کے لیئے انتخاب کر کے میں نے بہت بڑی غلطی کی شاید سب سے بڑی۔۔اس قدر ناکارہ انسان ہو تم نجانے کیسے کچھ " بڑی جماعتون کے ساتھ کام کر لیا۔ایک لڑکی کے آگے چھچھوندر بنے ہوئے ہو۔۔تف ہے تم پر۔۔۔اب میں خود ہی اپنے طریقے سے اس سے بات کروں گا۔اور تم۔۔۔تمہارا ابھی کوئی علاج کرواتا ہوں "اس کی باتوں سے شہریار کو کسی سازش کی بو آ رہی تھی۔

اسے کوبرا کے کہے الفاظ یاد آ رہے تھے۔" جو میرے لیئے ناکارہ ہو جاتا ہے وہ پوری دنیا کے لیئے ناکارہ ہو جاتا ہے پھر دنیا میں بھلا اس کا کیا کام "اور اسے لگا کہ وہ اب کوبرا کے لیئے ناکارہ ہو گیا ہے۔فون بند کرتے ہی اس نے تیزی سے اپنا دماغ گھومانا شروع کیا۔

پریشانی سے کمرے میں چلتا ہوا وہ بالوں میں ہاتھ پھنساتا مسلسل کچھ سوچنے میں مصروف تھا۔چہرے پر تفکر کی لکیریں تھیں۔

پھر کچھ سوچ کر اس نے موبائل پر کوئی نمبر نکالا۔

"ہیلو۔۔۔یار کسی طرح بارڈر کے راستے تم مجھے افغانستان پہنچا سکتے ہو۔"

بس سمجھو جان خطرے میں ہے اور اگر جہاز کا راستہ چنا تو پکڑا جاؤں گا لہذا دوسرے طریقے سے یہاں سے نکلنا چاہتا ہوں۔۔تاکہ میری" جان کے دشمن کو اندازہ بھی نہ ہو۔۔کل کے دن میں ہی میں تم تک پہنچتا ہوں تم مجھے بس یہاں سے نکلوانے کی کرو "اس کا کوئی دوست

www.PakDigestNovels.com

تھا جسے پوری بات بتانے کی بجائے بس اپنا اس ملک سے بھاگنے کا مقصد بتایا تھا۔

ٹھیک ہے میں آج رات ہی یہاں سے نکلتا ہوں" فون بند کر کے وہ کچھ مطمئن ہوا اور پھر تیزی سے الماری کی جانب بڑھ کر کچھ کپڑے" بیگ مین ٹھونسنے کے سے انداز میں رکھنے لگا۔

اگلے دن سے ہی ساشا کی شادی کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ گو کہ طحہ نے سختی سے کہا تھا کہ صرف نکاح۔ رخصتی اور اگلے دن ولیمہ ہو گا۔

اس کے باوجود فاتینا اور وصی نے گٹھ جوڑ کر کے انکی مہندی کا فنکشن نکال ہی لیا تھا۔

وصی نے حذیفہ اور دریاب کو بھی اپنا حامی بنالیا تھا۔

نکاح کا دن جمعہ کا اسی وجہ سے رکھا گیا تھا کہ جمعرات کی رات سبطین اپنا مشن ختم کر کے آرہے تھے۔ لہذا ان سب نے جمعرات کی رات کو مہندی کا فنکشن رکھنے کا فیصلہ کیا۔

اس وقت بھی فاتینا، ساشا اور مزنی بازاروں کی خاک چھان رہیں تھیں۔ ساشا پہلی مرتبہ مزنی سے ملی تھی اور ملتے ساتھ ہی انکے مابین اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی۔ ساشا نقاب میں ہی تھی۔ جبکہ وہ دونوں اپنے مخصوص حلیے جینز، کرتا اور اسکارف کے ساتھ جیکٹس پہنے ہوئے تھیں۔

ساشا پہلی مرتبہ فاتینا کو لڑکیوں والے کسی کام کو شوق سے کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

وہ بڑھ چڑھ کر ساشا کے لیئے مہندی کا سوٹ سلیکٹ کر رہی تھی۔ مزنی پہلے ہی اپنے لیئے خرید چکی تھی۔

تم کیا اس دن بھی اسی حلیے میں رہو گی" مزنی نے اسے ساشا کے لیئے ذوق وشوق سے ڈریس سلیکٹ کرتے دیکھ کر پوچھا۔ کیونکہ اس نے" ابھی تک اپنے لیئے کچھ بھی نہیں لیا تھا۔ ساشا کے لیئے کچھ سوٹ لیئے تھے اور باقی کی مزنی کی شاپنگ میں مدد کی تھی۔

یار مجھ سے یہ چمکیلے بھڑکیلے کپڑے نہیں پہنے جاتے ہاں دیکھنے کی حد تک اچھے ہیں لیکن میں ان کو پہنوں۔۔۔ نو وے۔" اس نے ہاتھ اٹھا" کر نہیں کا اشارہ کیا۔

جو اپنے نکاح جیسے اہم دن پر ایسے کپڑوں کو اہمیت نہ دے اس نے کسی کی شادی میں کہاں سے ایسے کپڑے پہننے ہیں" ساشا بے اختیار وہ" راز بول گئی جسے فاتینا نے ابھی تک مزنی سے چھپایا ہوا تھا۔

کیا مطلب" مزنی بری طرح چونکی۔"

کچھ نہیں بک بک کر رہی ہے یہ" فاتینا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ "

بک بک نہیں کر رہی۔۔۔ تم کچھ چھپا رہی ہو میرے سے" مزنی نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔ "

"آخر میرا اثر ہو ہی گیا تم پر۔۔۔ مگر افسوس بڑی دیر بعد ہوا"

بات کو ادھر ادھر مت کرو۔۔ سیدھی طرح بتاؤ" ساشا بیچاری اپنی بے اختیاری پر شرمندہ ہو رہی تھی۔ "

اف۔۔۔ نکاح ہو گیا ہے میرا" اس نے جس انداز میں کہا وہ مزنی کو مزید چونکا گیا۔ "

ڈفر اتنی بڑی بات تم نے مجھ سے چھپائی اور یہ تو خوشی کی بات ہے" وہ آہستہ مگر پر جوش انداز میں بولی۔ "

مگر دوسری جانب ہر طرح کا جذبہ مفقود تھا۔

یار عجیب ایمرجنسی والا نکاح تھا۔۔ مجھے نہیں پسند" اس نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا۔ "

نکاح نہیں پسند یا جس سے ہوا وہ نہیں پسند" مزنی کہاں اب اس کا پیچھا چھوڑنے والی تھی۔ "

ہوا کس سے ہے؟" وہ پھر پر جوش ہوئی۔ "

جس نے مخبری کی ہے نا اسی سے پوچھو" وہ پھر ساشا کو گھورتے ہوئے اسکی جانب اشارہ کر کے بولی۔ "

یعنی تم کتنی ڈیش ہو۔۔۔۔ تم مجھے کبھی نہ بتاتیں" مزنی کو اب کی بار غصہ آیا۔ "

ارے یار یہ بات نہیں۔۔" وہ جھنجھلائی۔ "

ساشا تم بتاؤ" اب مزنی کا رخ خاموش بیٹھی ساشا کی جانب ہوا جو ان دونوں کے بیچ بیٹھی ہوئی تھی۔ "

سیلز مین نے کپڑے پیک کر کے انکی جانب بڑھائے تو وہ خاموشی سے وہ لے کر وہاں سے اٹھیں۔

مگر مزنی اب چین سے رہنے والی نہیں تھی۔

یار وہ دریاب بھائی ہیں نا" ساشا کو بتانا ہی پڑا۔ "

کون دریاب؟" اس نے الجھ کر سوال کیا۔ "

جنہیں تم حیدر کی حیثیت سے جانتی ہو" اور پھر ساشا اسے الف سے یہ تک سب بتا گئی۔ فاتینا کی اسکے لئے فیلنگز بھی اور ان کا دریاب کی" اصلیت چھپانا بھی۔

اوہ گاڈ دس از سو رومینٹک" مزنی کو ایسے ہی لگا جیسے کسی فلم کی کہانی سنی ہو۔ "

یار کتنا انٹرسٹنگ ہے کہ جس بندے کو آپ بنا دیکھے اتنا پسند کرتے ہوں وہ یوں اچانک آپکی زندگی میں شامل ہو جائے" مزنی دونوں" ہاتھوں کو جوڑ کر حسرت اور خوشی اے ملے جلے تاثرات سمیت بولی۔

اور پھر بھی کوئی اس کی قدر نہ کرے" یکدم پیچھے سے آنے والی آواز پر وہ تینوں چونکیں۔ "

وہ تینوں اس وقت کے ایف سی میں ایک ٹیبل کے گرد بیٹھی باتوں میں مصروف تھیں۔

تینوں اتنی مگن تھیں کو انہوں نے وہاں بیٹھے دریاب کو دیکھا ہی نہیں اور اسی کے آگے والی ٹیبل پر بیٹھی باتیں کر رہی تھیں۔ مزنی اور ساشا فاتینا کی قسمت پر رشک کر رہی تھیں جبکہ وہ خود کو انجان ظاہر کرنے کے لیئے موبائل میں گم تھی۔

اور دریاب انکی گفتگو سن کر خود کو کچھ کہنے سے روک نہ پایا۔

اسلام علیکم۔۔ آپ یہاں" وہ دونوں حیرت سے اسے دیکھتے بولیں۔ جواب انکی ٹیبل پر فاتینا کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔ "

جی میں تو کب سے یہاں بیٹھا آپ کی گفتگو انجوائے کر رہا تھا" اس نے ایک نظر اس جھانسی کی رانی پر ڈالی جو اسکے دل کی دنیا پر پوری طرح قابض ہو چکی تھی۔

فاتینا نے اسکی نظروں کی تپش کو نظر انداز کیا۔ اسے سبطین کی دریاب کی اسکے لیئے پسندیدگی سے متعلق بات یاد آئی۔ مگر وہ اس قدر پریکٹیکل بندی تھی کہ اسکے لیئے محبت اور ان جذبوں کو محسوس کرنا بہت عجیب سی بات تھی۔

اور پھر ایک اور خیال مسلسل دل میں تھا۔ اس نے اکثر سنا تھا کہ محبوب کی ہر بات کو محب پورا کرنے کے لیئے ہر طرح کے جتن کرتا ہے جبکہ یہاں تو اسکی سب کے سامنے سوری کہنے کی فرمائش تک پوری نہیں کی جا رہی تھی تو محبت جیسے جذبوں کا دریاب کے دل میں جاگنا بے حد مشکل بات تھی۔

آپ یہاں پر کیا کر رہے تھے" وہ اپنے ہی خیالوں میں گم رہتی مگر مزنی کے سوال نے اسکی سوچوں کو بریک لگایا۔ "

میں وصی کا ویٹ کر رہا تھا اس نے اور میں نے ان دونوں کی شادی کے لیئے شاپنگ کرنی ہے" دریاب نے ساشا کی جانب اشارہ کرتے" ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ مزنی کچھ اور کہتی وصی کی جگہ حذیفہ ریسٹورنٹ کا دروازہ دھکیل کر اندر آیا۔

سامنے ہی وہ سب بیٹھے نظر آئے تو چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لیئے وہ انکی جانب آیا۔

سلام دعا کے بعد فاتینا نے مزنی کا تعارف کروایا۔

حذیفہ نے سرسری سی نگاہ اس پر ڈالی۔

وصی نہیں آیا" دریاب نے پوچھا۔ "

یار وہ طحہ کی فیملی کو ریسیو کرنے چلا گیا تھا تو پھر مجھے ہی آنا پڑا۔ چلیں پھر" کہتے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کے لیئے پر تولے۔ "

آپ لوگوں نے ابھی اور شاپنگ کرنی ہے؟" دریاب نے ان تینوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "

نہیں بس ہم گھر جا رہے ہیں" ساشا نے کہا۔ "

"کیسے جائیں گی؟"

PakDigestNovels.Com

www.PakDigestNovels.com

آپ کو تو یہ سوال نہیں کرنا چاہیئے۔۔۔ آخر آپکی بیگ ہمارے ساتھ ہے۔۔ اس کے ہوتے ہوئے ہمیں کوئی فکر نہیں ہوتی" ساشا نے مسکراتے ہوئے اسے چھیڑا۔

یہ ہیں تبھی تو فکر ہے۔۔ طوفان اپنے ساتھ سب کو لپیٹ میں لے لیتا ہے" دریاب کا شرارتی لہجہ اسے ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا۔ "

پھر تو آپ کو بھی بچنا چاہیئے۔۔ کہیں سب سے پہلے آپ ہی لپیٹ میں نہ آجائیں" وہ جو ابھی تک چپ تھی اور دریاب کو اسکی یہ خاموشی" ایک آنکھ نہیں بھا رہی تھی۔ لہذا اس نے جان بوجھ کر اسے چھیڑا۔ اسے یہ آتش فشاں ہر وقت گرجتا برستا اچھا لگتا تھا۔ وہ اسکے اسی روپ سے تو اسکی جانب نہ صرف متوجہ ہوا تھا بلکہ یہی روپ اسے فاتینا سے محبت کرنے پر مجبور کر گیا تھا۔

اسکے نزدیک عورت مرد سے بھی زیادہ مضبوط ہوتی ہے۔ بجت عورت اکیلی ہو کر، دنیا سے لڑ کر اپنی اولاد کو پالنے کی صلاحیت رکھ سکتی ہے وہ کیسے کمزور ہو سکتی ہے۔ ایک مرد میں اتنی صلاحیت نہیں ہوتی کہ وہ اولاد کو تن تنہا پال سکے۔ مرد میں اتنی بھی صلاحیت نہیں ہوتی کہ ئے۔ مگر یہ عورت ہی ہوتی ہے جو اپنی ساری زندگی ایک ہی مرد کے نام پر گزار دیتی ہے چاہے وہ اسکا وہ ساتھی کہ بغیر اپنی زیست کا سفر نبھا زندگی بھر ساتھ نبھائے چاہے بیچ منجدھار میں چھوڑ دے۔ یہ عورت ہی ہے جو مرد کی بے وفائی کو بھی سہہ جاتی ہے۔ ایک گناہوں سے لتھڑے مرد کو سنبھال لیتی ہے۔ مرد کبھی بھی بے وفا عورت سے دوبارہ نبھا نہیں کر سکتا۔ مگر عورت ایسے مرد کو بھی سمیٹ لیتی ہے۔ تو پھر عورت کیسے کمزور ہے۔ یہ ہم ہیں، جو اس میں یہ احساس کمتری پیدا کرتے ہیں کہ وہ کمزور ہے۔

دریاب کو اسی لیئے فاتینا پسند تھی کہ اس نے عورت کی مضبوطی کو صحیح معنوں میں نہ صرف پہچانا تھا بلکہ خود کو لوگوں کے لئے مثال بنایا تھا تو وہ کیونکر اسے اپنا آئیڈیل نہ بناتا۔ وہ کیونکر اسکی خواہش نہ کرتا۔ ایسی عورتیں نایاب ہوتی ہیں اور وہ اس نایاب جوہر سے اپنی زندگی کو سجانا چاہتا تھا۔

ساشا اور طحہ کی مہندی کا انتظام سبطین نے اپنے آبائی گھر میں کروایا تھا جہاں دریاب اور وصی فاتینا کو تلاش کرتے ہوئے پہنچے تھے۔ جب سے ذکا اور فاتینا کے والد کی وفات ہوئی تھی انہوں نے یہ گھر چھوڑ دیا تھا۔ صرف ملازم رہتے تھے جو گھر کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ جس وقت فاتینا اس گھر سے گئی تھی تب اسکی ذہنی حالت اس قدر ابتری کا شکار تھی کہ پھر کئی سال وہ اس گھر میں پلٹ کر نہیں آئی تھی۔ مگر اب اس نے خود کو اتنا مضبوط بنا لیا تھا کہ حقیقتوں کا سامنا کرنے سے کتراتی نہیں تھی۔ خود کی مضبوطی جانچنے کے لیئے ہی اس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ساشا اور طحہ کی شادی کا انتظام یہاں کیا جائے۔

گو کہ اب بھی چلتے پھرتے باپ کی باتیں ذکا کے قہقہے کانوں میں گونج رہے تھے اس کہ باوجود اس میں اپنے اعصاب کو قابو کرنے کی بہت اچھی صلاحیت پیدا ہو چکی تھی۔

تین کینال پر پھیلے ہوئے اس گھر میں بڑا سا لان تھا جس میں سب ارینجمنٹ باآسانی ہو گیا تھا۔

وہ ابھی ساشا کی تیاری دیکھ کر باہر نکلی ہی تھے کہ مریم اسے جینز اور کرتے میں دیکھ کر غش کھانے لگ گیئں۔

تو کیا ایسے ہی فرنگن بن کر پھرے گی یا کوئی لڑکیوں والا حلیہ بھی اپنائے گی۔۔۔ہائے میرا دریاب کیا کر دیا میں نے اسکے "

ساتھ۔۔۔تیرے جیسی ڈھیٹ کو اسکے پلے باندھ دیا۔" مریم کی دہائیاں اور دریاب کے لیئے جان لٹانے والا یہ انداز دیکھ کر اسے تو بالکل ہی پتنگے لگ گ ئے۔

ہائے میرا دریاب۔۔۔۔مجھے کیا کہیں سے مانگ کر لائیں تھیں۔۔۔اماں آپ میرے ساتھ بہت زیادہ دشمنی کرنے لگ گیئں ہیں۔۔"""

وہ غصے میں آگ بگولا ہو کر بولی۔

تو پھر کیا کہوں۔۔۔ذرا جو کسی دن میں تجھے لڑکیوں والے حلیے میں دیکھوں۔۔۔اب کیا آج کے دن بھی سب مہمانوں کے سامنے یہ "

حلیہ رکھے گی تو سوچ وہ کتنا شرمندہ ہو گا سب کے سانے اپنی مائی،ں ڈابیوی کو دیکھ کر" وہ اسے لتاڑتے ہوئے بولیں۔

دونوں اس وقت کاریڈور میں آمنے سامنے کھڑی تھیں۔

تو یہ اسے نکاح پر سائن کرنے سے پہلے سوچنا چاہئے تھا کہ کسی نارمل لڑکی سے نکاح نہیں ہو رہا اس کا" اس نے گردن اکڑا کر کہا۔ "

ہائے ہائے اللہ معاف کرے خود کو ابنارمل کہہ رہی ہے۔۔فاتی تجھے کب عقل آئے گی۔۔۔۔میری ذرا سی لاج رکھ لے اور آج جو کپڑے "

کہوں وہ پہن لے" انہوں نے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا۔

جو آپکا چہیتا ہے نا اسی کو وہ کپڑے پہنائیں" وہ بھنائی۔ "

چل ہٹ وہ کیا لہنگے، غرارے پہنے گا" انہوں نے ایک ہاتھ اسکی کمر پر جڑا۔ "

ہاہاہا اماں سوچیں دریاب کیسا لگے گا لہنگے غرارے میں" فاتینا اماں کی بات پر ہنستی چلی گئ۔ "

تیرے دانت توڑ دوں گی میرے اتنے سوہنے گھبرو بیٹے کے لیئے کوئی بکواس کی" انہوں نے غصے سے اسکی ہنسی کو گھورا۔ "

یہی آپکی تشدد پسند سوچ مجھے ہٹ دھرم بناتی ہے" وہ پھر اماں کو باور کراتے ہوئے غصے سے بولی۔ "

اچھا میری ماں۔۔۔۔معاف کر دے۔۔۔چل آ۔۔۔دیکھ فاتی میں نے تجھے کبھی کسی بات کے لیئے زور نہیں دیا پر آج تجھے میری بات "

ماننی پڑے گی" وہ اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے کمرے میں لائیں اور سامنے بیڈ پر پڑے اسٹائلش سے چٹاپٹی کے غرارے، جس کے ساتھ پرپل شرٹ اور مختلف رنگوں کا دوپٹہ تھا، کی طرف اشارہ کر کے بولیں۔

آج تو یہ پہن لے" انہوں نے لجاجت سے کہا۔ "

یہ۔۔۔۔میں پہنوں؟" حیرت اور صدمے کے ملے جلے تاثرات سے وہ ڈریس دیکھ کر وہ چیخ نم آواز میں بولی۔ "

تو کیا میں پہنوں گی" مریم کا غصہ پھر سے عود کر آیا۔ "

آپ ہی پہن لیں" پھر سے شرارتی لہجے میں وہ بولی۔ "

دیکھ فاتی ہر وقت کا مذاق اچھا نہیں لگتا۔۔ بس میں نے کہہ دیا تو یہ پہن رہی ہے تو پہن رہی ہے۔۔ اور کوئی بکواس میں نہ سنوں" مریم سنجیدہ لہجے میں بولیں۔

آخر فاتینا کو وہ لباس پہنتے ہی بنی۔

اماں اس میں چلوں گی کیسے" وہ غرارہ بے ڈھنگے طریقے سے اونچا کرتے ہوئے رہانسی لہجے میں بولی۔ "

اسی وقت مزنی بھی اندر آئی۔

ہائے فاتی یہ تم ہو" وہ حیرت اور خوشی سے اسے دیکھ کر چلائی۔ "

جی بدقسمتی سے میں ہی ہوں۔" وہ منہ بنا کر بولی۔ "

چل شکر مزنی تو آگئی ہے اب اسے تیار کر دے" اماں نے جلدی سے کہا۔ "

ارے ارے۔۔۔ کیا مطلب اور کتنا تیار ہونا ہے میں نے۔۔۔ اماں یہ ڈریس پہن لینا ہی بہت ہے۔۔۔۔ میں ہرگز کوئی لیپا پوتی نہیں کروں گی" وہ سر نفی میں ہلاتے ہوئے بولی۔ "

چپ کرو۔ نہیں تو آنٹی ہم اسے آج یہیں کمرے میں بند کر جائیں گے" مزنی کے آئیڈیے پر فاتینا نے اسے گھورا۔ "

اپنے غداروں کو میں چھوڑتی نہیں" وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔ "

اور اپنے دوستوں کو میں نہیں چھوڑتی۔۔ چپ کر کے ادھر بیٹھ جاؤ نہیں تو دریاب بھائی کو بلا کر انکی انڈر آبزرویشن میں نے تمہیں تیار کرنا ہے۔۔ پھر دیکھتی ہوں کیسے دھمکیاں دیتی ہو" مزنی نے اپنی طرف سے اسے تنگ کیا۔ "

ہاہاہا۔۔۔ انہوں۔۔۔ ویری فنی۔۔ تمہارے دریاب بھائی سے میں بالکل بھی نہیں ڈرتی" اسکی بات پر مریم جو خود بھی کپڑے بدل کر واش روم سے باہر آرہی تھیں اسے گھور کر دیکھنے لگی۔ "

یہ کوئی شیخی کی نہیں شرم کی بات ہے کہ تو اپنے مرد سے نہیں ڈرتی" انہوں نے اسکی عقل پر ماتم کیا۔ "

افوہ۔۔۔ دریاب نامہ نہیں بند ہو رہا ایک تو" وہ بری طرح جھنجھلائی۔ "

ہم بند کر دیں گے اگر تم تمیز سے ادھر بیٹھ کر تیار ہو جاؤ۔" مزنی جو خود ڈارک گرین اور گولڈن لانگ شرٹ، چوڑی دار پاجامہ، اور دوپٹہ میں ملبوس نک سک سے تیار بہت خوبصورت لگ رہی تھی بیگ میں سے میک اپ کی چیزیں نکال کر بولی۔ وہ جانتی تھی کہ فاتینا جیسی بدذوق کے پاس میک اپ نام کی کوئی چیز نہیں ہو گی۔ لہذا آتے ہوئے اپنا میک اپ کا سامان بھی ساتھ لے آئی۔ "

اگر تم نے مجھے بھوت بنایا تو یاد رکھنا تمہارے سجے سنورے منہ پر پانی پھینک دوں گی" وہ اسے دھمکیاں دیتی اسکے قابو آہی گئی۔ کچھ اماں "

کی گھوریاں اسے مجبور کر رہی تھیں کہ آج وہ لڑکیوں والے حلیے میں آہی جائے۔

لگتا ہے ہم کسی غلط گھر میں آگ ئے۔۔ سوری باجی ہم سمجھے تھے ہماری فاتینا بھابی کا گھر یہی ہے مگر آپ تو کوئی اور ہی ہیں" فاتینا جو دولہے اور اسکے گھر والوں کا استقبال کرنے گیٹ کے قریب بنی روش پر کھڑی تھی۔ وصی کی باتیں سن کر اسکا دل کیا ابھی جا کر منہ دھو آئے۔

مگر خاتون آپ تو کچھ جانی پہچانی لگتی ہیں" اب کی بار وصی نے مزنی سے کہا۔ "

وہ سب جو طحہ کے ساتھ آئے تھے وصی کی باتیں سن کر محظوظ ہوتے ہوئے آگ ئے بڑھنے لگے۔

فاتینا نے مزنی کو گھورا۔

دیکھ لو کتنی پیاری لگ رہی ہو تم کوئی تمہیں پہچان نہیں پا رہا" مزنی فخریہ انداز میں بولی۔ "

پیاری یا بھیانک۔۔ کتنی باتیں سنا گیا ہے وصی" اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ بھاگ جائے۔ وصی کے ساتھ اندر آتے دریاب کا ٹھٹھکنا اور" پھر ایک نظر حیرت اور غور سے فاتینا کو دیکھنا وہ بھول نہیں پا رہی تھی۔ وہ یہی سمجھی تھی کہ اسکا حلیہ دیکھ کر وہ دل ہی دل میں اس کا مذاق اڑا رہا ہو گا۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اسکے لیئے یہ ڈریس پسند کرنے کے بعد مریم بیگم کو بھیجتے ہوئے اسے ایک فی صد بھی امید نہیں تھی کہ فاتینا یہ ڈریس پہن ہی لے گی۔ مگر پھر بھی اس نے بہت محبت سے اسکے لیئے یہ لیا تھا۔

اور اس وقت اسے نہ صرف اس ڈریس میں بلکہ میک اپ اور ہلکی سی جیولری میں بالوں کی خوبصورت سی چٹیا کیئے انکے استقبال کے لیئے کھڑا دیکھ کر نہ صرف خوشگوار سی حیرت ہوئی تھی۔ بلکہ اس کا یہ روپ تو اسے بالکل ہی ڈسٹرب کر گیا تھا۔

جبکہ وہ سب دوست وائٹ شلوار قمیض پر سیاہ واسکٹ پہنے ہر آنکھ کو چونکنے پر مجبور کر رہے تھے۔

وہ وہاں سے ہٹ کر اندر ساشا کے کمرے میں آئی۔ تھوڑی دیر بعد مزنی اور فاتینا اسے بھی مہندی کے فنکشن کے لیئے باہر لے آئیں۔

خوبصورت سے اورنج، یلو اور ریڈ غرارے میں چہرے پر گھونگٹ ڈالے وہ ان دونوں کی ہمراہی میں باہر آئی۔

سب طحہ اور ساشا کو مہندی لگانے اور مٹھائی کھلانے میں مگن تھے کہ فاتینا مزنی کو لیئے حذیفہ کی جانب بڑھی۔

کیسے ہیں آپ" سلام دعا کے بعد وہ بولی۔ "

الحمداللہ بالکل ٹھیک آپ سنائیں۔۔" وہ خوشگوار انداز میں بولا۔ "

میں بھی ٹھیک۔۔۔ یہ میری فرینڈ ہے مزنی" اس نے مزنی کی جانب اشارہ کیا دونوں نے سر ہلا کر ایک دوسرے کو سلام کیا۔ "

www.PakDigestNovels.com

جی میں ملا تھا اس دن ان سے "حذیفہ نے ایک نظر کامنی سی مزنی کو دیکھا۔ "

اسی لمحے وصی اور دریاب انکی جانب آئے۔

مزنی سے سلام دعا کی۔

آپ نے آج کس سیلون کو شرف بخشا ہے "وصی کہاں چپ رہ سکتا تھا۔ "

اب آپ نے اس حوالے سے مجھے کچھ کہا نا تو یاد رکھنا مہندی بھلے طحہ کی ہے مگر آپکے منہ پر مہندی کے چھاپے میں نے ڈال دینے ہیں"""

وہ وصی کی بات پر دانت کچکچا کر بولی۔

میرے جھکڑ کو کیوں چھیڑتے ہو"دریاب کے لہجے میں شرارت کے ساتھ ساتھ کچھ ایسا تھا جو فاتینا کو کچھ لمحوں کے لیئے گنگ کر گیا تھا۔ "

وہ فاتینا کو دیکھ نہیں رہا تھا پھر بھی اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اسکی تمام حسیات آج فاتینا کی جانب ہی ہیں۔۔

ہاہاہا۔۔۔گڈ شوٹ"وصی نے بھرپور قہقہہ لگایا۔ "

فاتینا وہاں پھر رکی نہیں تھی دوسری جانب چلی گئی اور یہ پہلی مرتبہ ہوا تھا کہ اس نے کوئی جوابی کاروائی نہین کی تھی۔وہ ابھی تک دریاب کے اس جملے کے سحر میں الجھ رہی تھی۔

شی از آنائس گرل"ان دونوں کے مڑتے ہی حذیفہ نے جو تبصرہ کیا وہ وصی اور دریاب کو چونکا گیا۔ "

نائس گرل۔۔۔دریاب پوائنٹ ٹو بی نوٹڈ۔۔۔یہ ہمارے حذیفہ نے ہی کہا ہے نا۔۔بیٹا طبیعت ٹھیک ہے آج "اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھتا ہوا وہ شرارتی انداز میں بولا۔جبکہ حذیفہ نے اسکا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے خود کو کوسا کہ کس کے سامنے کہہ گیا ہے۔

بیٹا ٹھیک نہیں لگ رہا تو۔۔۔یہ طحہ نے سب کو بگاڑا ہے۔۔۔پہلے وہ پھر دریاب اور اب تم بھی۔۔۔اے اللہ میرے ساتھ کیا دشمنی" تھی۔۔ان کی کوئی بھولی بسری سہیلی کی سیٹنگ میرے ساتھ بھی کروا دیں۔۔۔یا کنوارہ رکھنے کا پروگرام ہے۔۔ میں نے کیا گناہ کیا ہے کہ انکو دیکھ کر میں جلوں۔۔یہ تو کھلا تضاد ہے"وصی کی آہ و فگاں پر وہ دونوں سوائے ہنسنے کے اور کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

کھانا کھانے کے بعد جونہی سب فارغ ہوئے دریاب کی آواز نے سب کو متوجہ کیا۔

گو کہ یہ محفل ساشا اور طحہ کے اعزاز میں سجی ہے مگر میں اس محفل سے تھوڑا سا فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔۔ کسی سے کچھ کہنا ہے۔۔مائی گائز ول یو ہیلپ می پلیز"کہتے ساتھ ہی اس نے طحہ ،وصی اور حذیفہ کو اپنے پاس بلایا۔

وہ چاروں جو اسٹیج بنایا گیا تھا اسکے پیچھے گ ۓ۔

تھوڑی دیر بعد ایک بہت بڑا سا کارڈ لئیے وہ چاروں ایک جانب سے باہر آ کر کھڑے ہوئے۔اس کارڈ پر بڑا بڑا سوری فاتی لکھا ہوا تھا۔

آئم ایکسٹریملی سوری فار آل دا جو کس وی میڈ اینڈ فار ایچ اینڈ ایوری ورڈ دیٹ ہرٹ یو آلوٹ۔۔پلیز ایکسیپٹ مائی اپالوجی"دریاب آہستہ "

سے چلتا ہوا فاتینا کے قریب آیا جو اسٹیج کے سامنے مزنی کے ساتھ چیئر پر بیٹھی حیرت سے گنگ دریاب کو دیکھ رہی تھی۔
وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ شخص اسکی خواہش کو یوں پورا کرے گا۔
پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کرتے اس کارڈ کی جانب لے آیا جسے وہ تینوں پکڑے کھڑے تھے۔ سب حیرت سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔
سوری بھابھی" وہ تینوں یک زبان بولے۔ "
فاتینا کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رکی۔
اس کارڈ کو کھولا تو سب نے اپنے اپنے الفاظ میں بہت سے جملے لکھ کر اس سے معافی مانگی ہوئی تھی۔
اور آخر میں دریاب نے لکھا ہوا تھا۔
یور عشق فار دریاب از کمینڈیبل اینڈ یور ہیٹ ود حید راز سولو ایبل۔۔ تھینک یو فار دس" وہ اس شخص کے عشق میں حقیقت میں مبتلا" ہو رہی تھی وہی عشق جو ہر محب اپنے محبوب سے کرتا ہے۔۔۔ اس عشق کی لذت وہ پہلی مرتبہ چکھ رہی تھی۔
تھینک یو" ان سب کا شکریہ ادا کرتے اس نے آہستہ سے وہ کارڈ تھام لیا۔ "
لولی دریاب بھائی" سب دریاب کو شاباشی دے رہے تھے۔ "
رات آدھی سے زیادہ ہو چکی تھی مگر وہ اب تک بے یقینی کی کیفیت میں تھی اور اسی وجہ سے نیند بھی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔
ساشا جسکا کل نکاح تھا وہ مزے سے سوئی ہوئی تھی جبکہ وہ جس کا نکاح ہو بھی چکا تھا مگر اسے اس رشتے کی حقیقت آج محسوس ہوئی تھی۔
دریاب سے وہ ایسے کسی رویے کی امید نہیں کرتی تھی۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ دریاب کو اسکی یہ خواہش یاد بھی ہو گی۔ مگر اتنے مجمع کے سامنے اسکا معذرت کرنا۔۔ پھر باقی کا وقت اسکی نظروں کے حصار میں رہنا فاتینا کو پے در پے حیرت زدہ کر رہا تھا۔
تو کیا واقعی چاچو نے صحیح کہا تھا دریاب نے خود اسکی خواہش کی تھی مگر وہ تو کسی بھی طرح اسکے پاسنگ نہیں تھی، نہ اس جیسی خوبصورت" اور نہ جینئس پھر اس نے کیا دیکھا" وہ گلاس ونڈو کے سامنے کھڑے تاریکی میں نظر آنے والے باغ کے درختوں کو دیکھ کر سوچتی چلی جا رہی تھی اور الجھتی چلی جا رہی تھی۔
اسی وقت موبائل کی بیل نے اسکی محویت توڑی۔ حیرت میں ڈوبی وہ بیڈ کے دائیں جانب رکھی سائیڈ ٹیبل کے قریب آئی ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا تو دریاب کا نام جگمگا رہا تھا وہ مزید حیران ہوتی یس کا بٹن دبا کر فون کان سے لگا کر واپس اسی جگہ آئی۔
"ہیلو"
اسلام علیکم! کیسی ہیں" دریاب کی گھمبیر آواز ابھری۔ "

PakDigestNovels.Com

بالکل ٹھیک۔۔خیریت "اس نے پریشانی سے پوچھا۔ "

جی الحمداللہ۔۔۔ویسے وعلیکم سلام کہنے کے بعد خیریت پوچھتے ہیں "اس نے فاتینا پر چوٹ کی۔ "

اوہ سوری وعلیکم سلام "وہ جلدی سے معذرت کرتے ہوئے بولی۔ "

لیکن آپ نے اس وقت کیوں فون کیا؟ "پھر سے وہی تشویش۔ "

کیوں میں آپکو اس وقت فون نہیں کر سکتا؟ "الٹا سوال کیا۔ "

نہیں "ترت جواب پر وہ حیران ہوا۔ "

وہ کیوں "پھر سے پوچھا گیا۔"

اس لیئے کہ یہ شریفوں کے سونے کا ٹائم ہوتا ہے "اپنا اعتماد بحال کرتے ہوئے وہ اپنے ہمیشہ والے اکھڑ لہجے میں بولی۔ "

ہاں لیکن شریف لوگ نہ تو اس وقت سو رہے ہیں۔۔۔نہ انکے سونے کے امکان نظر آرہے ہیں۔۔بلکہ کھڑکی میں کھڑے تاریکی میں " کسی کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔"اسکی بات نے فاتینا کو گھبراہٹ میں مبتلا کیا۔

کیا مطلب آپکو کیسے پتہ "وہ گھبراہٹ میں اسے اپنا ہمراز بنا بیٹھی۔ "

یعنی آپ مانتی ہیں کہ آپ مجھے ڈھونڈ رہی ہیں "اسکی شرارتی آواز پر فاتینا کو ہوش آیا کہ وہ کیا کہہ گئی ہے۔"

جی نہیں یہ بات مان رہی ہوں کہ میں سوئی نہیں "اس نے اپنی لرزتی آواز پر قابو پایا۔ "

ہاہاہا! دریاب حیدر سے خود کو چھپا رہی ہیں "اس کی آواز کی گھمبیرتا نے اسے پھر سے گھبراہٹ میں مبتلا کیا۔ "

آپکو پتہ کیسے چلا کہ میں جاگ رہی ہوں اور کھڑکی میں کھڑی ہوں "وہ دریاب کے سوال کو نظرانداز کر گئی۔ "

وہ اس طرح کے میں آپکے لان میں سنگی بینچ پر بیٹھا ہوں۔۔دائیں جانب دیکھیں "اسکے کہنے پر وہ ششدر رہ گئی۔ جونہی نگاہ دائیں" جانب بنے سنگی بینچ پر پڑی دریاب لان کے پولز کی فینسی لائٹس میں بیٹھا نظر آیا۔

اسکے دیکھنے پر ہاتھ ہلایا۔

وہ حیرت سے پلکیں جھپکتی اسے دیکھ رہی تھی۔

اتنی بڑی بڑی آنکھیں مت کھولیں ڈر لگ رہا ہے "دریاب نے اسکی بڑی آنکھوں پر چوٹ کی۔ "

اور کسی خوش فہمی میں بھی مت رہیئے گا۔ میں آپکی محبت میں بے حال ہوتا یہاں نہیں آیا۔۔۔بلکہ میں تو گھر چلا گیا تھا۔۔لیکن سر نے" کسی کام سے بلایا۔ تھوڑی دیر پہلے آیا تھا۔ واپس جا ہی رہا تھا کہ نظر آپکی کھڑکی کی جانب اٹھی سوچا پوچھ لوں۔۔کہیں چگادڑوں سے تو تعلق نہیں جو اتنی رات میں بھی جاگ رہی ہیں۔۔۔مجھے تو یکدم اپنے مستقبل کی فکر لگ گئی ہے "اسکی بات پر فاتینا جتنا بھی تلملاتی کم تھا۔۔

www.PakDigestNovels.com

اف اس شخص کو مجھ سے محبت ہو گی۔۔۔امپاسبل "غصے سے جبڑے بھینچتے اس نے سوچا۔ "

ہاں ہے تعلق اور چگادڑوں کی طرح چمٹ بھی جاتی ہوں پھر خون پی کر ہی پیچھے ہٹتی ہوں "اسکے جواب پر دوسری طرف سے دریاب کا نہ صرف قہقہہ سنائی دیا بلکہ اسے تو سامنے وہ دکھائی بھی دیا۔

خود بھی الوؤں کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں جائیں اپنے گھر جان چھوڑیں ہماری "اس نے عاجز آتے ہوئے کہا۔ "

افسوس پہلی بیوی دیکھی ہے جو اپنے شوہر کو ایسے کوسنے دے رہی ہے "اس نے لہجے میں دنیا بھر کی بے چارگی سموتے کہا۔ "

اور پہلا شوہر دیکھا ہے جو بیوی کو جانوروں سے ملا رہا ہے "وہ کہاں پیچھے رہتی جھٹ جواب حاضر تھا۔"

اصل میں میں حقیقت پسند ہوں "وہ جان بوجھ کر بات کو طول دے رہا تھا۔ "

لگتا ہے آپ نے کل نکاح میں نہیں آنا۔۔جائیں اب "اس نے جان چھڑانی چاہی۔"

"وہ تو ان شاء اللہ پہنچے گے چاہے کوئی دل سے میرے نہ آنے کی دعائیں مانگے"

اتنا فالتو ٹائم نہیں لوگوں کے پاس کے وہ اپنے لیئے دعائیں مانگنے کی بجائے آپ کے لیئے دعائیں مانگے۔"وہ منہ بنا کر بولی۔ "

اوکے میں چلتا ہوں۔۔۔آپکی تو باتیں ہی ختم نہیں ہو رہیں "وہ آتے وقت اسے دیکھنے کی جو خواہش دل میں لے کر آیا تھا وہ پوری ہو چکی تھی۔نہ صرف اسے دیکھنے بلکہ بات کرنے کی خواہش بھی۔

مگر وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا کیسے اس پر ظاہر ہونے دیتا۔ نجانے کیوں اسے چڑانے میں مزہ ہی بہت آتا تھا۔

خدا حافظ "اس نے چڑ کر مزید کچھ کہنے سے خود کو روکتے ہوئے فون بند کیا۔اور مڑ کر بیڈ پر ساشا کے قریب لیٹ کر کتنی ہی دیر دریاب کی باتوں پر پیچ و تاب کھاتی رہی۔

وہاں سے نکل کر وہ سیدھا اپنے اس اڈے پر گیا تھا جہاں اس نے ان پولیس اہلکاروں کو قید کیا ہوا تھا جو اس دن دریاب نے اس ویڈیو میں شہریار کے ساتھ دیکھے تھے۔

ایک بدرنگ گھر کے گیٹ کے آگے وہ رکا دروازہ کھٹکھٹایا۔

دو مرتبہ بھی نہیں کھٹکھایا تھا کہ دروازہ آہستہ سے کھل گیا۔

اندر آیا تو اس کے ایک ماتحت نے فوراً سیلیوٹ جھاڑا۔

اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا۔

کیسے ہو "سلام کے بعد حال چال پوچھا۔ "

بالکل صحیح سر۔۔ مگر آپکے مہمان ٹھیک نہیں دو دن سے بے حد شور مچا کر رکھا ہوا ہے "اس نے فوراً رپورٹ دی۔ "

ہاہا۔۔ اچھا چلو ابھی ٹھیک کرتے ہیں "اسکے کہنے پر وہ خوشگوار انداز میں ہنستا ہوا اپنے چہرے پر سیاہ ماسک لگا کر ایک تاریک کمرے میں" داخل ہوا۔

جہاں ان تینوں کو باندھا گیا تھا۔

کون ہو تم "اسے اندر آتا دیکھ کر ایک چلایا۔ "

دریاب نے اپنے ماتحت کو ٹارچ لانے کا کہا۔

بہت پچھتاؤ گے تم۔۔۔ جس کے ہم بندے ہیں نا۔۔۔ چھوڑے گا نہیں وہ تمہیں "ایک اونچی اونچی آواز میں بولنے لگا"

دریاب نے ایک زناٹے دار تھپڑ اسکے منہ پر مارا کہ اس شخص کا ہونٹ پھٹ گیا۔ وہ کراہنے لگا۔

تمہارے اس باس کا جو حشر میں کروں گا وہ صرف تم نہیں پوری دنیا دیکھے گی۔۔ جو گناہ تم دونوں کے کھاتے میں ہیں ان سمیت تم جلد ہی" اس دنیا سے اٹھ جاؤ گے۔ جن جن جگہوں پر تم لوگوں نے معصوموں کی جانیں لیں۔ جتنے جھوٹ گڑھ کر مظلوم لوگوں کو جھوٹے پولیس انکاؤنٹر میں مروایا۔ جتنے اوباشوں کے لیئے تم لوگوں نے معصوم لڑکیوں کی عزتیں برباد کیں۔ ایسے مقدس پیشے کو گدھوں کا اڈا بنا دیا۔ اس "سب کا حساب تو میری اس پوچھ گچھ سے الگ ہو گا۔۔۔ کوبرا کا ٹھکانہ بتاؤ تو شاید تمہاری سزا میں میں ترمیم کر دوں۔۔

دریاب کی غصیلی آواز اس کوٹھڑی میں گونج رہی تھی۔

ہم نہیں جانتے وہ ہمیشہ اپنے بندوں کو ہمیں لینے بھیجتا تھا اور جس جگہ سے وہ لوگ ہمیں لیتے تھے وہاں سے لے کر کوبرا کے اڈے کے" اندر اسکے سامنے کھڑے ہونے تک ہماری آنکھوں پر پٹی بندھی ہوتی تھی۔ "ان میں سے ایک اہلکار نے شرافت سے جواب دیا۔

اور شہریار۔۔ وہ جانتا ہے "دریاب نے اپنی لال انگارہ نظریں پھر سے ان پر گاڑھیں۔ "

ہاں وہ جانتا ہے "ایک نے جواب دیا۔ "

وہ اس وقت کہاں ہے۔۔۔ یا اس کا نمبر کون سا ہے۔۔ کیونکہ میرے پاس اس کا جو نمبر ہے وہ تو بند پڑا ہے "دریاب کے استفسار پر" انہوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

پتہ نہیں "انہوں نے نظریں چراتے کہا۔ "

جس نے جواب دیا تھا دریاب نے اسکی کرسی کو زوردار جھٹکا دیا کہ وہ کرسی سمیت نیچے گرا۔ دریاب نے اسکی گردن پر اپنا بوٹ رکھا۔۔۔

تجھے نہیں پتہ "وہ غرایا۔ "

ببب۔۔۔ بت۔۔ بتاتا ہوں "وہ بمشکل بولا"

دریاب نے ایک ہاتھ سے اسکی کرسی پکڑ کر اسے اٹھایا۔

میرا موبائل تمہارے ماتحت کے پاس ہے اس میں شہریار کا ایک خفیہ نمبر موجود ہے جسے وہ کو برا سے بھی چھپا کر استعمال کرتا تھا" ایک " نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

دریاب تیزی سے باہر کی جانب گیا۔ اپنے ماتحت سے موبائل لے کر اندر آیا۔

یہ تمہارا ہے "اس نے موبائل اسی بندے کو دکھایا۔ "

اسکے اثبات میں سر ہلاتے ہی اس نے پاس ورڈ پوچھ کر موبائل آن کیا اور شہریار کا نمبر نکال کر اپنے موبائل میں فیڈ کیا۔

پھر جونہی مڑ کر واپس جانے لگا ان میں سے ایک نے دریاب کو پکارا۔

کیا۔۔ تم دریاب حیدر ہو "ایک کے سوال پر دریاب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگی۔ "

دریاب نہیں تم سب کا باپ" کہتے ساتھ ہی کمرے کا دروازہ مقفل کر کے وہ باہر آیا۔ "

سر ان کا کیا کرنا ہے "اسکے ماتحت نے پوچھا۔ "

جو کام چاہئیے تھا وہ ہو گیا ہے انکی لاشیں انکے گھروں میں پہنچا دو تا کہ ان کے گھر والے انہیں دیکھ کر صبر کر لیں اور انہیں دفنا سکیں۔" کیونکہ ایسے بے رحموں کے لئیے میرے پاس کوئی رحم نہیں۔ میں ان لوگوں کے آنسو نہیں بھول پاتا جن کے گھر ان جیسے بہت سے کمینوں نے برباد کئیے ہیں۔۔" اسکی آنکھوں میں اس وقت انکے لئیے صرف حقارت تھی۔

اسکے ماتحت نے اثبات میں سر ہلایا۔ اور دریاب اس گھر سے نکل آیا

اگلے دن ان طحہ اور ساشا کا نکاح بھی فاتینا کے پرانے گھر میں ہوا۔

نکاح کے دن مریم کے کہنے پر فاتینا نے بلا چوں چرا ان کا کہا ہوا لباس پہنا۔ آف وائیٹ، گولڈن اور ڈارک پرپل شیڈز کا راجھستانی فراک اور چوڑی دار پاجامہ کے ہمراہ بڑا سا پرپل اور گولڈن دوپٹہ لئیے وہ بہت ہی مختلف لگ رہی تھی۔ مزنی نے بھی آف وائیٹ کے ساتھ اور رنج رنگ کے امتزاج کے ساتھ اسی طرح کا لباس پہن رکھا تھا۔ جبکہ ساشا پیور گولڈ کے لہنگے اور سرخ رنگ کے دوپٹے میں دلہن بنی سب کی آنکھوں کو بے حد بھا رہی تھی۔

نکاح کے دن ان چاروں دوستوں نے آف وائیٹ شلوار قمیض کے اوپر گولڈن واسکٹس پہن رکھی تھیں۔

نکاح کے وقت ساشا کے پاس مزنی اور فاتینا دونوں موجود تھیں۔ جونہی مولوی نے نکاح کے کلمات ادا کئیے نجانے کس کس کی یاد، کون کون سی تکلیف اور اللہ کی رحمتوں کا سوچ کر ساشا کی آنکھوں سے آنسو جھڑی کی صورت نکلے۔

سبطین مولوی کے ساتھ ہی آئے تھے اور ساشا کے سرپرست کے طور پر موجود اسکے دائیں جانب بیٹھے تھے۔

ایک ہاتھ اسکے سر پر رکھ کرانہوں نے بے اختیار اسے اپنے ساتھ لگا کر حوصلہ دیا۔

سب کی آنکھیں نم تھیں سوائے فاتینا کے۔

"حوصلہ کرو بیٹا" مریم نے بھی آنکھیں صاف کر کے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے تسلی دی۔

بمشکل اسکے منہ سے قبول ہے نکلا۔ کپکپاتے ہاتھوں سے اس نے سائن کیئیے۔ وہ جو سگے ماں باپ تھے نجانے کن دیسوں میں تھے اور وہ جو غیر ہو کر اپنے بن گ ئے تھے وہ کیسے اسکی زندگی کے نئے سفر پر پل پل اسکا ساتھ نبھا رہے تھے۔

مولوی کے جاتے ہی ساشا مریم کے گلے لگ کے کھل کر روئی۔

"بس کر دے بہن۔۔۔۔سارا میک اپ برباد کر کے ڈھلی شکل لے کر طحہ کے پاس جاؤ گی کیا۔ عجیب اموشنل سین بنا کر بیٹھی ہوئی ہے" فاتینا جو کب سے ساشا کی کلاس لینے کے چکر میں تھی جھنجھلا کر بولی۔

"چپ کر تیری طرح ہر کوئی پتھر دل نہیں ہوتا۔ مجال ہے جو ایک آنسو بھی تیرے دیدوں میں آیا ہو" مریم نے اسے لتاڑا۔

"میری تو کہانی رہنے ہی دیں۔۔۔" وہ منہ بنا کر بولتی ساشا کے پاس آئی۔

"میں آپ سب کا شکریہ ساری زندگی نہیں ادا کر پاؤں گی جنھوں نے نہ صرف مجھے بیٹی کہا بلکہ بیٹی کی طرح میری نئی زندگی کی شروعات کروائی" وہ مریم سے الگ ہوتے روتے ہوئے انکے ہاتھ تھام کر محبت سے بولی۔

"لو جی۔۔۔ کھودا پہاڑ نکلا چوہا۔۔۔ یہ ان فضول باتوں کو لے کر رو رہی ہے۔۔۔ ایک دوں گی تمہاری اتنی پیاری شکل پر جو میک اپ خراب ہونے پر بھی اتنی پیاری لگ رہی ہے۔ مجھے پتہ تھا کوئی فضول ترین بات سوچ رہی ہوگی۔۔۔ اپنے شکریے اپنے پاس رکھو" فاتینا نے اسے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"اس کا پیو پیار بھی دھونس بھرا ہے" مزنی بھی آنکھیں صاف کرتی انکے پاس بیٹھ گئی۔

"پتہ نہیں دریاب بھائی کا کیا بنے گا" اس نے مصنوعی تاسف سے سر ہلاتے جان بوجھ کر کہا۔

"ان کا تو جو بنے گا ابھی اپنی فکر کرو میں تمہارا کیا بناؤں گی" فاتینا نے اسے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب؟" اسکے معنی خیز لہجے پر نجانے کیوں اسکی نظروں کے سامنے سے حذیفہ کا ڈیسنٹ سا سراپا گزرا۔

جیسے ہی وہ گھونگھٹ میں چھپی ساشا کو لے کر باہر آئیں سب کی ںظروں کا فوکس وہ تینوں تھیں۔

"یہ پریاں کیا یہاں جادو کرنے آئی ہیں" جونہی وہ ساشا کو طحہ کے قریب اسٹیج پر بٹھا کر اتریں سامنے کھڑے وصی نے ان دونوں کو دیکھ کر خوشگوار لہجے مین کہا۔

"شکر پریاں کہہ دیا۔۔ چڑیلیں کہتے تو پھر آپکی خیر نہیں تھی" فاتینا نے چوٹ کی۔

نہیں ابھی مجھے بھری جوانی میں گنجا نہیں ہونا۔۔۔اور آپ دونوں تو ویسے بھی کیل کانٹوں سے لیس ہیں کہیں مجھ غریب پر ہی استعمال نہ کردیں "اس نے انکی جیولری اور ہیلز کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

آج پھر حذیفہ کو وہ پیاری سی لڑکی اور بھی پیاری لگی۔

وہ ہمیشہ سے نازک سی لڑکی سے شادی کرنے کا خواہشمند تھا اور مزنی اسے اپنے آئیڈیل کے مطابق لگی۔اس نے جلدی ہی فاتینا سے بات کرنے کا سوچا۔

فاتینا کچھ تحائف لیئے جیسے ہی رہائشی حصے سے نکل کر باہر کی جانب لپکی، فراک اور دوپٹے میں الجھتی جونہی وہ تیزی سے باہر کی جانب ہائی ہیل میں الجھتی پھسل گئی۔

جونہی نظریں سامنے گئیں اندر آتا دریاب وہیں پر رک کر شریر نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

فاتینا نے خونخوار نظروں سے اسے ہنستے دیکھا۔اس بندے سے تو کسی اچھے کام کی توقع کی ہی نہیں جاسکتی۔

جونہی وہ اٹھی۔بجائے اسے اٹھانے کے وہ اسکے ہاتھ سے گری چیزیں سمیٹ کر اسے پکڑانے لگا۔

بہت شکریہ یہ میں خود بھی اٹھا سکتی تھی۔"وہ تڑخ کر بولی۔"

ارے۔۔۔یہ تو غصے میں نظر آرہا ہے"بھولپن کا مظاہرہ کرتا وہ اسے سخت زہر لگا۔ "

بھئی میں نے آپکو اٹھانے جیسی غلطی اسی لیئے نہیں کی کہ پھر آپ نے میرے سر الزام دھرنا تھا کہ میں ہیرو بننے کی کوشش کر رہا" ہوں۔۔۔حالانکہ آج آپ نے یہ حرکت بالکل ہیروئن والی کی ہے "اسکا شرارتی لہجہ جوں کا توں تھا۔بلکہ اب تو اسے محسوس ہوا کہ وہ اسکا مذاق اڑا رہا ہے۔

ایسی چیپ حرکتیں میں بالکل نہیں کرتی "اس نے بھنویں اچکا کر کہا۔ "

"ایسے ڈریس پہننے کا کیا فائدہ جو آپکو ہیروئن بنانے والی حرکتیں کریں"

اور کوئی کام نہیں آپکے پاس۔۔۔سوائے مجھ پر ریسرچ کرنے کے "اس سے کوئی جواب نہیں بن پڑا تو ہمیشہ کی طرح اس نے دریاب پر" چڑھائی کی۔

کیا کریں۔۔اب یہ کام بھی ضروری ہے آخر کو مستقبل میں مجھے ہی آپکو جھیلنا ہے "دریاب نے ٹھنڈی آہ بھری۔ "

ضروری تو نہیں "اسکے جواب پر وہ لمحہ بھر کو ٹھٹکا۔"

میری طرف سے جس مرضی ایکس وائے زیڈ سے اپنی مرضی سے شادی کریئے گا۔۔۔میرے ساتھ تو یہ تعلق بھی مجبوری کا بندھا" ہے۔۔تو میں ایسے کسی تعلق کو نبھانے کے لیئے آپکو فورس نہین کروں گی۔۔میری جانب سے آپ آزاد ہیں جو چاہئیں فیصلہ کریئے گا"

PakDigestNovels.Com

دریاب کو ششدر چھوڑ کر وہ چیزیں سمیٹتے باہر کی جانب لپکی۔

اس کے ساتھ مذاق کو طول دیتے اسکے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اس رشتے کو اس انداز سے سوچے گی۔

یہ اسکے لیئے اب تشویش کی بات تھی۔

رخصتی ہو کر ساشا کو فی الحال وہ لوگ ہوٹل میں بک کروائے گ ئے ایک کمرے میں لائے تھے۔ دو دن وہاں رہ کر ساشا نے طحہ کے پیرنٹس کے ساتھ انکے گھر چلے جانا تھا۔

کیونکہ دو دن بعد ان لوگوں کو شہریار کی تلاش میں نکلنا تھا۔

نمرہ کو پہلے ہی کو برا کہیں ٹھکانے لگا چکا تھا کہ اس کا علم نہیں ہو رہا تھا جبکہ شہریار کا نمبر ٹریس ہو گیا تھا وہ علاقہ غیر میں کہیں قیام پذیر تھا اور ان سب کو اسکو پکڑنے جانا تھا۔

سب ان دونوں کو ڈراپ کر کے دریاب لوگون کے گھر جا چکے تھے۔

طحہ ساشا کا ہاتھ تھامے اپنے بک کروائے گ ئے روم کی جانب آیا۔ چابی وہ پہلے ہی کاؤنٹر سے لے چکا تھا۔

لفٹ کی مدد سے وہ ہوٹل کی تیسری ں زل کی جانب آئے جہاں پر ایک طویل راہداری میں آمنے سامنے بہت سے کمرے تھے۔

طحہ اپنے مطلوبہ کمرے کے سامنے جا کر رکا۔

چابی سے دروازہ کھول کر ساشا کو اندر لے کر آیا۔ جو اس وقت بڑی سی چادر میں چہرہ تک چھپائے کھڑی تھی۔

محہ روم لاک کر کے ساشا کو لیئے بیڈ کی جانب آیا۔

یہ چادر اتار لیں بے شک "اسے بیڈ پر بٹھا کر خود واسکٹ کے بٹن کھول کر اسے اتارا۔ "

جونہی ساشا نے گھونگھٹ اتارا طحہ اسے دیکھ کر مبہوت رہ گیا۔

کچھ لمحے تو وہ بول نہیں پایا۔ دلہن کے روپ میں وہ لگ ہی اتنی حسین رہی تھی۔

جونہی اس نے سر اٹھا کر گم صم کھڑے طحہ پر نظر ڈالی اسے محویت سے اپنی جانب تکتا پایا۔

اپنی واسکٹ اتار کر اس میں سے کوئی شے لیئے طحہ اسکے قریب بیڈ پر بیٹھ کر اسکا ہاتھ تھاما۔

"بہت شکریہ۔۔۔ کہ آپ میری زندگی کا حصہ بن گئیں۔"

جذبوں سے چور لہجے پر ساشا کے ہتھیلیاں پسینے میں بھیگ گئ۔

ایسے مت کہیں آپکا شکریہ کہ آپ نے مجھے جیسی "ابھی اسکی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ طحہ نے اسے گھورا۔ "

پھر وہی بات "اس نے مصنوعی غصے سے اسکی جانب دیکھا۔ "

خوبصورت سا اب کسی بھی قسم کی خودترسی کی بات نہیں کرنی" سنجیدہ انداز میں کہتا وہ اپنے ہاتھ میں پکڑی ڈبیا کھولنے لگا جس میں "

بریسلیٹ تھا۔

طحہ نے ہاتھ آگے کر کے پہلے اسکی جانب اجازت طلب کرتی نظروں سے دیکھا۔

ساشا نے آہستہ سے ہاتھ آگے کیا تو طحہ نے نہایت محبت سے وہ بریسلیٹ اسکے خوبصورت سے ہاتھوں میں پہنایا جہاں کانچ کی چوڑیان

تھیں۔

پھر آہستہ سے اس کی ہاتھ کی پشت پر بوسہ دیا۔

ساشا اندر تک کانپ گئ۔

طحہ نے ہولے سے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

ساشا اگر میں آپکے پیرنٹس کو ڈھونڈوں "نجانے کس وجہ سے طحہ یہ کہہ گیا۔ "

بالکل بھی نہیں جب انہیں یہ معلوم ہی نہیں نہ انہیں معلوم کرنا ہے کہ میں زندہ ہوں یا مر گ ئ۔۔یا پھر میں کس حال میں ہوں تو"

مجھے بھی ان سے کوئ سروکار نہیں "طحہ کے کندھے سے لگے اس نے آخری بار اپنے والدین کے لئیے آنسو بہائے۔

اسے اب انکے بارے میں سوچنا بھی نہیں تھا۔

اوکے یار رونے کی کیا بات ہے۔فاتینا کے ساتھ اتنے دن رہ کر بھی آپ بہادر نہیں ہوئیں "وہ ہلکے پھلکے انداز میں اسکی کمر سہلاتا ہوا بولا۔ "

نہیں میں ویسی نہیں بن سکتی ایسی بہادری صرف اسی پر سوٹ کرتی ہے "وہ مسکراتے ہوئے اس سے الگ ہکر بولی۔ "

ہاں یہ تو ہے۔۔تبھی تو دریاب نے اسکی خواہش کی تھی "طحہ کی بات پر ساشا حیران رہ گئ۔ "

"کیا واقعی "

جی بالکل "طحہ نے تصدیق کی۔ "

ہاؤ رومینٹک "وہ اس وقت یہ بھی بھول گی کہ وہ کس وجہ سے اور کیوں ساشا کے ساتھ وہاں موجود ہے۔ "

اب انکے رومینس کو چھوڑیں اور کچھ مجھ پر نظر کرم کریں "طحہ نے اسے پھر سے اپنے حصار میں لیتے محبت سے کہا۔ "

ساشا کی رخصتی کے بعد پھر سے وہ سب اس گھر کو مقفل کر کے واپس دوسرے گھر میں آگ ئے۔

فاتینا پھر سے کل کی طرح جاگ رہی تھی۔کچھ تو ساشا کی کمی محسوس کر رہی تھی اور دوسری بات کو وہ محسوس کرنا نہیں چاہتی تھی۔

ابھی تاریکی میں لیٹے اسے کچھ دیر ہی گزری تھی کہ موبائل پر پھر سے وہی نمبر جگمگانے لگا۔

اسلام علیکم "اب کی بار ہیلو کا تکلف کرنے کی بجائے اس نے سیدھا سلام کیا۔ "

وعلیکم سلام۔۔ کیسی ہیں "دریاب کی سنجیدہ مگر گھمبیر آواز نے اسکی دل دھڑکنیں بڑھائیں۔ "

ہمشیہ کی طرح بالک ٹھیک "وہ بھی فاتینا تھی۔ سپاٹ لہجے میں بولی۔ """

اچھی بات ہے۔۔۔ دیکھیں میں کبھی بھی باتوں کو گھما پھرا کر کرنے کا عادی نہیں لہذا صرف یہ پوچھنا تھا کہ کیا جو آپ نے اس وقت وہ" سب کہا تھا تو وہ کس برتے پر۔۔۔ "دریاب کے سوال پر وہ چکرا کر رہ گئ۔ وہ امید نہیں کرتی تھی کہ وہ یوں بے دھڑک اس سے اسکے روییے کی وجہ پوچھ لے گا۔

کس قسم کی غلط فہمی میں آپ مبتلا ہیں "وہ جھنجھلا رہا تھا۔ "

اور فاتینا کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ ہمشیہ لاپرواہ رہنے والا دریاب ہے۔

" غلط فہمی نہیں یقین ہے"

کیا آپکو سر نے ہمارے نکاح کے ہو جانے کے کچھ دن بتایا تھا "دریاب کے سوال پر وہ دل ہی دل میں مسکرائ۔ "

نہیں کیوں کوئ خاص بات تھی۔ "وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی اتنی آسانی سے کیسے مانتی۔ "

نہیں کچھ خاص نہی۔ "وہ حیرت کی تصویر بنا بولا۔ "

فاتینا نے بھی کندھے اچکا کر ادھر ادھر کی کچھ باتین کر کے فون بند کر دیا۔

کچھ بکواس کی اس (گالی) نے "کو براجو تین چار دن پہلے نمرہ کو اٹھوالایا تھا اپنے ایک ماتحت سے اسکے بارے میں استفسار کر رہا تھا۔ "

پہلے دن تو اس نے پوری طرح مہلت دی کہ وہ بتائے کہ انکے علاوہ کون ایسا شخص ہے کہ جو انکے کام سے واقف ہے اور اس دن ہاسٹل سے منشیات اور اسلحے کو غائب کروانے والی حرکت کس کی تھی۔

مگر جب ایک دن کی مہلت کے باوجود وہ کچھ نہیں بولی تو اس نے اپنے بندوں سے کہہ کر اسے تھوڑی بہت مار لگوائ جب پھر بھی وہ نہ بولی تب اس نے سزا میں اضافہ کیا۔

ابھی تک وہ اسکے سامنے نہیں گیا تھا وہ سمجھتا تھا کہ اسکے بندوں کی مار سے ہی وہ سنبھل جائے گی۔ مگر وہ تو ڈھیٹوں کی کسی نسل سے تعلق رکھتی تھی وہیں کی وہیں اڑی ہوئ تھی۔

تم سب بے کار ہو۔۔۔ اب مجھے خود اسکے پاس جانا پڑے گا "اپنے ماتحت کو خونخوار نظروں سے گھورتا ہوا وہ صوفے سے اٹھ کر سیڑھیوں" کی جانب گیا اور پھر اس کمرے کی جانب مڑا جہاں نمرہ موجود تھی۔

PakDigestNovels.Com

www.PakDigestNovels.com

آہستہ سے دروازہ کھول کر جب وہ اندر داخل ہوا تو یہ نمرہ کو دیکھ کر وہ تمسخر آمیز انداز میں ہنسا۔

یہ وہ نمرہ نہیں تھی جو چمکتی دمکتی اس سے ملنے پہلی دفع آئی تھی۔

چار دنوں میں ہی وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ بن چکی تھی۔ جسم پر جگہ جگہ نیل پڑے ہوئے تھے۔ منہ سوجا ہوا جہاں سے اب خون رس کر جم چکا تھا۔

رونے کے باعث آنکھیں سوجی ہوئیں تھیں۔

زمین پر پھٹے کپڑوں میں اوندھے منہ پڑی ہوئی تھی۔

کوبرا حقارت سے اسے دیکھتا پاس گیا اور جوتے کی نوک سے اسے سیدھا کیا۔

اس قدر مار کا تم پر کوئی اثر نہیں ہوا ابھی بھی بتاؤ گی کہ وہ کون تھا یا نہیں "اسکے بالوں کو سختی سے جکڑ کر کھینچتے ہوئے وہ غرایا۔ "

نہیں کیونکہ وہ جو کوئی تھا میں تب تو اسکی مصلحت کو سمجھ نہیں سکی مگر اتنا جان گئی ہوں کہ تم جیسے کریہہ لوگوں کو وہ انجام تک پہنچائے گا۔" جس طرح تم نے میرا ریشہ ریشہ تکلیف سے دوچار کیا ہے وہ تم جیسوں کی رگوں میں اتر کر تمہیں نوچ لے گا۔ میں اپنے گناہوں پر اور دوسروں کی زندگیاں برباد کرنے پر اللہ کے سامنے کبھی نہیں پچھتائی جتنا ان گزرے چار دنوں میں پچھتائی ہوں۔ کیونکہ شاید برے کام کا انجام مجھے پہلے مرتبہ ملا ہے۔ اور اس پہلی مرتبہ میں ہی مجھے ہر وہ شخص یاد آیا ہے جسے میں نے برباد کیا ہے۔ جسے میرے گندے عزائم نے برباد کیا ہے۔۔ میں نے پہلے دن ہی خود سے فیصلہ کر لیا تھا کہ میری چمڑی بھی ادھیڑ دو گے تو میں اب اس شخص کا نام نہیں بتاؤں گی۔ مگر مجھے یقین ہے وہ خود تم تک پہنچے گا۔ میں خوش نصیب ہوں میں نے اس بندے کو دیکھا ہے۔۔ میں نے اس سے بات کی ہے۔ میں نے بہت سا قیمتی وقت اس کے ساتھ گزارا ہے جسے اللہ نے تم جیسے درندوں کے لئیے موت بنا کر بھیجا ہے۔ وہ روشن پیشانی والا جلد ہی تمہاری زندگی کو تاریک کر دے گا۔۔ میں خوش نصیب ہوں" بجائے تکلیف اور رحم کی بھیک کے جو الفاظ نمرہ کے لبوں سے نکلے وہ کوبرا کو پاگل کرنے کے لئیے کافی تھے۔

وہ غصے سے بے حال ہوتا اسے ٹھڈوں اور گھونسوں کی زد پر رکھ چکا تھا۔

اور تب تک نہیں ہٹا جب تک وہ ہانپنے نہیں لگ گیا۔

نمرہ بے جان پڑی تھی نجانے مر گئی تھی یا بے ہوش تھی۔ کوبرا کے لئیے یہ سب جاننے کا وقت نہیں تھا نہ اسے ضرورت تھی۔

کون ہے آخر وہ کون ہے" وہ اپنے بال نوچ رہا تھا۔ "

غصے اور جھنجھلاہٹ سے چلا رہا تھا۔

نمرہ کے موبائل میں موجود ہر نمبر کو وہ چیک کروا چکا تھا حتی کہ حیدر کے نام سے موجود نمبر کو بھی مگر اس نمبر کا ریکارڈ کسی کمپنی کے پاس

www.PakDigestNovels.com

موجود نہیں تھا۔نہ یہ معلوم ہو سکا کہ وہ کس نے اور کس نام پر نکلوائی تھی۔

کوبرا اس وقت بے بسی کی انتہا پر تھا نہ ہی شہریار کا کچھ پتہ تھا اور نہ ان لوگوں کا جو اسکے لیئے آسیب بن چکے تھے۔

نہ وہ لوگ اسکے سامنے آرہے تھے نہ وہ انکے بارے میں کسی قسم کی کھوج لگانے میں کامیاب ہو رہا تھا۔

بے بسی کا مقام تھا اسکے لیئے۔ابھی تک بہت سے لوگوں سے واسطہ پڑا تھا جنہوں نے کوبرا کے کام میں نرخہ ڈالنے کی کوشش کی تھی۔مگر کوبرا ان پر ایسا حاوی آتا تھا اور اس انداز میں انکے بارے میں پتہ کروا کر انہیں راستے سے ہٹاتا تھا کہ اس سے ٹکرانے والے پچھتاتے تھے۔

مگر اس مرتبہ یہ کون لوگ تھے جو نہ صرف اسکی پلیننگ کو پھس نہس کر رہے تھے جبکہ سامنے ہوتے ہوئے بھی ایسے کام کر رہے تھے کہ وہ کسی بھی طرح انہیں پکڑ نہیں پا رہا تھا۔جو ایک نمرہ سے امید تھی کہ وہ کچھ بتائے گی وہ بھی ایسے لب سیئے بیٹھی تھی کہ اتنے تشدد کے بعد بھی وہ اس نے ان لوگوں کے بارے میں ذرا برابر اشارہ نہیں دیا تھا۔

ایسا تو کبھی نہیں ہوا تھا جو تشدد اس نے نمرہ پر کیا تھا اسکے بعد تو بڑے بڑے مردوں نے اسکے آگے زبان کھولی تھی تو وہ کون سی طاقت تھی جس نے ایک دھان پان سی لڑکی کو اتنی جرات اور ہمت دے دی تھی کہ وہ اس سے ہر بات چھپا گئی تھی۔

وہ کون ہے جس کے بارے میں وہ بات کر رہی تھی۔بہت معلوم کرنے پر بھی اسے صرف اتنا پتہ چلا تھا کہ کوئی حیدر نامی لڑکا تھا جس کے ساتھ کبھی کبھی نمرہ پائی جاتی تھی۔مگر اب وہ لڑکا کہاں اور کدھر تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔

اسکا حلیہ بھی بہت سے لوگوں نے صحیح سے نہیں بتایا تھا۔

اس لڑکے کا نمبر بھی بند تھا اور اسکے نمبر سے بھی کوئی معلومات نہیں مل پا رہی تھیں۔

اور پھر ایسا ہوتا ہے نہ جب ہم سمجھتے ہیں ہم عقل کل ہیں اور سب طاقت ہمارے پاس ہے ہم جیسے چاہئیں دنیا کو اپنی مرضی سے چلا سکتے ہیں۔اور یہی وہ امتحان کا وقت ہوتا ہے کہ جب اللہ انسان کا پانسا پلٹ کر اسے یہ دکھاتا ہے کہ وہ محض ایک حقیر سی مخلوق ہے اور حق سچ کا ساتھ دینے والا وہ اللہ اپنے سچے لوگوں کے لیئے خود ہی ایسے رستے بنا دیتا ہے کہ وہ ہر رکاوٹ، ہر مشکل کو چیرتے ہوئے باطل پر فتح حاصل کر لیتے ہیں۔

کوبرا کے ساتھ بھی یہی ہو رہا تھا وہ جاننے سے قاصر تھا کہ حالات اسکے منافی کیوں جا رہے ہیں۔ہر غلط کام کو سکون سے کرنے والا آج اللہ کی پکڑ میں آکر زخمی پرندے کی طرح پھڑ پھڑا رہا تھا اور پھر وہ وقت بھی دور نہیں تھا جب اس نے سچائی کے پھیلائے ہوئے قفس میں اپنی زندگی کی آخری سانسیں لینی تھیں۔

آپ چل رہی ہیں ہمارے ساتھ "شام کے سائے پھیل رہے تھے جب دریاب نے فاتینا کو فون کیا۔ "

اگلے دن صبح صادق سے پہلے انہیں شہریار کو پکڑنے کے لیئے علاقہ غیر کی جانب نکل جانا تھا۔

دریاب نے فاتینا کو بھی ساتھ لینے کا سوچا۔ اسکی بہت سی ڈیوائسز وہ لوگ ساتھ رکھ رہے تھے۔ کچھ دیر پہلے ہی دریاب کو سبطین کا فون آیا کہ انہوں نے فاتینا کو بھی ساتھ لے کر جانا ہے۔ دریاب کے لیئے اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے تھا کہ جس مقصد کا سوچ کر اس نے فاتینا کو اپنا ہمراہ چنا تھا وہ پورا ہو رہا تھا۔ وہ حقیقت میں اسے ایسی ہی شریک حیات بنانا چاہتا تھا جو اسکے ہر مشن میں اسکا ساتھ دے۔

سبطین کا فون بند ہوتے ساتھ ہی اس نے کچھ سوچ کر فاتینا کو کال ملائی۔ سلام دعا کے بعد پوچھے جانے والے سوال پر وہ کچھ لمحوں کے لیئے خاموش ہوئی۔

ظاہر ہے جس کیس کا آغاز میں نے کیا ہے اسے میں پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیئے ہر حد تک جاؤں گی۔ آپ نہ بھی کہتے تو میں چاچو کو" کہہ چکی تھی کہ مجھے جانا ہے "اس نے ایسے کہا جیسے دریاب پر احسان کر رہی ہو۔

اور اگر میں نہ لے کر جاؤں "یہ ہو ہی نہیں سکتا تھا دریاب اس سے سیدھے سے کوئی بات کر لے۔ "

تو بھی چلی تو میں جاؤں گی۔۔۔۔ مجھے شاید ابھی تک آپ انڈر ایسٹیمیٹ کر رہے ہیں "وہ جتا کر بولی۔ "

آپ گانے بھی سنتی ہیں "دریاب نے فون سے فاتینا کی سائیڈ پر لگے گانوں کی آواز کو سنتے ہوئے کہا۔ "

جی ہر نارمل انسان گانے سنتا ہے "فاتینا کی بات پر وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔ "

کچھ نہیں بھی سنتے "اس نے جیسے اسکے علم میں اضافہ کیا۔ "

وہ پھر ابنارمل ہوں گے۔ جو بارش کے قطروں سے آتے میوزک کو نہیں سنتے۔۔ جو پہاڑوں میں گرتے جھرنوں سے نکلنے والے" میوزک کو سننے کے اہل نہیں۔۔ اللہ نے تو ہر چیز کا کنیکشن موسیقی سے کیا ہے۔ تو پھر ایسا انسان نارمل کیسے ہو سکتا ہے جو ان سب چیزوں کی موسیقی کو سننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ "دریاب تو اسکی باتیں سن کر حیران رہ گیا۔ عجیب لڑکی تھی۔

آپ تو بڑی رومینٹک باتیں بھی کر لیتی ہیں "دریاب نے گویا اسے چھیڑا یا تعریف کی وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔ "

ہاں میں رومینٹک ہوں کیونکہ میں قدرت سے محبت کرتی ہوں اسکی ہر چیز سے محبت کرتی ہوں اور پوری کائنات میں رومینس" ہے۔۔ بس ہم کم عقل ہی اسکو صرف ایک لڑکا اور لڑکی سے جوڑتے ہیں "فاتینا نجانے کس موڈ میں تھی جو اس سے اتنی گہری باتیں کر گئی۔

مجھے لگ رہا ہے میں کسی فلاسفر فاتینا سے باتیں کر رہا ہوں "دریاب نے خوشگوار حیرت سے کہا۔ "

افسوس لوگ مجھے صرف جنگجو ہی سمجھتے ہیں "فاتینا نے بھی درد بھرے انداز میں کہا۔ "

PakDigestNovels.Com

آپ سمجھنے کا موقع دیں تو کوئی سمجھے۔۔۔ آپکی تو ہر پرت ہی نرالی ہے" دریاب کی بات نے اسے مزہ دیا۔ "

تو مسٹر اکڑو آپ بھی میرے بارے مین سوچنے لگ ہی گ ئے" اس نے دل میں سوچا۔ "

آپ کو کس نے کہا ہے میرا اتنا باریک بینی سے جائزہ لیں۔۔۔ کل صبح کتنے بجے نکلنا ہے" وہ جو بے خیالی میں اس سے بہت سی باتیں کر" گئی تھی واپس اپنے خول میں سمٹی۔

دریاب نے آہ بھری۔ "کیا وقت آگیا ہے اب میں اسکے پیچھے ہوں اور وہ مجھ سے دور بھاگ رہی ہے" دریاب نے دل میں سوچا۔

صبح تین بجے آپکو گھر سے پک کر لیں گے" دریاب نے اسے پروگرام بتایا۔ "

اماں کو کیا بہانہ لگایا ہے؟" دریاب نے سرسری انداز میں پوچھا۔ "

نجانے کتنے دن کے لیئے جانا تھا لہذا مریم سے کوئی ایسی بات کرنی تھی کہ انکی تسلی بھی ہو جاتی اور فاتینا کی شامت بھی نہ آتی۔

انہیں کہا ہے کہ آپکا داماد مجھے شمالی علاقہ جات گھمانے لے جارہا ہے" فاتینا کی بات پر دوسری جانب بھرپور قہقہے کی آواز آئی۔ "

رئیلی۔۔۔ یعنی خود کو بچانے کے لیئے آپ نے میرا سہارا لیا" دریاب نے اسے تنگ کیا۔ "

کیا کروں ہر دم جھوٹ بولنے والے کے ساتھ قسمت پھوٹ گئی کچھ تو اثر آنا تھا" دریاب اسکی باتوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ "

ہاہاہاہا نہیں کبھی کبھی آپ انجانے میں بھی مارے جاتے ہیں۔۔" دریاب کی بات پر وہ پھر سے تلملائی۔ "

"تو صحیح کہا تھا نہ میں نے یہ رشتہ زبردستی کا ہے"

ہاں مگر کس کے ساتھ یہ بات قابل غور بھی ہے اور قابل ذکر بھی۔۔ مگر اس بات پر غور و فکر ہم پھر کسی دن کریں گے۔۔ تیار رہیئے" گا۔۔ اللہ حافظ" کہتے ساتھ ہی دریاب نے فون بند کر دیا جبکہ وہ اسکی بات گھمانے پر الجھ کر رہ گئی۔

طحہ اور ساشا ڈنر کر کے ہوٹل آئے تھے چیک آؤٹ کے لیئے جہاں سے اس نے ساشا کو سیدھا ائیرپورٹ چھوڑنا تھا۔ اسکے پیرنٹس اور بہن بھائی پہلے سے وہاں موجود تھے ان سب نے ساشا کو لے کر واپسی کے لیئے فلائی کرنا تھا۔

بیگز اٹھاتے طحہ کو محسوس ہوا کہ ساشا منہ نیچے کیئے بیڈ پر بیٹھی رونے میں مصروف ہے۔

ساشا" اس نے افسوس سے سر ہلاتے اسے پکارا۔ ابھی کل رات وہ اسے کتنا سمجھا چکا تھا اور اس وقت پھر سے وہی رم جھم جاری تھی۔ "

اسکے قریب بیٹھتے اسکا سر کندھے سے لگایا۔ ساشا کے رونے میں اور بھی اضافہ ہوا۔

یار ایسے تو مت کرو۔ مجھے آپکے آنسوؤں سے زیادہ آپکی دعاؤں کی ضرورت ہے۔۔۔ پلیز" وہ بے بسی سے بولا۔ "

فاتینا بھی تو جا رہی ہے۔۔ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ چلی جاؤں۔۔۔ میں کسی کو کچھ نہیں کہوں گی۔ آپ سب" کا پورا ساتھ دوں گی۔ لیکن پلیز مجھے اپنے ساتھ لے جائیں" وہ اسکے کندھے سے سر اٹھا کر بولی۔ آنسو بھری آنکھیں اسے کمزور بنا رہی تھیں

www.PakDigestNovels.com

جو وہ بننا نہیں چاہتا تھا۔

دھیرے سے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔

میری جان یہاں ہوں تو آپ کے علاوہ دھیان اور کہیں نہیں جاتا تو وہاں کیا خاک میں مشن پورا کروں گا۔۔ساشا آپکو تو میری مضبوطی" بننا ہے۔ ہم جیسے لوگوں کی زندگی کے ساتھ ساتھ موت کے سائے رہتے ہیں۔ایسے کمزور پڑو گی تو کیسے گزارا ہو گا۔۔اور جہاں تک بات ہے فاتینا کے جانے کی تو ڈئیر وہ ہماری ہی طرح ایجنٹ ہے اور اس مشن میں بھی شریک ہے اسی لئیے اسکا جانا ضروری ہے"طحہ نے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لے کر دھیمے لہجے میں کہتے بے چارگی سے اسے دیکھا۔

دو تین دن ہی تو ہوئے تھے اسکے ساتھ کو محسوس کرتے ہوئے۔۔

زندگی کبھی کبھی بہت سے امتحانوں میں ڈال دیتی ہے۔

آرمی کے لوگ ہوں یا ایجنٹس انکی بیویوں کو ان سے زیادہ مضبوط بننا پڑتا ہے۔۔اور ویسے بھی آپ اکیلی تھوڑی ہو گی۔آپکے پاس سب" "ہوں گے۔امی ابو۔۔۔ میرے بہن بھائی۔۔اور

آپ تو نہیں ہوں گے نا" وہ اسکی بات کاٹ کر بولی۔ "

تو پھر آپ بتاؤ نہیں جاؤں۔۔۔"اب کی بار وہ اسکے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر سنجیدگی سے بولا۔ "

میں نے یہ تو نہیں کہا" وہ طحہ کا سنجیدہ اور کسی قدر ناراض انداز دیکھ کر گھبرا گئی۔نہ وہ اسے سمجھا پا رہی تھی کہ وہ کیا محسوس کر رہی ہے اور" نہ وہ خود سمجھ پا رہی تھی کہ وہ کیا کرے۔

میں دریاب کو کال کر کے کہتا ہوں کہ میں اس نئے رشتے کے بننے سے اتنا کمزور ہو گیا ہوں کہ میری زمین کو جب میری ضرورت ہے تو" میں اپنے رشتوں کو بچانے کے لئیے آ نہیں پاؤں گا۔بلکہ اسے کہتا ہوں کہ میرا ایزائن سر کو دے دے۔۔کہ اب میں یہ نوکری نہیں کر سکتا"طحہ جس قدر سنجیدگی سے سب کہتے موبائل تھام کر دریاب کا نمبر نکالنے لگا وہ انداز ساشا کے ہاتھ پاؤں پھلانے کے لئیے کافی تھا۔

طحہ میں نے یہ تو نہیں کہا۔۔بس میں کیا کروں اب میرا ایک سب سے اپنا رشتہ صرف آپ ہیں تو بس میں اسی لئیے اس طرح ری ایکٹ" کر گئی۔۔آپ دریاب بھائی کو کال نہیں کریں پلیز" وہ روہانسی لہجے میں بولتی اسکے ہاتھ سے موبائل لے کر بند کرتے ہوئے بولی۔

ساشا اس بات کو آج طے کر لیں۔۔مجھے دہرانا نہ پڑے۔۔۔ہماری زندگی پر ہم سے بھی زیادہ حق یہاں اس دھرتی کے ایک ایک معصوم" بندے کا ہے۔ہم خود کو صرف اسی لئیے بچا لیں کہ اگر ہمیں کچھ ہو گیا تو ایک ماں کا بیٹا،ایک بہن کا بھائی اور ایک بیوی کا شوہر چلا جائے گا۔۔اور وہ بہت سی ماؤں، بہنوں اور بیویوں کے لعل جو ان درندہ صفت دہشت گردوں کا نشانہ بغیر کسی وجہ کے بنتے ہیں ان کا کیا قصور ہے۔اگر آج اللہ نے ہمیں اس منصب پر رکھا ہے تو کیا صرف اسی لئیے کہ ہم اپنی جان کی حفاظت کریں ایسے کسی کام میں نہ پڑیں جو ہماری

شہادت یا موت کی صورت نہ ہو۔۔ کس لیئے۔۔۔ صرف اپنے ایک گھر کو بچانے کے لیئے۔اور وہ جو ہزاروں لاکھوں اور کروڑوں گھر اجڑ جائیں انکی حفاظت کون کرے۔ساشا ایسے لوگوں سے نپٹنے کے لیئے اللہ فرشتے نہیں بھیجتا وہ ہم میں سے ہی چند لوگوں کو چنتا ہے۔تو کیا آپکے لیئے یہ بات باعث فخر نہیں کہ آپکے شوہر کو اللہ نے چنا ہے اتنے مقدس مقصد کے لیئے۔اور وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہوتے ہیں جنہیں اللہ چنتا ہے اور پھر انہیں صلہ بھی اللہ ہی دیتا ہے۔

ساشا ہم سب کی زندگی اس اللہ کی امانت ہے تو کیا ہی اچھا ہو کہ ہم اس امانت کو اس انداز میں اسکے پاس واپس لے کر جائیں کہ وہ ہم سے خوش ہو جائے۔۔وہ ہم سے راضی ہو جائے۔۔ہم اس حق کا نعرہ بلند کرتے اگر اسکے پاس پہنچ جائیں تو کیا اس سے بڑی سعادت کی بات کوئی اور ہو سکتی ہے۔"طحہ کا دھیما پر اثر لہجہ ساشا کو بہت کچھ سمجھا گیا تھا۔

آئم سوری" سر جھکاتے انگلیاں مروڑتے اس نے شرمندگی سے کہا۔ "

میں نے یہ سب اسی لیئے نہیں کہا کہ آپ مجھ سے معذرت کریں۔۔۔بس آپ سمجھ جائیں میری لیئے یہی بہت ہو گا۔۔۔ میں سمجھ" سکتا ہوں آپکی فیلنگز مگر میرے لوگوں کو اس وقت آپ سے زیادہ میری ضرورت ہے۔"طحہ نے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے محبت سے کہا۔

میں اب آپ کو تنگ نہیں کروں گی" وہ معصومیت سے سر ہلاتے ہوئے بولی۔ "

خیر تنگ تو آپ مجھے بہت کر چکی ہیں" دھیمی سی مسکراہٹ سے کہتا وہ ساشا کے دل میں اتر رہا تھا۔ "

ایویں میں۔۔الزام لگا رہے ہیں" وہ منہ بنا کر بولی۔ "

آئی نیڈ یور سمائل" طحہ نے اسے دیکھتے جذب سے کہا۔ "

میں نے دانت کولگیٹ سے صاف نہیں کیئے کہ ٹوتھ پیسٹ کا اشتہار بن جاؤں" وہ نظریں چرا کر بولی۔"

ساشا" وہ ہلکی سی خفگی چہرے پر سجائے بولا۔ "

کیا ہے۔۔۔ کوئی ہنسنے والی بات ہو گی تو ہنسوں گی نا خود پو پروفیسر بنے ہوئے لیکچر پر لیکچر دے رہے ہیں۔اب ایسے خشک لیکچر کے بعد" بندہ سڑا ہوا منہ تو بنا سکتا ہے مگر ہنس نہیں سکتا" وہ پوری طرح طحہ کو تنگ کر رہی تھی۔

مار کھاؤ گی اب" وہ غصے سے اسے گھورتا ہوا بولا۔ "

اسکی بے بسی پر وہ ہولے سے مسکرائی۔

تھینکس" طحہ بھی نرم تاثرات چہرے پر لیئے اسے ایک مرتبہ پھر خود میں سموتے سرگوشی نما آواز میں بولا۔"

PakDigestNovels.Com

www.PakDigestNovels.com

رات کے پونے تین کا وقت تھا فاتینا پوری طرح سے تیار تھی۔

دریاب نے تھوڑی دیر پہلے ہی فاتینا کو میسیج کیا تھا کہ وہ لوگ نکل پڑے ہیں اور اسے لینے آرہے ہیں وہ تیار رہے۔

مریم بھی ابھی تک جاگ رہیں تھیں۔ جونہی فاتینا بیگ لیئے لاؤنج میں آئی مریم اسے خشمگیں نظروں سے دیکھ کر رہ گئیں۔

یہ کیا مشٹنڈی بن کر جائے گی پھرنے پھرانے" وہ اسکی بلیک جینز اور بلیک لیدر کی لانگ جیکٹ پر اعتراض کرتے ہوئے بولیں۔ "

آپکے داماد کی ہی فرمائش پر پہنے ہیں۔۔ اسے ہی فرنگی لباس بڑا پسند ہے" فاتینا نے کمال مہارت سے سب دریاب پہ اس انداز میں ڈالا کہ " مریم چپ کر گئیں۔

اسی لیئے کہتے ہیں جلدی کا کام شیطان کا اب دیکھیں کیسے شیطانی کام کروا رہا ہے مجھ سے" لاؤنج میں آتے سبطین اس کا جملہ سن چکے " تھے۔

شرم کرو لڑکی۔۔ جھوٹ پر جھوٹ بول رہی ہو" سبطین نے اسکی باتوں کا مزہ لیتے ہوئے اسے شرم دلانی چاہی۔ "

آپ تو رہنے ہی دیں۔۔۔ انہوں۔۔۔ غداروں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں" اسے ابھی تک سبطین پر غصہ تھا۔ جنہوں نے دریاب والی " بات نجانے جھوٹ یا سچ بنا کر اسے بتائی تھی۔

دیکھ لے سبطین۔۔۔ اس قدر بے لگام ہوتی جارہی ہے۔۔۔ کیا بنے گا اسکا شادی کے بعد۔۔۔ مجھے تو ڈر ہے دریاب دوسرے دن ہی " اسے گھر چھوڑنے نہ آجائے کہ رکھو اپنی تیز زبان کی بیٹی اپنے پاس۔" مریم جو صوفے پر بیٹھی اسکی زبان کے جوہر دیکھ رہی تھیں۔ اپنے ساتھ بیٹھے سبطین کی جانب دیکھتے ہوئے بولیں۔۔

ارے بھابھی آپ فکر نہ کریں۔۔۔ اس نے بڑے بڑوں کو سدھارا ہے" انہوں نے شرارت سے فاتینا کو دیکھتے ہوئے کہا جانتے تھے " اب وہ بھڑک جائے گی وہی ہوا۔

وہ مجھے کیا سدھارے گا میں اسے سیدھا کر کے رکھ دوں گی۔۔۔ سدھارے گا۔۔ ہمم۔۔۔ آپکے اس دریاب کی وجہ سے آپ کی " اور میری کسی دن بڑی زبردست لڑائی ہونے والی ہے۔" اس نے سبطین کو وارن کیا۔ اسی لمحے اسکے موبائل پر دریاب کی کال آگئی۔

آگیا ہے وہ آپکا کچھ لگتا" وہ دانت کچکچا کر بولی۔ "

ہاں تو اندر بلا لو میں بھی مل لوں گی اس سے کتنے دنوں سے میں نے اپنے بچے کو نہیں دیکھا۔" مریم کے محبت بھرے لہجے پر وہ سر سے " پاؤں تک جل کر رہ گئی۔

ایسا نہ کریں آپ بھی ساتھ ہی چلیں بچے سے اچھی طرح مل لینا" فاتینا نے چڑ کر کہا۔ "

تو بکواس بند کر لے اپنی" مریم اسے ڈپٹتے ہوئے بولیں۔ "

جاؤں یا بچے کو اندر بلا کر دم لیں گی" فاتینا پھر سے بولی۔ "

سبطیں اتنی دیر میں باہر جا چکے تھے۔انہیں ڈر تھا کہ اگر مریم باہر کی جانب چلی گئیں اور گاڑی میں باقی سب کو دیکھ لیا تو انکا سارا پلین خراب کر دیں گی۔

جس تیزی سے تیری زبان چلتی ہے مجھے ڈر ہے فاتی جس دن تیری رخصتی ہونی ہے اس دن بھی تو جوتی کھا کر ہی رخصت ہو گی" مریم" اسکی باتوں پر سر پکڑے بیٹھی تھیں۔

اندر آتا دریاب مسکراہٹ چھپائے مریم کے سامنے آکر سلام کرتا ہوا جھکا۔

مگر جس انداز سے اس نے فاتینا کو ایک نظر دیکھا وہ جان گی کہ مریم کے اعلی خیالات سن چکا ہے۔

چلیں۔۔یہ ہے آپکا بیگ "اس نے ایک نظر پھر سے خاموش بیٹھی فاتینا کو دیکھا جس نے اسکے سلام کا جواب نہیں دیا تھا اور مریم کا دل" کیا ابھی کہ ابھی جوتی سے اسکی تواضع کر دیں۔

بچے سلام کیا ہے تجھے "انکی بات میں جو پھنکار تھی وہ صرف فاتینا ہی جان سکتی تھی۔ "

ابھی ٹھہر کر انہیں اکیس توپوں کی سلامی دوں گی۔۔آپ فکر نہ کریں آپکے داماد کی شان میں کوئی گستاخی نہیں کروں گی" اسکا اکتایا ہوا" لہجہ دریاب کو قہقہے لگانے پر مجبور کر رہا تھا مگر وہ بمشکل خود کو روکے ہوئے تھا۔

جاؤ بیٹا اب تم لوگ "اس سے پہلے کہ فاتینا اور مریم میں مزید ٹھنتی سبطین نے انہیں منظر سے ہٹانا چاہا۔"

مریم کو بادل نخواستہ خدا حافظ کہہ کر باہر آتے وہ سبطین سے سرگوشیاں کر رہی تھی۔

سچ بتائیں کیا اماں نے کہیں سے اٹھایا ہے مجھے "رہانسی لہجے پر پیچھے آتا دریاب مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔ "

ارے نہیں پاگل۔۔انکی عادت کا تمہیں پتہ نہیں کیا۔۔جب آؤ گی تو بالکل ٹھیک ہوں گی وہ۔۔ڈونٹ وری۔۔اور اب دریاب کے ساتھ" منہ ماری مت کرنا" انہوں نے بھی اسے تنبیہہ کی۔

میں ہی تو بے وقوف ہوں نا جو اس سے لڑتی جھگڑتی ہوں وہ تو جیسے بڑا کوا من پسند ہے" فاتینا نے سبطین کی نصیحت پر کان دھرنے" ضروری نہ سمجھے۔

سبطین نے مزید کوئی بات نہین کی۔اسے پیار کر کے گاڑی میں بٹھایا۔دریاب نے چیزیں رکھ کر سبطین سے مصافحہ کیا۔گاڑی میں بیٹھا۔گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔

بلیک جیپ کی اگلی دو سیٹوں پر طحہ اور حذیفہ بیٹھے تھے جبکہ پچھلی سیٹوں پر وصی اسکے ساتھ دریاب اور اسکے فاتینا بیٹھے تھے۔

کیسے ہیں سب "وہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے ان سے پوچھ رہی تھی۔"

www.PakDigestNovels.com

ان اکیس توپوں کی سلامی کہاں گئی جو آپ نے مجھے دینی تھی۔پہلے وہ دیں پھر ان کا حال پوچھئیے گا" دریاب نے اسکی بات درمیان سے اچک کر کہا۔

اکیس کیا میں اکیس سو توپوں کی سلامی دوں گی۔ابھی تو بہت لمبا سفر ہے آپکو کس بات کی جلدی ہے" دریاب کو ٹکا سا جواب دے کر وہ چہرہ موڑ کر باہر دیکھنے لگی۔

باقی سب کے مشترکہ قہقہے نے رہی سہی کسر پوری کر دی۔

ساشا خیریت سے پہنچ گئی" فاتینا نے ایک مرتبہ پھر طحہ کو مخاطب کیا۔ "

جی الحمدللہ" طحہ نے مسکراہٹ روک کر جواب دیا۔ساشا کا سراپا نگاہوں کے سامنے گھوما۔ "

دو آنسوؤں سے بھری آنکھیں یاد آئیں۔طحہ کو لگا دل کا ایک حصہ بے حد خاموش ہے۔

دریاب نے فاتینا کی ڈیوائیس نکالی جس کی مدد سے انہوں نے شہریار کو ٹریس کیا تھا۔

اس کو برا کا کچھ پتہ چلا" فاتینا نے دریاب کی جانب دیکھ کر کہا۔ "

سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا اور ایک انگلی تھوڑی پر ٹکائے ڈیوائیس پر دیکھتے اس نے آہستہ سے سر نفی میں ہلایا۔

"اور نمرہ؟"

نہیں" دریاب نے گہری سانس کھینچتے سر اٹھا کر سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔ "

فاتینا کو اسکے انداز پر نمرہ سے جیلسی محسوس ہوئی۔

آپکے خیال میں کیا وہ کو برا کی تحویل میں ہو گی" یہ پہلی مرتبہ تھا جب وہ اور فاتینا نارمل انداز میں بات کر رہے تھے۔ "

کچھ کہہ نہیں سکتے۔۔ہو سکتا ہے کہ وہ کہیں روپوش ہو گئی ہو۔۔جیسے کہ شہریار۔۔مگر کو برا اتنی کچی گولیاں نہیں کھیلا ہوا کہ وہ دونوں کو" اتنی آسانی سے چھوڑ دے۔" دریاب نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا۔

"نمرہ کا نمبر مسلسل آف ہے"

ہاں یار۔۔۔مگر مجھے ایسا ہی لگتا ہے کہ وہ کو برا کی تحویل میں ہے کیونکہ کچھ بندے میرے بارے میں یعنی میری حیدر والی حیثیت کے" بارے میں یونیورسٹی میں پوچھ گچھ کر رہے تھے" دریاب کی بات پر وہ خاموشی سے اسے دیکھے گئی۔

"پھر"

پھر یہ کہ میرے خیال میں نمرہ نے اسے میرے بارے میں نہیں بتایا شاید اسکے فون سے وہ میرے بارے میں آگاہ ہوا ہے۔مگر میں" وہ نمبر کچھ دنوں سے بند کر چکا ہوں۔اور وہ نمبر ایسا ہے کہ جس کا ریکارڈ کہیں نہیں لہذا اسکے ذریعے سے وہ مجھ تک کبھی بھی نہیں پہنچ

سکتا" دریاب نے تفصیل سے اسے بتایا۔

تو آپ نے یونیورسٹی سے کیا کہہ کر چھٹیاں لی ہیں" فاتینا اپنی رو میں یہ بھی پوچھ گئی۔ "

وہی جو آپ نے اماں سے کہا ہے" اسکی بات پر کچھ سیکنڈ خاموش رہنے کے بعد دریاب نے شرارت سے اسکی جانب دیکھ کر کہا۔ "

فاتینا نے سر جھٹک کر پھر سے باہر دیکھنا شروع کر دیا۔

اللہ والیو کوئی گانے ہی لگا دو میری تو نیند سے بری حالت ہو گئی ہے" وصی بہت دیر سے انکی سنجیدہ گفتگو سن کر بور ہو رہا تھا۔ "

بیٹا تجھے میں ہیر سناتا ہوں" طحہ نے بیک ویو مرر سے اسے گھورا۔ "

بکواس نہ کر یار۔۔۔ ابھی پلین بنانا ہے" دریاب نے ایک دھموکا اسکے کندھے پر جڑتے ہوئے کہا۔ "

بیٹا تو بس ساری زندگی پلیننگ ہی کرتا رہے گا۔۔۔ کبھی دشمنوں کے خلاف پلیننگ۔۔ کبھی کسی کی شادی کی پلیننگ۔۔ کبھی فیملی" پلیننگ" وصی کی بات پر فاتینا کا دل کیا وصی کا گلا دبا دے۔

طحہ اور حذیفہ کا تو قہقہہ بلند ہوا جبکہ دریاب کے ہاتھوں نے فاتینا کی خواہش پوری کی۔

ارے چھوڑ دے یار۔۔۔ ابھی تو میں نے تیرے بچے بھی۔۔۔ اچھا اچھا اپنے بچے بھی دیکھنے ہیں" دریاب کی مضبوط گرفت نے اسے" انسان بننے پر مجبور کیا

لاہور سے وہ سیدھا پہلے اسلام آباد پہنچے۔ یہاں پہلے سے دریاب نے ایک میس میں کچھ دیر ٹھہرنے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ مسلسل ڈرائیو مشکل ہو جاتی تھی۔ کیونکہ جس جگہ شہریار ٹھہرا تھا اس تک پہنچنے میں بھی انہیں بہت سے اونچے نیچے راستوں سے گزرنا تھا۔ لہذا انہوں نے یہی بہتر سمجھا کہ کچھ دیر یہاں پر ریسٹ کر لیا جائے۔ عام طور پر لوگ کم سے کم بھی چار گھنٹوں میں لاہور سے اسلام آباد پہنچتے ہیں لیکن طحہ انہیں تین گھنٹوں میں لاہور سے اسلام آباد لے آیا تھا۔

میس کے اندر گاڑی لے جا کر وہ سب جیپ سے نیچے اترے۔

ساڑھے چھ بجے کا وقت ہو رہا تھا۔ وہاں کے کچھ جوان پہلے سے ہی انکے انتظار میں تھے۔ انکے اترتے ہی وہ الرٹ ہوئے۔ دریاب کو دیکھتے ہی انہوں نے سیلیوٹ کیا۔

یا اللہ یہاں بھی لوگ اسے جانتے ہیں" فاتینا یہ سب دیکھ کر حیران ہوئی۔ "

انکی رہنمائی کرتے ہوئے وہ انہیں کچھ کمروں کی طرف لے گئے جہاں وہ بآسانی کچھ دیر گزار سکتے تھے۔

ان سب نے وضو کر کے سب سے پہلے نماز ادا کی۔

ایک کمرے میں وصی، طحہ اور حذیفہ تھے۔ جبکہ دوسرے کمرے میں دریاب فاتینا کو چھوڑ کر واپس انہیں سب کے پاس آ گیا۔

www.PakDigestNovels.com

نماز سے جونہی وہ لوگ فارغ ہوئے بہترین ناشتہ انکے لیئے لے آیا گیا۔

دریاب فاتینا کے کمرے کی جانب گیا۔ دروازہ ناک کیا۔ اجازت ملنے پر اندر سر کیا۔

فاتینا بیڈ پر ٹانگیں لمبی کر کے بیٹھی ہوئی تھی۔

ناشتہ آیا ہے آجائیں" دریاب نے سرسری سا اسے دیکھنے کی کوشش کی مگر وہ سرسری نظر بھی بے حد گہری تھی۔ "

آرہی ہوں" کہتے ہوئے وہ اٹھنے لگی۔ "

دریاب دروازہ بند کر کے واپس چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد فاتینا اندر آئی تب ان سب نے ناشتہ شروع کیا۔

بریڈ، جیم، ابلے انڈے، مکھن اور چائے سب موجود تھا۔

یہاں بھی مجھے چائے بنانے پر لگا دو" وصی نے سا کو رغبت سے ناشتہ کرتے دیکھ کر کہا۔ کسی نے بھی چائے کہ تھرمس کو ہاتھ نہیں لگایا" تھا۔

نہیں بھئی میں ہوں نہ۔۔ آپ آج عیاشی ماریں" فاتینا جو دریاب کے ساتھ بیٹھی تھی آگے بڑھ کر تھرمس اور کپ اپنی جانب کرتے" وصی سے بولی۔

شکر ہے۔۔" وصی نے جان چھوٹنے پر شکر ادا کیا۔ "

اتنی بھی عیاشی ٹھیک نہیں ہوتی۔۔ عادتیں خراب ہو جائیں گی اسکی" دریاب نے جان بوجھ کر لقمہ دیا۔ "

بڑے آرام سے سلائس پر جیم لگا کر فاتینا کی پلیٹ میں رکھا۔

کسی اور نے تو نہیں مگر فاتینا نے اسکی اس حرکت کو اچنبھے سے دیکھا۔

میری تو چھوڑ۔۔ تو نے رن مریدی کی کتنی کلاسز لی ہیں" وہ وصی ہی کیا جس سے ایسی باتیں چھپ جائیں۔ بظاہر لاپرواہی کا مظاہرہ کرتا اس" نے دریاب کی سلائس والی حرکت کو پوری طرح نوٹس کیا۔

اسکی جانب جھک کر آہستہ آواز میں بولا۔

مگر وہ آواز فاتینا تک ضرور پہنچ گئی۔

تو پہلے لائن میں لگ پھر تجھے بتاؤں گا" دریاب نے اسے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔ "

حذیفہ یار اب تو نے گاڑی ڈرائیو کرنی ہے" دریاب نے حذیفہ کو کہا۔ جواب چائے کے سپ لے رہا تھا۔ "

اوکے باس" وہ اثبات میں جواب دیتا ہوا بولا۔ "

www.PakDigestNovels.com

"نہیں تو تو نے ڈرائیو کیوں نہیں کرنا" وصی نے جان بوجھ کر دریاب سے پوچھا۔

"نہیں آج میں ڈرائیو نہیں کروں گا" اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ بولا۔

"کیوں۔۔۔۔تو نے جان نہیں چھوڑنی اسکی۔۔۔۔تو اپنے ہنی مون پر نہیں آیا ہوا بیٹا" وصی بھی اسکی رگ رگ سے واقف تھا۔

"اب تو کچھ سنے گا مجھ سے" دریاب نے اب کی بار آنکھیں نکالیں۔

"بس کر دیں۔۔۔ محفل کے آداب کے سخت خلاف ہے کھسر پھسر کرنا" فاتینا نے کوفت سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا جو سرگوشی میں بول رہے تھے۔

"اب ان جاہلوں کو کون سمجھائے" طحہ نے بھی ناگواری سے ان دونوں کو دیکھا۔

"ہم کون سا تم لوگوں کی برائیاں کر رہے تھے" وصی نے طحہ کو تسلی دلائی۔

"تو کر کے تو دیکھ" حذیفہ بھی بولا۔

"بیٹا چپ کر جا اس سے پہلے کہ تیرا پول کھول دوں"

"اف ایک تو آپ لڑکے بس ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں لگے رہتے ہیں۔۔" فاتینا کا تو دماغ چکرا گیا انکی گفتگو سن کر۔

"بھابھی ابھی تو یہ ٹریلر ہے۔۔اب تو آپ نے ہمارے درمیان ہی رہنا ہے" وصی نے جان بوجھ کر اسے بھابھی کہا۔

"کیا فضول بات ہے۔۔۔یہ مت کہنا مجھے اب۔۔۔نہیں تو"

"گردن اڑا دوں گی" وصی اسکا جملہ اچک کر اسی کا تکیہ کلام بولنے لگا۔

"نہیں دانت توڑ دوں گی۔۔۔پوپلے منہ والے کو کسی نے لڑکی نہیں دینی" فاتینا کی بات پر سب کا مشترکہ قہقہہ نکلا سوائے وصی کے۔

"اب بول" دریاب سب سے زیادہ خوش تھا کہ وصی کو چپ کرانے والا بھی کوئی ہے۔

"جس نے مجھے پسند کرنا ہے وہ پوپلے منہ پر بھی فدا ہو جائے گی"

"پھر تو کوئی اندھی ہی ہو گی" حذیفہ بھی آج بڑھ چڑھ کر وصی کی کلاس لگا رہا تھا۔

سب ہنسنے لگے۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ پشاور کے لئیے نکلنے لگے۔

"مجھے لگتا ہے کہ ہمارا کچھ دن یہاں رہنا ٹھیک نہیں" "ہمیں یہاں سے کہیں موو کرنا چاہئیے" کوبرا کو نجانے کچھ دن سے کیوں خطرے کی بو محسوس ہو رہی تھی۔ شہریار کی جانب سے مکمل خاموشی تھی اور جن لوگوں نے اسلحہ والی حرکت کی تھی وہ بھی اب خاموش تھے۔

www.PakDigestNovels.com

اسے اپنا ٹھکانہ بدلنے کی فکر شدت سے لاحق ہوئی۔

"تو باس میں پہاڑوں پر اطلاع دے دوں کہ ہم آرہے ہیں"

ہاں ہم کل ہی یہاں سے فلائی کرتے ہیں۔۔ وہاں پر اطلاع دو کہ ہم آرہے ہیں اور اس اڈے کو پوری طرح سے خالی کر دو۔ اس لڑکی کو" جہاں مرضی پھینکوا دو۔ مجھے اب اسکی ضرورت نہیں۔ چاہو تو مار دو چاہو تو اپنا تر نوالہ بنالو۔ یا پھر کسی کوڑے کی زینت کر دو۔ بہر حال یہاں اس اڈے پر سے ہمارا ہر نشان ختم ہو جانا چاہیئے۔" کوبرا اپنے ماتحتوں کو ہدایت دیتا ہوا اپنے ذاتی کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

پشاور پہنچتے انہیں دن کے گیارہ بج چکے تھے۔

وہاں پر بھی اپنے ایک دوست کو دریاب پہلے سے اپنی آمد کے بارے میں بتا چکا تھا۔

اسکے گھر پر بڑے بھرپور انداز مین ان کو ویلکم کیا گیا۔

کچھ دیر وہاں رک کر انہوں نے پھر سے سفر شروع کیا اب انہیں وہاں سے جلال آباد جانا تھا جہاں پر شہریار موجود تھا۔

دریاب نے گاڑی میں بیٹھتے ساتھ ہی نقشہ کھولا۔

فاتینا بھی اس نقشے پر جھک گئ۔

اس وقت جو جگہ یہاں اس ڈیوائیس پر شو ہو رہی ہے اس سے تو یہی معلوم ہو رہا ہے کہ اس جگہ جو پہاڑ موجود ہیں ان میں سے کسی میں" رہائش بنائی گئ ہے جہاں یہ شہریار موجود ہے" دریاب نے ایک جگہ کو مارک کرتے ہوئے کہا۔

ہم کیا پورے پہاڑ کو گھیرے میں لیں گے۔ اس ڈیوائیس میں کتنے لوگ شو ہو رہے ہیں" حذیفہ بولا جو گاڑی چلا رہا تھا"

یار اس ڈیوائیس کے مطابق یہاں دس سے بارہ لوگ موجود ہیں۔ اتنے سے لوگوں پر حاوی آنا کوئی اتنی بڑی بات نہیں" دریاب نے" کہا۔

مگر بات یہ ہے کہ انکے پاس بہت جدید اسلحہ ہوتا ہے کیا آپکے پاس اتنا کچھ ہے کہ آپ گرنیڈ کا مقابلہ کر سکیں" فاتینا نے دریاب کی جانب" دیکھ کہا۔

میڈم ہم چھرے والی گنز لے کر نہیں آئے۔۔۔" دریاب اسکی بات پر برا منا کر بولا۔ "

جب کے تھری مشین گن اور ایف 2000 ایسالٹ رائفل شاک چلتی ہے تو گرنیڈ چلانے والے بوکھلا جاتے ہیں۔ سوڈونٹ" وری۔ انکے پاس جدید اسلحہ ہے تو ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ جدید ہے۔

اور پھر آپ ہیں نا" دریاب نے پہلے سنجیدگی اور پھر مسکراہٹ ہونٹوں میں دباتے جس طرح کہا وہ فاتینا کو تپانے کے لیئے بہت تھا۔

اَلسَلامُ عَلَيكُم وَرَحمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

www.PakDigestNovels.Com پر خُوش آمدید۔

اپنی صلاحیتوں کو منوائیں اور دنیا میں اپنی الگ پہچان بنائیں۔ لکھنے کے ہنر کو ہم تک پہنچائیں ہم دنیا تک پہچائیں گے۔

کیونکہ

www.PakDigestNovels.Com

آپکو دے رہا ہے۔

سنہری موقع، تو بس ہماری سائٹ پر اپنا ناول، کالم، شاعری پوسٹ کروانے کے لیے مندرجہ ذیل ای میل اور لنک پر رابطہ کریں۔

www.FaceBook.Com/PakDigestNovels

www.PakDigestNovels@Gmail.Com

میں ہوں سے کیا مطلب "خونخوار نظریں اس پر گاڑھیں۔ "

آپ سے مطلب یہ کہ آپ تو ویسے ہی دو چار کی گردنیں اڑا دیں گی" سامنے دیکھتے اسکی لال بھبوکا چہرے کو نظر انداز کرتے وہ شریر لہجے" مین بولا۔

اب اگر آپ میں سے کسی نے میرا ریکارڈ لگایا نا اس بات پر تو میں اکیلے ہی کو برا کو ڈھونڈنے نکل جاؤں گی۔ نکموں کا ٹولا" فاتینا کے غصے" نے سب کو مسکرانے پر مجبور کیا۔

اب تو آپکا بھی اضافہ ہو گیا ہے" وصی کی شرارتی آواز پھر سے آئ۔ فاتینا نے ہاتھ بڑھا کر ایک مکا اسکے کندھے پر مارا۔ "

اف کیا چیز ہے یہ۔۔۔ ہم پر ہی ریہرسل شروع کر دی ہے۔۔۔ بہن ابھی آپکو اپنے جوہر دکھانے کا پورا موقع ملے گا" بازو سہلاتے بھی" اسکی زبان رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

چپ کرا لیں اسے۔۔۔ اب میرے ہاتھ اسکی گردن تک پہنچیں گے۔ کہیں بچوں کی حسرت لیئے ہی کوچ نہ کر جائے" فاتینا نے دریاب" کو ثالثی بنایا۔

طحہ ٹیپ دے" دریاب نے کوئ ردعمل دینے کی بجائے طحہ کو مخاطب کیا۔ "

ان دونوں کو چپ کرواؤں۔۔۔ اگر اب کوئ بولا نہ تو ٹیپ سے منہ کیا میں اب ہاتھ بھی باندھ دوں گا۔۔۔" دریاب غصے سے دونوں کو" گھورتا ہوا بولا۔

بی جمالو کا رول خود پلے کر کے اب اچھا بن رہا ہے تو واپس چل ذرا" دانت پیستے ہوئے وصی اسکے کان میں بولا"

جلال آباد پہنچتے ہی انہوں نے تھوڑا سا ہی سفر طے کیا تھا کہ پہاڑوں کا طویل سلسلہ شروع ہو گیا جس سے آگے گاڑی کا لے جانا بے حد مشکل لگ رہا تھا۔

وہاں پر فوجی کیمپ موجود تھا جس کے بارے میں سبطین انہیں پہلے ہی آگاہ کر چکے تھے کہ پہاڑوں پر جانے سے پہلے وہ اپنی جیپ کو اس کیمپ کے قریب روک کر پھر اوپر کی جانب جائیں۔

اسکے علاوہ انہوں نے وہاں کی فورس کو بھی الرٹ کر دیا تھا اور دریاب کو بھی کہا تھا کہ اس کیمپ میں موجود فورس کے ساتھ رابطے میں رہے تاکہ کسی بھی خطرے کی صورت میں وہ انکی مدد کے لیئے پہنچ سکیں۔

دریاب نے ان سب کو ضروری سامان اپنے ساتھ رکھنے کا کہا۔

جس میں بیگ پیکس تھے، کچھ کھانے پینے کا سامان پانی کی بوتلیں۔۔۔ فرسٹ ایڈ کا سامان اور بہت سی گنز اور حتی کہ بومبز بھی ساتھ رکھے۔ کچھ آنسو گیس کے اور کچھ ٹائم بامبز۔

PakDigestNovels.Com

پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنے سے پہلے دریاب نے ان سب کی جانب رخ کیا۔

ابھی بھی آپ میں سے کوئی ایسا جو یہ سمجھتا ہو کہ وہ اس مشن کے لئیے اہل نہیں یا پھر پکڑے جانے یا مارے جانے کا خوف ہو تو وہ یہیں " سے واپس جا سکتا ہے "اس وقت وہ ان کا دوست نہیں صرف لیڈر تھا۔

سب نے یک زبان ہو کر نہیں کہا۔

اور آپ "اب اسکا رخ فاتینا کی جانب تھا۔ یہ پہلا مشن تھا جس میں وہ کسی لڑکی کو بھی لیڈ کر رہا تھا اور وہ لڑکی بھی کوئی اور نہیں اسکی اپنی " بیوی۔ مگر اس وقت ان سب کا آپسی رشتہ صرف اس ملک کے جانثاروں کا تھا۔ باقی سب حقیقتیں اور رشتے اس وقت انکے لئیے بے معنی تھے۔

میں نے بہت عرصہ پہلے یہ تہیہ کیا تھا کہ میرے جسم کا ایک ایک حصہ حتی کے میری سانس بھی ان آزاد فضاؤں کی مقروض ہے جب " اس مٹی کو ضرورت ہوئی میں وہ قرض پوری جاں فشانی سے لوٹاؤں گی " فاتینا کے لہجے کی سچائی کا تو اب وہ بھی قائل ہو گیا تھا کچھ تو تھا اس لڑکی سے جڑا جس نے اسے عام لڑکیوں سے ہٹ کر اسٹانڈر بنا دیا تھا۔

اس سب نے فضاؤں میں اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور آگے پیچھے پہاڑوں پر چل پڑے۔

ان سب کی کوشش یہی تھی کہ فاتینا کو درمیان میں رکھا جائے۔

آخر میں کتنے دن یہاں رہوں گا۔۔ یہ نہ ہو کے تم لوگوں سے مدد لینے کے چکر میں میں جو بچ کر یہاں آیا ہوں اتنا ڈیلے ہونے پر کو برا " کے ہاتھ لگ ہی جاؤں " شہریار کو اپنے دوست کے ہاں جلال آباد میں ان اونچے اونچے پہاڑوں کے درمیان رہتے چار دن سے زائد ہو چکے تھے۔

مگر کوئی ایسا حساب نہیں بن پا رہا تھا کہ وہ اسے وہاں سے بارڈر کراس کروا کر کابل کی طرف نکلوا دیتے۔

یار تمہیں بتایا بھی تھا کہ آج کل بارڈر پر بہت سخت چیکنگ شروع ہو چکی ہے۔ ذرا سی بھی گڑ بڑ نظر آتی ہے تو فوجی سیکنڈ کی دیر لگائے بغیر " ایسی جگہ پہنچاتے ہیں جہاں کوئی ہمارا نشان بھی نہیں ڈھونڈ سکے گا۔ تم کیوں پریشان ہو۔ ہمارے پاس تم بالکل محفوظ ہو۔ کوئی تمہاری گرد تک کو نہیں پہنچ سکتا۔ ان پہاڑوں کی ساخت اس انداز مین بنی ہوئی ہے کہ کسی کو گمان تک نہیں ہو سکتا کہ کسی بھی پہاڑ کے اندر کوئی رہائشی جگہ بنائی ہوئی ہے۔ اول تو یہاں جانور اتنے آتے جاتے ہیں کہ رہائشی لوگوں کے علاوہ کوئی اور ان پہاڑوں کی جانب آنے کی جرات نہیں کر سکتا۔ جنگلی جانور چیر پھاڑ کر کھا جاتے ہیں بندے کو۔ تم خوامخواہ پریشان ہو رہے ہو۔ جیسے ہی ان فوجیوں کا ہاتھ ہولا ہوتا ہے اور پولیس اس علاقے میں واپس آتی ہے میں تمہیں یہاں سے نکلوا دوں گا۔۔ بس کچھ دن اور انتظار کر لو " اسکے دوست نے پوری طرح سے

www.PakDigestNovels.com

شہریار کو تسلی دلائی۔

جس کا دل نجانے کیوں پریشان تھا۔اور ایسے کام کرنے والوں کے ساتھ یہی ہوتا ہے۔ذرا سا پانسا پلٹتا ہے اور انہیں اپنی موت کی چاپ سنائی دینے لگ جاتی ہے۔

یہ وہی لوگ ہیں جو موت سے خوفزدہ رہتے ہیں۔جنہیں اپنے برے اعمال کا اندازہ ہوتے ہوئے بھی نہیں ہوتا کیونکہ وہ اپنے اندر کی گندگی کو ماننے سے انکاری ہوتے ہیں۔

کیونکہ یہ بھول جاتے ہیں کہ انکے برے کام کا نہ صرف برا انجام ہو گا بلکہ انہیں اپنے ہر عمل کے لیئے سب سے بڑی ذات کے سامنے جوابدہ ہونا ہو گا۔اور اسی بھول کی پاداش میں انکے دلوں پر زنگ لگتا چلا جاتا ہے جو انہیں ایسی گہری دلدل میں دھکیل دیتا ہے جہاں سے پھر موت کے بعد بھی انکی نجات ممکن نہیں ہوتی۔

پہاڑوں پر چلتے ہوئے فاتینا بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔اسکے لیئے یہ سب کسی خواب سے کم نہیں تھا۔جب کبھی سبطین سے دریاب کی باتیں سنتی دل میں یہ خواہش شدت پکڑتی کہ وہ بھی کبھی اس شخص کی ہمراہی میں کوئی مشن کرے۔

اور آج اسے لگ رہا تھا اسک خواب پورا ہو رہا ہے۔اسکے قدموں کے ہر نشان پر وہ نشان رکھ رہی تھی۔سنجیدہ صورت لیئے، بلیک یونیفارم میں سر پر وولن کیپ پہنے۔گلوز میں سے نکلتے اسکے مضبوط مردانہ ہاتھ رستے کی کٹھانیوں کو چیرتے ہوئے جا رہے تھے۔

وہ مردانہ وجاہت کا شاہکار مرد اللہ نے عمر بھر کے لیئے اسکی ہمراہی میں لکھ دیا تھا۔

اپنی مٹی کے عشق میں ڈوبا وہ شخص فاتینا کو اپنی قسمت کا روشن ستارہ لگا تھا جسکی ہمراہی میں دے کر اللہ نے اس پر یقیناً" زندگی کا سب سے بڑا احسان کیا تھا۔

کم از کم فاتینا کو تو یہی محسوس ہو رہا تھا۔شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔جب وہ کچھ دیر ستانے کے لیئے ایک چٹان کی آڑ میں اس انداز میں بیٹھے کے چاروں جانب ان کا رخ تھا تا کہ کوئی علاقائی بندہ یا جانور ان پر حملہ نہ کر سکے۔

آپ تھک تو نہیں گئیں" فاتینا کے قریب بیٹھے دریاب نے پانی کی بوتل سے چند گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔"

بالکل بھی نہیں۔۔یہ میری زندگی کا پہلا ایسا مشن ہے کہ صرف انفارمیشن دینے کے علاوہ میں عملی طور پر بھی اسکا حصہ بن رہی ہوں۔" اور مجھ جیسی بندی سے تو ویسے بھی آپکو یہ سوال نہیں کرنا چاہیئے تھا۔آپ کو اب تک تو اندازہ ہو جانا چاہیئے کہ میں کتنی شوقین ہوں ایسے کاموں کی" فاتینا نے نہایت دھیمے لہجے میں جواب دیا۔

دریاب کے لیئے یہ پہلا اتفاق تھا کہ وہ اس سے اتنے نرم انداز میں بات کر رہی تھی۔نہیں تو ابھی تک تو مرچیں ہی چباتی رہی تھی۔

ہاں وہ تو کافی اندازہ ہو گیا ہے۔"ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے کہ موسم جو کافی دیر سے خراب ہو رہا تھا آخر کار طوفانی بارش کی صورت میں برس پڑا۔

وہ سب پہاڑ کی اوٹ میں ہو گ ئے۔

پہاڑ چھوٹا سا غار نما تھا کہ جس میں وہ سب آسانی سے بیٹھ گ ئے۔ بارش سے بھی بچ گ ئے تھے۔

اب کیا کریں "حذیفہ نے تشویش سے کہا"

ابھی کچھ دیر انتظار کرتے ہیں۔کیونکہ ان پتھروں پر بارش کی وجہ سے بہت پھسلن ہو جاتی ہے۔۔ ہمارا چلنا اور توازن برقرار رکھنا بہت" مشکل ہو جائے گا۔اور ویسے بھی ان لوگون کی نقل و حرکت سے ایسا معلوم نہیں ہو رہا کہ وہ لوگ یہاں سے کہیں نکل بھاگیں گے۔"

دریاب نے بارش کی بوچھاڑ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

سب نے موٹی جیکٹس اور سویٹرز پہن رکھے تھے جس کے سبب وہ بارش کے ساتھ چلنے والی ٹھنڈی ہوا کی ٹھنڈک سے محفوظ تھے۔

رات تک بارش کی رفتار میں کمی نہیں آئ۔ جسکی وجہ سے انہوں نے یہی پلین کیا کہ بارش رات میں جب بھی رکے گی وہ کچھ دیر بعد چل پڑیں گے۔

تھوڑی تھوڑی دیر ریسٹ لے لو۔۔۔جب بارش رکے گی میں اٹھا دوں گا"دریاب نے اپنے مخصوص گھمبیر لہجے میں ان سب کو" مخاطب کیا۔

فاتینا کو وہ کہیں سے اسے چڑانے والا دریاب نہیں لگ رہا تھا۔

آج اسے دریاب میں وہی جھلک نظر آ رہی تھی جو اسکے ذہن میں دریاب کو دیکھے بنے اسکا خاکہ بنتے ہوئے بنتی تھی۔

ان سب نے اثبات میں سر ہلایا۔

غار میں اتنی جگہ موجود تھی کہ وہ تینوں بآسانی تھوڑی تھوڑی جگہ پر لیٹ گ ئے۔

فاتینا کو بھی انہوں نے الگ سے ایک جانب لیٹنے کو کہا مگر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"ابھی نیند نہیں آ رہی تھوڑی دیر تک دیکھتی ہوں"

نیند کے بارے میں دیکھتے اور سوچتے نہیں۔ ہو سکتا ہے اگلے پانچ دن آپکو سونے کا موقع نہ مل سکے۔اسی لئیے اس لائف میں جو چیز جب" ملے اسے حاصل کر لیں۔ سوچنے میں وقت مت ضائع کریں"دریاب جو غار کے دہانے پر بیٹھا ہوا تھا مڑ کر فاتینا کو سمجھاتے ہوئے بولا۔

وہ تینوں تو دیکھتے ہی دیکھتے سو بھی گ ئے۔

فاتینا کچھ دیر تو یونہی بیٹھی رہی۔ پھر اٹھ کر دریاب کے پاس بیٹھ گئ۔

نیند کیوں نہیں آرہی" دریاب نے چونک کر اپنے بائیں جانب بیٹھی فاتینا کو دیکھ کر پوچھا۔ "

پتہ نہیں۔۔۔شاید پہلا تجربہ ہے اس سب کا تو ایکسائیٹڈ ہوں" وہ معصومیت سے سامنے بارش کے قطروں کو دیکھتے ہوئے بولی۔ "

دریاب نے ہلکے سے بس مسکرا کر اسے دیکھا۔

ایک بات پوچھوں" کچھ دیر کی چاموشی کے بعد دریاب بولا۔ چوکڑی مارے ہاتھوں کی پیچھے کیئیے ہاتھوں کی ہتھیلیاں زمین پر ٹکائے وہ" ذرا سا رخ موڑ کر اسکی جانب دیکھ کر بولا۔

جی" فاتینا نے اجازت دی۔"

میں نے زندگی میں بہت سے لوگوں ک پرکھا ہے۔اور جس فیلڈ سے میرا تعلق ہے اس کی وجہ سے بھی میں لوگوں کو ایک نظر دیکھ کر" ہی بہت آسانی سے لوگوں کا تجزیہ کر لیتا ہوں۔ آپ ہمیشہ سے مجھے نڈر لگیں اور لڑکیوں میں ایسی خصوصیت کوئی عام سی بات نہیں۔ مگر مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ اس فاتینا کے پیچھے کوئی ایسے حالات ہیں جنہوں نے اسے اتنا بے خوف بنا دیا۔ لڑکیاں ہم لوگوں کو سراہتی ضرور ہیں مگر کوئی ہم جیسا بننے کی آرزو نہیں کرتا۔۔۔کیا ہمارے تعلق میں اتنی گنجائش ہے کہ میں آپ کی شخصیت کے اس حصے کو جان سکوں جو آپ نے سب سے چھپا رکھا ہے" دریاب دھیمے انداز میں نجانے اسکے کن کن زخموں کو ادھیڑ گیا تھا۔

مگر سامنے فاتینا تھا جرات اور حوصلہ ختم تھا اس پر۔

ہاں آپ کا اندازہ بالکل صحیح ہے میں ہمیشہ سے ایسی نہیں تھی نہ ہی مجھے ایجنٹس سے کوئی خاص لگاؤ تھا۔ "

مگر بابا اور میرے بھائی ذکا کی وفات جس انداز سے ہوئی اس نے مجھے نڈر اور بے خوف بنا دیا۔

میرے بابا جج تھے۔ بہت کم عمری میں انکی ذہانت اور قابلیت کے سبب انہیں یہ عہدہ مل گیا۔ میں نے زندگی میں بہت سے لوگ دیکھے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے مگر جب بات انکے اپنے پیاروں پر آتی ہے تو وہ خوفزدہ بھی ہوتے ہیں اور اپنی قدروں سے پھر جانے والے بھی ہوتے ہیں۔

مگر بابا وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے اپنی اولاد پر تکلیف آنے کے بعد بھی حق اور سچ کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا۔

یہ تب کی بات ہے جب میں میٹرک میں تھی۔ بابا کسی کیس کو ڈیل کر رہے تھے جس میں کچھ دہشتگردوں کو پھانسی کی سزا سنانی تھی اور بابا پر حکومت کے لوگ پریشر ڈال رہے تھے کہ انکی عمر قید کی سزا سنا دیں مگر پھانسی کی نہیں۔

میرے بابا نے کسی کو بھی خاطر میں لائے بغیر ایک ہفتے کے اندر اندر فیصلہ سنانا تھا۔

اس ہفتے کے شروع ہوتے ہی جب بابا دھمکیوں سے نہیں مانے تب میری گاڑی پر فائرنگ ہوئی۔ میں اس وقت ڈرائیور کے ساتھ سکول سے گھر واپس آرہی تھی۔ان لوگون کا مقصد مجھے مارنا نہیں تھا بس بابا کو دھمکانا تھا۔

PakDigestNovels.Com

قسمت میں زندگی تھی سو اللہ نے بچا لیا۔ مگر میرے بابا پھر بھی نہیں جھکے۔

اور پھر جس دن فیصلہ سنایا جانا تھا اس سے ایک رات پہلے بابا اور میری جان میرا چھوٹا بھائی ذکا کسی کام سے باہر نکلے واپسی پر انہیں اغوا کر لیا گیا اور ایک گھنٹے کے اندر اندر بابا اور ذکا کی لاشیں گھر آئیں۔

بابا کے سینے پر گولی ماری گئی تھی جبکہ میرے بھائی۔۔" فاتینا نے رک کر گہری گہری چند سانسیں لیں۔

اسکے سینے پر خنجروں سے بے دردی سے وار کیئیے گئے تھے۔۔۔ "

اماں کو تو آج تک اس بات کا نہیں پتہ کیونکہ جب چاچو اسے گھر لائے تھے تب انہوں نے پوری طرح اسے کپڑے میں لپیٹا ہوا تھا۔

مگر میں انکی باتیں سن چکی تھی۔ان دونوں کے چلے جانے کے بعد مجھے لگا میں پاگل ہو جاؤں گی۔ذکا کا معصوم چہرہ بار بار میری نظروں کے آگے آتا۔کس بے دردی سے ان وحشیوں نے میرے معصوم بھائی کو مارا ہوگا اس نے کتنی تکلیف سہی ہوگی۔

بس یہ خیال دن رات مجھے چین نہیں لینے دیتا تھا۔میری حالت اتنی بری ہوگئی تھی کہ مجھے فٹس تک پڑنے لگ گئے تھے۔میں سارا سارا دن ذکا کے کمرے میں بیٹھ کر اسکی ایک ایک چیز کو ہاتھوں میں لے کر بس روتی رہتی۔

اور پھر وہ آخری رات۔۔اس رات میں بہت روئی۔میں نے اللہ سے بہت دعائیں مانگیں کہ وہ مجھے کسی طرح صبر اور سکون دے دے۔

مجھے لگتا تھا اگر میری یہی حالت رہی تو میرا دل کسی دن پھٹ جائے گا۔اس رات میں جاء نماز پر بیٹھ کر روتے روتے اللہ سے دعائیں کرتے کرتے سو گئی۔

اور پھر خواب میں مجھے ذکا نے ایک شرٹ پکڑائی۔بالکل ویسی ہی جیسی آج ہم نے پہن رکھی ہے۔سیکرٹ ایجنٹس کی مخصوص شرٹ۔

میں وہ الفاظ ساری زندگی نہیں بھول سکتی جو وہ شرٹ دیتے وقت ذکا نے مجھے کہے تھے۔"آپی اس ملک میں میں ایک ذکا نہیں تھا۔ میرے جیسے بہت سے ذکا ہیں جنہیں تمہاری ضرورت ہے۔بس تم یہ پہن کر ان دشمنوں کے آگے ڈٹ جاؤ اور ان سب کو بچا لو۔"

جب میری آنکھ کھلی تو بس ایک ہی عزم تھا میرے اندر کہ مجھے سیکرٹ ایجنٹ بننا ہے۔

پھر اگلے دن چاچو سے ایک لمبی بحث ہوئی۔انکے نزدیک میں اس جاب کی سختیوں کو برداشت کرنے کے قابل نہیں تھی میں نے چاچو کو کہا کہ جس دن انہیں ایسا لگے کہ میں اس جاب کے قابل نہیں میں اسی دن اپنے عزائم سے پیچھے ہٹ جاؤں گی مگر وہ مجھے اپنا آپ منوانے کا ایک موقع تو دیں۔اور پھر میں نہیں جانتی اللہ نے مجھ میں وہ کون سی قوت بھر دی کہ جس نے پھر مجھے پیچھے ہٹنے نہیں دیا۔

مجھے افسوس نہیں کہ میرے باپ اور میرا بھائی نہیں ہے۔وہ حق اور سچائی کے خلاف ڈٹے تھے۔یہاں سینے پر انہوں نے وار سہے۔۔وہ تو اللہ کے بڑے پسندیدہ بندوں میں شمار ہوں گے۔

مگر وہ درندے جنہوں نے یہ سب کیا وہ ضرور جہنم واصل ہوں گے۔

PakDigestNovels.Com

میں کیوں نہ ایسے لوگوں کے خلاف کھڑی ہوتی جنہوں نے ہمارے گھر کو ان وحشی اور درندوں کے لیئے اجاڑا جنہیں انسان تک کہنا انسانیت کی تذلیل ہے۔ یہ لوگ صرف درندے ہیں میں تو ان کو جانور بھی نہیں کہوں گی کہ جانوروں کو بھی درد اور تکلیف محسوس ہوتی ہے۔

لیکن یہ وہ درندے ہیں جن کے دماغ صرف لوگوں کو اذیت دے کر خوش ہوتے ہیں۔ بس میں جہاں جہاں مجھ سے ممکن ہو سکا میں انہیں ختم کر دوں گی" فاتینا بولتی چلی گئی۔ آخر میں آنکھوں میں ٹھہرنے والے قطرے کو اس نے آہستگی سے انگلی کی پور سے صاف کیا۔

دریاب دنگ تھا اس باہمت لڑکی کو دیکھ کر وہ خود پر بیتے جانے والی داستان کو اس قدر ہمت سے سنا رہی تھی جسے صرف سن کر ہی دریاب کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔

اپنے پیاروں کی تکلیف اور اذیت میں دیکھنا بہت مشکل ہے اور پھر اس طرح۔۔۔۔

دریاب نے یک لخت ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے بازو کے حصار میں لے کر اپنے ساتھ لگا لیا۔

اللہ نے اسکے لیئے اسکی صاف نیتی اور زندگی کو اللہ کے حکم کے مطابق گزارنے کا انعام اس لڑکی کی صورت میں دے کر اسے مالا مال کر دیا تھا۔

ارے میں بہت ہمت والی ہوں۔۔ آپ پریشان نہ ہوں اموشنل ٹائپ کی بندی نہیں ہوں" اسکی حرکت پر پہلے تو وہ دنگ رہ گئی پھر آہستہ سے اسکا حصار توڑ کر پیچھے ہوتے ہوئے ہنس کر بولی۔

یقیناً "آپ بہت ہمت والی ہو۔ پتہ ہے فاتی۔۔۔ مجھے کبھی بھی لڑکیوں اور پیار و محبت پر یقین نہیں رہا تھا۔ لڑکیاں ہمیشہ میری شکل و صورت اور پیسہ دیکھ کر میری جانب کھینچتی تھیں اور میرے نزدیک کسی کے ساتھ تعلق جوڑنے کے لیئے یہ دونوں معیار بے حد بودے اور کھوکھلے ہیں۔ جن رشتوں کی بنیاد کھوکھلی اینٹوں سے ہو وہ رشتے کہاں تک ایک دوسرے کو سہارا دے سکتے ہیں۔ بس اسی لیئے کبھی کسی کی پذیرائی نہیں کی۔

آپکی جانب بھی میں کبھی متوجہ نہ ہوتا جو آپ مجھ سے غائبانہ واقف نہ ہوتیں۔

آپ سے پہلے خود کی اصل شناخت چھپانے کی وجہ صرف یہی تھی کہ میں ہر کسی کو اپنے بارے میں نہیں بتاتا بہت کم لوگ میری شناخت سے واقف ہیں۔ لیکن اس دن کھانے کی ٹیبل پر ایک لڑکی سے یہ سننا کہ وہ میرے عشق میں مبتلا ہے۔ نہ صرف میری پوری شخصیت کو ہلا گیا بلکہ آہستہ آہستہ اسکا انداز اور مجھ سے محبت مجھے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر گئی۔

کیا آپ کو نہیں لگتا کہ ایک خالص رشتہ وہی ہے جس میں نہ آپ کسی کی ظاہری شخصیت سے واقف ہوں نہ ہی اسکی دھن دولت سے۔ آپ کو میری اس اندرونی شخصیت سے عشق تھا جو میرا اصل تھی۔ اور ایسے لوگ نایاب ہوتے ہیں جو آپکے اصل سے آپ سے محبت

PakDigestNovels.Com

کریں تو ایسے نایاب شخص کو میں کیسے گنوا دیتا۔ مجھے آپکے عشق سے عشق ہو گیا۔ اور پھر اماں کے بیمار پڑنے سے ایک رات پہلے ہی میں نے سر سے آپکو ہمیشہ کے لئیے اپنی زندگی کو ایسے پاکیزہ ساتھی کے ساتھ سے سجائے جانے کی درخواست کی۔

"اور اللہ نے بھی ہمیں ملانے کی ٹھان لی۔

دریاب کے دھیمے انداز میں کہے جانے والے سچ نے فاتینا کو ہلا کر رکھ دیا۔

مجھے آپکی صاف گوئی بہت پسند ہے۔ آپ کا ہر روپ بہت شفاف ہے اور مجھے اس شفافیت سے بہت پیار ہے۔" دریاب نے چہرہ موڑ کر" جس انداز میں فاتینا کو دیکھا وہ اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر گیا۔

کچھ کہیں گی نہیں" دریاب کی آواز میں گھلی مسکراہٹ پر فاتینا کی ہتھیلیاں بھیگیں۔ "

وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ وہ اسے اس انداز میں سوچتا ہو گا۔

ایسے ہی تو اسے اس بندے سے عشق نہیں تھا۔ صاف اور کھرا۔

مجھے ایک گانا یاد آ رہا ہے۔" بات پلٹنے میں تو اسکا کوئی ثانی نہیں تھا۔ "

اور ایسی سچوئیشن میں گانا صرف اس سر پھری کو ہی یاد آ سکتا تھا۔

کون سا" دریاب نے اسی انداز میں پوچھا۔ "

Do you remember when those three words were said
in late September, one night I cant forget
We tried to feel it all, we couldnt get enough
We watched the stars fall until the sun came oh
Youre all that I want, theres nothing I wont do
This is the perfect moment
Because its only you... and me...
on the top of the world right now
Oh its you... and me...
and were never coming down

فاتینا ہولے سے گنگنائی

PakDigestNovels.Com

دریاب اسکے عجیب وغریب محبت کے اقرار پر حیران نہیں ہوا۔ وہ جانتا تھا کہ اس لڑکی سے یہی توقع کی جاسکتی تھی۔

اسکی بہنوں نے جب فاتینا کی تصویریں دیکھیں تو دریاب سے پوچھا اس میں ایسا کیا ہے کہ تم اس پر مرمٹے۔

دریاب نے جواب دیا۔۔۔ لوگوں کے لیئے وہ شاید معمولی شکل وصورت کی ہے مگر میرے لیئے وہ میری کل کائنات ہے۔ اسے فاتینا سے عشق تھا اور عشق کبھی بھی شکل وصورت کا محتاج نہیں ہوتا۔ وہ بس عشق ہوتا ہے۔۔۔ اور وہ سراپا اسکے لیئے عشق تھی۔

آپ تھوڑی دیر لیٹ جائیں "ایک طویل خاموشی کے بعد دریاب فاتینا سے مخاطب ہوا جسکے چہرے پر اب نیند اور تھکاوٹ کے آثار" نمودار ہو رہے تھے۔

وہ آہستہ سے دریاب کے قریب ہی نیم دراز ہو گئ۔

آپ بھی تھوڑی دیر لیٹ جائیں "فاتینا کو اسکی تھکاوٹ کا اندازہ ہوا۔ "

"ارے نہیں مجھے عادت ہے"

جی بالکل ایک زمانے میں یہ الوؤں کا سردار رہا ہے "وصی جس کی آنکھ کھل چکی تھی انکی گفتگو سن کر انکے پاس آتے ہوا بولا۔ "

ہاں اور اب گدھوں کا سردار ہوں "دریاب نے اسے گھور کر اسکی طبیعت صاف کی۔ "

انکی باتیں سنتے کب فاتینا کی آنکھ لگی وہ نہیں جانتی تھی۔

فجر کے وقت سے کچھ دیر پہلے ہی بارش تھمی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ نماز ادا کرتے ساتھ ہی وہ پھر سے شہریار کی تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے۔

سب اٹھ چکے تھے فاتینا ابھی تک سوئی ہوئی تھی۔

سب نے باری باری نماز ادا کی۔

فاتینا "نماز ادا کرے وہ فاتینا کی جانب آیا جو گٹھڑی بنی ہوئی کروٹ لیئے سو رہی تھی۔"

جب اسکے آواز دینے پر بھی کوئی فرق نہیں پڑا تب دریاب نے اسکے بازو پر ہاتھ رکھ کر آہستہ سے اسکا کندھا ہلایا۔

فاتی کہیں گے تو اٹھوں گی "اسکی ہلکی سی سرگوشی سنائی دی۔ "

اور یہ حقیقت تھی کہ جس لمحے دریاب نے اسے بے خیالی میں فاتی کہا تب اسے اپنا یہ نک نیم پہلی مرتبہ بے حد خوبصورت لگا۔ عجیب سا اپنائیت کا احساس جاگا جو اس رشتے کے بننے کے بعد پہلی مرتبہ محسوس ہوا تھا۔

دریاب اسکی چالاکی پر مسکرایا۔ آہستہ سے اسکے گھنے بالوں کا بنایا ہوا جوڑا کھینچا۔ وہ سی کر کے اٹھ گئ۔

سچ میں کٹوا دوں گی اب "فاتینا جان گئ تھی کہ دریاب کو اسکے بال بے حد پسند ہیں لہذا اسے چڑانا اپنا فرض سمجھا۔ "

PakDigestNovels.Com

www.PakDigestNovels.com

میں بھی پھر خونخوار دریاب بن جاؤں گا۔اٹھیں نماز پڑھیں ہمیں نکلنا ہے ابھی"اسے وارن کرتا وہ اٹھا۔ "

فاتینا نے جلدی سے اپنے بیگ میں رکھا اسکارف نکالا۔پانی کی بوتل نکال کر وضو کیا اور نماز ادا کرنے لگی۔

جونہی وہ دعا مانگ کر اٹھی۔وہ سب جانے کے لیئے تیار تھے۔

ن ئے سرے سے ان کا سفر شروع ہوا۔پھر سے وہی پر خطر راستے۔اونچے نیچے پہاڑ۔

ایک پہاڑ کی چوٹی سے پہلے دریاب نے انہیں رکنے کا اشارہ کیا ڈیوائس پر نظر آتے راستے کے مطابق وہ لوگ اس پہاڑ کے پاس پہنچ چکے تھے جہاں پر شہریار چھپا ہوا تھا۔

اب یہ کرنا ہے میں اور وصی اس پہاڑ کے داہنے پر بنی ہوئی یہ کھڑکی جس کو سلیب کی شکل دے کر چھپایا گیا ہے تاکہ کسی کو گمان نہ " گزرے کہ اس پہاڑ کے اندر کوئی ذی روح ہے، ہم اس جانب سے سلیب ہٹا کر کھڑکی توڑ کر اندر داخل ہوں گے۔حذیفہ دائیں جانب سے بنے ہوئے غار کے راستے میں کھڑے ہوئے اس بندکو بیہوش کر کے اندر بڑھو گے۔

جبکہ فاتینا اور طحہ پچھلے حصے میں جو یہ تیسرا راستہ بنایا گیا ہے یہ دونوں اس جانب سے اس میں داخل ہوں گے۔اس پہاڑ کے صرف تین راستے ہیں اور تینوں راستوں سے داخل ہونے کا مطلب ہے انہیں باہر نکلنے کا موقع نہیں ملے گا۔فاتینا اس کمرے میں آنسو گیس کے بمز پھینکے گی جہاں پر یہ چار لوگ موجود ہیں۔

اور میں اور وصی شہریار والے کمرے میں داخل ہو کر اسے قابو کریں گے۔حذیفہ نے تمام دروازوں کا جائزہ لینا ہے کا کہیں کوئی شخص انکی مدد کے لیئے کہیں سے پہنچ نہ جائے۔

طحہ تم نے وہاں انکے موجود تمام فونز اور جتنی بھی ٹیکنالوجی ہے اتنی دیر میں اسکو ناکارہ بنانا ہے۔"دریاب نے سب کی ڈیوٹیز بتاتے ہوئے کہا۔

سب نے نہایت غور سے اسکی انسٹرکشنز سنیں۔

صبح کا وقت تھا لہذا تینوں جانب داخلی دروازوں پر کھڑے ہوئے محافظوں کے علاوہ اور کوئی وہاں جاگ نہیں رہا تھا۔سب سوئی ہوئے تھے۔سب نے اپنے اپنے ماسک چہرے پر چڑھائے حتی کہ فاتینا نے بھی۔اب کوئی یہ جان نہیں سکتا تھا کہ فاتینا کے گیٹ اپ میں کوئی مرد ہے یا عورت۔

دریاب نے انہیں جو جو سمتیں سمجھائیں تھیں وہ آہستہ قدموں سے ناہموار چٹانوں پر چڑھتے ہوئے ان جگہوں پر پہنچ گ ئے۔

دریاب اور وصی بائیں جانب سے چڑھتے ہوئے پہلے پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے پھر وہاں سے ایک ہک چوٹی پر پھنسا کر رسی کی مدد سے آہستہ آہستہ اس کھڑکی کی جانب بڑھے جو سیدھا انہیں اس پہاڑ کے رہائشی حصے کی جانب لے جاتا تھا جہاں سے وہ شہریار والے کمرے کی جانب باآسانی

پہنچ سکتے تھے۔

جونہی دریاب اور وصی کھڑکی کے پاس پہنچے اس نے وائر لیس فونز میں جس سے جڑے دو دو مائیکروفونز ان سب کے کانوں میں لگے تھے، اٹیک کا حکم دیا۔

دریاب نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ سب اکٹھے اٹیک کریں گے تاکہ اندر موجود لوگوں کو سنبھلنے کا وقت نہ ملے۔

دریاب اور وصی نے تیزی سے کھڑکی کی جانب بڑھتے زوردار چھلانگ اس انداز میں لگائی کے انکے بوٹس کی نوکیلی سطح سے کھڑکی چکنا چور ہو گئی۔اور وہ دونوں اندر داخل ہو چکے تھے۔

پچھلے دروازے سے طحہ اور فاتینا نے بھی فائر کر کے زوردار انداز میں دروازے کو اس انداز سے دھکیلا کہ نہ صرف وہ کھلتا چلا گیا بلکہ وہاں پر موجود محافظ بھی لڑکھڑا گیا۔

حذیفہ چٹان کے ساتھ ساتھ چھپتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔دروازے کے باہر محافظ کھڑا تھا۔حذیفہ نے جان بوجھ کر سیٹی کی آواز نکالی وہ چوکنا ہو کر جیسے ہی آگے بڑھتا ہوا بندوق تانے آگے آیا۔حذیفہ نے مضبوط ہاتھ اسکی بندوق پر اس انداز میں ماری کے اسکا پچھلا حصہ اوپر کو اٹھتا ہوا اسکے منہ کو زخمی کر گیا۔اسی لمحے میں حذیفہ نے اس پر قابو پا لیا۔ہلکا سا اسکی گردن کے پچھلے حصے پر دباؤ ڈالا کہ وہ وہیں پر بے ہوش ہو گیا۔

حذیفہ اسے گھسیٹتا ہوا اندر لایا جہاں فاتینا اور طحہ پہلے سے موجود تھے۔

فاتینا تیزی سے مختلف کمروں کی جانب بڑھتے ہوئے آنسو گیس کے شیل پھینک رہی تھی۔جبکہ طحہ دیوار سے لگا کھڑا اپنی رائفل تانے ہوئے تھا کہ اگر ان میں سے کوئی باہر آئے تو وہ اسکا کام تمام کرے۔

شہریار شیشہ ٹوٹنے کی آواز سن کر ہڑبڑا کر اٹھ چکا تھا اس سے پہلے کہ وہ کہیں بھاگنے کا سوچتا دو نقاب پوش دروازہ دھکیل کر اسکے کمرے میں داخل ہوئے۔

ک۔کک۔۔۔کون ہو تم لوگ" وہ گھبراہٹ میں ہکلا کر بولا۔ "

دریاب اور وصی نے کوئی جواب دینا ضروری نہ سمجھا۔اس پر گن تانے عقابی نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے میں مصروف تھے کہ کہیں کوئی ایسی چیز موجود نہ ہو جو انکی آواز کہیں اور پہنچائے۔

دریاب نے وصی کو اشارہ کیا وہ تیزی سے شہریار کی جانب بڑھا۔

کیا کر رہے ہو۔۔۔کون ہو آخر مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔۔۔میں میں اپنے ساتھیوں کو بلاتا ہوں۔۔جان شیر۔۔۔مٹھن بھائی کہاں ہو" آپ لوگ" وصی جو اسکے ہاتھ پیچھے کی جانب باندھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اسکی شدید مزاحمت نے وصی کو شرافت سے کام نہ کرنے

دیا۔

اس نے غصے سے گن کا بٹ اسکے کندھے پر مارا۔

"اب اگر آواز نکلی تو یہ بٹ تمہارے سر پر ماروں گا" وصی غصے سے غرایا۔

"میں ایسے کیسے چل دوں تمہارے ساتھ چھوڑو مجھے۔" دریاب جو اسکے موبائل فون کو اٹھا کر جیب میں رکھ رہا تھا اسکے واویلا کرنے پر بھنا کر اسکی جانب آیا اور اسکے جبڑے اپنے ہاتھ کے شکنجے میں لے کر دو چار جھٹکے اسکے منہ کو دیئے۔

"بکواس نہ سنوں اب۔۔ نہیں تو یہ ہاتھ تمہارا یہ گھٹیا منہ توڑنے میں ایک سیکنڈ کی دیر نہیں لگائے گا۔" آہستہ آواز میں ایک ایک لفظ چباتے ہوئے دریاب جس انداز میں بولا اور جن خونخوار نظروں سے اس نے شہریار کو دیکھا وہ اسے خاموش کروانے کے لیئے کافی تھا۔

وصی نے اچھی طرح ٹیپ سے اسکے ہاتھ باندھے جو کہ اسکی پینٹ کی جیب میں موجود تھی۔

ٹیپ باندھنے کے بعد اس نے ایک انجکشن نکال کر اسکے بازو پر اسکی سوئی جونہی چبھوئی کچھ سیکنڈز میں ہی وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ دریاب نے اسے کندھے پر اٹھایا۔ باہر آیا تو مکمل خاموشی سے معلوم ہوا کہ اسکے ساتھی باقی کا کام کر چکے ہیں۔ وہاں موجود سب لوگ نیم بے ہوش تھے۔

"چلو" شہریار جیسے دیوہیکل کو کندھے پر اٹھائے دریاب تیزی سے باہر کی جانب لپکا وہ سب بھی اسکے پیچھے پیچھے باہر نکلے۔

ایک مرتبہ پھر پر خطر رستوں سے گزرتے وہ لوگ اپنے مشن میں کامیاب واپسی کی جانب بڑھے۔

فاتینا تو دریاب کی ہمت دیکھ کر حیران تھی۔ جہاں خود اپنے آپ کا توازن برقرار رکھنا اتنا مشکل ہو رہا تھا وہ وہاں اپنے جیسے بندے کو کندھے پر اٹھائے مہارت سے ایک چٹان سے دوسری چٹان پر چل رہا تھا۔

اسی غار کے دھانے پر جہاں انہوں نے وہ رات گزاری تھی وہ شہریار کو لیئے آگئے۔

ایک جانب اسے لٹا کر دریاب نے اسے بے ہوشی سے اٹھانے کے لیئے اسکے منہ پر پانی کے چھینٹے پھینکنے کی بجائے پوری بوتل اسکے چہرے پر پھینکی وہ ہڑبڑا کر اٹھا۔

کچھ لمحے تو اسے یہ سمجھنے میں لگے کہ وہ ہے کہاں پر۔

ان میں سے کسی نے اپنا ماسک نہیں اتارا تھا۔

"کون ہو آخر تم لوگ۔۔۔ میرے پیچھے کیوں پڑے ہو میں ایک شریف انسان ہوں۔۔۔ میں جیلوں میں گھسیٹوں کا تم لوگوں کو مجھے یہاں سے نکلنے دو۔۔۔ ایک ایک کی مار ڈالوں گا" وہ غصے میں پاگل ہوا جا رہا تھا۔ اوپر سے ہاتھ بندھے تھے۔

www.PakDigestNovels.com

تم جیسے شریفوں کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں میں۔صاف ستھرے لباس میں جتنا مرضی گند لپیٹ دو رہتا وہ گند ہی ہے۔بد بو دار"""
دریاب اسکے بال جکڑ کر پھنکارا۔
کو برا کہاں ہے" دریاب نے دوسری کوئی بھی بات کرنے کی بجائے سیدھا اپنے مقصد کی بات پوچھی۔ "
تت۔۔۔تت۔۔۔تم اسے کیسے۔۔مم۔۔میں کسی کو برا کو نہیں جانتا۔" دریاب کے سوال پر وہ ششدر رہ گیا پھر ہکلا کر بولا۔ "
دریاب نے کھینچ کو اپنے بھاری ہاتھ کا مکا اسکے منہ پر مارا۔
بکواس کرتے ہو۔۔۔بتاؤں میں کون ہے کو برا" دریاب کے ایک ہی مکے نے اسکی ناک سے خون نکال دیا۔ "
مم۔۔۔میں صحیح میں کہہ رہا ہوں کہ میں کسی کو برا کو نہیں جانتا" وہ پھر سے ماننے سے انکاری ہوا۔ "
دریاب کا دوسرا ہاتھ اب کی بار اس زور سے گھوما کہ شہریار چکرا کر رہ گیا۔ "
اسکے بعد دریاب ایک جانب ہو گیا اور پھر حذیفہ تھا اور شہریار۔حذیفہ نے مار مار کر اسے ادھ موا کر دیا۔
فاتینا نے پہلی مرتبہ حذیفہ جیسے بندے کو اتنے اشتعال میں دیکھا تھا۔یہ تو کوئی اور ہی حذیفہ لگ رہا تھا۔
کچھ دیر بعد جب شہریار ہانپنے لگا تب دریاب نے حذیفہ کو روکا۔
اب بکو" دریاب کی آواز ایک مرتبہ پھر سے گونجی۔ "
بتاتا ہوں" اب اس میں مزید مار کھانے کی سکت نہیں تھی۔ "
پھر اس نے لاہور میں موجود اسکے فارم ہاؤس کے بارے میں بتایا جہاں وہ رہائش پذیر تھا۔
دریاب نے فاتینا کو اشارہ کیا وہ دریاب کے بیگ سے وہی ڈیوائیس نکال کر اس پر ایڈریس اور لوکیشن فیڈ کرنے لگی۔
جیسے ہی اسکی ڈیوائیس نے اس جگہ کو زوم کا وہاں پر کسی قسم کی نقل و حرکت موجود نہ دیکھ کر فاتینا نے تشویش سے دریاب کی جانب دیکھا۔
کیا ہوا" سب کی نظریں اسی پر جمی تھیں سوائے شہریار کے جو تکلیف سے کراہ رہا تھا۔ "
یہاں تو کوئی موجود نہیں" فاتینا نے ڈیوائیس کی اسکرین کا رخ دریاب کی جانب کرتے ہوئے کہا۔ "
دریاب نے بھی آگے بڑھ کر دیکھا۔فاتینا کی بات کی تصدیق ہو گئی۔
دریاب ایک مرتبہ پھر غصے سے شہریار کی جانب بڑھ کر اسے ٹھوکر مار کر سیدھا کرتا ہوا بولا۔
"بکواس کرتے ہوئے غلط ایڈریس بتایا ہے"
میں صحیح کہہ رہا ہوں۔۔۔میں ہمیشہ اسکے پاس اسی جگہ گیا ہوں" وہ تکلیف سے کراہتے ہوئے بمشکل بولا۔ "

تو پھر وہ کہاں دفعان ہو گیا ہے "دریاب غصے سے چلایا۔ "

میرے پاس اسکا ایک نمبر ہے۔ تم اگر اسکے ذریعے اسے ٹریس کر سکتے ہو تو تمہیں مل جائے گا۔ اسکے علاوہ انہی پہاڑوں میں تھوڑا دور " کر کے اسکی بھی پہاڑوں میں رہائش ہے جہاں سے ایک سرنگ سرحد پار کی جانب نکلتی ہے۔ اس نے جب کبھی چھپنا ہوتا ہے وہ اس سرنگ کا استعمال کرتا ہے۔ وہیں سے دھشت گرد بھی آتے جاتے ہیں۔ جب بارڈر پر چیک پوسٹس پر سختی ہوتی ہے تو وہ اسی راستے کو استعمال کرتا ہے "شہریار کی بات پر وہ سب چونکے۔

دریاب نے تیزی سے شہریار کو کوبرا کا نمبر بتانے کا کہا۔

اسکے نمبر بتانے پر دریاب نے سرچ کیا تو وہ نمبر اسکے سامنے موبائل کی اسکرین پر جگمگانے لگا۔ اس نے طحہ کو دوسری ڈیوائیس نکالنے کا کہا جس کے ذریعے وہ نمبر کی مدد سے جگہ کا اندازہ کر لیتا تھا۔

اس نے جیسے ہی وہ نمبر ٹریڈ کیا تو اسکی لوکیشن اسی جگہ سے کچھ دور ایک پہاڑ کے پاس کی آرہی تھی۔

جس کا مطلب تھا کوبرا ابھی یہیں کہیں موجود ہے۔

دریاب نے ایک گہری سانس کھینچ کر اپنے تنے ہوئے اعصاب کو ڈھیلا چھوڑا۔

اس کا کیا کرنا ہے اب "وصی نے شہریار کا پوچھا۔ "

مار دو۔۔۔ ایسے لوگوں کو زندہ رہنے کا حق نہیں "دریاب نے کہتے ساتھ ہی اپنی گن سے ایک فائر شہریار کے سر کی جانب کیا۔ "

زوردار آواز فضاؤں میں گونجی۔

ہمیں واپس کیمپ کی جانب جانا ہو گا۔ وہاں سے فورسز کے کچھ اور بندوں کو لے کر ہمیں جانا ہے۔ کیونکہ وہاں پر اسکے بندوں کی کتنی تعداد " ہے اسکے بارے میں ہمیں کچھ اندازہ نہیں "دریاب کی بات پر سب نے ہاں میں ہاں ملائی۔

واپس پہنچ کر نجانے کیا ہوا کہ فاتینا کو الٹیاں آنے لگ گئیں۔

اسکی حالت دیکھ کر دریاب تشویش میں مبتلا ہوا کیونکہ اگلے دو گھنٹوں تک انہیں پھر سے انہیں پہاڑوں کی جانب جانا تھا۔

آپ ایسا کرو یہیں رہو۔۔۔ پتہ نہیں ہمیں کتنے دن لگتے ہیں۔ اس حالت میں آپ آگے کیسے جاؤ گی "فوری دوائی لینے کے بعد اسکی " حالت کچھ تو سنبھل گئی تھی مگر پوری طرح ابھی بھی وہ ٹھیک نہیں ہوئی تھی۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔ مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے "وہ ضدی لہجے میں بولی۔ "

فاتی پلیز "دریاب بے بسی سے بولا جانتا تو تھا کہ وہ بہت ضدی ہے آرام سے بات سننے والی نہیں۔ "

www.PakDigestNovels.com

اس وقت کیمپ کے ایک حصے میں وہ دونوں اکیلے تھے۔

آپ کو تو مجھے منع کرنا ہی نہیں چاہئیے۔"فاتینا نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مان سے کہا۔ "

"آپ ٹھیک ہوتی تو مین کبھی نہیں روکتا آپکو"

میں ٹھیک ہوں، اتنی کمزور نہیں کہ ذرا سی بیماری کو اپنے ارادوں پر حاوی آنے دوں" وہ پر عزم لہجے میں بولی۔ "

ٹھیک ہے لیکن آپ پہاڑ کے اندر نہیں جاؤ گی" دریاب نے اسے تنبیہہ کی۔ "

"لیکن"

پلیز فاتیہ ہا" دریاب نے اسکی بات کاٹ کر کہا۔ "

آپ کو تو ایسی بیوی چاہئیے تھی نا آپ کو ہر مشن پر جانے سے پہلے کمزور کرنے کی بجائے آپکے ساتھ کھڑے ہو کر دشمنوں کو شکست دینے" کا نعرہ لگائے "فاتینا کے منہ سے کم و بیش وہی الفاظ سن کر جو اس نے سبطین سے اسکے لیئے درخواست کرتے ہوئے کہے تھے سن کر حیران رہ گیا۔

چاچو مجھے اسی رات بتا چکے تھے۔ مگر مجھے یقین نہیں تھا کہ ایسا خشک انسان میرے لیئے اتنی بڑی خواہش کر سکتا ہے۔ کہ نہ تو میں اس" جیسی حسین ہوں اور نہ ہی ٹیلنٹڈ۔ مگر کل رات کی آپکی باتوں کے بعد مجھے احساس ہوا کہ اللہ نے مجھ پر بہت بڑی رحمت کی ہے۔ مجھے اس ملک سے عشق ہے کہ یہ عشق مجھے میرے بابا سے وراثت میں ملا ہے۔ تو پھر مجھے اس بندے سے عشق کیوں نہ ہوتا جسکی ہر سانس سے مجھے اس دھرتی سے محبت کی خوشبو آتی ہے۔ میں نہیں جانتی ہم دونوں کا ساتھ کب تک ہے۔ لہذا میں آپکا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے کچھ دنوں کے لیئے ہی سہی مجھے یہ مان بخشا کہ وہ شخص جو میرا آئیڈیل تھا اس نے زندگی کے ساتھی کے طور پر مجھے چن کر مجھے تھوڑا سا مغرور ضرور کر دیا ہے "فاتینا کے اتنے واضح اظہار پر دریاب مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔ آگے بڑھ کر پہلی مرتبہ اس رشتے کا مان بخشتے ہوئے اس نے فاتینا کی پیشانی پر اپنی محبتوں کے پھول کھلا دیئے۔

چلیں "اسے اپنے حصار میں آہستہ سے لے کر پھر الگ کرتے اس نے بہت غور سے اسکے چہرے کا ایک ایک نقش اپنے دل میں اتارا"

انہیں اونچے نیچے رستوں پر چلتے ہوئے ایک گھنٹہ گزر چکا تھا۔

فاتینا کمزوری کے باعث کئی جگہوں پر کھڑی ہانپنے لگ جاتی۔ دریاب نے وصی کو اسکے ساتھ ساتھ رہنے کا کہا تھا۔

وصی پوری طرح اسکا دھیان رکھ رہا تھا۔

فورسز کے تیس سے چالیس جوان انکے ساتھ تھے۔ سبطین بھی دریاب کے ساتھ مسلسل رابطے میں تھے۔ دریاب سے انہوں نے کوبرا کا نمبر لے کر اپنے پاس موجود ٹریکر مشین پر تمام ایریا ٹریک کر لیا تھا۔ بہت آسانی سے اب وہ دریاب کو گائیڈ بھی کر رہے تھے۔

جو بھی تھا یہ مشن بہت بڑا تھا اور اس میں ملک دشمن عناصر بھی شامل تھے لہذا دریاب کو سبطین کی رہنمائی کی ضرورت تھی۔

وہ لوگ اب اس پہاڑ کے کافی قریب پہنچ چکے تھے جہاں پر کوبرا چھپا ہوا تھا۔

مگر اس مرتبہ مسئلہ یہ تھا کہ بہت سے گن مین پہاڑ کے چاروں جانب موجود تھے۔

دریاب کو اس بات کا پہلے سے ہی شک تھا لہذا اس نے پہلے ہی فورسز میں سنائپرز کی چواہش ظاہر کی تھی۔ دو سنائپرز کے علاوہ فاتینا بھی تھی۔

سبطین نے دریاب کو مطلع کیا تھا کہ فاتینا کا نشانہ بے حد اچھا ہے جو کبھی چوکتا نہیں۔

دریاب تو بس اپنی بیوی کے جوہر اور کمال سن کر سوائے عش عش کرنے کے اور کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ طحہ کو اپنی جگہ کھڑا کرے تھوڑا پیچھے آیا جہاں فاتینا اور وصی تھے۔

فاتینا ایک بڑے سے پتھر پر بیٹھی لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔ یقیناً پھر سے کمزوری محسوس کر رہی تھی۔

دریاب کے قریب آتے ہی وصی بڑھ کر تھوڑا آگے چلا گیا تا کہ وہ آسانی سے اس سے بات کر سکے۔

آپ ٹھیک ہو" اسکے چہرے سے پسینہ صاف کرتے اسکے ماتھے پر سے چپکے بال پیچھے کرتے اس نے کسی قدر پریشانی سے اسے دیکھا۔ "

ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ پریشان نہ ہوں۔۔ بس تھوڑی سی ویکنیس ہو رہی ہے۔ مگر وصی نے اسکا بھی انتظام کر دیا ہے۔۔ یہ کھجوریں کافی" طاقت بخش رہی ہوں بس تھوڑی دیر میں بالکل ٹھیک ہو جاؤں گی" دریاب کو آج حقیقت میں اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کتنی ہمت والی ہے۔ جتنا بھی وہ اس پر فخر کرتا کم تھا۔

او کے۔۔۔ کوبرا جس پہاڑ میں چھپا بیٹھا ہے وہ یہاں سے تھوڑے ہی فاصلے پر ہے اب۔ اور اسکے پہاڑ کے گرد بہت سے گن مینز کھڑے" ہیں۔ جن کو ہٹائے بغیر ہم اندر نہیں جا سکتے۔ لیکن ہمیں انہیں دور سے ٹارگٹ کرنا ہو گا۔ کیونکہ اگر ہم اگلا پہاڑ عبور کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو انکی نظروں میں آ جائیں گے۔ یہ پہاڑ فی الحال ہمیں انکی نظروں سے بچائے ہوئے ہے۔ اور ہمیں اسی کی اوٹ کا فائدہ اٹھا کر انہیں ٹارگٹ کرنا ہے۔ میرے پاس آل ریڈی دو سنائپرز ہیں۔ اور سر نے مجھے بتایا ہے کہ آپکا نشانہ بھی کمال کا ہے۔ تو کیا آپکی کنڈیشن ایسی ہے کہ آپ یہ کام کر سکیں۔۔ کیونکہ اب ہمارے پاس سوچنے تک کا بھی بہت وقت نہیں ہے" دریاب کی بات پر ایک انوکھی سی چمک اسکی آنکھوں میں آئی۔

اس سے زیادہ اسکے لیئے کیا سعادت کی بات ہو سکتی تھی کہ اسکی ٹریننگ آج کام آئے اور وہ اللہ کے نزدیک ناپاک لوگوں سے اس ملک کو پاک کرنے میں حصہ دار بنے۔

میں بالکل ٹھیک ہوں۔ چلیں" جوش سے کھڑی ہوتی وہ دریاب سے بھی پہلے تیزی سے پھر سے پہاڑ پر چلنے لگ ی۔ "

تین مختلف جگہوں پر چھپ کر فاتینا اور دو اور جوانوں نے نشانے باندھنے کے لیئے جگہ سنبھالی۔

ایم 14 رائفل نکالتے دریاب نے فاتینا کو اسکا سسٹم بتانا چاہا کہ فاتینا مسکرائی۔

میں یہ چلا چکی ہوں۔۔۔ سر۔۔۔ یو ڈونٹ وری۔۔۔ بس اپنی مسز کے گٹس دیکھتے جائیں" اسکی بات کاٹ کر بولتی وہ اپنی جگہ سبھال چکی" تھی۔ باقی سب بھی چوکنے کھڑے تھے۔

دریاب نے انکی ایک ساتھ نشانہ باندھنے کی بجائے باری باری مختلف گن مینز کو ٹارگٹ کرنے کا کہا۔ تاکہ یکدم وہ سب الرٹ نہ ہو جائیں۔ اور یہی ہوا۔ باری باری سامنے سے نظر آتے تمام گن مینز کو ان تینوں نے مار گرایا تھا۔ آہستہ آہستہ ٹولیوں کی شکل میں وہ لوگ تیزی سے اس پہاڑ کی جانب بڑھے۔

دریاب آگے بڑھتا اور پھر ہاتھ سے باقیوں کو پیچھے آنے کا اشارہ کرتا۔

وہ چاروں جانب سے اس پہاڑ کو گھیر چکے تھے۔

دریاب، طحہ اور حذیفہ کے ساتھ فورسز کے دس جوانوں کو لے کر اندرونی حصے کی طرف بڑھ چکا تھا۔ سب کے چہروں پر ماسک تھے۔ وصی اور فاتینا کو اس نے پہاڑ کے پچھلی جانب رہنے کا کہا تھا۔

پچھلی جانب سے بھی اس پہاڑ کے اندر جانے کا راستہ نکلتا تھا۔

دریاب اور اسکے ساتھی آنسو گیس کے شیل لیئے اندر دھاوا بول چکے تھے۔

یہ کیا ہو رہا ہے عجیب سی بو کیوں آ رہی ہے" کوبرا اور اسکے ساتھی ایک ہال نما کمرے میں موجود تھے۔ کہ یکدم انہیں ایک ناگوار سی بو" آئی۔ اور پھر آنکھوں میں مرچیں لگنا شروع ہوئیں۔ ساتھ ساتھ بھاگتے قدموں کی آوازوں نے انہیں بوکھلا کر رکھ دیا۔

سب نے اپنی اپنی بندوقیں نکالیں۔

یہ قدموں کی کیسی آوازیں ہیں یہ کیا ہو رہا ہے" وہ سب چلاتے ہوئے باہر کی جانب بھاگے۔ "

جبکہ کوبرا کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے۔ خطرے کی بو آ چکی تھی۔ وہ تیزی سے اس ہال نما کمرے سے نکل کر پچھلی جانب بھاگا۔

فاتینا اور وصی خاموشی سے اپنی پوزیشنز سنبھالے پہاڑ کے ساتھ لگے کھڑے تھا جہاں سے پیچھے کا راستہ تھا۔

یکدم وصی کو پاس ہی کسی بھیڑیئے کی آواز سنائی دی۔

آپ یہیں رکیں میں دو منٹ میں اسکا قصہ تمام کر کے آتا ہوں" وصی فاتینا سے مخاطب ہوتا تیزی سے نشیبی حصے کی جانب بڑھا۔ "

فاتینا جو کب سے اس پچھلے حصے سے اندر جانے کا پلان بنا رہی تھی مگر وصی کی وجہ سے اپنے خیال پر عمل نہیں کر پا رہی تھی اسے یہ موقع

www.PakDigestNovels.com

سنہری موقع معلوم ہوا۔

ادھر ادھر اچھی طرح دیکھ کر وہ پچھلے حصے سے پہاڑ کے اندرونی حصے میں داخل ہو چکی تھی۔

پانچ منٹ کا بھی وقفہ نہیں گزرا تھا۔ جیسے ہی وصی واپس آیا فاتینا کو وہاں نہ پا کر وہ پریشان ہوا۔ تیزی سے دائیں جانب بڑھا جہاں فورسز کے کچھ نوجوان کھڑے تھے۔

بی بی اس طرف آئیں ہیں" وہ سب جانتے تھے کہ ایک لڑکی انکے ساتھ ہے۔ اور اسے وہ سب بی بی کہہ کر مخاطب کر رہے تھے۔ "

نہیں سر" ان میں سے ایک نے جواب دیا۔ "

وصی بھاگ کر بائیں جانب گیا وہاں موجود نوجوانو نے بھی یہی جواب دیا۔ اب کسی شک کی گنجائش نہیں تھی کہ وہ بے وقوف خود کو خطرے میں ڈال کر پہاڑ کے اندر جا چکی ہے۔ وہ واپس پچھلے حصے کی جانب بڑھا اور اس حصے سے اندر داخل ہو چکا تھا۔

چوکنا سا وہ چاروں جانب دیکھتا آہستہ آہستہ آگے بڑھا۔

اسی دوران میں اس نے مائیکروفون کے ذریعے دریاب کو مطلع کر دیا کہ فاتینا اندر آچکی ہے۔

دریاب کو جونہی یہ پیغام ملا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ فاتینا کا حشر کر دے۔

وہ طحہ اور حذیفہ کو کوبرا کے باقی کے بندوں کو سنبھالنے کا کہہ کر تیزی سے پہاڑ کے پچھلے حصے کی جانب بڑھا۔

وہ پہاڑ اتنا بڑا ہر گز نہ تھا کہ انہیں اس تک پہنچنے میں بہت وقت لگتا۔

ایک کے بعد دوسرا اور جونہی تیسرا کمرا آیا دریاب کو فاتینا اور وصی کوبرا اور اسکے ایک ساتھی کے ساتھ گھتم گتھا ہوتے نظر آئے۔

طحہ اور حذیفہ کوبرا کے باقی تمام بندوں کو قابو کر چکے تھے۔ وہ بھی اسی کمرے کی جانب بڑھے۔

کوبرا اور اسکے ساتھی نے نجانے کیسے مگر فاتینا اور وصی کو قابو کر لیا تھا۔

وصی فاتینا کی وجہ سے تھوڑا ڈھیلا پڑا تھا کہ وہ کوبرا جیسے دیو ہیکل پر حاوی نہیں ہو پائی تھی کچھ نقاہت کی وجہ سے وہ ہتھیار ڈال گئی تھی۔

دریاب، طحہ اور حذیفہ نے کوبرا پر گنز تانی ہوئیں تھیں۔

چھوڑ دے اسے خبیث انسان" دریاب غرایا۔ "

ہاہاہاہا۔۔۔ اچھا تو وہ تم تھے جس نے مجھے۔۔۔ یعنی کوبرا پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی۔۔۔ بڑے جی دار ہو ویسے مگر افسوس خوفزدہ ہو مجھے" سے تبھی اپنی اصلیت اس نقاب کے پیچھے چھپا رکھی ہے۔۔۔ اتنے ہی دل گردے والے ہو تو یہ نقاب ہٹا کر بات کرو۔ پتہ تو چلے کہ کوبرا کا دشمن ہے کون اور کس قدر بہادر ہے جس نے بڑے بڑے پلین بنا کر میرے دھندے کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔۔۔ بڑی تعریفیں سنی ہیں بھئی اس چٹی چھڑی (نمرہ) سے تمہاری۔۔۔ آخر ہم بھی وہ روشن پیشانی دیکھیں جسے اس نے دیوانہ بنا ڈالا۔" خباثت سے کہتا وہ

www.PakDigestNovels.com

استہزائیہ انداز میں بے ہنگم قہقہے لگاتا ہوا بولا۔

دکھاؤں گا بہت جلد دکھاؤں گا فکر مت کرو۔۔ کوئی حسرت لے کر اس دنیا سے نہیں جاؤ گی۔ تمہاری زندگی کی یہ آخری خواہش میں" ضرور پوری کروں گا۔ مگر پہلے میرے بندوں کو چھوڑو میں تم سے آمنے سامنے ہو کر بات کروں گا۔ کہ یہ کھیل میں نے ہی ختم کرنا ہے۔" دریاب نے ہاتھ کے اشارے سے اسے فاتینا اور وصی کو چھوڑنے کا کہا۔

جن پر کوبرا اور اسکا بندہ اپنی گنز تانے کھڑے تھے۔

اواواو۔۔۔ لولی پاپ ہے جو تمہارے لئیے چھوڑ دوں۔۔۔ یہ تو میرے نجات کا راستہ بنیں گے" کوبرا پھر سے ہنستے ہنستے ہوئے بولتا آخر" میں اپنی سفاک آنکھیں نکالتا غرایا۔

ٹھیک ہے تم مجھے لے جاؤ اسے چھوڑ دو۔۔۔ تمہیں نجات کے لئیے راستہ چاہئیے نہ میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ ان مین سے کوئی" تمہیں گولی نہیں مارے گا نہ تمہارا راستہ روکے گا مگر اسکی یہی شرط ہے کہ تم اسے چھوڑ دو" وصی اچانک کوبرا سے مخاطب ہوا۔ وہ بس یہ چاہتا تھا کہ کسی طرح کوبرا کے ہاتھ فاتینا نہ لگے۔ کیونکہ وہ ابھی تک یہ نہیں جان سکا تھا کہ وہ کوئی لڑکی ہے اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے پتہ بھی چلے۔

مگ" فاتینا نے بولنا چاہا مگر اسے بھی پہلے وصی کے چلانے پر وہ خاموش ہو گئی۔ "

میں کہہ چکا ہوں نہ مجھے لے کر جاؤ" وہ کوبرا کو ذرا سی بھی بھنک نہیں پڑنے دینا چاہتا تھا فاتینا کے متعلق۔ کیونکہ ایسے درندے اپنی دشمنی" کی آڑ میں عورت کے ساتھ کیا کچھ کر جاتے ہیں یہ وصی سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

ٹھیک ہے یہ ہمارے ساتھ چلے گا" کوبرا نے اپنی کرخت آواز میں فاتینا کو دھکا دے کر پرے کرتے ہوئے اپنی گن وصی کی کن پٹی پر" رکھی اور اسے اپنے ساتھ لیتا ہوا آہستہ آہستہ الٹے قدموں پیچھے کی جانب بڑھنے لگا جہاں ایک اور دروازہ تھا۔

تم میں سے کسی نے چالاکی کرنے کی کوشش کی تو میں اسے بھون کر رکھ دوں گا" فاتینا ہکا بکا یہ دیکھ رہی تھی۔ اسکے وہم و گمان میں نہیں" تھا کا اسکی ذرا سی حماقت انہیں اتنی بڑی مصیبت سے دوچار کر سکتی ہے۔

کوئی فائر نہیں کرے گا" وصی نے دریاب کو آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جسکی انگلیاں ٹریگر کے قریب حرکت میں آ رہی" تھیں۔

کوبرا اور اسکا آدمی تیزی سے وصی کو کھینچتے ہوئے دوسرے دروازے میں گم ہو چکے تھے۔

و" فاتینا کے چلانے سے پہلے دریاب نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ "

فاتینا کی پھٹی پھٹی آنکھیں دریاب کی جانب مڑیں۔۔ دو موٹے موٹے آنسو اسکی آنکھیں سے گر کر اسکے ماسک میں جذب ہوئے۔

PakDigestNovels.Com

منع کیا تھانہ میں نے "دریاب جبڑے بھینچ کر غصے سے بولا۔ "

حذیفہ اور طحہ بھی اب تک ششدر کھڑے تھے۔ وصی تو ان سب کا لاڈلا انکی جان تھا۔

اس نے میری روح پر ہاتھ ڈالا ہے میں اسے بھی جھنجھوڑ کر رکھ دوں گا۔ تم لوگ فکر مت کرو۔۔۔ میں اب تک شریفوں کی طرح اسے" ڈیل کر رہا تھا مگر مجھ سے بڑا بد معاش بھی اس نے نہیں دیکھا ہو گا۔ "دریاب نے ان دونوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر انہیں تسلی دیتے کہا۔

یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔ میراذ کا ایک مرتبہ پھر سے میرے ہاتھوں سے نکل گیا۔۔۔ وہ وہ وصی نہیں وہ میراذ کا تھا۔۔ وہ مجھے" ہمیشہ اسی کی طرح عزیز رہا تھا۔ میں میں کس قدر خود غرض ہوں۔۔۔ میں پھر سے اسے بچا نہیں پائی "فاتینا روتے روتے وہیں بیٹھ گئی۔

اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا یہ کچھ لمحوں میں کیا ہو گیا تھا۔ انکے پورے مشن کا پورا پانسا ہی پلٹ گیا تھا اور یہ سب اسکی حماقت کی وجہ سے ہوا تھا۔

اب پچھتانے کا وقت نہیں ہے "دریاب کسی بھی طرح اسے معاف کرنے کو تیار نہیں تھا۔ اسے فاتینا پر اس لمحے شدید غصہ تھا۔ " اپنا موبائل نکال کر اس نے کسی کو فون ملایا۔

ہیلو۔۔ ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔ نیڈ یور ہیلپ۔۔۔۔ تم سرمد کو جانتے ہو نا۔ ہاں وہی جسکا بھائی کلب والے کیس میں ملوث تھا۔ اسکے" چھوٹے بھائی کا ایڈریس مین تمہیں بتا رہا ہوں۔۔ اگلے بیس منٹ میں تم نے اسے اٹھوا لینا ہے اور یہ کام بیس منٹ میں ہی ہو۔ ایک سیکنڈ بھی اس سے اوپر نہ ہو "دریاب کی سنجیدہ آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔ وہ سب گنگ اسے سن رہے تھے۔

پھر فون پر اسکے بھائی کا ایڈریس بتا کر اس نے فون بند کر دیا۔

باقی کے بندوں کا کیا کیا ہے۔ "دریاب نے طحہ اور حذیفہ سے پوچھا۔ "

ان سب کو ایک کمرے میں اکٹھا کر دیا ہے۔ جوان ان کے ہاتھ پاؤں اچھی طرح باندھ چکے ہیں "حذیفہ نے رپورٹ دی۔ "

فاتینا ایک کونے میں بیٹھی منہ پر ہاتھ رکھے پتھرائی آنکھوں سے کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔ دریاب کمرے میں موجود ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے غصیلی نظروں سے اسے دیکھ کر رہ گیا۔

وہ باآسانی کوبرا کو قابو کر لیتے اگر یہ مسئلہ نہ ہوتا۔

طحہ نے ایک نظر فاتینا کو دیکھا پھر اسکے قریب جا کر بیٹھ گیا۔

جو بھی تھا بہر حال اس سے غلطی ہوئی تھی مگر جس انداز میں دریاب اسے گھور رہا تھا طحہ کو وہ ٹھیک نہیں لگا۔

یہ تم نے کس کو فون کیا تھا" حذیفہ نے دریاب کے قریب آ کر استفسار کیا۔ "

کوبرا کا چھوٹا بھائی لندن میں زیر تعلیم ہے۔۔ مین اسکے خاندان سے اچھی طرح واقف ہوں۔۔۔ اپنے چھوٹے بھائی میں اسکی جان ہے۔۔۔ اگر اس نے ہماری جان کو ہاتھ لگانے کی کوشش کی ہے تو میں اسے اتنی آسانی سے چین نہیں لینے دوں گا۔۔۔ کچھ کہہ کر دکھائے یہ وصی کو اسکا بھائی بھی نہیں چھوڑنا میں نے۔ میرے کچھ بندے انگلینڈ میں موجود ہیں۔۔ میں نے انہیں اسکا بھائی اٹھوانے کا کہہ دیا ہے۔ بیس منٹ میں وہ کام کر دیں گے۔ پھر میں اس گھٹیا انسان کو فون کر کے یہ خوشخبری سناؤں گا۔۔۔ خود وصی کو واپس لے کر آئے گا۔۔" دریاب کھڑے ہو کر حذیفہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے فاتحانہ انداز میں مسکرایا۔

ان لوگوں کی جب تک دکھتی رگ پر پاؤں نہ رکھو یہ سیدھے نہیں ہوتے۔۔۔" دریاب کے چہرے پر اب اطمینان تھا"

کوبرا اور اسکا ساتھی وصی کو کھینچ کر ایک دیوار کی جانب بڑھے جونہی انہوں نے اس دیوار پر ہاتھ رکھا بڑا سا دروازہ اس میں سے کھولتا چلا گیا۔ جو بظاہر دیوار نظر آ رہی تھی وہ حقیقت میں ایک دروازہ تھا۔ جس سے بے شمار سیڑھیاں نیچے کی جانب جا رہی تھیں۔ وہ وصی کو آگے رکھتے ہوئے تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگے۔ ایک ہاتھ سے موبائل کی ٹارچ جلائی ہوئی تھی۔ وہ سیڑھیاں ایک بہت بڑی سرنگ سے متصل تھیں۔ سیڑھیاں اترتے ایک لمبی اور اندھیری طویل راہ گزر تھی۔ جہاں نہ بندہ نظر آ رہا تھا اور نہ ہی بندے کی ذات۔

انہیں چلتے زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ یکدم کوبرا نے وصی کو بازو سے روکا وہ دونوں خود بھی رک چکے تھے۔

بائیں جانب ایک دروازہ تھا جسکے باہر تالا لگا تھا۔

تالا کھول کر کوبرا نے دروازہ کھولا تو وہ ایک کوٹھڑی نما کمرہ تھا جہاں ہلکی سی روشنی میں وصی کو ایک وجود زمین پر نیچے کونے میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے نظر آیا۔

جیسے ہی وصی کی آنکھیں اس روشنی سے مانوس ہوئیں اسے اندازہ ہوا کہ وہ تو کوئی لڑکی ہے۔ لڑکی بھی چہرہ اٹھا انہیں خونخوار نظروں سے گھور رہی تھی۔

کوبرا آہستہ آہستہ چلتا اس لڑکی کی جانب گیا جو اب اٹھ کر کھڑی ہو چکی تھی۔ لیدر کی جیکٹ کے اندر لانگ سوئیٹر پہنے بلیو جینز میں ملبوس اتنی کم روشنی میں بھی وصی کو اسکی خوبصورتی کا ٹھیک ٹھاک اندازہ ہو رہا تھا۔

مجھے اپنی فکر نہ ہوتی اور وہ (گالی) حملہ اتنی اچانک نہ کرتا تو آج تیری خوبصورتی کو خراج بخشتا مگر اس وقت میں بڑی مشکل سے دوچار " ہوں۔ تو نے میرے منہ پر تھوکا تھا اب تیرا انجام ہے کہ تو ساری زندگی یہاں گلے سڑے۔ اس (گالی) کو یہیں چھوڑ کر جا رہا ہوں دیکھتا ہوں یہ تیری پارسائی کو کب تک سلامت رہنے دیتا ہے۔ چلو بھئی بچو انجوائے کرو۔۔۔ ساری زندگی یہیں سڑتے رہو گے تب بھی کوئی تمہارے سراغ کو نہیں پا سکے گا" کوبرا اپنی شیطانی مسکراہٹ سے ان دونوں کی جانب دیکھتا ہوا باہر نکلنے لگا۔

بیٹا تمہارے تو اچھے بھی مجھے چھوڑیں گے۔۔۔ تم ابھی تک میرے ہاتھوں سے بچے ہوئے ہو۔۔۔ شکر کرو تمہارے اس تھوبڑے پر ہاتھ صاف نہیں کئیے کیونکہ تمہارے جیسے گندے انسان کو مارنے سے بھی میرے ہاتھ ناپاک ہو جائیں گے۔۔۔ ابھی تم جانتے نہیں تم نے کس پر ہاتھ ڈالنے کی غلطی کی ہے۔۔۔ اپنی موت کو خود آواز دے بیٹھے ہو" وصی اس حسینہ عالم کے منہ سے جھڑنے والے پھولوں کی بارش سن کر جتنا بھی حیران ہوتا کم تھا۔

بے خوف نظریں کوبرا کو دیکھ کم اسکے وجود میں کھب رہی تھیں۔

ہاہاہاہا۔۔۔ اچھا اور جو اگر میں تجھے ابھی کہ ابھی ان دونوں کے سامنے۔۔" اس سے پہلے کہ کوبرا اپنی گھٹیا بات پوری کرتا اس لڑکی کا ہاتھ کوبرا کے زخم کے نشانوں سے بھرے چہرے کو اور بھی سلگا گیا۔

تھو۔۔۔۔۔ اپنی قسم توڑ کر مجھے تم جیسے چھچھندر پر ہاتھ اٹھانا پڑ ہی گیا۔۔۔" ایک جانب تھوک کر وہ غصے سے بولی۔ "

کوبرا پہلے تو اسکی جرات پر دنگ رہ گیا پھر غصے سے پاگل ہوتا اسکی جانب بڑھنے ہی لگا کہ وصی اور کوبرا کے ساتھی نے بیچ بچاؤ کیا۔

اے مسٹر۔۔۔۔ ہٹو آگے سے میں ایسوں کو سیدھا کرنا خوب جانتی ہوں۔۔۔ پہلے تو مجھے اٹھوا کر اپنے بل میں گھس گیا تھا آج ہاتھ آیا ہے تو اسکا دماغ سیدھا کر کے ہی بھیجوں" وہ وصی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے ایک جانب ہٹاتی کوبرا کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

پاگل ہیں کیا آپ" وصی کو اس کا دماغی توازن ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔ ایک لڑکی ہو کر وہ اتنے بڑے شیطان صفت انسان سے الجھ رہی تھی۔

دفع کرو کوبرا اس وقت نکلنے کی کرو یہاں سے تمہیں کونسی لڑکیوں کی کمی ہے" اسکا ساتھ کوبرا کو وہاں سے نکالنے کے جتن کرنے لگا۔۔"

لگتا ہے اندھی لڑکیوں میں منہ مارتے ہیں" وہ جو کوئی تھی وصی کا دل کر رہا تھا اسکے منہ پر ٹیپ لگا دے۔ اسے اپنی نسوانیت کا ذرا احساس" نہیں تھا۔ ایک ایسی ہی سر پھری کی وجہ سے اس مصیبت میں پھنسا تھا اور اب ایک اور مل گئی تھی۔

وصی تیرا کیا ہو گا کالیا" دل میں دہائیاں دیں۔ "

وہ کوبرا پر ہاتھ اسی لئیے نہیں ڈال رہا تھا کہ اس سے کوئی بعید نہیں تھی کہ جو ایسی سرنگ ان پہاڑوں میں بنا سکتا ہے وہ کوئی بمبز بھی ان سرنگوں میں رکھ سکتا ہے اور اگر اس نے مشتعل ہو کر انہیں چلا دیا تو اسکے سب ساتھی اوپر بے موت مارے جائیں گے۔

وہ ابھی کسی بھی قسم کی جلدی اور تیزی نہیں دکھانا چاہتا تھا۔

ویسے بھی اسے یقین تھا کہ دریاب نے اب تک کوئی نہ کوئی حل ڈھونڈ لیا ہو گا۔

میں اس (گالی) کو چھوڑوں گا نہیں" وہ پھر سے بپھر گیا۔ "

دفع کرو" اسکا ساتھی اسے کھینچتا ہوا باہر نکل رہا تھا۔ "

تم۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ لڑکی پھر سے کچھ کہتی وصی نے تیزی سے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کروایا۔ وہ لڑکی وصی کی اس" جرات پر حیرت زدہ رہ گئی۔

اپنے ہاتھوں سے وصی کے ہاتھ اپنے منہ سے ہٹانے چاہے مگر اسکا ہاتھ مضبوطی سے اسکے منہ پر جما تھا۔

جیسے ہی کوبرا اور اسکا دوست باہر نکلا اور پھر سے تالا لگنے کی آواز آئی۔

تب اس لڑکی نے وصی کے ہاتھ پر کاٹا۔

کیا بدتمیزی تھی یہ" وہ وصی پر غرائی۔ "

آپ میرے سامنے نہ ہوتیں تو جو چاہے آپ اسکے ساتھ اور وہ آپکے ساتھ سلوک کرتا مگر میرے سامنے کوئی عورت کی تذلیل کرے" مجھے یہ گوارا نہیں۔۔ آپ کو تو اس بات کا احساس نہیں تھا کہ وہ کیا کچھ کر سکتا ہے مگر میں ایسے گندے لوگوں کے کام اور ذہنیت دونوں سے واقف ہوں۔۔۔ اسی لیئے مجھے مجبوراً یہ حرکت کرنی پڑی۔ آپ چپ نہ کرتیں تو یقیناً وہ کوئی غلط حرکت کر بیٹھتا۔۔۔ بہر حال اس طرح سے آپکو خاموش کروانے کے لیئے معذرت" وصی کی سنجیدگی نے لڑکی کو کچھ اور کہنے کا موقع نہ دیا۔

وہ کچھ لمحوں کے لئے خاموش ہو گئی۔

وصی آہستہ سے چلتا ہوا ایک کونے میں نیچے زمین پر بیٹھ چکا تھا۔

اس لڑکی نے وصی کی جانب دیکھا۔ ہلکی سی شیو میں بلیک یونیفارم پہنے وہ کوئی سیکرٹ ایجنٹ معلوم ہوا۔ ماتھے پر بال بکھرے ہوئے تھے۔ ستواں ناک، گہری سیاہ آنکھیں، صاف رنگ ایک عجیب سی کشش اسے محسوس ہوئی اس میں۔

آپ کیسے یہاں آئے" لڑکی نے اب کی بار سنجیدگی سے سوال کیا۔ "

فورسز کا بندہ ہوں اس خبیث کو پکڑنے کے ارادے سے آئے تھے خود ہی پکڑا گیا" وہ دیوار سے ٹیک لگائے ٹانگیں لمبی کئے سامنے" دیکھتے ہوئے بولا۔

اوہ۔۔ کاش اسکی بینڈ بجا دیتے۔۔ سچ میں میری تو جان چھوٹتی" وہ لڑکی افسردہ لہجے میں بولی۔ "

آپ کس وجہ سے یہاں ہیں" وصی اس ویرانے میں اسکی موجودگی کو دیکھ کر پہلے ہی حیران تھا لہذا اب پوچھ بیٹھا۔ "

میں تو یہاں ہائیکنگ کرنے آئی تھی۔ اپنے گروپ سے الگ ہو گئی۔ انہیں ڈھونڈتے ڈھونڈتے یہاں بھٹک گئی۔ "

بس وہیں یہ درندہ راستے میں ملا۔۔ مجھے جھانسا دیا کہ شہر تک لے جائے گا۔ بے ہوش کر کے اس اڈے پر لے آیا۔ میرے ہوش میں آتے ہی بکواس کرنے لگا میں نے بھی اس کے منہ پر تھوک دیا۔ بس اسی کی پاداش میں مجھے یہاں پھینک دیا۔ یہ جانتا نہیں ابھی کہ میں کس کی

بیٹی ہوں میرے ابا نے پوری فورس کو الرٹ کروا دیا ہو گا۔ چاہے جوتیوں سے روز تواضع کرتے ہوں میری مگر ابا مجھے سے بے حد پیار کرتے ہیں۔" اسکے لہجے میں ایک مان تھا۔

کس کی بیٹی ہیں آپ" وصی نے بھی اسکے انداز پر ہنستے ہوئے پوچھا۔ "

اور پھر جس کا اس نے نام بتایا وہ جان کر وصی بھی ہل کر رہ گیا۔

اسکے ابا بہت مشہور بریگیڈئیر تھے۔ وصی، دریاب، حذیفہ اور طٰحہ ان کو بہت اچھے سے جانتے تھے۔ نہ صرف جانتے تھے بلکہ کئی بار مل چکے تھے۔

لیکن خیر ابا کو بھی اب میری قدر آئے گی۔ ہر وقت میرے پیچھے پڑے رہتے تھے۔ اچھا ہے اب مجھے ڈھونڈ رہے ہوں گے" وصی اسکی باتیں سن کر چکرا کر رہ گیا۔ کیا اطمینان تھا۔

ایک چیز دکھاؤں آپکو" وہ اشتیاق سے وصی کو دیکھ کر بولی۔ "

وصی نے اثبات میں سر ہلایا۔

ادھر آئیں" وہ اسے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے ایک جانب دیوار کے پاس آنے کا بولنے لگی۔ "

میں کل سے ان دیواروں پر ریسرچ کر رہی ہوں۔۔ دیکھیں اس جگہ دیوار کی آواز کتنی بھاری سی محسوس ہو رہی ہے۔ اور اس دیوار پر اور ہی طرح کی آواز آ رہی ہے" اس نے دو مختلف دیواروں پر ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

وصی نے بھی باری باری دونوں دیواروں کو کھٹکھٹایا۔

ہاں واقعی" وہ حیران ہوتا چند قدم پیچھے آیا۔ "

اب ایک اور چیز دیکھیں" کہتے ساتھ ہی اس لڑکی نے ایک جانب سے دیوار کو سرکایا تو وہ دیوار سرکتی چلی گئی جس کے پیچھے بہت سے بٹنز تھے۔ وصی گنگ کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا۔

یہ کیا ہے" وہ حیرت سے بولا۔ "

یہ تو مجھے نہیں پتہ کہ کس چیز کے بٹنز ہیں لیکن آخر کوئی چیز ایسی تو ہو گی جو اس سے کنٹرول ہوتی ہو گی" وہ تھوڑی پر انگلیاں رکھتی سر ہلاتی ہوئی بولی۔

دباؤں؟" پرجوش انداز میں اس نے وصی سے پوچھا۔ "

نہیں۔۔۔ خوامخواہ کسی اور مصیبت میں پڑیں گی اور مجھے بھی ڈالیں گی" وصی نے فوراً نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "

افوہ کس قدر ڈرپوک انسان ہیں" وہ بدمزہ ہوتی وہ دیوار واپس سرکاتے ہوئے بولی۔ "

آپ نے بہادر بن کر کون سے جھنڈے گاڑھ دیئے ہیں" وصی اسکا مذاق اڑاتا ہوا بولا۔ "

کم از کم آپکی طرح بزدل نہیں کیسا کلاسک تھپڑ مارا تھا اسکے منہ پر" وہ خوشی سے جھومتے ہوئے بولے۔ "

نام کیا ہے آپکا" وصی واپس اپنی جگہ پر بیٹھتا ہوا بولا۔ "

کیوں آپ نے آئی ڈی کارڈ بنانا ہے" وہ مشکوک نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ "

نہ جانے کتنے دن اور سال اب ہمیں اس کمرے میں اکٹھ رہنا پڑے آخر نام تو پتہ ہونا چاہیئے۔۔اب میں آپکو لڑکی اور آپ مجھے لڑکا کہہ " کر تو مخاطب کرنے سے رہے۔۔اور آپکا نام جان کر کون سا میں نے آپکے ساتھ فلرٹ شروع کر دینا ہے" وصی نے بھنویں اچکاتے گویا اسے چڑایا۔

کر کے تو دیکھیں فلرٹ اتنے بھی کوئی حسن کے پرے نہیں کہ میں مر ہی مٹوں۔۔۔انہون" وہ سر جھٹک کر بولی۔ "

حسن کے پرے۔۔۔یہ کہاں ہوتے ہیں ویسے" وصی کو نجانے اس سے باتیں کرنے میں کیوں مزہ آرہا تھا۔ "

ویسے بھی وہ کسی چیز کو خود پر سوار نہیں کرتا تھا۔وہ ہمیشہ اس بات پر یقین رکھتا تھا کہ جو اللہ مشکل میں پھنساتا ہے وہ پھر اس میں سے نکالتا بھی ہے۔

ریاح نام ہے میرا اور آپکا؟" کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ بولی۔ "

وصی نے بس ہوں میں جواب دیا۔

اب کیا کریں گے یہاں۔۔۔وہ منحوس خود تو بھاگ گیا ہمیں یہاں چھوڑ گیا" وہ اکتائے ہوئے لہجے میں بولی۔

آپ تھوڑی دیر چپ کریں گی تو میں کچھ سوچوں گا ناں" وصی اسکے بولنے سے چڑ کر بولا۔ "

آپ سوچتے بھی ہیں" وہ مصنوعی حیرت سے بولی۔ "

وصی نے بھنویں اچکا کر اسے دیکھا۔

نہیں ساری ذہانت آپ پر ختم ہے۔۔ تبھی یہاں بیٹھی انجوائے کر رہی ہیں" وصی نے پھر سے اس پر چوٹ کی۔ "

ارے ایک تو مین آپ کو کمپنی دے رہی ہوں اس پر الٹا مجھے کھانے کو دوڑ رہے ہیں۔۔۔حد ہے۔۔۔ نیکی کا کوئی زمانہ نہیں" وصی نے " اچھنبھے سے اسے دیکھا پر سر ہلا کر اپنی حالت پر جتنا کڑھ سکتا تھا کڑھا۔

لڑکیون کے ہاتھوں ذلیل ہونا میری ہی قسمت میں لکھا ہے" اس نے پھر سے دل میں دہائی دی۔اسکے علاوہ وہ اور کچھ کر بھی نہیں سکتا" تھا۔

PakDigestNovels.Com

www.PakDigestNovels.com

وہ تو بیٹھی تھی اپنے ابا کے انتظار میں اطمینان سے اور وصی کا دماغ خراب کر رہی تھی۔اوپر سے حسن بھی قاتل تھا وہ تو وصی تھا لڑکیوں کے معاملے میں دل کی آنکھیں بھی بند کر دیتا تھا۔

آخر ہم کب تک یہاں ایسے بیٹھے رہیں گے۔اس دروازے کے پیچھے جائیں یقیناً وہ اسی سرنگ سے بھاگ چکا ہوگا جس کا ذکر شہریار نے کیا تھا" کب سے خاموش بیٹھی فاتینا سے اب صبر نہیں ہوا۔

ہاں اس نے اپنی صلاحیتوں پر کچھ زیادہ اعتماد کر کے حماقت کر دی تھی۔ مگر وہ کسی بھی طرح وصی کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔

یہ وہ واحد بندہ تھا دریاب کے گروپ کا جس سے وہ سب سے پہلے بے تکلف ہوئی تھی۔اس سے پہلی مرتبہ ملتے ہی اسکے دل نے چپکے سے خواہش کی تھی کاش یہ میر اذکا ہوتا۔

وہ بھی تو ایسا ہی تھا ہنسنے ہنسانے والا۔جب جب وصی کو دیکھتی ذکا یاد آتا۔بہت عرصے بعد وصی کو دیکھ کر وہ گھر واپس جا کر روئی تھی۔

جتنی وہ باہمت ہو چکی تھی اب آنسوؤں کو اپنے قریب پھٹکنے بھی نہیں دیتی تھی۔

مگر اس رات بے اختیار آنسو بہے تھے۔پھر خود کو یہ سوچ کر تسلی دی کہ اللہ ہمیں بہت سے لوگوں سے اسی لیئے یوں ہی ملا دیتا ہے کہ وہ ہمارے بہت سے بچھڑنے والوں کی کمی کو پورا کرنا چاہتا تھا۔ہاں وہ بالکل ویسے تو نہیں ہو سکتے مگر کسی حد تک کچھ لوگ ہمارے کھوئے ہوئے پیاروں کی کمی کسی حد تک پوری کر دیتے ہیں۔اسے بھی ایسا ہی لگا تھا کہ وصی اگرچہ اسکا ذکا تو نہیں تھا ہاں مگر وہ اسے ذکا سمجھ تو سکتی تھی۔

اسی لیئے اپنی تمام پر شرارتوں کے باوجود وہ اسے بے حد پیارا تھا۔

ہاں ایک حماقت آپ کر چکی ہیں اب جو بچی ہیں وہ ہم کر دیں" دریاب غصے سے اس سے مخاطب ہوا۔اس وقت اسے فاتینا کی آواز بھی بے حد بری لگ رہی تھی۔

کیا ہو گیا ہے تمھیں یار۔۔وہ آل ریڈی شرمندہ ہیں" حذیفہ نے دریاب کو گھر کا۔ "

ہاں وہ شرمندہ ہے کس بات پر۔۔ان کی شرمندگی کا مجھے کیا کرنا ہے۔۔۔اگر میرے پاس کوبرا کے بھائی کے ذریعے اس تک پہنچنے کا "راستہ نہ ہوتا تو انکی شرمندگی کو میں نے کیا کرنا تھا۔۔ میرا جان سے پیارا بھائیوں جیسا وصی انکی حماقت کی بھینٹ چڑھ جاتا

اللہ نہ کرے۔۔۔ میں مانتی ہوں مجھ سے غلطی ہو گئی لیکن پلیز وصی کے لئے کوئی بری بات نہ نکالیں" وہ روتے ہوئے بولی۔ "

اس وقت وہ سب ماسک کے بغیر تھے۔

"حماقت آپکی نہیں میری تھی جو میں آپکو اپنے ساتھ لے آیا"

دریاب پلیز کین یو اسٹاپ آل دس نون سینس۔۔یہ وقت ان سب باتوں کے کرنے کا نہیں ہے۔۔"آخر طحہ کو دریاب کو چپ کروانا"

پڑا۔

فاتینا پہلے ہی نقاہت زدہ تھی اب تو اپنی غلطی کو سوچ سوچ کر اور رو رو کر اور بھی بے حال ہو رہی تھی۔وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اتنی باہمت لڑکی یوں ٹوٹ رہی ہو گی۔

وہ یہ تو نہیں جان پایا تھا کہ وہ کس ذکا کا ذکر کر رہی ہے۔ہاں مگر اتنا ضرور جان گیا تھا کہ اسکے احساسات اس وقت وصی کے لئیے ایک دوست اور انسانیت سے بہت بڑھ کر ہیں۔

فاتینا پلیز ریلیکس "وہ جو دریاب کی باتوں پر پھر سے پریشان دکھائی دینے لگ گئی تھی طحہ کے پکارنے پر خاموش نظروں سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔

عجیب وحشت اور ویرانی ٹپک رہی تھی اسکی نظروں سے جس نے حذیفہ اور طحہ کو سن کر دیا تھا۔

دریاب تو اسکی جانب دیکھ تک نہیں رہا تھا۔

یک لخت دریاب کے فون کی بیل بجی۔جس کا وہ سب بے چینی سے انتظار کر رہے تھے۔

ٹھیک بیس منٹ بعد اسکے دوست نے فون کیا تھا۔

ہیلو۔۔۔کام ہو گیا ہے؟"دریاب نے بے چینی سے پوچھا۔ "

گریٹ یار۔۔۔اب دیکھتے ہیں کوبرا کب تک اور کہاں تک بھاگتا ہے"دریاب کے چہرے سے سکون ہی سکون چھلک رہا تھا۔ "

اس نے اپنے دوست کا شکریہ کہہ کر فون بند کر دیا۔

پکڑا گیا اسکا بھائی۔۔۔اب کوبرا کو فون کر کے خوشخبری سناتے ہیں"دریاب نے ان دونوں کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ "

اور کوبرا کا نمبر نکالنے لگا۔

وصی کی آنکھ لگی ہی تھی یا پھر وہ ویسے ہی آنکھیں موندے بیٹھا تھا ریاح سمجھنے سے قاصر تھی۔ریاح کا نام پوچھ کر اپنا تو اس نے بتایا ہی نہیں تھا۔

اب اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیسے اسے بلائے۔

مسٹر۔۔۔او مسٹر۔۔۔مسٹر فوجی"وہ مختلف انداز میں اسے پکار رہی تھی مگر دوسری جانب سے جب کوئی جواب نہیں آیا تو مایوس ہو کر" وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

پھر یکدم ایک خیال کے آتے ہی وہ تیزی سے اٹھی۔

PakDigestNovels.Com

آہستہ آہستہ اسی دیوار کو سرکایا جس کے پیچھے بہت بڑا کوئی سسٹم لگا تھا۔

ساتھ ساتھ مڑ کر ایک نظر وصی پر ڈالتی کہ کہیں وہ اٹھ ہی نہ جائے کیونکہ اس نے اسے سختی سے منع کیا تھا کہ وہ اس سسٹم کو چھیڑنے کی غلطی نہ کرے۔ مگر وہ اپنی پر تجسس فطرت کا کیا کرتی۔

ابھی وہ ان بٹنز کے اوپر بے حد چھوٹا چھوٹا کچھ لکھا ہوا پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ یکایک پیچھے سے آنے والی آواز نے اسے بوکھلا دیا۔

"چین نہیں آپکو بھی" گھبراہٹ میں یکدم اسکا ہاتھ ایک بٹن پر پڑ گیا۔

اس نے پوری کوشش کی کہ وہ تیزی سے ہٹ جائے مگر اسکا ہاتھ وہ بٹن دبا چکا تھا۔

یکدم خاموشی میں گڑگڑاہٹ کی آواز ابھری۔

"بند کریں اسے" وصی نے جلدی سے آگے بڑھ کر وہ دیوار واپس اپنی جگہ پر سرکائی۔

"یہ کیا ہو گیا" وہ حواس باختہ اسے دیکھ رہی تھی۔

"کوئی نئی مصیبت آ گئی ہے۔۔ سچ میں آپ لڑکیوں کے دماغوں میں کوئی بات بیٹھتی کیوں نہیں۔۔ اتنی کیا کھوج کی ضرورت ہے جب پہلے سے ایک مصیبت میں پھنسی ہیں۔۔ لیکن نہیں ایک مصیبت سے دوسری میں پھنسنے میں بہت مزہ آتا ہے آپ لوگوں کو" وصی نے اسے اچھی خاصی جھاڑ پلائی۔

"ارے ارے۔۔۔ کون سا کوئی بم چل گیا ہے۔۔۔ بس ایک عجیب سی آواز ہی آئی ہے نا" وہ کہاں اپنی غلطی ماننے کو تیار تھی۔

"آپ وہ بھی چلا دیں۔ کوئی حسرت نہ رہ جائے۔۔۔ کیا پتہ کوئی میزائل ہی چل گیا ہو" وصی نے طنز کیا۔

"ہائے سچ میں مجھے میزائل اور توپ سے گولے چلانے کا بڑا شوق ہے۔۔۔ ابا نے آرمی کی جانب جانے ہی نہیں دیا۔ سچ میں دنیا میں غدر مچا دینا تھا میں نے" وہ حسرت سے بولی۔

"اب بھی کون سی کمی ہے۔۔۔ دنیا میں غدر مچایا ہی ہوا ہے" وصی نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے بھلا۔۔ لو۔۔ بس اس سانڈ کو ایک تھپڑ ہی مارا تھا۔۔۔ پہلی مرتبہ کسی ڈان سے پالا پڑا تھا۔ اف میرا تو دل کر رہا تھا اسے اچھی طرح مکے گھونسے مارتی۔ ہائے میرا مارشل آرٹ کہیں تو کام آتا" وصی نے اس دہان پان کو حسرت سے دیکھا۔

"مارشل آرٹ" اسکو دیکھ کر یہ لفظ ہضم کرنا اسکے لیئے کسی عذاب سے کم ثابت نہیں ہو رہا تھا۔

"کیا خوابوں میں کیا تھا" وصی نے اسکا مذاق اڑایا۔

"اگر حقیقت میں یقین نہیں آ رہا تو آپ پر طبع آزمائی کر لیتی ہوں پریکٹیکلی دیکھ کر شاید یقین آ جائے آپکو"

PakDigestNovels.Com

وصی بیٹا یہ کوئی عام لڑکی نہیں لگ رہی۔۔۔ لہذا اب نہ چھیڑیں اسے "اسکے دوبدو جواب پر وصی نے دل میں سوچا۔ "

ارے آپ نے اپنا نام تو بتایا ہی نہیں "کچھ یاد آنے پر وہ بولی۔ "

آپ نے کیا انٹرویو لینا ہے میرا "وصی کی فطرت میں ہی نہیں تھا آرام سے سیدھی بات کرنا۔ "

ہاں نہ کل کو یہاں سے چھوٹ کر بتاؤں گی کہ قید میں میرے ساتھ ایک چوہے کا بسیرا تھا۔۔ جو میرے مارشل آرٹ سے ڈر گیا "وہ کھلکھلاتے ہوئے بولی۔

چوہیا تو آپ نکلیں میری دبنگ آواز سن کر ہی بوکھلا گئیں۔۔۔ کچھ دیر پہلے کا منظر یاد کریں ذرا "وصی نے اسے یاد کروایا جب وہ اس سے ڈر کر بٹن دبا بیٹھی تھی۔

ظاہر ہے کسی انسان کی پیچھے تو آنکھ لگی نہیں ہوتی کہ وہ اپنے پیچھے آنے والے کو دیکھ کر پہلے ہی الرٹ ہو جائیں۔ "ریاح منہ بنا کر بولی۔ "

وصی اسکے اپنی بات پر ڈٹے رہنے پر نفی میں سر ہلاتے ہوئے مسکرایا۔

اچھا سنیں نام بتادیں۔۔۔ اور دوستی کر لیں۔۔۔ اب یہاں ہم دونوں ہی ہیں۔۔۔ ایسے لڑتے رہے تو گزارا کیسے ہوگا "خاموشی سے گھبرا کر وہ پھر سے وصی کو بلانے پر مجبور ہو گئی۔

لڑکیوں سے میں دوستی نہیں کرتا "وصی نے صفاچٹ جواب دیا۔ "

اف ف ف۔۔۔ عجیب انسان ہیں۔۔۔ دیکھیں وہ مثل تو آپ نے سنی ہوگی کہ ضرورت کے وقت حسین لڑکی کو بھی دوست بنا لیتے ہیں "اسکے اتنے پر اعتماد انداز پر مثل کو اپنے مطابق کرنے پر وصی مسکرائے بغیر نہیں رہ سکا۔

نہیں وہ یہ ہے کہ ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ بنا لیتے ہیں "وصی نے اسکی تصیح کی۔ "

ہاں تو وہی تو کر رہی ہوں "بڑے مزے سے وصی کو گدھا کہہ کر معصومیت سے کہتے وہ وصی کو زہر سے بھی زیادہ بری لگی۔ "

واٹ؟ "اسکے چیخنے پر وہ مسکراہٹ دبا کر اسے دیکھنے لگی۔ "

وصی نے چہرہ موڑ لیا۔

حسین چڑیل کہیں کی "دل میں اسکی خوبصورتی ماننے کی بجائے الٹا سا لقب دے کر اپنی تمام تر الٹی سیدھی سوچوں اور احساسات کو پیچھے دھکیلا۔

اچھا نہ سوری۔۔۔ یور گڈ نیم پلیز "اب وہ دوستانہ لہجے میں بولی۔ "

وصی "وصی نے منہ پھیرے پھیرے مختصر جواب دیا۔ "

نائس نیم "ریاح نے سراہا۔ "

تھینکس "اور پھر ریاح کی باتوں کا نا ختم ہونے والا سلسلہ چل پڑا۔"

وہ تیزی سے اپنے ساتھی کے ساتھ آگ ےئ بڑھتا جا رہا تھا۔پچیس منٹ ہونے والے تھے۔مگر سرنگ کا راستہ ابھی دو گھنٹے اور کا تھا۔
یک دم ایک گڑگڑاہٹ ہوئ اور ایک جنگلا چھت سے انکے سامنے آ کر انکا راستہ روک گیا۔

یہ یہ کس نے کیا ہے "وہ چلایا۔ "

سر لگتا ہے وہ لڑکا جسے آپ اس کوٹھڑی میں چھوڑ کر آئے ہیں وہ وہاں موجود ہمارے سسٹم تک پہنچ گیا ہے "اسکے ساتھی نے تیزی سے" کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

چھوڑوں گا نہیں میں اسے مار ہی آتا تو بہتر تھا۔ "

اب ہم کیسے اسے ہٹائیں گے "وہ پریشانی سے بولا۔

اس سے پہلے کا اس کا ساتھی کوئ جواب دیتا۔اسکا موبائل گنگنا اٹھا۔

اجنبی نمبر دیکھ کر وہ پہلے تو چونکا پھر یس کا بٹن دباتے ہی ہیلو بولا۔

کیسے ہو کوبرا۔۔کہاں تک پہنچے۔۔سرحد پار کر لی یا ابھی اپنی سرنگ میں ہی بھٹکتے پھر رہے ہو "اجنبی آواز اور لہجہ سن کر وہ حیران" ہوا۔

کون ہو تم "وہ غصے سے بولا۔ "

تمہاری موت جو تمہارے ہی پہاڑ میں بیٹھی تمہارا انتظار کر رہی ہے "دریاب ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا۔ "

ہاہاہا۔۔اچھا تو تم ہو۔۔۔ارے کس خوش فہمی میں ہو۔۔کوبرا کی گرد تک کو نہ پا سکو گے تم "غرور بھرا لہجہ دریاب کو سنائ دیا۔ "

ہاں تمہاری گرد کو تو نہین پہنچے مگر تمہارے عزیز از جان فہد کی نہ صرف گرد کو پہنچ گ ےئ ہیں بلکہ اسے نہایت آرام سے اسکے فلیٹ سے" اٹھوا لیا ہے۔۔۔اب بتاؤ تم مجھ تک آؤ گے میرے بندے کو عزت اور احترام سے ساتھ لے کر یا میں تم تک پہنچوں۔۔۔یاد رکھنا میرے بندے کو تمہاری ایک انگلی بھی چھو کر نہ گزرے نہیں تو تمہارے بھائ کی گردن اڑوانے میں ایک سیکنڈ کی دیر نہیں لگاؤں گا۔"
دریاب کے سفاکانہ لہجے نے اسے سر سے پاؤں تک ہلا کر رکھ دیا تھا۔

"کیا بکواس کر رہا ہے تو (گالی)"

آں آں۔۔۔گالی نہیں۔۔۔۔تمہارے منہ سے نکلا کوئ بھی ایک لفظ تمہارے بھائ کی موت کا سبب بن سکتا ہے لہذا الفاظ بہت" سوچ سمجھ کر بولو۔۔"

ارے واہ تم نے کہہ دیا اور میں نے مان لیا۔۔ کہ تم نے بھائی کو اٹھوایا ہے" وہ کسی بھی طرح دریاب کی باتوں پر یقین کرنے کو تیار نہین" تھا۔

آہاں۔۔۔ چلو تمہیں اسکی آواز سنوا دیتے ہیں" دریاب نے کہتے ساتھ ہی ایک کانفرنس کال ملائی جس میں اسکا بھائی چیخ رہا تھا۔اور اس" سے مدد کی بھیک مانگ رہا تھا۔

کوبرا کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔ مگر اپنے بھائی کی آواز سننے کے بعد کسی طرح شک کی گنجائش باقی نہیں بچی تھی۔

آخر یہ کون تھا اتنا جی دار جس نے کوبرا کو چاروں شانے چت کر دیا تھا۔

کتنی دیر میں میرے بندے کو لے کر میرے پاس پہنچو گے" دریاب کانفرنس کال بند کرتا ہوا بے لچک انداز میں بولا۔ "

بب۔۔ بیس منٹ" وہ پتھرائے ہوئے لہجے میں بولا۔ "

ٹھیک بیس منٹ بعد تم میرے بندے کو عزت سے لے کر میرے پاس آؤگے نہیں تو یاد رکھنا میں دشمنی انتہا پر جا کر نبھاتا ہوں""" دریاب نے دانت پیس کر کہا۔اور فون بند کر دیا۔

فون بند کرتے کوبرا واپسی کی جانب مڑا۔ مگر قدموں میں پہلے جیسا نہ غرور تھا نہ تکبر

اسلام علیکم! جی سر۔۔۔ کیا یہاں پر ہے۔۔ آر یو شیور" سب بے چینی سے کوبرا کی واپسی کے منتظر تھے۔اسی دوران سبطین کا پھر فون" آیا۔

دریاب جو غور سے دوسری جانب کی بات سن رہا تھا حیرت اور پریشانی سے لب کاٹتے ہوئے بولا۔

اوکے میں چیک کرتا ہوں۔ گو کہ ہم سب کمرے چیک کروا چکے ہیں۔ کوبرا کے بندوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ مگر میں ان سے" "اگلواتا ہوں۔آپ فکر نہ کریں

دریاب نے انہیں تسلی دیتے فون بند کیا۔

کیا ہوا اب" وہ دونوں بھی پریشانی سے اسے دیکھ رہے تھے۔ "

بریگیڈیر حفیظ یاد ہیں نہ" دریاب نے انکی جانب دیکھتے ہوئے سوال کیا۔ "

ہاں یار ابھی لاسٹ منتھ ہی تو انکے ساتھ ڈنر کیا تھا" حذیفہ یاد کرتے ہوئے بولا۔ "

انکی بیٹی پچھلے دنوں ہائیکنگ پر یہاں آئی ہوئی تھی اپنے یونی فیلوز کے ساتھ۔۔ کسی مقام پر وہ ان سے الگ ہو گئی۔ "

اور اب تک کی اطلاع کے مطابق وہ کوبرا کی تحویل میں ہے" دریاب کی بات پر وہ سب گم صم ہو گئے۔

مگر ہم نے سارے کمرے چیک کر لیئے ہیں۔"طحہ نے کہا۔ "

ہاں مگر وہ وصی کو کہاں لے کر گیا ہے بظاہر تو وہ کمرہ یا جگہ بھی ہمیں نہیں پتہ اور یقیناً ً اسی طرح اس نے اس لڑکی کو کہاں رکھا ہے وہ بھی" ہم نہیں جان سکتے۔یقیناً ً وہ سرنگ اسی انداز میں بنائی گئی ہے کہ اس میں لوگوں کو قید کرنے کے لیئے کمرے بھی ہیں" دریاب کی بات سے انہوں نے اتفاق کیا۔

تم میں سے ایک جائے اور اس کے ساتھیوں میں سے کسی سے اگلوائے۔۔کیونکہ اب اس لڑکی کو ریسکیو کرنے کا کام بھی ہمارے ذمہ " ہے" دریاب کی بات پر طحہ کمرے سے نکل گیا تھا۔

فاتینا کونے میں بیٹھی خاموشی سے بس انکی باتیں سن رہی تھی۔دریاب کے غصے کے باعث اب اسکی ہمت نہیں پڑی تھی کہ وہ دوبارہ سے اس کو مخاطب کرتی۔

دریاب بھی اسے مسلسل نظر انداز کر رہا تھا۔

کیا آپکو کبھی کسی نے بتایا ہے کہ آپکی آواز کسی جھینگر سے بہت ملتی ہے" وصی جو بہت دیر سے اسکی کہانیاں سن کم اور کوفت میں مبتلا" زیادہ ہو رہا تھا۔آخر اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو اسے چپ کروانے کی خاطر جان بوجھ کر ایسی بات کہی کہ جس پر کر براماں کر وہ کچھ دیر کے لئی۔ئے چپ کر جائے۔

بالکل ویسے ہی جیسے آپکی آواز کسی گینڈے سے ملتی ہے۔اب میری آواز چاہے جھینگر سے ملے چاہے کوئل سے میں خاموش نہیں " ہو سکتی۔۔۔کیونکہ میرے پاس یہاں فیالحال کوئی اور ایکٹیویٹی نہیں ہے۔۔۔آپکی سب دل شکن باتیں میں اپنے دل پر لکھ رہی ہوں ایک مرتبہ یہاں سے باہر نکل جائیں تو ایک ایک بات کا بدلہ لوں گی" وصی کو دھمکاتے ہوئے بھی وہ بڑی پر سکون تھی۔

محترمہ میں آپکو یاد دلا دوں ہم اس وقت قید میں ہیں پکنک منانے نہیں آئے جو آپ ایکٹیویٹیز ڈھونڈیں" وصی کو اسکا لفظ ایکٹیویٹی" نہایت ناگوار گزرا۔

ہاں تو اب کیا کریں۔۔۔آپ تو ویسے ہی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔۔۔پتہ نہیں فورسز میں مکھیاں مارتے ہیں۔اور اگر میں کچھ " کرنے لگوں تو وہ بھی کرنے نہیں دیتے۔۔تو پھر بتائیں اور کیا کریں" ناک چڑاتے وہ بولتی چلی گئی۔

سو جائیں مہربانی کر کے" بس اب ہاتھ جوڑنے رہ گ۔ئے تھے۔ "

یااللہ ایسے بندے کے ساتھ قیدی بنا کر آپ مجھے کس بات کی سزا دے رہے ہیں" اب کی بار اس نے دہائی باآواز بلند دی۔ "

ریاح منہ کھولے اسکی دہائیاں سن رہی تھی۔

کس قدر ناشکرے انسان ہیں اکیلے پڑے ہوتے یہاں تو مزہ آتا۔۔" ریاح کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ کوئی لڑکا کسی لڑکی کو ایسے بھی ٹریٹ کر سکتا ہے۔اسکے ارد گرد رہنے والے لڑکے ہمہ وقت اسکے ساتھ فرینک ہونے کو مر رہے ہوتے تھے۔یہ تو وہ خود اتنی سخت مزاج تھی کہ کسی کو ایک حد سے آگے آنے نہیں دیتی تھی۔اور ایک یہ لڑکا تھا۔۔عجیب ہی شخص تھا۔بے شک اسکی اس عادت کے باعث وہ خود کو محفوظ محسوس کر رہی تھی۔مگر ایسی بھی کیا بے مروتی کہ اسے سزا ہی کہہ ڈالا۔

ریاح کا غم ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ سوچتی دراوزے کے قریب چند آوازیں آنے لگیں۔جن میں نمایاں آواز کوبرا کی تھی۔

وصی بھی چونکا۔۔" کہیں اس لڑکی کو "اور بس یہی سوچ اسے پریشان کر گئی۔

وہ یکدم ریاح کے قریب آیا۔

مجھے لگتا ہے کوبرا آگیا ہے۔۔۔آپ نے اس سے کسی قسم کی بحث نہیں کرنی نہیں۔۔خاموش رہنا ہے۔اگر وہ کچھ غلط کرتا ہے اب کی بار" تو پھر ہم کوئی ایکشن لیں گے۔لیکن فی الحال آپ بس اپنے منہ پر ٹیپ لگا لیں۔۔کچھ بھی بولا پو کوبرا سے پہلے میں آپکا حشر بگاڑ دوں گا"وہ دھیمی آواز میں سخت لہجے میں بولا۔

ریاح نے خاموشی سے سر اثبات میں ہلایا۔

اسی لمحے کمرے کا دراوزہ کھولا۔

چل تو نکل یہاں سے اور میرے ساتھ آ" کوبرا وصی سے مخاطب ہوا۔ "

کہاں ؟"وصی بے اختیار پوچھ بیٹھا۔ "

وہ جو اوپر تیرے لیئے پاگل ہوا جا رہا ہے۔۔۔خبیث انسان نے میرے بھائی پر ہاتھ ڈال دیا ہے ورنہ میں کبھی کمزور نہ پڑتا۔ "

لیکن ایک بات غور سے سن لے۔۔۔تو تب تک اس کمرے میں نہیں آئے گا جہاں سے ہم تجھے لے کر آئے ہیں جب تک میں نہیں کہوں گا۔

پہلے وہ میرے بھائی کو چھوڑے گا پھر میں اسے تجھے واپس کروں گا" کوبرا آنکھیں نکال کر بولا۔

ٹھیک ہے یہ لڑکی بھی ساتھ جائے گی" وصی نے کوبرا کی بات سن کر سکھ کا سانس لیا۔۔وہ جانتا تھا کہ درياب کبھی بھی سکون سے نہیں " بیٹھے گا اور کیا ترپ کا پتہ پھینکا تھا اس نے۔وصی دل ہی دل میں درياب کی زہانت کو سراہے بغیر نہ رہ سکا۔

ارے واہ اتنی جلدی یاریاں بھی بن گئیں "اتنی پریشانی میں بھی وہ اپنی گھٹیا گفتگو سے باز نہ آیا۔ "

وصی اسکی فضول گوئی پر کھول کر رہ گیا۔لیکن اس وقت بہتر یہی تھا کہ وہ خاموشی سے اسکی بکواس سہہ جاتا۔

PakDigestNovels.Com

چل تو بھی۔۔ میرے تو دیکھنے پر بھی تڑپ گئ تھی۔اسکے ساتھ تو بڑی عشق و معشوقی بنالی وہ بھی صرف بیس منٹ میں واہ بھئ واہ" کوبرا" کی بات پر ریاح کادل تو کیا کہ ابھی کہ ابھی اس کا منہ توڑدے اواس سے پہلے کہ وہ منہ کھول کر کچھ بولتی۔اسکی جانب دیکھتے وصی نے آہستہ سے اسکاہاتھ تھام کرزور سے دبایا جس کا مطلب تھا کہ وہ خاموش رہے۔

اس نے اپنے غصے کو ضبط کرتے کرتے بھی اپنے ناخن وصی کی انگلیوں میں کھبادیئے۔

اندر آتش فشاں بن رہا تھااور یہ بندہ اسے خاموشی کے سبق پڑھارہا تھا۔

وصی خاموشی سے اسکی جانب سے ملنے والی یہ تکلیف بھی سہہ گیا۔پھر اسی طرح اسکاہاتھ تھامے کوبرا کے پیچھے چلنے لگ پڑا۔

گھڑی نے جیسے ہی بیس منٹ کے گزر جانے کی اطلاع دی اسی لمحے اسی دروازے سے کوبرااندر آیا جس دروازے سے وہ بڑے کروفر سے وصی کو لے کر گیا۔

مگر اسکے پیچھے دروازہ بند ہو گیا کوئ اور اسکے بعد کمرے میں داخل نہیں ہوا۔

طحہ،حذیفہ،دریاب اور فاتینا جن کی نظریں دروازے پر جمی تھیں صرف کوبرا کو دیکھ کر پہلے بے یقین اور پھر مشتعل ہوئیں۔

اس سے پہلے کہ کوئ کچھ کرتا فاتینا تیر کی سی تیزی کے ساتھ کوبرا کی جانب بڑھی جو خود اس افتاد کے لیئے تیار نہ تھا۔

پے درپے اسکے منہ پر پڑنے والے مکوں نے سب کو دم بخود کر دیا۔

دریاب تیزی سے اسکی جانب بڑھا مگر وہ تو ایسے بپھری ہوئ تھی کہ دریاب کے لیئے اسے قابو کرنا مشکل ہو گیا۔

اسٹاپ اٹ فاتی" وہ غصے سے چلایا۔ "

ڈ کڈ آئ سٹاپ دس۔۔۔یہ اس۔۔اس گھٹیا انسان نے ماردیا میرے وصی کو۔۔۔کہاہے میرا وصی پوچھیں اس سے کیوں نہیں ہے وہ"ا اسکے ساتھ۔۔۔کیا کیا ہے اس نے وصی کے ساتھ " وہ حلق کے بل چلائ۔اشتعال اور غم کے باعث وہ بے قابو ہوئ جارہی تھی۔

دریاب نے بمشکل اسے دونوں بازوؤں سے قابو کیا۔اس سے پہلے کے کوبرااب سنبھل کر کوئ جوابی کاروائ کرتا حذیفہ اور طحہ نے اسے قابو کر لیا۔

چھوڑاگا نہیں میں اس (گالی) کو ہاتھ اٹھایا ہے مجھ پر۔۔ میں تب تک تمہیں تمہارا بندہ نہیں دوں گا جب تک تم میرے بھائ کو وہاں سے " نہیں چھوڑو گے۔پہلے میرے بھائ کو چھوڑو پھر تمہاری بات مانی جائے گی" وہ اپنے بازو چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتا ہوا اپنی لال انگارہ آنکھیں نکالتے ہوئے بولا۔

جب میں نے تمہیں کہاہے کہ میرے ساتھی کو چھوڑدو تو میں بھی تمہارے بھائ کو چھوڑدوں گا۔دیکھو کوبرا کوئ گیم کرنے کی کوشش "

مت کرنا نہیں تو میں۔۔" دریاب اسکی چالا کی پر کھول کر رہ گیا۔

تم نے مجھے بہت ہلکا لیا ہے میں دریاب ہوں۔۔۔ نام تو جانتے ہو گے تم" دریاب نے ہنستے ہوئے اپنا تعارف کروایا جس کے بعد کو برا کا" رنگ تیزی سے بدلا۔

تم تم وہ خبیث انسان" وہ کیسے بھول سکتا تھا اس دریاب کو جس نے اسکے بھائی کو بیچ چوراہے میں لا کر گولیوں سے بھون کر رکھ دیا تھا۔ "

" ہاں میں۔۔۔ اللہ نے مجھے مسلط ہی تم جیسوں پر کیا ہے"

جسٹ ریلیکس۔۔۔ وصی کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا جب تک میں زندہ ہوں۔۔۔ اوکے" فاتینا کو ایک جانب کرسی پر بٹھا کر وہ تسلی آمیز" انداز میں بولا۔

تم لوگ اسے قابو کرو میں اس دروازے کے پیچھے جا کر دیکھوں تو سہی کہ کیا خزانے چھپائے ہوئے ہیں" دریاب کہتے ساتھ ہی اس" دروازے سے جونہی باہر نکلا کو برا کے اسی ساتھی کے ہمراہ وصی اور لڑکی کو دیکھ کر اسکی جان میں جاں آئی۔ بے اختیار آگے بڑھ کر وصی کو اپنے ساتھ لگاتے زور سے بھینچا۔

کو برا کا ساتھی سمجھ گیا کہ یہ لوگ اسے قابو کر چکے ہیں لہذا اب مزید مزاحمت کرنا بے کار تھا۔

اس نے خاموشی سے ہتھیار ڈال دئیے۔

دریاب وصی اور ریاح کو لے کر اندر آیا۔

فون ملایا

اسکے بھائی کو چھوڑ دو" دریاب نے اپنے کہے ہوئے کا پاس رکھا۔ "

کو برا پر سکون ہوا۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ شخص اب اسکے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔

فاتینا تو وصی کو سامنے پا کر بے اختیار اسکی جانب بڑھی۔

مجھے معاف کر دو وصی میری وجہ سے" روتے ہوئے وہ وصی سے معافی مانگ رہی تھی۔ "

ارے یار پلیز روتے ہوئے بہت ہی بری لگتی ہو" وصی مسکراتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگا کر بولا۔ "

کو برا جو خاموشی سے یہ سب دیکھ رہا تھا اتنا سب ہونے کے بعد بھی وہ اپنے دماغ میں شیطانی خیالات بن رہا تھا۔

یکدم اس نے اپنا بازو جکڑے طحہ کو ٹانگ میں اڑا کر گرانا چاہا کہ اسکی جانب متوجہ دریاب نے تیزی سے گن نکال کر اسکی ٹانگ پر فائر کیا۔

وہ سب چونکے

آپ سب جائیں ایسے ناپاک انسان کے لیئے میں اکیلا ہی کافی ہوں" دریاب نے طحہ کو سب کو لے جانے کا کہا۔ "

وہ کوبرا کو چھوڑ کر باہر نکل گ ۓ جو اپنی ٹانگ میں لگنے والی گولی کی تکلیف میں مبتلا تھا۔

نجانے کون سی گن تھی جس کی گولی لگتے ہی اسکی ٹانگ کے چیتھڑے اڑگ ۓ تھے۔

ان سب کے باہر آتے ہی ایک اور فائر ہوااور ایک دلخراش چیخ سنائ دی۔

کچھ ہی لمحوں کے بعد دریاب فاتحانہ انداز میں کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکلا۔

کچھ لمحوں بعد وہ سب تو واپسی کے سفر پر نکل آئے اور اس پہاڑ کے اندر کی سب چیزیں تباہ کرنے کی ذمہ داری فورسز کے نوجوانوں کی تھی۔

وصی نے یہ تصدیق بھی کر دی کہ ریاح بریگیڈئیر حفیظ کی ہی بیٹی ہے۔

دریاب نے سبطین کو فون کر کے تمام صورتحال سے آگاہ کر دیا۔اور ریاح کی بازیابی کی اطلاع بھی دے دی۔

واپسی میں وہ سب پھر سے اسی جیپ میں جا رہے تھے۔فرق بس یہ تھا کہ ایک اور مسافر کا اضافہ ہو چکا تھا۔اور وہ تھی ریاح۔

فاتینااور ریاح کی جلد ہی دوستی ہو گئ تھی۔

دریاب اس مرتبہ ڈرائیونگ خود کر رہا تھا۔

ساتھ میں طحہ بیٹھا ہوا تھا۔

جبکہ پچھلی سیٹوں پر ریاح،اسکے ساتھ فاتینا،وصی اور حذیفہ بیٹھے ہوئے تھے۔

طحہ کے موبائل پر ساشا کا فون آرہا تھا۔

اسلام علیکم "نرم سی آواز گاڑی میں گونجی۔ "

وعلیکم سلام کیسے ہیں آپ سب ٹھیک ہیں۔ابھی کچھ دیر پہلے سبطین انکل سے بات کی انہون نے بتایا کہ آپکا مشن کمپلیٹ ہو چکا ہے۔"

نیوز بھی چل رہی ہیں کہ انڈر ورلڈ کا ڈان کو برا مارا جا چکا ہے "ساشا کی پریشان سی آواز آئ۔

جی الحمداللہ مشن کامیاب ہو گیا ہے۔بس نیک مقصد کے لیئے نکلے تو اللہ نے سب راستے آسان کر دیئے۔پھر آپ سب کی دعائیں تھیں "

تو کامیاب کیسے نہ ہوتے "طحہ کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ تھی۔

تصور کے پردے پر ابھی بھی دو بھیگی آنکھیں لہرا رہی تھیں۔

کب تک واپس آئیں گے ؟"اسکے سوال میں جو بے چینی چھپی تھی وہ طحہ کو اور بھی مزہ دے گئ۔ "

انشاءاللہ جلد ہی "طحہ نے اسے تسلی دی۔"

دریاب کے فون کی بھی بیل بج اٹھی۔

اسکی تو بیوی کا فون آنا بنتا ہے۔۔ مگر تمہاری بیوی تو یہیں ہے پھر تمہیں کس کے فون بار بار آرہے ہیں" وصی نے دریاب کی جانب" شرارتی نظروں سے دیکھا۔

شٹ اپ" دریاب نے بیک ویو مرر سے ایک نظر اسے دیکھ کر ڈپٹا۔ ابھی وہ فاتینا کو معاف کرنے کے موڈ میں ہرگز نہیں تھا۔ "

فاتینا اسکے خطرناک تیور دیکھ کر مایوس ہو گئی۔ کوبرا کو مارنے پر جب اس نے فاتینا کو پیچھے ہٹایا تب وہ سمجھی کہ دریاب نے اسکی غلطی کو معاف کر دیا ہے لیکن اس وقت اسکے تاثرات دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ ابھی بھی خفا ہے۔

اسکا دل برا ہو گیا۔

اسلام علیکم ! جی احد" دوسری جانب اسی کیمپ کا ایک آفیسر تھا جس کے جوانوں کو یہ لوگ کوبرا کی لاش اٹھانے اور پہاڑ میں موجود ایک" ایک چیز تباہ کرنے کا کہہ کر آئے تھے۔

دیکھو یار مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا یہ فرض ہے کہ اسے صحیح سے دفنایا جائے۔ وہ جتنا بڑا بھی شیطان صفت تھا بہر حال اللہ نے ہمیں" کہیں یہ حکم نہیں دیا کہ کسی کی لاش کی ہم بے حرمتی کریں۔ اسے وہاں سے لے آؤ اور دفنا دو۔ جو ہمارا فرض ہے اسے ہم نے ہر حال میں پورا کرنا ہے۔ باقی اسکو اس کے کیئے کی مزید سزا دینے والا اللہ ہے۔ ہاں اسکے ساتھیوں کا کیا کرنا ہے کس کو پھانسی پہ چڑھانا ہے اور کس کو عمر قید سنانی ہے وہ سر سبطین بتائیں گے۔ میرا کام یہیں تک تھا۔ اوکے۔۔ اللہ حافظ "دریاب کوبرا کی لاش کے بارے مین اسے ہدایات دے رہا تھا۔

یار کیا بندے ہیں یہ "ریاح کوبرا کی گفتگو سن کر اس سے متاثر ہوئے بنا نہ رہ سکی۔ "

دھیان سے آپکی انکی بیگم سے انکی تعریفیں کر رہی ہیں اور عورت چاہے جس بھی پیشے سے تعلق رکھتی ہو۔۔ بیویوں والے احساسات" سب کے ایک جیسے ہوتے ہیں۔۔ یا نہ ہو آپکو کک مار کے اس جیپ سے پھینک دیں ویسے بھی یہ انکے عشق میں شدت سے گرفتار ہیں" وصی کی زبان ہمیشہ کی طرح چلنا شروع ہو گئی تھی۔

اس وقت اسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ کچھ دیر پہلے یہ بندہ زندگی اور موت سے لڑ کر آیا ہے۔

ہاں یہ تو پچھلے جنم میں بیوی رہ چکے ہیں انہیں بیویوں کی ساری نفسیات پتہ ہیں" فاتینا نے جل کر جواب دیا۔ "

ہاہاہا۔۔۔ یہ بیوی بن کر کیسے لگے ہوں گے "ریاح کے قہقہے نے اب کی بار وصی کے چہرے کے تاثرات بدلے۔ "

ذرا جو میری کسی کے سامنے عزت رکھ لیں" وصی نے فاتینا کے کان میں ہلکی سی سرگوشی کی۔ """

فاتینا نے حیرت بھری نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

ہائے میں صدقے جاؤں" دونوں ہاتھوں کی تالی بجا کر فاتینا نے خوشی کا اظہار کیا۔ "

www.PakDigestNovels.com

اب ڈھنڈورانہ پیٹ دینا۔۔"وصی نے پھر سے اسے تنبیہہ کی۔ "

ڈھنڈورا نہیں۔۔۔اب تو ڈھول پیٹوں گی" وہ خوشی سے بے حال آہستہ آواز میں ہی بولی۔ "

پہلے اسکا ڈھول پیٹ لیں "اس نے ساتھ بیٹھے حذیفہ کی جانب اشارہ کیا۔"

کیا مطلب "وہ پھر حیران ہوئ۔ "

گھر چل کر بتاؤں گا"وصی نے آنکھ کے اشارے سے بات میں بتانے کا کہا۔ "

دریاب کی نہ چاہتے ہوئے بھی نظر دونوں پر پڑھ رہی تھی۔

اوہ ہیلو اٹھ جا اللہ کے بندے، آج تیری بارات ہے۔۔ایسہ دلہا بھی پہلی مرتبہ دیکھا ہے جو اپنی شادی والے دن گدھے گھوڑے سب بیچ کر سو رہا ہو"وصی اندر آتے ہوئے حذیفہ کو جھنجھوڑنے لگا۔

یار پلیز دس منٹ اور۔۔۔دو دن سے ڈیوٹی پر ہوں۔۔۔کم از کم تھوڑی دیر تو سو لینے دو۔۔۔اور ویسے بھی وہ دلہن صاحبہ بھی ابھی تک" پارلر سے تیار ہو کر نہیں آئیں ہوں گی۔۔"حذیفہ نے تکیہ منہ پر رکھتے ہوئے کہا۔

آج مزنی اور حذیفہ کی شادی تھی۔ مشن سے واپس آتے ہی فاتینا وصی کے سر ہو گی کہ حذیفہ کے حوالے سے اس نے گاڑی میں کیا بات کی تھی۔

وصی نے حذیفہ کی مزنی کے لئیے پسندیدگی کا سارا ماجرا کہہ سنایا۔

مزنی کی فیملی فاتینا سے اچھے سے واقف تھی۔ پھر سب سے بڑھ کر مریم اس شادی میں پیش پیش تھیں۔وہ نہیں جانتی تھیں کہ ایک ذکا کو کھونے کے بعد اتنے سارے بیٹے اللہ انہیں یکدم دے دے گا۔وہ چاروں مریم سے بے حد محبت کرتے تھے۔

لہذا انکے کام وہ بڑھ چڑھ کر کرتی تھیں۔

انہوں نے فوراً حذیفہ کے والدین سے بات کی جو اسی شہر میں رہتے تھے۔دو ہی بیٹے تھے انکے۔انہیں بھی مزنی اچھی لگی اور پھر چٹ منگنی پٹ بیاہ والی بات ہوئ۔

فاتینا کی تو خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا کہ وہ جو مزنی کو اسی چکر میں ساشا اور طحہ کی شادی میں حذیفہ سے ملا رہی تھی کہ حذیفہ اسے پسند کر لے۔ اسکی وہی خواہش پوری ہو گئ تھی۔

مزنی اسے بہت عزیز تھی بہنوں کی طرح اسکا خیال رکھنے والی۔

اس وقت بھی مزنی کے ساتھ وہ پارلر پہنچی ہوئ تھی۔

تجھے بڑا پتہ ہے کہ وہ ابھی تک نہیں آئیں۔"وصی نے تکیہ کھینچ کر پھر واپس اسے مارتے ہوئے کہا۔ "

تو دفع ہو گا کہ نہیں "حذیفہ نے اسے آنکھیں دکھائیں۔ "

بیٹا دریاب تھوڑی دیر میں گاڑی سجا کر پہنچنے والا ہے میرے ذمہ اس نے تجھے تیار کروانے کی ذمہ داری دی تھی اگر اب بھی تو نہ اٹھا تو" سمجھ تو تو مارا جائے گا ہی میری گردن بھی اسکے شکنجے میں آئے گی۔اور اب تو میں اس دنیا سے کنوارہ بالکل واپس نہیں جانا چاہتا۔"وصی کی باتوں نے نیند کیا خاک آنے دینی تھی وہ بھنا کر اٹھا اسکے ہاتھ سے کپڑے پکڑے اور واش روم چلا گیا۔دریاب اور وصی کل سے اسکے گھر آئے ہوئے تھے۔جبکہ طحہ اسلام آباد سے ساشا کو لے کر فاتینا کے گھر ٹھہرا ہوا تھا۔

فاتی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے "مزنی جس کے وہم و گمان میں نہیں تھا کہ ساشا اور طحہ کی شادی میں ڈیسینٹ سے حذیفہ سے سلام دعا کا" نتیجہ انکی شادی کی صورت نکل سکتا ہے۔

اسے تو بس فاتینا نے ساری کہانی سنائی۔اور پھر جتنی جلدی اسکے ماں باپ نے اسکی شادی میں کی وہ اسے اور دکھی کر گیا۔

آپ لوگ تو مجھے نکالنے کو تیار بیٹھے تھے "کل سے اس نے سمندر بہائے ہوئے تھے۔ "

ارے بے وقوف بیٹیاں کو بھی نکالا جاتا ہے۔۔بھئی ماں باپ کے لیئے یہ سب سے بڑی سعادت کی بات ہوتی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں" اپنی اولاد کو انکے گھر کا دیکھیں اور یہ تو ماں باپ کے فرائض ہیں۔الٹی ہی کھوپڑی ہے مزنی تیری "مزنی کی والدہ عابدہ نے ہنستے ہوئے اسے گلے لگاتے کہا۔

فاتینا نے بہتیری مرتبہ کہا کہ اتنی ٹینشن لینے سے بہتر ہے تم ایک مرتبہ حذیفہ سے بات کر لو نارمل ہو جاؤ گی "مگر وہ جتنی ڈرپوک تھی حذیفہ سے ایسی بات پوچھنے اور کرنے کا کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

اور اب نکاح نامے پر سائن کر کے ڈھیر سارا رونے کے بعد بھی اسے چین نہیں آ رہا تھا۔

اف لڑکی وہ تمہیں کھا تھوڑی جائیں گے۔۔اتنے سوقٹ نیچر کے ہیں حذیفہ۔۔پاگل ہو تم "فاتینا سر پکڑ کر بیٹھی ہوئی تھی۔اسی لمحے" ساشا اپنی بوٹل گرین ساڑھی سنبھالتی اندر آئی۔

اف ایک تو طحہ نے مجھے اس عذاب میں ڈال دیا ہے کیری ہی نہیں کی جا رہی "وہ اپنی ساڑھی میں الجھتی اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ فاتینا" نے آگے بڑھ کر اسکی بلائیں لے ڈالیں۔

اف ایک وہ فدا ہو رہے ہیں ایک تم یہاں شروع ہو جاؤ "فاتینا کو ایک ہاتھ سے ہٹاتی وہ مزنی کے پاس رکھے صوفے پر دھپ سے بیٹھتی" بولی۔

بڑی ہی ناشکری عورت ہو۔۔اتنے پیار کرنے والوں کے ساتھ یہ سلوک" وہ مصنوعی آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔ "

خود وہ رسٹ اور گولڈن گاؤن اور ٹراؤزر میں بے حد حسین لگ رہی تھی۔

یار وہ لڑکی ابھی تک آئی نہیں جس کا تم بتا رہی تھیں" ساشا نے ریاح کے بارے میں پوچھا۔ "

فاتینا اس دن اسکا کانٹیکٹ نمبر لے آئی تھی اور کچھ دن پہلے ہی اسے شادی کی دعوت بھی دے دی تھی۔

ہاں یار کال کی ہے اٹھا نہیں رہی" فاتینا بھی سوچتے ہوئے بولی۔ "

پھر ان دونوں کو وصی کی اسکے لیئے پسندیدگی کا بتانے لگی۔

ان سب باتوں سے یہ ضرور ہوا کہ مزنی تھوڑی دیر کے لیئے اپنی پریشانی بھول گئی۔

دریاب بھائی ٹھیک ہوئے تمہارے ساتھ ؟" مزنی نے پوچھا۔ "

نہیں یار بات ہی نہیں کر رہے۔ میں نے کتنے ہی میسجز بھی کیئے جواب بھی نہیں دیتے۔۔بہت پکے والے خفا ہوئے ہیں" وہ منہ لٹکا کر" بولی۔

آج تو اتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔محبت سے مناؤ گی تو مان جائیں گے" ساشا نے مشورہ دیا۔ "

ہائے پتہ چل گیا ہے کہ تم اب شادی شدہ ہو" فاتینا نے ساشا کو چھیڑا وہ بلش کر گئی۔"

وہ جو دریاب سے باتیں کر رہا تھا اچانک اسکی نظر ہال سے اندر آتے میرون اور آف وائٹ ٹراؤزر شرٹ پر دائیں کندھے پہ دوپٹہ ڈالے چمکتے دمکتے چہرے پر جم گئی۔۔

وہ اس سے ایکسکیوز کرے تیزی سے ریاح کی جانب آیا۔

کوبرا نے تو میری جان چھوڑ دی لیکن لگتا ہے آپ نے ابھی نہیں چھوڑنی" وہ جو ادھر ادھر فاتینا کو ڈھونڈ رہی تھی وصی کی آواز پر یکدم" اچھلی۔

آپ کون ؟" وصی کی جانب دیکھ کر پہلے پہل اسکی آنکھوں میں شناسائی کا عکس ابھرا پھر یکدم پینترا بدلتے ہوئے اجنبی لہجے میں بولی۔ "

وصی تو مارے حیرت کے اسکا چہرہ دیکھتا رہ گیا۔

جس کے کان آپ نے کچھ دن پہلے کھائے تھے" تیکھی نظروں سے اسے دیکھا۔ "

اگر کان میں نے کھا لیئے تھے تو پھر یہ آپکے چہرے کے دائیں بائیں کیا نظر آ رہا ہے" آنکھیں پٹپٹاتے اسکے کانوں کی جانب اشارہ کرتے" ہوئے وہ بولی۔

آپ کو انوائٹ کس نے کیا ہے۔۔۔یا ایویں شادی کا کھانا کھانے آ گئیں ہیں" وصی بھی کون سا کم تھا۔ "

مجھے فاتینا نے انوائٹ کیا ہے۔۔اور ویسے بھی کون سا آپکی شادی ہے جو کھانے کی فکر میں دبلے ہو رہے ہیں۔حذیفہ بھائی کی شادی ہے اور "
وہ بہت کھلے دل کے انسان ہیں" ناک چڑھاتے وصی کو خاطر میں لائے بغیر وہ پھر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی۔

اتنی دیر میں دریاب ان تک آ چکا تھا۔

اسلام علیکم کیسی ہیں آپ" دریاب نے اسے سلام کیا مگر وصی کو گھور کر دیکھا۔جان گیا تھا اس لڑکی کو پریشان کر رہا ہو گا۔ "

وعلیکم سلام کیسے ہیں بھائی آپ۔۔فاتینا کہاں ہے" اس نے دریاب کو دیکھ کر سکھ کا سانس لیا۔ "

آئیں" دریاب کڑی نظروں سے وصی کو دیکھتا اسے لیئے آگے بڑھا۔ "

برائیڈ روم کے پاس پہنچ کر اس نے دوازہ ناک کیا۔

فاتینا نے دروازہ کھولا۔

جی" سامنے کھڑے دریاب کو دیکھا جو آف وائٹ شلوار کرتے پر براؤن واسکٹ پہنے بے حد ڈیشنگ لگ رہا تھا۔ "

فاتینا کے حسین چہرے کو نظر انداز کرتے وہ ریاح کی جانب مڑا۔

آپ جائیں" اسے اشارے سے کہتا وہ واپسی کے لیئے مڑ گیا۔ "

فاتینا کو اسکے رویے سے شدید دھچکا لگا۔

لیکن تیزی سے اپنے چہرے کے تاثرات نارمل کر کے ریاح کو لیئے اندر آ گئی۔

تھوڑی ہی دیر میں ان سب کی اچھی خاصی دوستی ہو گئی۔

آج کوئی بہت پیارا لگ رہا تھا" مزنی کی رخصتی کے بعد طحہ اور ساشا فاتینا کے گھر واپس جا رہے تھے۔ "

فاتینا نے زبردستی انہیں ایک دن اور اپنے گھر ٹھہرنے کا کہا تھا حالانکہ طحہ کا ارادہ اپنے گھر جانے کا تھا جہاں وہ تینوں رہتے تھے۔

مگر پھر فاتینا کی خواہش کا احترام کرنا پڑا۔

آپ تو بالکل چپ کر جائیں اب" وہ منہ پھلائے بولی۔ "

یار سب آپکی تعریفیں کر رہے تھے" طحہ نے اسکا غصہ ختم کرنا چاہا۔ "

اتنا مجھے اس ڈریس نے تنگ کیا ہے۔ذرا جو میں نے ڈھنگ سے فنکشن انجوائے کیا ہو۔۔۔بس اب میں نے توبہ کر لی ہے کہ زندگی میں "
دوبارہ کبھی ساڑھی نہیں پہننی۔" طحہ نے زبردستی اسے آج کے فنکشن کے لیئے ساڑھی نہ صرف دلوائی تھی بلکہ ضد کر کے پہننے کا بھی
کہا تھا۔

PakDigestNovels.Com

ساشانے کبھی ساڑھی نہیں پہنی تھی لہذا اسے یہ ڈریس سنبھالنا عذاب لگا تھا۔

طحہ نے ہنستے ہوئے پھر سے اسکے چمکتے دمکتے مگر ناراض چہرے کو دیکھا پھر ہاتھ بڑھا کر اسکے گھنگریالے بالوں کی چند لٹیں اسکے چہرے سے پیچھے کیں جو بار بار اسکے چہرے سے زیادہ طحہ کو تنگ کر رہیں تھیں۔

کیا کر رہے ہیں آرام سے گاڑی چلائیں "ساشانے اب کی بار گھور کر اسکی توجہ خود پر سے ہٹائی۔ "

اتنا تنگ کریں گی تو گاڑی کیسے آرام سے چلاؤں گا "طحہ کی نظریں اور اب باتیں اسکے ہاتھ پاؤں پھلانے لگیں۔ "

وہ ایسی ہی تھی طحہ کی ذرا سی گرم جوشی پر گھبرا جانے والی۔

طحہ اسکی گھبراہٹ کا مزہ لے رہا تھا۔

جو نہی طحہ نے گاڑی مین روڈ پر ڈالی ایک جانب لوگوں کا کچھ ہجوم دکھائی دیا۔

وہاں کہاں جا رہے ہیں۔۔ طحہ میں اتنی سجی سنوری ہوئی ہوں اور اتنا رش ہے وہاں لوگ دیکھیں گے "ساشانے طحہ کی گاڑی کا رخ اس" رش کی جانب ہوتے دیکھ کر گھبرا کر کہا۔

میں سائیڈ پر کھڑی کر دیتا ہوں گاڑی آپ پریشان نہ وں لیکن چیک تو کرنا چاہیئے کہ کیا ہوا ہے۔ ویسے بھی یہاں لوگ کسی کی جان بچانے" کی بجائے کھڑے ہو کر بس تماشا دیکھتے ہیں۔ "طحہ نے تیزی سے گاڑی اس ہجوم سے تھوڑا سا پرے روکی۔

میں ابھی آرہا ہوں "کہتے ساتھ ہی وہ اترا اور گاڑی کے چاروں دروازے لاک کر دیئے۔ "

جو نہی ہجوم چیر کر آگے آیا کوئی لڑکی گری ہوئی نظر آئی خون میں لت پت تھی۔

آپ سب یہاں کھڑے کیا کر رہے ہیں۔۔ ریسکیو کو کال کریں "طحہ نے وہاں موجود لوگوں کو ڈپٹا۔ "

اور ساتھ ہی موبائل نکال کر ریسکیو کو کال ملائی۔

پانچ منٹ نہیں گزرے تھے کہ انکی گاڑی وہاں پہنچی اس لڑکی کو اسٹریچر پر اٹھایا اور طحہ کی گاڑی کے بالکل پاس کھڑی وین میں رکھ کر ریسکیو والے تیزی سے اسے ہاسپٹل کی جانب لے گئے۔

مگر اتنی سی ہی دیر میں بھی ساشا اس لڑکی کی ایک جھلک دیکھ چکی تھی۔

اسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے کیونکہ وہ لڑکی کوئی اور نہیں نمرہ تھی۔

طحہ گاڑی میں آکر بیٹھا تو گم صم سی ساشا کو دیکھ کر ٹھٹھکا۔

کیا ہوا "اپنی بیوی کے حساس دل سے واقف تھا۔ "

آپ جانتے ہیں یہ لڑکی کون تھی "ساشانے پتھرائی نظروں سے طحہ کو دیکھا جو گاڑی کو اب مین روڈ پر بھگا رہا تھا۔ "

www.PakDigestNovels.com

نہیں یار مجھے کیا پتہ" وہ ساشا کی جانب دیکھے بنا بولا۔ "

یہ نمرہ تھی۔۔۔وہی لڑکی جو شہر یار اور کوبرا کے ساتھ کام کرتی تھی۔یونیورسٹی میں بھی پڑھتی تھی" ساشا نے ٹھہر ٹھہر کر طحہ کو بتایا۔ "

طحہ نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔

کچھ لمحوں کے لئیے تو وہ کچھ بول ہی نہیں پایا۔

آپ کو پتہ ہے کچھ لوگوں نے بتایا کہ یہ لڑکی نشے کی حالت میں ایک گاڑی سے ٹکرائی۔گاڑی والا تو نکل گا اور وہ زخمی حالت میں کب" سے پڑی ہوئی تھ "طحہ نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ساشا کو بتایا۔

اسے وہ رات یاد آئی جب وہ بھی اسی لڑکی کی وجہ سے اسی حالت میں طحہ اور حذیفہ کی گاڑی سے ٹکرائی تھی۔مگر اللہ کتنا مہربان تھا کہ اس نے اتنے مہربان لوگوں کے ہاتھوں سے اسے ہر طرح کی تکلیف اور رسوائی سے بچا لیا۔

میرا اب اس بات پر یقین پختہ ہو گیا ہے کہ اللہ آپ کے برے کام کا بدلہ اب بہت جلد اسی دنیا مین دے دیتا ہے۔آپکی کی ہوئی بات اور" حرکت وہ بہت جلد آپ ہی کے سامنے لے آتا ہے۔اس لڑکی نے آپ جیسی نجانے کتنی لڑکیوں کی زندگی خراب کی اور آج بے یار و مددگار اس سڑک پر پڑی تھی۔"طحہ کی بات پر ساشا کانپ گئی۔

جھرجھری لے کر اسکے کندھے پر سر رکھ لیا۔

اللہ بس ہمیں نیک کام کرنے کی توفیق دے تا کہ نیک صلہ ہی ہمیں ملے"" آمین "ساشا کے گرد اپنے بازو کا گھیرا بناتے اسے اپنے اور" قریب کرتے طحہ نے دل سے آمین کہا۔

دروازہ آہستہ سے کھلنے کی آواز آئی۔مزنی جو پہلے ہی گھبرائی ہوئی تھی اسکی گھبراہٹ میں مزید اضافہ ہوا۔

چہرہ جھکا ہونے کے سبب وہ آنے والے کو دیکھ نہیں پائی تھی مگر محسوس یہی ہوا تھا کہ حذیفہ ہی ہو گا۔

رخصتی پر اس نے فاتینا کو اپنے ساتھ زبردستی آنے کا کہا۔

وصی اور دریاب بھی حذیفہ کے ساتھ ہی اسکے گھر آئے تھے۔

فاتینا بھی دماغ میں کچھ پلین کر کے آ گئی۔

کچھ دیر پہلے ہی مزنی کو کمرے میں بٹھا کر اچھی طرح تسلی دے کر گئی تھی۔اسے گئے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ حذیفہ اندر آ گیا۔

پورا کمرہ پھولوں سے سجایا ہوا تھا بیڈ پر بھی جا بجا پھولوں کی پتیاں بکھری تھیں جن کے درمیان وہ بیٹھی کوئی اپسرا ہی لگ رہی تھی۔

حذیفہ جو بلیک شیروانی اور وائٹ شلوار قمیض پہنے ہوا تھا آہستہ سے چلتا ہوا بیڈ پر مزنی کے سامنے بیٹھا۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ زندگی میں کوئی چہرہ اتنا اچھا لگے گا کہ وہ فیصلہ جو وہ ابھی تک نہیں کر سکا تھا طحہ اور ساشا کی شادی کے دوران بہت آسانی سے ہو گیا تھا۔

اس نے گلا کھنکھارا اور مزنی کی ہتھیلیاں تک پسینے سے بھیگ گئیں۔

اسلام علیکم "بھاری مردانہ آواز کمرے میں گونجی"

مزنی نے ہولے سے سر ہلا کر جواب دیا۔

کیسی ہیں آپ "حذیفہ نے بے تکلفی کی دیوار گرانے کی خاطر بات کا آغاز کیا۔ "

مزنی نے پھر سے سر ہلا کر جواب دیا۔

منہ کھولیں "حذیفہ کی بات پر جھکا ہوا سر جھٹکے سے اٹھا۔ "

حیرت سے اس نے حذیفہ کی جانب دیکھا۔

کیوں "حیرت میں ڈوبی ہوئی آواز آئی۔ "

شکر میں سمجھا آپ نے منہ میں کچھ رکھا ہوا کہ جس کی وجہ سے بول نہیں پا رہیں سوچا دیکھوں ایسی کیا چیز ہے۔۔۔"حذیفہ کی شرارت" پر اس نے گھبرا کر پھر سے سر جھکا لیا۔

اب حذیفہ کی نظروں کا رخ اسکے ہاتھوں کی جانب ہوا جن کی انگلیوں کو وہ بھی طرح مروڑ رہی تھی۔

اتنا گھبرا کیوں رہی ہیں۔۔۔ میں بالکل بھی خوفناک نہیں ہوں "آہستہ سے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر اس نے مزنی کی" گھبراہٹ ختم کرنا چاہی۔

نہیں گھبرا تو نہیں رہی "ہولے سے بولتے اس نے حذیفہ سے زیادہ خود کو اطمینان دلایا۔ "

مجھے تو پتہ چلا تھا کہ آپ کافی ڈر رہی ہیں مجھ سے "حذیفہ نے اسکے ہاتھوں کو آہستہ سے سہلاتے ہوئے کہا۔ "

اف یہ فاتی بھی نا۔۔۔ان کو کیا بتانے کی ضرورت تھی "اسے اندازہ ہو گیا کہ یہ کس نے بتایا ہو گا۔ دل ہی دل میں فاتینا سے لڑنے کا ارادہ" باندھا۔

اتنا مجھ سے گھبرائیں گی تو گزارا کیسے ہو گا۔ میں اپنے دشمنوں کے لیئے خوفناک ہوں لیکن اپنے پیاروں کے لیئے نہیں "وہ سمجھا کا مزنی" اسکے پروفیشن کو لے کر گھبرا رہی ہے۔

نہیں ایسا نہیں ہے۔۔۔ مجھے فاتینا نے بتایا تھا کہ آپ بہت ریزرو نیچر کے ہیں لیکن پھر یہ شادی۔۔ مطلب پسند۔۔۔ میرا مطلب ہے" کہ۔۔"وہ جس بات کو لے کر پریشان تھی بالآخر حذیفہ سے پوچھ بیٹھی۔

اسکے نامکمل جملوں نے بھی حذیفہ کو بہت کچھ بتادیا تھا۔

آپ کہنا چاہ رہی ہیں کہ میں نے آپکو پسند کیسے کیا؟" حذیفہ نے اسکی مشکل آسان کی۔ "

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

ان فیکٹ ہماری لائف اتنی ٹف ہوتی ہے کہ کبھی لڑکیوں اور ان سے دوستی والا کوئی سین نہیں ہوتا۔ آپ کو فرصت سے طحہ اور ساشا کی " شادی میں دیکھنے کا موقع ملا تو آپ ہر لحاظ سے اچھی لگیں۔ اور میرا ماننا یہ ہے کہ جب اللہ نے آپکے نصیب کسی کے ساتھ جوڑنے ہوتے ہیں تو اس بندے کی جانب وہ ایسی کشش پیدا کر دیتا ہے کہ آپکا دل خود بخود اسکی جانب کھینچتا چلا جاتا ہے۔ یہ کوئی امیچور ذہن کی اٹریکشن نہیں تھی جو وقتی طور پر ہوتی۔ بس آپ اچھی لگیں اور دل نے آپکے لیئے گرین سگنلز دیئے تو سب فیصلے آپکے حق میں ہوتے چلے گ ئے۔ لا ابالی عمر کی محبتیں رابطے مانگتی ہیں۔ جبکہ پختہ ذہن کی محبت پہلے اپنانے کو ترجیح دیتی ہے۔ بس اسی لیئے آپ کی جانب بڑھنے کی بجائے مجھے بہتر یہی لگا کہ پہلے آپکے والدین سے اجازت لے کر ایک شرعی رشتے میں بندھ کر آپکی جانب بڑھوں تو وہ زیادہ بہتر طریقہ ہو گا۔ جہاں تک اب اس رشتے کی بات ہے تو دیکھیں مزنی خامیاں ہر بندے میں ہوتی ہیں لہذا اس بات کو فوکس کرنا کہ ہمارا شریک حیات بالکل پرفیکٹ ہو تو ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ یہ رشتہ بہت سی قربانیاں مانگتا ہے۔ اور میرا نہیں خیال کہ آپ جیسی بندی نے آئیڈیلز پالنے والی کوئی حماقت کی ہو گی۔

حذیفہ کے دھیمے مگر پر اثر انداز نے اسے بے حد متاثر کیا۔

فاتینا صحیح کہتی تھی حذیفہ بھائی بہت سوبر ہیں۔ اور مزنی خود کو اس وقت خوش قسمت تصور کر رہی تھی کہ اللہ نے اتنا اچھا بندہ اسکی قسمت میں لکھا۔

نہیں" دھیرے سے اس نے نفی میں سر ہلایا۔ "

شکر آپ نے کچھ تو بولا" حذیفہ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ در آئی۔ "

یہ آپ کے لیئے گفٹ" اپنی جیب سے ایک مخملی ڈبہ نکالتے حذیفہ نے خوبصورت سی رنگ اسکے ہاتھوں کی زینت بنائی۔ "

تھینکس" مزنی کو بھی وہ رنگ بے حد پسند آئی۔ "

اب آپ چینج کر لیں۔۔ باقی باتیں بعد میں ہوں گی" حذیفہ نے اسے اٹھنے میں مدد دیتے ہوئے کہا۔ "

ابھی مزنی دو قدم چلی ہی تھی کہ کمرے میں کسی گھڑی کے الارم کی آواز گونجی۔

حذیفہ اور مزنی دونوں حیران ہوئے۔ ادھر ادھر دیکھا سمجھ نہیں آیا آواز کس جانب سے آ رہی ہے۔

حذیفہ بیڈ سے دور صوفے کے پاس کھڑا شیروانی اتار رہا تھا۔

PakDigestNovels.Com

جونہی بیڈ کے قریب گیا تو تکیے کے نیچے سے آواز سنائی دی۔تکیہ ہٹاتے ہی سامنے چھوٹی سی گھڑی رکھی نظر آئی جس کا الارم زور وشور سے بج رہا تھا۔

حیران ہوتے اس نے وہ بند کیا۔

سمجھ نہیں آئی یہ کس نے رکھا تھا۔

تھوڑی دیر بعد مزنی کپڑے چینج کر کے آئی تو حذیفہ واش روم میں چلا گیا۔

کپڑے چینج کر کے باہر آیا تو ایک مرتبہ پھر سے کسی گھڑی کے الارم کی آواز آئی۔

مزنی اور وہ پھر سے پریشان ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔اب کی بار آواز پردوں کے پیچھے سے آرہی تھی۔

کس پاگل نے رکھی ہے یہ یہاں" وہ بھنا کر آگے بڑھا پردہ ہٹا کر اسے بھی بند کر کے ٹیبل پر پٹخا۔ "

کچھ کھائیں گی" اسکی ساری توجہ پھر سے مزنی کی جانب ہوئی۔جو گھبرائی ہوئی بیڈ پر بیٹھی تھی۔ "

نہیں" پھر سے مختصر جواب۔ "

حذیفہ نے غور سے اسے دیکھا پھر اسکے سامنے بے تکلفانہ انداز سے نیم دراز ہوتے نظروں کے فوکس میں اسے رکھا۔

آ۔۔آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں" مزنی کی گھبراہٹ سوا ہوئی۔ "

دیکھ رہا ہوں کہ آپ اتنا گھبرا کیوں رہی ہیں۔مزنی آپ جانتی ہیں میاں بیوی کا رشتہ سب سے زیادہ بے تکلف رشتہ ہوتا ہے۔آپ ایک "
دوسرے کی نہ صرف ہر خامی سے آگاہ ہوتے ہیں بلکہ آپ ایک دوسرے کا برے سے برا اور اچھے سے اچھا روپ بھی دیکھ سکتے ہیں جو آپ لوگوں سے چھپا کر رکھتے ہیں۔یہ رشتہ تب ہی خالص ہوتا ہے جب اس میں دوستی کی آمیزش ہو۔اور میں چاہوں گا کہ ہم اس رشتے کا آغاز دوستی سے کریں" حذیفہ نے ہولے سے مسکراتے ہوئے اسکی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھاتے اسکی گھبراہٹ کم کرنی چاہی۔

مزنی نے جھجھکتے ہوئے اسکا ہاتھ تھاما۔

دیٹس لائک آ گڈ گرل۔۔۔اب آپ میرے سے اسی طرح اپنی باتیں کر سکتی ہیں جیسے آپ فاتینا سے کرتی ہیں۔ہاں میرے نہ تو بال لمبے "
ہیں نہ آواز زنانہ ہے" حذیفہ کے انداز پر وہ بے اختیار ہنس پڑی۔

اسی لمحے کمرے میں پھر سے الارم کی آواز گونجی۔

واٹ دا ہیل" حذیفہ آخر چڑ گیا۔ "

اب کی بار آواز سامنے رکھے صوفے کے کشن کے نیچے سے آرہی تھی۔

اسے بند کر کے دو منٹ اس نے کچھ سوچا۔

www.PakDigestNovels.com

پھر مزنی کو ایک منٹ آیا کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"تم چل رہے ہو یا نہیں" دریاب نے تیسری مرتبہ وصی سے پوچھا جو بڑے ریلیکس انداز میں صوفے پر بیٹھا تھا۔
جیسے ہی حذیفہ اپنے کمرے کی جانب گیا دریاب نے گھر جانے کی رٹ باندھ لی۔
"یار تو چلا جا میں آج یہیں رہوں گا۔" وصی نے سہولت سے اپنا پروگرام بتایا۔
فاتینا وصی کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔ایک نظر دریاب کے بے زار چہرے کو دیکھا۔
"تم پہلے بکواس نہیں کر سکتے تھے" وہ غصے سے بولا۔
"تو کیوں آجکل مرچیں چبائے ہوئے رہتا ہے" وصی نے حیرت سے اسکے بے وقت غصے کو دیکھا۔
"نن آف یور بزنس" سنجیدہ اور کسی قدر اجنبیت لیئے ہوئے لہجے میں کہتا وہ چابی لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔
حذیفہ کے والدین سے مل کر باہر کی جانب نکل گیا۔
فاتینا نے بھی تیزی سے اپنا بیگ اٹھایا۔
"وہ آپکو چھوڑنے نہیں جا رہے" وصی نے اسکے اٹھنے پر طنز کیا۔
"چپ کرو پتہ ہے مجھے" فاتینا نے اسے ڈپٹا اور باہر نکل گئ۔
جیسے ہی دریاب کی گاڑی باہر نکلی وہ بھی اپنی گاڑی کی جانب بڑھی۔ جلدی سے بیٹھ کر گاڑی باہر نکالی۔
اپنی گاڑی کا دریاب کی گاڑی سے تھوڑا سا فاصلہ رکھ ہوا تھا۔
کافی دیر دونوں کی گاڑیاں آگۓ پیچھے چلتی رہیں۔
جونہی تھوڑا سا سنسان راستہ آیا فاتینا نے اسکی گاڑی کو اوورٹیک کر کے تیزی سے گاڑی کی اسپیڈ بڑھا کر آگے جا کر پھر اپنی گاڑی اس انداز میں روکی کہ دریاب کو اپنی گاڑی کو بریک لگانے پڑے نہیں تو اسکی گاڑی فاتینا کی گاڑی سے ضرور ٹکرا جاتی۔
دونوں ایک ساتھ اپنی گاڑی سے اترے لیکن ایک تیور نہایت غصے سے بھرپور تھے جبکہ دوسری جانب منانے کی خواہش تھی۔
"یہ کیا بدتمیزی سے ہے گاڑی ہٹائیں" دریاب اسکی جانب دیکھ کر غصے سے بولا۔
"نہیں ہٹاؤں گی" اس نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا۔
"کیا پرابلم ہے آپکے ساتھ میں نے کہا ہے گاڑی ہٹائیں" دریاب اب کی بار نہایت سرد لہجے میں بولا۔
"میں تب تک یہ گاڑی نہیں ہٹاؤں گی جب تک آپ میری بات نہیں سن لیتے" فاتینا سکون سے سینے پر ہاتھ باندھ کر بولی۔

www.PakDigestNovels.com

اوکے فائن" دریاب نے اپنے غصے پر قابو پاتے ایک گہری سانس کھینچی۔اپنی گاڑی کا دروازہ بند کیا گاڑی کو لاک لگایا اور فاتینا کی سائیڈ" سے گزرتا ہوا سڑک پر پیدل چلنے لگ پڑا۔

فاتینا تیزی سے اسکی جانب لپکی۔

مگر وہ آرام سے چلتا چلا جارہا تھا جیسے وہاں اسکے علاوہ کوئی نہ ہو۔

فاتینا دھیرے سے اسکے پیچھے آئی اور پھر یکدم پیچھے سے اسکے گلے میں بازو حمائل کر کے اسے آگے جانے سے روکا۔

اسکے کندھے سے آگے کی جانب جھکتے ہوئے آہستہ سے گنگنائی۔

You leave me room for my imperfections

When I'm a mess then you jump right in

If I drift in the wrong direction

You turn the tide and you calm the wind

Anytime, everytime I get lost

You will find me

دریاب کے لئیے اب اپنے غصے کو قائم رکھنا مشکل ہو گیا تھا اس نے اتنے انوکھے اور معصوم انداز میں نہ صرف اپنی غلطی کا اعتراف کیا تھا بلکہ اسے منایا تھا کہ وہ اپنے دل کو مزید اسکے لئیے سخت نہیں کر سکتا تھا۔

اپنے گلے کے گرد بندھے اسکے بازوؤں کو ہٹا کر اسکی گردن کے گرد اپنا بازو حمائل کر کے اسے آگے کیا۔

جی نہیں۔۔۔نہ تو ہر مرتبہ میں آپکو بچاؤں گا اور نہ ہی آپکی غلط سمت ٹھیک کروں گا۔یو ہیو ٹو بی میچور انف کہ آپ اپنی کوتاہیوں کو خود" کنڑول کریں" اسکے ساتھ ایک مرتبہ پھر سے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے وہ پھر سے چلنے لگا۔

فاتینا نے اس کے مان جانے پر سکھ کا سانس لیا۔

دریاب نے تیکھی نظروں سے اسکے سجے سنورے چہرے کو دیکھا جو آج سارا وقت اسکی بے رخی سے مرجھایا ہوا تھا مگر اس وقت وہ بہت پر سکون لگ رہی تھی۔

آئم سوری۔۔لیکن کوئی اتنی دیر خفا ہوتا ہے کیا" منہ پھلا کر وہ بھی دریاب کو دیکھ کر بولی۔ "

ہاں میرا آپکو اچھی خاصی سزا دینے کا ارادہ تھا" اسکے کندھے سے ہاتھ ہٹا کر دریاب نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔ "

دیکھیں ڈئیر میں اس بات کو مانتا ہوں کہ اللہ نے آپکو بہت سی صلاحیتیں دے رکھی ہیں۔اور یقین مانیں مجھے بہت دفع تو ایسا لگتا ہے کہ "

مجھ سے بھی کہیں زیادہ صلاحیتیں آپکے پاس ہیں۔۔ میں نے آپ سے بہت کچھ سیکھا ہے۔اور اس بات پر مجھے بے حد فخر ہوتا ہے کہ میری بیوی کا دماغ صرف ہانڈی روٹی اور فیشن کے گرد نہیں گھومتا بلکہ اسکے بہت سے امبیشنز ہیں اور وہ اپنی صلاحیتوں کو پوری طرح کام میں لا رہی ہے۔ لیکن میری جان یہ صلاحیتیں آپ کو تب ہی ایک کامیاب انسان بنا سکتی ہیں جب آپ ان کو اعتدال سے بروئے کار لائیں۔شدت پسندی کسی بھی چیز میں ہو وہ نقصان پہنچاتی ہے۔آپ میں بہت سی خوبیاں ہیں مگر سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ آپ شدت پسند ہیں۔اور وہ لوگ ہمیشہ نقصان اٹھاتے ہیں جو اپنی عقل پر کسی بھی اور جذبے کو حاوی آنے دیں۔جہاں کوئی اور جذبہ بڑھ گیا وہیں عقل کام کرنا چھوڑ دیتی ہے۔آپ نے اس دن بھی عقل کا استعمال کرنے کی جگہ اپنے تجسس کو اہمیت دی۔فاتینا میں آپ کو اپنے سے بھی آگے دیکھنا چاہتا ہوں اور اس سب کے لیئے آپ کو توازن سیکھنا ہوگا۔تب ہی آپ ہر کام کامیابی سے کر سکتی ہیں" دریاب چلتے چلتے رکا اور اسے اپنے سامنے کرتا ہوا اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مان سے بولا۔

آئی نو میں نے بہت بڑی غلطی کی۔۔۔آئندہ ایسا نہیں کروں گی۔ہاں آپ صحیح کہہ رہے ہیں میں آئندہ ایسا نہیں کروں گی" فاتینا اپنی" غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے بولی۔

غلطی کرنا بری بات نہیں ہے ہم سب کرتے ہیں بہت بار کرتے ہیں۔۔۔ہاں مگر ان سے سیکھنا اصل بات ہے۔اور میں امید کرتا ہوں" کہ آپ اس غلطی سے بہت سیکھیں گی۔آپ نہیں جانتیں کہ وصی میرے لیئے کیا ہے۔وہ اکلوتا ہے اپنے ماں باپ کا اور وہ ہم سب میں سب سے زیادہ نزدیک مجھ سے ہے۔وہ مجھ سے ڈانٹ بھی کھاتا ہے حتی کہ مار بھی کھاتا ہے مگر کبھی اس نے برا نہیں منایا بہت عجیب محبت ہے اس بندے کی۔مجھے یہ تینوں بہت پیارے ہیں لیکن اسکے ساتھ رشتہ کچھ عجیب ہی ہے۔بس یہ سمجھ لیں وہ میری جان ہے" دھیمی مسکراہٹ سے بولتا وہ فاتینا کے دل میں اتر رہا تھا۔

اچھا۔۔وہ جان ہے اور میں کیا ہوں" فاتینا مصنوعی خفگی سے بولی۔ "

دریاب نے اب کی بار اسکی آنکھوں میں جھانکا مسکراہٹ اور بھی گہری ہوئی۔پھر دھیرے سے اسکے چہرے کے گرد ہاتھ رکھ کر اسکی پیشانی پر عقیدت کی مہر ثبت کی۔

آپ تو رگ جاں ہیں" دریاب کے گھمبیر لہجے نے فاتینا کو نظریں جھکانے پر مجبور کیا۔ "

کچھ دیر دونوں اس لمحے کے سحر میں جکڑے رہے۔

پھر سب سے پہلے فاتینا نے اس سحر کو توڑا۔

اچھا چلیں اب آپ گھر جائیں۔اماں بھی پریشان ہو رہی ہوں گی" اسکے نظریں چرانے پر دریاب نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔ "

بھاگ کیوں رہی ہیں مجھ سے" اس نے جان کر فاتینا کو چھیڑا۔ "

PakDigestNovels.Com

جی نہیں بھاگ نہیں رہی "اسکی جذبے لٹاتی نظروں سے بچنے کے لیئے اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "

چلیں پھر اپنی گاڑی یہیں چھوڑ دیں۔ میرے ساتھ چلیں سر کو اور اماں کو میں بتا دوں گا کہ آپکی بیٹی کی رخصتی ہو گئی ہے "دریاب اسکا" ہاتھ پکڑ کر پھر سے گاڑیوں کی سمت چلنے لگا۔

فاتینا کے تو چھکے چھوٹ گ ئے۔

ارے ایسے کیسے۔۔۔ بالکل بھی نہیں "وہ گھبرا کر اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے بولی۔ "

کیوں نہیں "دریاب کو اسکی گھبراہٹ اور بھی مزہ دے گئی۔ "

"ابھی سوچنا بھی نہیں "

کیوں یار۔۔۔ نکاح والے ایسے ہی پھر رہے ہیں اور اور جن کی منگنیاں تک نہیں تھیں وہ شادیاں بھی کرا چکے ہیں "دریاب نے دہائی" دی۔

پہلے وصی کی ہو گی پھر "فاتینا کی بات پر دریاب نے اسے گھورا۔ "

کیوں آپ نے اسکی شادی کی کوئی منت مانی ہوئی ہے "دریاب نے چڑ کر کہا۔ "

نہیں۔۔ لیکن ابھی میں تیار نہیں ہوں "فاتینا کی بات پر دریاب پھر اسکا راستہ روک کر سامنے آیا۔ "

کیا مطلب تیار نہیں ہیں۔۔۔۔ میرا خیال ہے آپکو اب اچھی طرح میرے موڈز کا پتہ چل چکا ہے اور مجھے آپکا۔ اس سے زیادہ اور کچھ" جاننے کی شادی سے پہلے ضرورت نہیں ہوتی "دریاب نے سنجیدگی سے کہا۔

ہاں لیکن ابھی کم از کم سال سے پہلے تو آپ بھول ہی جائیں "فاتینا کی بات پر اب اسکا دماغ حقیقت میں گھوم گیا۔ "

سوچ لیں "دریاب نے بھنویں سکیڑ کر اسکی جانب دیکھا۔ "

سوچ کیا لیں سوچ کر ہی کہہ رہی ہوں "وہ اسکی بات ہوا میں اڑاتی ہوئی بولی۔ "

اوکے سی یو ٹو مورو نائیٹ "دریاب اسکے قریب ہوتے سر پر ہولے سے لب رکھ کر پیچھے ہٹا اور گاڑی میں جا کر بیٹھ گیا۔ "

اوکے "اگلی رات حذیفہ اور مزنی کا ولیمہ تھا۔ فاتینا نے بھی یہی سمجھ کر اوکے کیا کہ وہ ولیمے کے بارے مین کہہ گیا ہے " مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کس طرح کی نائیٹ کی بات کر گیا ہے۔ وہ بھی اپنی گاڑی میں بیٹھ کر اسے اسٹارٹ کرنے لگی۔

حذیفہ تیزی سے اپنے چھوٹے بھائی کے کمرے کی جانب بڑھا جہاں وصی بھی ٹھہرا ہوا تھا۔

دروازہ پر ہاتھ رکھتے ہی اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ دونوں ابھی تک جاگ رہے ہیں۔

PakDigestNovels.Com

غصے سے دروازہ دھکیلا۔ سیدھی نظر سامنے پڑی جہاں وصی بڑی فرصت سے لیٹا گانے سننے میں مگن تھا ساتھ ہی اس کا اپنا بھائی کوئی ناول ہاتھ میں لیئے پڑھنے میں مصروف تھا۔

ان دونوں کی بھی نظر اندر آتے حذیفہ پر پڑھ چکی تھی۔ وہ تیزی سے اٹھے۔ وصی کی آنکھوں میں ناچتی شرارت نے اب کسی شک کی گنجائش نہیں چھوڑی تھی۔

آؤ دلہے میاں۔۔۔ لگتا ہے ہمارے بغیر دل نہیں لگ رہا تھا۔۔" وصی کے جملا پورا کرنے سے پہلے حذیفہ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ تیزی سے" اسکی جانب بڑھ کر کمر پر پے در پے مکے برسائے۔

اف ظالم کمر توڑ دی۔ اگر تیری سیوا بھابھی نے اپنی ہیل سے کی ہے تو اسکا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ تو اپنا بدلہ مجھ سے لے۔۔۔ تم جیسے ہی" زن مرید ہیں جو بیوی کے آگے تو بھیگی بلی بنتے ہیں اور دوسروں کے سامنے شیر "وصی کی زبان کون روک سکا تھا۔ کمر پکڑے آہ و پکار کے ساتھ حذیفہ کی دھلائی بھی جاری و ساری تھی۔

بکواس بند کرو اور یہ بتاؤ تم نے یہ الارم کلاکس میرے کمرے میں کیوں لگائی ہیں۔۔ میں بھی سوچ رہا تھا مجھ سے اتنی محبت کب سے" ہو گی کہ اتنی شدومد سے میرے کمرے کو سجانے بیٹھ گیا ہے۔" حذیفہ آنکھیں نکالتا ہوا بولا۔

اسکے بھائی کا یہ سب باتیں سن کر ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا۔

تم اپنے دانت بند کرو۔۔ اور تم بکو کہ مزید کتنی گھڑیاں میرے کمرے میں ہیں۔ تین میں نکال چکا ہوں۔۔ باقی کی کہاں ہے حد ہے ال" مینرڈ ہونے کی۔۔۔ بیٹا تیری شادی ہو لے ذرا تو دیکھ میں تیری ویڈنگ نائٹ پر تیرا کیا حال کرتا ہوں۔ اٹھ اب اور چل کے ساری نکال کمرے سے ایک بھی اگر دوبارہ بجی تو تیرا سر بجادوں گا میں" حذیفہ اسے آگے لگاتا ہوا بولا۔

یار وہی دوستی تھی۔"

۔قسمت سے جو ملی تھی۔

بیوی نے آتے ہی لات ایسی ماری

"دوستی بھاڑ میں گئی ساری

حذیفہ اسکی شعر و شاعری سے متاثر ہوئے بنا اسے بازو سے پکڑتا ہوا ساتھ گھسیٹ رہا تھا۔

جبکہ وصی پوری طرح خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا۔

اتنا بڑا گینڈا ہے تو سیدھی طرح چل نہیں تو اٹھا کر لے جاؤں گا" حذیفہ نے پھر سے ایک دھپ اسکی کمر پر رسید کی۔ "

حد ادب۔۔ تمہاری شادی ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ تو واہیات حرکتیں میرے ساتھ کرو" وصی کی ایکٹنگ عروج پر تھی۔ "

www.PakDigestNovels.com

بیٹاتیری ساتھ تومین وہ کروں گا کہ تیری سوچ ہے" حذیفہ کی دھمکیاں بھی کم ہونے کا نام نہیں لے رہیں تھیں۔ "

آخر وہ زبردستی اسے اپنے کمرے میں لے آیا جہاں مزنی بیڈ سے اٹھ کر صوفے پر آچکی تھی۔

آداب بھابھی جان۔۔۔۔ معاف کیجئیے گا۔۔۔ میرا چہرہ دیکھے بغیر اسے نیند نہیں آتی تو بس آج بھی یہ کمینہ باز نہیں آیا۔ زبردستی مجھے " یہاں اٹھالایا۔" وصی نے معصومیت سے باادب انداز اپناتے جو ڈائیلاگ بولے وہ مزنی کے ساتھ ساتھ حذیفہ کو بھی مسکرانے پر مجبور کر گئے۔

کتنی بکواس کرتے ہو تم" حذیفہ نے سر جھٹک کر کہا۔ "

یہ میری بکواس ہی ہے جسکی وجہ سے تم سب کی زندگیوں میں ہنسی کے پھول کھلتے ہیں اور تم لوگوں کے چہرے کی شادابی قائم ہے نہیں تو" جتنے سڑے ہوئے تم سب ہو۔۔استغفار اب تک اتنی جھریاں پڑھ چکی ہوتیں کہ کوئی لڑکی منہ نہ لگاتی" وصی کے ہاتھوں سے زیادہ تیز اسکی زبان چل رہی تھی۔

کمرے میں مختلف جگہوں پر اس نے تین گھڑیوں کے علاوہ پندرہ اور گھڑیاں مختلف مقامات پر چھپا رکھی تھیں۔

مزنی کا اس شرارت پر قہقہے لگانے کو دل کر رہا تھا۔

فاتینا نے وصی کی شرارتوں کے بارے میں اسے کافی کچھ بتا رکھا تھا۔ مگر آج اسکے اپنے ساتھ ہونے والی اس شرارت کو اس نے بہت انجوائے کیا تھا۔

چہرے پر ہاتھ رکھے اپنی ہنسی وہ بہت مشکل سے روک پا رہی تھی خاص طور سے حذیفہ کے جھنجھلانے کو وہ اور بھی انجوائے کر رہی تھی۔

ہائے وصی بھائی کتنے کیوٹ ہیں" جو نہی وصی گھڑیوں سمیت کمرے سے باہر نکلا اور حذیفہ سکھ کا سانس لیتے دروازہ لاک کر کے مزنی کے " پاس آیا وہ حسرت سے بولی۔

یہ کیوٹ ہے۔۔۔ نہایت دو نمبر انسان ہے" حذیفہ غصے سے بھرا بیٹھا تھا۔ "

سارے جذبات اس وقت ٹھنڈے پڑ چکے تھے۔

افوہ اتنے مزے کی حرکت بھی کسی کے ساتھ اپنی شادی کی رات نہیں ہوئی ہو گی" وہ جو کچھ دیر پہلے شرمائی گھبرائی تھی اب بڑے آرام" سے بیٹھی وصی کی تعریفوں کے پل باندھ رہی تھی۔

جی بالکل یہ واقعہ تو کتابوں میں سنہری حروف میں لکھوانا چاہیئے" حذیفہ بھی بالآخر ہنستے ہوئے بولا۔ "

مزنی بھی کھل کر ہنسی اور بس یہی ایک ادا حذیفہ کو دنیاو مافیا سے بے گانہ کر گئی۔

اماں میں نے ولیمے میں پہننے کے لئیے جو سوٹ لیا تھا وہ کہاں ہے "فاتینا جو کپڑے بدلنے کمرے میں گئ تھی کہ انہیں تھوڑی دیر میں " حذیفہ اور ساشا کے ولیمے کے لئیے نکلنا تھا۔

مگر بیڈ پر بھاری کام والی ٹیل کلر کی میکسی دیکھ کر حیران ہوتی کمرے سے باہر آئ۔

وہ یہ آج دریاب نے بھجوایا تھا تیرے لئیے۔۔دیکھ فاتی اب کسی قسم کی بک بک نہ لگائیں۔۔رخصتی نہیں ہوئ تو کیا ہوا وہ شوہر ہے تیرا جو " بھی پہننے کا کہے تجھے اسکی بات ماننی چاہئیے "اس سے پہلے کہ اسکے منہ سے کوئ بمباری نکلتی مریم نے پہلے ہی بندھ باندھ دئیے۔

لیکن اماں یہ کوئ طریقہ نہیں ہے۔۔۔ میں نے جو اتنا مہنگا سوٹ اپنے لئیے لیا تھا اسے کیا چولہے میں جھونک دوں "وہ تلملائ۔ "

ارے اللہ نہ کرے چولہے میں کیوں جھونکنا ہے شادی کے بعد پہننا "مریم روانی میں کہہ گئیں۔ "

تو تب تک یہ فیشن رہے گا کیا۔ میں نے کون سا ابھی رخصتی کروانی ہے سال دو بعد کرواؤں گی "فاتینا نے اسکی بات پر کوئ خاص غور " نہیں کیا۔

اور یہ آپ اتنی تیار کیوں ہو رہی ہیں۔آپ کون سا دلہے یا دلہن کی ماں ہیں "فاتینا نے سر سے پاؤں تک انکے نفیس سے کام والے سوٹ کو " دیکھا۔انہوں نے یہ ڈنیس تو آج کے لئیے نہیں لیا تھا۔

ایسے نہیں میں ہی تو ماں ہوں انکی "مریم ایک مرتبہ پھر روانی میں جو بات بول گئیں اب کی بار وہ سن کر فاتینا چونکی۔اسی لمحے ساشا نے " آکر بات سنبھالی۔

ہاں نہ یہ سب آپ ہی کے تو بیٹے ہیں اور ہم آپکی بیٹیاں تو حذیفہ اور مزنی کی بھی تو آپ ماں جیسی ہیں نا "ان کے گلے میں باز و حمائل " کرتے اس نے چپکے سے انکے کان میں کچھ کہا۔

جس پر یک لخت انہیں اپنی جذبات میں کہی باتوں کا احساس ہوا۔

چلو بھی یار جلدی سے ریڈی ہو جاؤ بیوٹیشن آنے والی ہے اور طحہ نے سختی سے آرڈر دئیے ہیں کہ ہمیں وقت پر تیار ہونا ہے "وہ جلدی " سے فاتینا کا ہاتھ پکڑ کر اسے منظر سے ہٹانے کے لئیے اندر کی جانب بڑھی۔

مگر جس وقت بیوٹیشن نے اسکے سر پر دوپٹہ جمایا فاتینا نے اس وقت بھی خوب شور مچایا۔

بس کرو یار نکاح ہونے کا یہ مطلب نہین کہ اب میں سب کی شادیوں میں دلہن کی طرح تیار ہوں۔یہ دوپٹہ تو میں اب ہر گز نہیں لوں " گی۔آل ریڈی اتنا میک اپ تھوپ کر کارٹون بن چکی ہوں "فاتینا تیزی سے کرسی پر سے اٹھی۔

چپ کر کے لیتی ہو کہ اماں سے کہہ کر تمہاری جوتوں سے تواضع کرواؤں، آج کے دن تو اپنی عزت کا خیال کر لو "ساشا نے اسے ڈپٹا۔ "

یار تم خود سوچو کتنا عجیب لگتا ہے یوں دلہنوں کی طرح سر پر دوپٹہ جمانا۔۔اگر یہ دریاب کی خواہش ہے تو یقین کرو آج انہیں چھوڑوں گی "

PakDigestNovels.Com

نہیں "فاتینا اسے دھمکانے لگی۔

"چھوڑو گی تو خیر واقعی نہیں "وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

"ساشا، فاتینا جلدی کریں" باہر سے طحہ کی آواز ابھری۔

"جلدی کرو یار کیوں طحہ سے ڈانٹ پڑوانے پر تلی ہو۔ آج تو اچھی بھی اتنی لگ رہی ہوں ڈانٹ سننے کا کوئی موڈ نہیں۔ میری پیاری بہن نہیں۔۔ بس آج یہ دوپٹہ لے لو پھر دوبارہ نہیں کہوں گی" فاتینا بری پھنسی تھی۔ اب کی بار اس نے خاموشی سے دوپٹہ سیٹ کروالیا۔

مگر منہ بری طرح پھولا ہوا تھا۔

ساشا کو ڈر تھا کہ اب آگے جو کچھ ہو گا اس پر وہ کیا واویلا کرے گی۔

خاموشی سے وہ لوگ ہال کی جانب آئے۔

ابھی وہ گاڑی سے اترنے ہی لگی تھی کہ ساشا نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے بیٹھے رہنے کا کہا۔

وہ پھر الجھی۔

جونہی نظر باہر گئی۔ دریاب اپنی بہنوں اور انکی فیمیلیز کے ہمراہ گاڑی سے اترتا نظر آیا۔

وہ حیران ہوئی کہ دریاب نے انکے آنے کا اسے نہیں بتایا۔

وہ لوگ اندر کی جانب بڑھ گئے۔

ایک اور گاڑی سے فون اور نیوی بلو کلر کے لہنگے اور لانگ شرٹ میں ملبوس مزنی اور بلیک ٹو پیس کے ساتھ نیوی بلو ٹائی لگائے ہوئے حذیفہ نظر آیا۔

دریاب بھی بلیک سوٹ پر فاتینا کے ڈریس کے رنگ سے ملتی جلتی ٹائی لگائے ہوئے تھا۔

وہ تھوڑا اور الجھی۔

مزنی اور حذیفہ چلتے ہوئے اسکی گاڑی کے پاس آئے۔

اسی طرح دریاب بھی چلتا ہوا اسکے سائیڈ والے دروازے کی جانب بڑھا۔

ہاتھ بڑھا کر پہلے دروازہ کھولا۔

پھر فاتینا کی جانب ہاتھ بڑھایا تا کہ وہ باہر آئے۔

فاتینا کو یہ انداز اتنے سارے لوگوں کی موجودگی میں تھوڑا عجیب لگا۔ پھر جھجھکتے ہوئے اسکا ہاتھ تھاما جس کی نظریں فاتینا پر سے ہٹنے کو تیار نہیں تھیں۔

PakDigestNovels.Com

www.PakDigestNovels.com

باہر نکل کر وہ کھڑی ہی ہوئی تھی کہ دریاب نے اسکا ایک ہاتھ تھام کر اپنے بازو پر گھیرے کی صورت میں رکھوایا۔

فاتینا اسکی حرکتوں پر اب بے ہوش ہونے ہی والی تھی۔ وہ آہستہ سے اسے لیئے حذیفہ اور مزنی کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔

پہلے ان دونوں نے ہال کے اندر کی جانب ریمپ پر قدم بڑھائے۔ اسکے پیچھے اسی انداز میں دریاب اسے لیئے آگے بڑھا۔

یہ سب کیا ہے "آخر فاتینا کی ہمت جواب دے گئ۔ اسکے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بج رہی تھیں۔ "

آپکی رخصتی "دریاب نے سامنے دیکھتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ "

اس سے پہلے کہ فاتینا اسکی بات سمجھتے غصے سے اپنا ہاتھ اسکے بازو پر سے ہٹاتی یا کوئ اور جوابی کاروائ کرتی انکے گرد موجود لائٹ بند ہو کر صرف ایک اسپوٹ لائٹ کی شکل اختیار کر گئ۔

فاتینا نے ادھر ادھر دیکھنا چاہا کہ مریم یا ساشا سے دریاب کے اس بے ہودہ مذاق کی تصدیق کروائے مگر اندھیرے کے سبب کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔

فاتینا کے اعصاب کھچ چکے تھے۔

بہت گھٹیا مذاق ہے یہ "وہ دریاب کی جانب دیکھ کر بولی۔ "

نہیں حقیقت ہے۔۔۔ گھر جا کر جو کرنا ہو گا کر لینا اس وقت چپ کر کے آگ ۓ بڑھیں "دریاب نے اسے کھینچنا چاہا جو اپنی جگہ سے " ہلنے کو تیار نہیں تھی۔

فاتی آگ ۓ بڑھو "ایک جانب سے اسے سبطین کی آواز آئ۔ "

ایک آپ اور ایک آپ کے یہ سر چھوڑوں گی نہیں میں دونوں کو "وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔ "

اتنے لوگوں کی موجودگی کے سبب اسے آگے بڑھنا پڑا۔

مگر وہ سب سے ناراض ہو چکی تھی۔ نکاح کی طرح رخصتی بھی زبردستی کروائ جا رہی تھی۔

جیسے ہی وہ اسٹیج پر بیٹھی۔ سب اس سے ملنے کے لیئے باری باری آئے۔ خاص طور پر دریاب کی بہنیں۔ ان سے اسکائپ پر وہ کافی مرتبہ بات کر چکی تھی مگر آمنے سامنے مل پہلی مرتبہ رہی تھی۔

اس لڑکے کا کوئ کام سیدھا نہیں۔ بس کل رات فون کر دیا ایک دن کے شارٹ نوٹس پر میری بیگم کی رخصتی کروانے پہنچ جائیں نہیں تو" دس سال تک اپنی بھابھی کو بھول جائیں "اسکی بڑی بہن فاتینا کے پاس بیٹھی دریاب کی کارستانیاں سنا رہی تھی۔ جو اس وقت اسٹیج سے دور تھا مگر دھیان سارا اس پری کی جانب تھا جو اسے بے حد عزیز تھی۔

آج صبح یہاں پہنچے ہیں۔ شاپنگ بھی آج ہی کی ہے۔ پتہ تھا ہمیں اسکی شادی کبھی نارمل طریقے سے نہیں ہو گی۔ اب اسے کچھ سیدھا کرنا"

تم "اسکی بہن فاتینا کو سبق پڑھا رہی تھیں۔ جو خود اپنی رخصتی پر چکرا کر رہ گئی تھی۔

سیدھا تو میں ایسا کروں گی آج رات کہ ہمیشہ یاد رکھیں گے "دل میں پلیننگ کرتے ہوئے وہ چہرے پر مسکراہٹ سجا کر بولی۔ "

دریاب کی بہنیں بے حد بھولی اور سادی سی تھیں۔

ہائے اتنی بھولی بہنوں کا بھائی اتنا شاطر کیسے ہے "دل میں دہائی دی۔ "

کیسی ہیں بھابھی جان "وصی آنکھوں میں شرارت لیئے اسکے پاس اسٹیج پر آیا۔ "

آپ کون ؟"اسے شب پر شدید غصہ تھا۔ "

آپکے میاں کا کچھ لگتا "وہ بھی وصی تھا اسے تنگ کیوں نہ کرتا۔ "

اب یہ مت کہیئے گا میرا میاں وہ کون ؟"اسٹیج کے گرد اس وقت ان کا پورا گینگ جمع تھا۔ حتی کہ ریاح کو بھی انوائٹ کیا گیا تھا۔ دریاب " جو تھوڑے فاصلے پر کھڑا کسی سے بات کر رہا تھا ایکسکیوز کر کے اسٹیج کی جانب آتے اسکی سماعتوں نے بھی فاتینا اور وصی کے مکالمے سن لیئے تھے۔

نہیں وہ مجھے اچھی طرح پتہ ہے کہ کون "فاتینا نے دریاب کو دیکھ کر طنزیہ لہجے مین کہا۔ "

ہاں پوری دنیا میں ایک ہی بہت بڑا کمینہ ہے اور وہ آپکے میاں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا "وصی کی بات پر پھر سے قہقہہ پڑا تھا۔ "

ہاں اور باقی سب نے بھی ان سے کلاسز لے رکھی ہیں "فاتینا دلہن کا روپ اوڑھ چکی تھی یہ ہی بہت بڑی بات تھی اب وہ اپنی زبان کو " نہیں روک سکتی تھی۔

کہ یہ اسکے بس میں ہر گز نہیں تھا۔

ہاہاہا "سب انکی بحث سے محظوظ ہو رہے تھے۔ "

زبردستی کلاسز دی ہیں اس نے اسکا بزنس منداجا رہا تھا "وصی کو تو آج پورا موقعہ ملا ہوا تھا دریاب کے بخیئے ادھیڑنے کا۔ "

بیٹا تو اپنی فکر کر کہیں تیرا حشر میرے سے بھی برا نہ ہو۔۔۔ جو زیادہ بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں وہ باتیں انہی کے آگے آتی ہیں "فاتینا کے " برابر بیٹھتے ہوئے وہ بولا۔

اسکے بیٹھتے ساتھ ہی فاتینا کھسک کر تھوڑا سا پرے ہوئی۔

بیٹا ابھی تو تو اپنی فکر کر۔۔۔ ہم برف کا انتظام کر کے رکھیں "وصی نے شرارتی مسکراہٹ سے دریاب کی جانب دیکھا۔ "

برف کا ؟"سب نے حیرت سے سوال کیا۔ "

ہاں نہ اس سب کے بعد تو فاتینا کی سینڈلز کی ہیل ہو گی اور دریاب ہو گا تو پھر صبح ہم ہی اسکے زخموں کی ٹکور کریں گے نا "دریاب اتنا برا "

کبھی نہیں پھنسا تھا جتنا آج وصی کے ہاتھوں اسکی درگت بن رہی تھی۔

سب کے ہنسی کے فوارے چھوٹے۔

وصی تیرے ساتھ ہم سب نے مل کر وہ کرنی ہے کہ بیٹا پو یاد رکھے گا" دریاب نے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے دھمکایا۔ "

انہیں خوبصورت لمحوں کے دوران فاتینا کی رخصتی کا عمل بھی ہو گیا۔

ان لوگوں نے فاتینا کو لے کر اسلام آباد اپنے گھر جانا تھا۔ لہذا وہ رخصتی کروا کر سیدھا ائیر پورٹ آئے۔ فاتینا نے بڑی سی چادر میں خود کو چھپایا ہوا تھا۔

فاتینا نے پورے راستے دریاب سے کوئی بات نہیں کی اور دریاب کی بجائے اسکی بہنوں کے ساتھ بیٹھنے کو ترجیح دی۔

دریاب اس سے ہر طرح کے رویے کی امید کر رہا تھا۔ مگر مطمئن تھا کہ اب وہ اسکی دسترس میں ہے۔

کل رات کی فاتینا کی باتوں اور اس کے ارادے جاننے کے بعد دریاب نے فوری اس رخصتی کا فیصلہ کیا سب سے پہلا فون اس نے سبطین کو کیا انہوں نے ساری بات جاننے کے بعد اسکا بھرپور ساتھ دینے کا وعدہ کیا اور پھر باری باری سب اسکے اس پلین میں شریک ہوتے گئے۔

وہ جس قدر اسکے لیئے اہم ہو چکی تھی کل رات کے بعد دریاب کو لگا اب اسکے بغیر رہنا اسکے لیئے ناگزیر ہو چکا ہے۔

وہ عشق جس نے دریاب کو فاتینا سے باندھا تھا وہ اب اسکے ساتھ کی خواہش کرنے لگ گیا تھا ہر لمحہ اسے دیکھنے، اسے محسوس کرنے کا متمنی تھا۔ اور دریاب جو بہت کم دل کی سنتا تھا کل رات وہ اپنے دل کے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گیا تھا

ائیر پورٹ پر دریاب کے کچھ کزنز انہیں ریسیو کرنے آئے ہوئے تھے۔ اسلام آباد کے پوش علاقے میں مارگلہ ہلز کے سامنے بنا خوبصورت سا گھر فاتینا کو بے حد اچھا لگا۔

جیسے ہی گاڑی گھر میں داخل ہوئی وہاں پر موجود ملازم اور دریاب کے رشتہ داران کو ویلکم کہنے کے لیئے پہلے سے ہی کھڑے تھے۔

گاڑی رکتے ہی دریاب کی بہنوں نے اسے دھیرے سے گاڑی سے باہر نکالا۔

فاتینا اپنی میکسی سنبھالتے ہوئے آگے بڑھی۔

سب نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔

جس قدر سب دریاب کو پروٹوکول دے رہے تھے اسی سے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اپنی فیملی میں بہت مشہور ہے۔

ہر کوئی اسے پیار کر رہا تھا۔ چھوٹے بڑے سب بے حد خوش دکھائی دے رہے تھے۔

کچھ دیر تو فاتینا کو سب کے درمیان بٹھایا گیا مگر پھر اسکی تھکاوٹ کا احساس کر کے اسے دریاب کے کمرے میں پہنچایا گیا جو کہ زینہ طے

کر کے اوپر کی اسٹوری پر بنا ہوا تھا۔

فاشا اور طحہ انکے ساتھ ہی اسلام آباد آئے ہوئے تھے۔

طحہ کی اپنی فیملی وہیں رہتی تھی لہذا وہ انکے ساتھ آئے تھے۔

فاتیں ما کو کمرے میں پہنچا کر ساشا اور طحہ تو چلے گ ئے۔ باقی کے بھی کچھ مہمان جا چکے تھے اور کچھ نہیں وہیں ٹھہرے تھے۔

اوکے ڈئیر اب ریلیکس ہو جاؤ اب کوئی اس طرف نہیں آئے گا۔ میں بس دریاب کو بھیجتی ہوں" دریاب کی بڑی بہن کمرے میں" فروٹس رکھ کر فاتینا کو پیار کر کے کمرے سے جاتے ہوئے بولیں۔

فاتیں ما نے سر ہلا کر جواب دیا۔

انکے جاتے ہی فاتینا برق کی سی رفتار سے اٹھی۔ اور تیزی سے دروازہ کو پہلے تو لاک کیا۔ پھر تسلی نہیں ہوئی۔ سر اوپر کر کے دیکھا تو چٹخنی بھی نظر آئی جلدی سے وہ بھی چڑھا لی۔

مسٹر اب آپ آج کی رات باہر گزاریں۔ بہت پلیننگ کی تھی آپ نے میں بھی فاتینا دریاب ہوں۔۔ اتنی آسانی سے آپ کو بخشنے والی" نہیں" فاتینا دل ہی دل میں ہنستے ہوئے اب ریلیکس انداز میں بیڈ پر جا کر بیٹھی۔ پھر مزے سے فروٹ باسکٹ میں سے سیب اٹھا کر چھیلنے لگی۔

دریاب کی بہن نے سب کو سونے کے لیئے اٹھایا اور دریاب کو اپنے کمرے کی جانب جانے کا کہا۔

دریاب اب حقیقت میں کمرے میں جانے سے خوفزدہ تھا۔

اتنا بڑا قدم تو اٹھا چکا تھا لیکن جس طرح فاتینا اسے اگنور کر رہی تھی اسے ڈر تھا اب وہ بہت بری طرح اس پر پھٹ پڑے گی۔

آہستہ آہستہ سیڑھیاں طے کرتا وہ اپنے کمرے کے سامنے آیا۔

دو تین گہرے گہرے سانس لے کر ہمت مجتمع کی۔ جو نہی لاک گھمایا وہ بند ملا۔ دو تین مرتبہ زور سے اسے ہلایا لیکن ندارد۔

سدھرنے والی نہیں "دل ہی دل میں فاتینا سے مخاطب ہوا۔ جس کا ڈر تھا وہی ہوا۔ "

وہ زور زور سے کھٹکھٹا بھی نہیں سکتا تھا کہ کہیں کوئی اس طرف آ گیا تو وہ کیا کہے گا۔

پھر کچھ یاد آنے پر واپس نچلی منزل کی جانب آیا کچن میں گھر کی چابیوں کا گچھا موجود ہوتا تھا۔ جلدی سے وہ نکالیں۔

دوبارہ سے سیڑھیاں طے کیں۔ یہ شکر تھا کہ سب اپنے اپنے کمروں کی جانب جا چکے تھے۔ نہیں تو بہت سبکی ہوتی۔

کمرے کی چابی نکال کر کی ہول میں ڈالی لاک تو کھل گیا پھر بھی دروازہ نہیں کھل رہا تھا۔

دریاب کو یاد آیا کہ اس دروازے کی چٹخنی بھی تھی اور یہ آئیڈیا گھر بنواتے وقت دریاب کا ہی تھا کہ ہر کمرے میں لاکس کے علاوہ چٹخنی

ضرور ہونی چاہئیے۔

اور آج اسے اپنا یہ آئیڈیا بے حد برا لگا۔

اس نے کوشش ترک کر دی۔

جان گیا تھا اسے آوازیں دینے کا فائدہ نہیں یہ سب کچھ اس نے جان بوجھ کر کیا ہے۔ وہ اس سے انتقام کی توقع تو رکھتا تھا مگر اس قدر کڑے انتقام کی توقع اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی۔

آہستہ آہستہ چلتا وہ سیڑھیوں کے پاس آیا۔ دماغ تیزی سے چل رہا تھا کہ اب کیا کیا جائے۔

"چل بیٹا تیری ویڈنگ نائٹ بھی کسی مشن سے کم نہیں ہے" کچھ سوچ کر خود سے کہتا وہ لاؤنج سے باہر لان کی جانب آیا۔

اسکے کمرے کے آگے چھوٹی سی بالکونی بنی تھی اور بالکونی کے ساتھ پلر تھا۔

دریاب باغ کی اس سمت آیا جہاں اسکے کمرے کے ساتھ بنی بالکونی سے پلر اوپر جاتا تھا۔ کوٹ وہ پہلے ہی اتار چکا تھا۔

بوٹ اتار کر اس نے چپکے سے ایک گملے کے پیچھے چھپا دیئے تاکہ صبح کوئی دیکھ نہ لے۔

پلر کے اوپر آہستہ سے رینگتا ہوا وہ اوپر کی جانب چڑھنے لگا۔

پلر سے بآسانی وہ بالکونی پر آیا۔ کمرے کی جانب کھلنے والا دروازہ نہ صرف بند تھا بلکہ اسکے آگے پردہ بھی گرا ہوا تھا۔ دریاب نے شکر ادا کیا اگر پردہ ہٹا ہوتا تو فاتینا باآسانی اسے دیکھ لیتی اور پھر کمرے میں آنے نہ دیتی۔

"صحیح کہتے ہیں لوگ بیوی بڑے سے بڑے انسان کو بھی خوفزدہ کر دینے والی مخلوق ہے۔"

اپنی حالت پر اسے بے تحاشا ہنسی آرہی تھی۔

"وصی صحیح کہتا ہے پلیننگز نے ساری زندگی تیری جان نہیں چھوڑنی"

اب مسئلہ یہ تھا کہ دروازے پر لگے لاک کو وہ کیسے کھولے یہ بھی شکر تھا کہ یہاں کوئی چٹخنی نہیں تھی۔

دو منٹ سوچنے کے بعد ایک آئیڈیا آتے ہی اس نے پینٹ کی جیب سے اپنا والٹ نکالا۔

یہ بھی شکر تھا کہ والٹ اسکے پاس تھا۔ اس میں سے اے ٹی ایم کارڈ نکال کر اس نے اسکی ایک سائیڈ دروازے کے لاک میں آہستہ سے پھنسا کر آہستہ آہستہ کارڈ کو آگے کی جانب بڑھاتے لاک اور اسکے ہول کے درمیان پھنسا کر کارڈ پر ایک طرف زور ڈالتے ہوئے اسے دائیں جانب پریس کیا۔ دروازہ کھٹاک کی آواز سے کھلتا چلا گیا۔

فاتینا جو بڑے ریلیکس انداز میں صوفے پر بیٹھی اپنی جیولری اتارنے میں مگن تھی کلک کی آواز پر چونک گئی۔ تیزی سے صوفے سے اٹھ کر اسکی اوٹ میں چھپ گئی۔

آہستہ سے سر نکال کر دیکھا تو اندر آنے والا دریاب تھا۔

غصے سے پیچ وتاب کھاتی اسکے سامنے آئی۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اسکی پلیننگ کو یہ شخص اس بری طرح فیل کر دے گا۔

دریاب مڑ کر دروازہ بند کرنے لگا۔ مگر فاتینا کو دیکھ کر جو شرارتی مسکراہٹ اسکے چہرے پر ابھری وہ فاتینا کو بھڑکانے کے لیئے بہت تھی۔

آپ کی جرات کیسے ہوئے اس کمرے مین آنے کی" وہ غصے سے بل کھاتی بولی۔ "

جرات ایسے ہوئی کہ یہ کمرہ میرا ہے۔۔ لہذا مجھے میرے کمرے میں آنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ "

آپ نے تو میری ویڈنگ نائٹ کو بھی مشن سے بھرپور بنا دیا۔ لیکن خیر یہ بھی ساری زندگی یاد رہے گا کہ میں نے بھی مجنوں اور فرہاد کی طرح اپنی محبوبہ پلس بیوی تک پہنچنے کے لیئے پلر اور بالکونی کا راستہ عبور کیا ہے۔" دریاب اب اپنی گھڑی اور والٹ نکال کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر آہستہ سے چلتے ہوئے اسکے مقابل کھڑا ہوا۔

آنکھوں کے رستے اسکا سجا سنورا روپ دل میں اتارنے لگا۔

اسکی آنکھوں سے لپکتے جذبے فاتینا کی آنکھوں سے نکلنے والی چنگاریوں کا بڑی خوبی سے مقابلہ کر رہے تھے۔

اتنا آسان ٹارگٹ تو میں بھی نہیں" بھنویں اچکاتے ہوئے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ بولی۔ "

ایک چیلنج کا انجام تو آپ دیکھ چکی ہین۔۔۔ مزید چیلنج نہ کریں" دریاب کی بات پر فاتینا کا غصہ اور بھی سوا ہوا۔ "

حد ہے میں نے تو ایک بات کہی تھی آپ اسے اپنی انا کا مسئلہ بنا کر بیٹھ گ ئے۔ مرد آخر ہو تا مرد ہی ہے عورت کو نیچا دکھانے والا" فاتینا تلخی سے بولی۔

اف عقل سے بے بہرا خاتون۔۔۔ یہ عشق کی انتہا ہے کہ میں آپ سے دوری برداشت کرنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ اور بس اپنے دل کے " ہاتھوں مجبور ہو کر مجھے یہ سب کرنا پڑا۔ مگر افسوس آپ میں محبت اور عشق کرنے کے تو جراثیم ہیں مگر اگلے بندے کی محبت کو محسوس کرنے کے جراثیم نہیں ہیں۔۔۔" دریاب نے افسوس سے سر ہلایا۔

یہ محبت ہے۔۔۔ کسی کی شادی آج تک ایسے ہوئی ہے کہ وہ کسی کی شادی کے لیئے تیار ہوا ہو اور آخری وقت میں پتہ چلے کہ وہ کسی کی " نہیں اپنی شادی کے لیئے تیار ہو رہا ہے۔ اب اس سب کے بعد میں اتنی آسانی سے تو آپکو اپنے مقصد میں کامیاب ہونے نہیں دوں گی" آخر فاتینا نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی۔

ڈئیر یہ رومینس اور محبت کی ایک شکل ہے۔۔۔ کتنا سرپرائزنگ ہے کہ کوئی آپ کو اس حد تک چاہتا ہے کہ ایک رات مین آپکو اپنی "

زندگی میں شامل کرنے کا فیصلہ کرلے" دریاب نے اسے سمجھانا چاہا جو اس وقت کوئی بھی بات اور دلیل ماننے کو تیار نہیں تھی۔

یہ سرپرائزنگ نہیں شاکنگ تھا۔ "فاتینا نے اسکی تصیح کی۔"

اف۔۔اوکے اب اسکی سزا کیا ہے" دریاب نے آخر ہتھیار ڈال دیئے۔ وہ لگ ہی اتنی حسین رہی تھی اور حسن کے سامنے تو ہتھیار ڈالنے ہی پڑتے ہیں۔ دریاب بھی خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔

سزا تو وہی تھی جو میں نے آپکو دینی چاہی تھی۔ کمرے سے باہر اپنا انتظام کریں" فاتینا شان بے نیازی سے کہتی ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔

اور اگر میں یہ سزا نہ مانوں" دریاب کا عکس بھی شیشے میں ابھرا۔ "

فاتینا اپنی جیولری اتارنے میں مگن تھی۔

یہ سزا نہ مان کر آپ نے آل ریڈی اپنی سزا میں اضافہ کرلیا ہے" فاتینا نے تیکھی نظروں سے اسے گھورا۔ "

جو اس وقت ایک لمحے کے لیئے بھی اسکے چہرے سے نظریں نہیں ہٹا رہا تھا۔ اور فاتینا اسکی نظروں سے لپکتے جذبوں کے آگ ۓ خود کو سرینڈر نہیں کرنا چاہتی تھی۔ بڑی مشکل سے دل کو سمجھایا ہوا تھا۔

دریاب کچھ سوچ کر اسکے قریب آیا۔ اس سے پہلے کے وہ اسے اپنے بازوؤں کے حلقے میں لیتا فاتینا جو پھل کاٹنے والی چھری ساتھ لے آئی تھی مڑ کر تیزی سے اسکے اور اپنے بیچ کرتے ہوئے خشمگیں نگاہوں سے دریاب کو دیکھنے لگی۔

دریاب فوراً بریک نہ لگاتا تو یقیناً چھری اسکے سینے میں کھب جاتی۔

فاتی" دریاب نے بے یقین نظروں سے اسے دیکھا۔ "

کہا تھا نہ میں اتنا آسان ٹارگٹ نہیں ہوں" مزے سے دریاب کو باور کروایا۔"

یار سب گیسٹ آئے ہوئے ہیں گھر میں خود سوچو کتنا برا لگے گا اگر کسی نے مجھے باہر یا کسی دوسرے کمرے میں سوتے ہوئے دیکھ لیا""" دریاب نے اسے سمجھانا چاہا۔

اپنے وہ الفاظ یاد کریں جو آپ نے ہال میں انٹر ہوتے ہوئے کہے تھے کہ ابھی یہاں سب کے سامنے چپ کر جاؤ گھر جا کر جو مرضی کہہ لینا۔۔اب اپنے ہی الفاظ سے مکر رہے ہیں" فاتینا کی ذہانت پر آج اسے پہلی مرتبہ غصہ آیا تھا۔

وہ بھنا کر پیچھے ہوا۔ جذبے لٹاتی آنکھوں میں اب غصہ جھلکنے لگا۔

جبکہ دوسری جانب راوی چین ہی چین لکھ رہا تھا۔

اوکے میں اب آپ کو کچھ نہیں کہتا لیکن کمرے سے باہر نہیں جاؤں گا" دریاب نے اسکی ضد کے آگے ہتھیار ڈالے۔ "

اوراس سے دور ہٹ کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔

فاتینا سکھ کا سانس لیتے ہوئے پھر سے اپنی جیولری اتارنے لگی۔

پھر واش روم کی جانب بڑھ گئی۔ دریاب کو اب اس پر غصہ آرہا تھا۔ وہ اتنی پیاری لگ رہی تھی مگر وہ اسکی حرکتوں کے باعث صحیح سے اسکے روپ کو دیکھ بھی نہیں پایا۔

جیسے ہی وہ کمرے سے باہر آئی کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔

وہ آگے بڑھنے کی بجائے دیوار کے ساتھ لگ گئی۔ کمرے کی اسیٹنگ سے انجان تھی لہذا آگے بڑھنے کی غلطی نہیں کی۔

خاموش کھڑی رہی تاکہ اسکی آواز سن کر دریاب کو اندازہ نہ ہوسکے وہ کہاں کھڑی ہوئی ہے۔

دم سادھے دیوار کے ساتھ لگے اسے ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ اپنے بازو پر سرسراہٹ محسوس ہوئی۔

جب عشق ہوتا ہے نا تو محبوب کی سانسوں کی خوشبو تک سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ کدھر ہے۔ آپ خاموشی سے کھڑی یہ سمجھ رہی تھیں" کہ میں آپ تک پہنچ نہیں سکوں گا" دریاب کی آواز میں گھلی مسکراہٹ نے فاتینا کو بھی مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا۔

کبھی یہ اسکا خواب تھا کہ یہ شخص اسکے عشق میں مبتلا ہو اور آج وہ خواب حقیقت کا روپ دھارے اسکے سامنے تھا تو یقین کرنا بے حد مشکل لگ رہا تھا۔

آئم سوری آپکو شاک پہنچانے کے لیئے۔۔ مگر وہ لمحے میری زندگی کے سب سے خوبصورت لمحے تھے جب آج آپکی آنکھوں میں حیرانگی" اور بے یقینی تھی یہ جان کر کہ آپکی شادی بھی آج ہی ہو رہی ہے۔ فاتی محبت کرنا اور اسے محسوس کرنا دونوں جذبے کس قدر خوبصورت ہوتے ہیں یہ مجھے آپکے اپنی زندگی میں آنے کے بعد پتہ چلا۔ تھینک یو میری زندگی کو اتنا خاص بنانے کے لیئے۔ میں نہیں جانتا ہمارا ساتھ کب تک ہوگا ہاں مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ یہ ساتھ جتنا بھی ہوگا میری زندگی کا حاصل ہوگا۔" دریاب کی محبت نے اسے سر سے پاؤں تک بھگو ڈالا اور فاتینا ہر ناراضگی، ہر شکوہ بھول گئی۔ وہ اپنی محبت کو نچھاور کرنے کے ایسے ایسے گر جانتا تھا کہ فاتینا کے لئے اسے سے بچاؤ کا کوئی راستہ اپنانا ناممکن ہو گیا۔

اور اب وہ اس سے فرار چاہتی بھی نہیں تھی۔

اف یار یہ شادی کروانا اتنا مشکل ترین کام ہے کاش مجھے تم سب کے تجربے سے کچھ سبق مل جاتا مگر تم سب اتنے میسنے ہو۔۔ سب کی" شادیاں اتنی آسانی سے آگئیں یہ سارے مشکل مرحلے مجھ بیچارے کی ہی زندگی میں آنے تھے کیا" وصی کوئی دسویں مرتبہ خود کو آئینے میں دیکھ کر بھی غیر مطمئن تھا۔

پریشانی عروج پر تھی اور زبان نے ہمیشہ کی طرح اسکا ساتھ دینے کا وعدہ کیا ہوا تھا۔

دریاب، فاتینا، مزنی اور حذیفہ کی شادی کے کچھ دنوں بعد ہی وصی نے ریاح کے لیئے نہ صرف اپنی خواہش کا اظہار کیا بلکہ ان سب کو بار بار غیرت دلا کر رشتے کے لیئے پیش قدمی کا بھی زور ڈالا۔

اور آج وہ سب اسکا رشتہ لے کر بریگیڈئیر حفیظ کے گھر جا رہے تھے۔ وصی کے والدین جو کراچی میں رہتے تھے وہ بھی آئے ہوئے تھے۔

وصی ان کا اکلوتا بیٹا تھا لہذا اسکی پسند انہیں دل و جان سے قبول تھی۔ انکی جانب سے اقرار ہی اقرار تھا۔

مگر آج بریگیڈئیر صاحب نے نہ صرف ان سب کو اپنے گھر لنچ پر انوائٹ کیا تھا جلکہ لڑکے یعنی وصی کو بھی ساتھ لانے کا مطالبہ کیا تھا۔

وصی کے لیئے یہ بہت انوکھا تجربہ تھا۔ وہ شاید زندگی میں کبھی کسی بھی طرح کے حالات سے نہیں گھبرایا تھا لیکن آج کے دن وہ جتنا پریشان تھا یہ سب کو مزہ دے رہا تھا۔

مزنی اور طحہ پہنچ نہیں سکے تھے۔ باقی ان کا پورا گروپ موجود تھا۔

"بیٹا ابھی جب سر تیرا ایکسرے کریں گے تب تیرا کیا بنے گا وہ سوچ" دریاب نے اسے مزید ڈرایا۔

"کیا ہے کیوں پریشان کر رہے ہیں میرے بھائی کو" فاتینا اسکے کمرے سے بکھری چیزیں سمیٹتے ہوئے دریاب کو ٹوکنے لگی۔

وہ سب اس وقت دریاب کے اسی گھر میں موجود تھے جہاں وہ مشنز کے دوران اکٹھے ہوتے تھے۔

"ہاں تو حقیقت بتا رہا ہوں" دریاب اپنی بات پر ڈٹا رہا۔

"کیا ہے یار کھا تھوڑی جائیں گے۔۔ ویسے بھی تو نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی" وہ وصی ہی کیا جو پریشانی کو زیادہ دیر خود پر حاوی ہونے دے۔

"ماشاءاللہ خیالات ملاحظہ کریں ذرا اپنے لاڈلے بھائی کے" دریاب نے ساشا پر طنز کیا۔

اس نے سر جھٹکا۔

"چلو بھی یار" حذیفہ کمرے میں آکر وصی کو ہاتھ پکڑ کر باہر لے جانے لگا۔

تھوڑی دیر بعد یہ سارا قافلہ ریاح کے ڈرائنگ روم میں موجود تھا۔

سبطین بھی انکے ساتھ ہی آئے تھے کیونکہ بریگیڈئیر حفیظ سے انکے بہت اچھے مراسم تھے۔

"ہاں بھئی برخوردار کوئی ایسی خاص وجہ بیان کرو کہ ہم اپنی بیٹی کے لیئے تمہیں بیسٹ آپشن سمجھیں" بریگیڈئیر حفیظ کی باوقار شخصیت سے وہ پہلے ہی بہت متاثر ہو رہا تھا انکے سوال پر وہ تھوڑا گھبرایا۔

دریاب اور حذیفہ کی دبی دبی مسکراہٹ اور اسکی حالت پر مزہ لینے والے تاثرات نے اسے پہلے ہی غصے سے دوچار کیا ہوا تھا۔

کیا مطلب یہ۔۔۔یہ میرا رشتہ لائے ہیں" ریاح جو کہ مزنی اور فاتینا کے ساتھ چائے کے لوازمات لیئے ڈرائنگ روم میں داخل ہو رہی تھی اسکے کانوں میں اپنے باپ کے الفاظ پڑے۔ حیرت سے چلا کر بولی۔

وصی کا رہا سہا اعتماد بھی اسکے سوال سے زیادہ اسکے انداز نے ڈانواڈول کر دیا۔

ریاح" حفیظ صاحب نے اسے تنبیہہ کی جیسے اسے بولنے سے منع کر رہے ہوں۔ "

ایک منٹ ایک منٹ ابا۔۔۔یہ بالکل نہیں ہو سکتا ان سے تو میں کسی صورت شادی نہ کروں۔۔انہوں نے میری اتنی خوبصورت آواز کو جھینگروں سے ملایا تھا" ریاح بھی اپنے نام کی ایک تھی کہاں کسی سے ڈرتی۔

بڑے مزے سے وصی کے پول کھولنے لگی۔

وصی تو جیسے بے دم ہو رہا تھا۔ زندگی میں پہلی مرتبہ کسی لڑکی سے شادی کی خواہش کی تھی اور وہ اس سے شادی کرنے سے صاف انکاری تھی۔

اوئے چپ۔۔۔آپس کی باتیں ایسے سب کے سامنے نہیں کرتے" انہوں نے اسے ڈپٹا سب کے ہونٹوں پر دبی دبی مسکان جھلک رہی تھی۔

فاتینا بیٹا انہیں ذرا کھلی ہوا میں لے جاؤ اچھے سے لڑ لیں۔۔۔اور اپنے دل صاف کر لیں تو پھر ہم مٹھائی کھاتے ہیں" انکے جواب میں جو اقرار تھا اس نے سب کے چہروں پر مسکراہٹ دوڑا دی۔

ارے سر بہت شکریہ مبارک ہو" سب ایک دوسرے کو مبارک دینے لگ گئے۔"

کوئی مبارک نہیں میں تو اس گینڈے سے شادی نہیں کرنے والی" فاتینا ریاح کو کھینچ کر باہر لے گئی ساتھ ہی وصی کو بھی باہر آنے کا" اشارہ کیا اندر سب خوش گپیوں میں مگن تھے۔

بہت بری بات ہے۔۔سب کے سامنے تم شروع ہو گئی تھیں۔۔اب یہاں کھڑے ہو کر خوب لڑو اس سے" فاتینا انہیں لیئے لان میں" آ گئی۔ آمنے سامنے کروا کر خود اندر چلی گئی۔

اس سے پہلے کہ ریاح بھی اسکے پیچھے لپکتی وصی نے اسکا راستہ روک لیا۔

"کیا مسئلہ ہے"

یہی تو میں بھی پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ کیا مسئلہ ہے۔ اتنی مشکل سے آپکے ابا نے میرے لیئے اقرار کیا ہے آپ پھر سے ان کا فیصلہ " بدلوانے پر کیوں تلی ہوئی ہیں" وصی نے گہری نظروں سے اسے دیکھتے گویا التجا کی۔

کس خوشی میں میں آپکے لیئے اقرار کروں" سینے پر ہاتھ باندھتے اس نے وصی کو گھور کر دیکھا۔ "

PakDigestNovels.Com

اقرار نہ کرنے کی وجہ "وصی نے بھی اسی کے انداز میں پوچھا۔ "

آپ نے میری آواز جھینگر سے ملائی تھی "اس نے منہ بنا کر کہا۔ "

اور آپ نے مجھے گدھا کہا تھا "وصی نے بھی اسے یاد کروایا۔ "

وہ تو اب بھی کہتی ہوں "وہ شرارت سے مسکراہٹ دبا کر بولی۔ "

چلیں اب جب آپ میری بیگم بن جائیں گی تو آپ بھی اسی صف میں شامل ہو جائیں گی "وصی کی بات پر وہ جو خوش ہو رہی تھی پھر سے "منہ بنانے لگی۔

ابھی میں نے آپکو اوکے نہیں کیا "اس نے ایک ادا سے کہا۔ "

مجھے تو آپ کے ابا کی اجازت درکار تھی وہ مل گئی۔۔۔ آپ کس کھیت کی مولی ہیں "وصی نے اسکا مذاق اڑایا۔"

ریاح کا صدمے سے منہ کھل گیا۔

کسی خوش فہمی میں مت رہئیے گا ابھی جا کر انکار کر دوں گی۔ پھر دیکھتی ہوں آپکے دعوے کدھر جاتے ہیں "آنکھیں سکیڑ کے بولی۔ "

سیریسلی آپ انکار کر دیں گی "اب کی بار وصی نے اسے اپنی نظروں کے سحر مین جکڑا۔ "

وہ جو غصے سے اسے گھور رہی تھی اسکے انداز پر گڑبڑائی۔

ہا۔۔۔ہاں نا "ہکلاتے ہوئے بولی۔ "

اوکے۔۔ گو آہیڈ "وصی نے ایک جانب ہو کر اسے ہاتھ سے اندر جانے کا اشارہ کیا۔"

لیکن پھر سوچ رہی ہوں کہ ابا نے کچھ سوچ سمجھ کر ہی ہاں کی ہو گی نا اور مشرقی لڑکیاں اپنے ماں باپ کے فیصلوں پر سر جھکاتی ہیں """

معصومیت سے کہتی وہ وصی کو اس لمحے عجیب سے خوشگوار احساس سے دوچار کر گئی۔

رخ موڑ کر سامنے لگے پودوں کو دیکھتے اس نے اپنے چہرے کے تاثرات وصی سے چھپانے چاہے۔ ڈوبتے سورج کی روشنی نے ریاح کی خوبصورتی میں کچھ اور اضافہ کر دیا تھا۔

ایک بات کا تو مجھے آج یقین ہو گیا ہے "وصی کی بات پر اس نے الجھن بھری نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔ "

آپکی سنگت میں میری زندگی بہت خوبصورت گزرنے والی ہے "وصی کی نظروں میں ایسا کچھ ضرور تھا جس نے ریاح کو نظریں جھکانے "پر مجبور کر دیا۔

یہ بندر ابھی تک تیار نہیں ہوا "دریاب وصی کے کمرے میں آتے ہوئے بولا۔ "

آج اسکی بارات تھی۔ مزنی، فاتینا اور ساشا تینوں اسکے کمرے میں موجود اسکی تیاری کو آخری ٹچ دے رہی تھیں۔

www.PakDigestNovels.com

جس انداز میں وہ انہیں بہنوں کی طرح ہر کام میں آگے آگے رکھ رہا تھا انکی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

وہ سب کو تھا ہی اتنا پیارا تو پھر اپنے سب سے لاڈلے کے نخرے وہ کیوں نہ اٹھاتیں۔

سبطین نے وصی کے والدین کے لیئے اپنا گھر حاضر کر دیا تھا وہی گھر جہاں ساشا اور طحہ کی شادی ہوئی تھی۔

کراچی سے بارات لے کر آنا ان سب کے لیئے بے حد مشکل تھا اسی لیئے وصی کے والدین اور انکے سارے رشتے داروں کو انہوں نے اپنے ہاں ٹھہرا لیا تھا۔

دریاب، حذیفہ اور طحہ اسکو باہر لے جانے آئے کہ بارات نکلنے کا ٹائم ہو رہا تھا۔

خبر دار جو ہمارے شہزادے کو بندر کہا۔۔۔ اپنی شادی میں جو بندر بنا تھا وہ شاید بہت کچھ بھول چکا ہے" فاتینا نے اس پر طنز کرتے یاد دلایا" کہ وہ اپنے کمرے میں جس انداز سے آیا تھا وہ بندروں سے کم نہیں تھا۔

دریاب نے اسے گھورا۔ کیونکہ یہ راز ان دونوں کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا تھا۔

ساشا کھڑی وصی کی نظر اتار رہی تھی۔

اسکا دماغ پہلے ہی ساتویں آسمان پر ہے اور آپ لوگ مزید اسے چڑھا رہی ہیں" طحہ نے جان کر وصی کو چھیڑا جسکی بولتی کل رات سے بند" تھی۔ اور وہ سب مسلسل اسکا مذاق اڑانے میں مگن تھے۔

تم سب کیوں جیلس ہوئے جا رہے ہو۔۔۔ تمہیں کسی نے کبھی اتنا منہ نہیں لگایا نا تبھی" آخر وصی پھٹ پڑا۔ "

ڈل گولڈ شیروانی پر ڈارک ریڈ قلہ پہنے وہ حقیقت میں شہزادہ ہی لگ رہا تھا۔

اتنی حسین لڑکیاں جب آگے پیچھے پھر رہی ہوں تو بندے کا دماغ خراب ہو ہی جاتا ہے۔۔ تیرا کوئی قصور نہیں" حذیفہ نے بھی لقمہ دیا۔ "

آپ لوگ ان بندروں کے ساتھ کیسے گزارا کرتی ہیں" وصی نے سوالیہ نظروں سے ان سب کی جانب دیکھا۔ "

بس ہماری ہمت کو داد دو" مزنی بولی۔ "

جیسے تمہارے والی تمہارے ساتھ گزارا کرے گی" دریاب نے ہنستے ہوئے اسے گلے لگایا وہ تھا ہی ان سب کو اتنا پیارا۔ "

مذاق بھی صرف اسکی ٹینشن کو کم کرنے کے لیئے کر رہے تھے اور آخر اسے اپنی جون میں واپس آتا دیکھ کر وہ بھی ریلیکس ہوئے۔

سب اسے لیئے آگے بڑے لیکن فاتینا کی کمر میں بازو حمائل کر کے دریاب نے اسے جانے سے روکا۔

وہ دریاب کی اس حرکت پر حیرت سے پیچھے مڑی۔

ہم بھی آپکے کچھ لگتے ہیں" ڈل گولڈ اور بلیک فراک اور چوڑی دار پاجامہ پہنے، شانوں پر دوپٹہ ڈالے ہلکے سے میک اپ میں بھی وہ" دریاب کو کوئی حور محسوس ہو رہی تھی۔

وہ خود بلیک شلوار قمیض پہنے فاتینا کے دل کے تاروں کو چھو رہا تھا۔

دن رات آپ پر ہی نظر کرم ہوتی ہے"اسکی شرٹ کے بٹنز پر ہاتھ پھیرتے مسکرا کر اسے دیکھا۔ "

پھر ایک اداس نظر اس کمرے پر ڈالی۔وہ کمرہ ذکا کا تھا اور فاتینا نے خاص طور سے وہ کمرہ وصی کو دیا تھا۔

آپکو پتہ ہے یہ کمرہ ذکا کی ڈیتھ کے بعد پہلی مرتبہ کھلا ہے۔مجھے ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے جیسے میرے ذکا کی شادی ہے۔۔آپ سوچ نہیں سکتے آج میں کس قدر خوش ہوں۔۔۔وصی میرا ذکا ہی تو ہے"خود پر ضبط کرتے کرتے بھی اسکی آنکھوں سے آنسو چھلک گ ئے۔

دریاب اتنا تو جان گیا تھا کہ جب سے وہ یہاں آئے تھے فاتینا کے دل میں کچھ چل رہا تھا اسی وجہ سے اس نے اس وقت فاتیہا کو روکا تھا۔

جانتا تھا کہ وہ اس وقت کسی کرب سے ضرور گزر رہی تھی۔

اف لڑکی کاش آپکو کبھی کوئی بتاتا کہ اتنی بڑی بڑی آنکھوں میں جب آنسو آتے ہیں تو یہ آنکھیں اور بھی خوفناک لگتی ہیں"اسکے آنسو صاف کرتے دریاب نے جان بوجھ کر اسے تنگ کیا۔

ہاں اور کل رات کو میری آنکھوں کی خوبصورتی پر وہ عشقیہ شعر کون سینڈ کر رہا تھا"فاتینا نے مصنوعی خفگی کا مظاہرہ کیا۔ "

وہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ۔۔۔۔۔"دریاب نے وہ کو لمبا کیا۔ "

جی وہ"فاتینا نے جتایا۔ "

وہ تو کوئی آپکا عاشق ہے۔۔"دریاب نے ہنستے ہوئے اعتراف کرتے اسے اپنے ساتھ لگایا۔ "

مجھے بڑے بڑے خواب دیکھنے والی، ہمت اور حوصلے والی فاتیہا اچھی لگتی ہے۔یوں رونے دھونے والی فاتینا کو میں جاننا نہیں چاہتا"کس انداز میں وہ شخص اسکا حوصلہ بڑھاتا تھا وہ الگ ہی تھا۔

فاتینا نے سانس کھینچ کر اسکی خوشبو کو اپنے اندر اتارا۔

رخصتی کروا کر وہ سب ریاح کو واپس لے آئے تھے۔اس وقت لاؤنج میں بیٹھے سب خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

وصی بھی خاصا چہک رہا تھا۔

مریم نے ان سب کو ٹائم زیادہ ہو جانے کا احساس دلاتے ریاح کو اسکے کمرے میں پہنچانے کا احساس دلایا تو وہ تینوں جلدی سے اٹھ کر ریاح کو لیئے وصی کے کمرے کی جانب چلی گئیں۔

تھوڑی دیر بعد سب اٹھ کر سونے کے لیئے چلے گ ئے سوائے ان تینوں کے وہ لوگ اپنی بیویوں کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگے۔

ہاں نوشے میاں آج کیسا محسوس کر رہا ہے"طحہ نے اسکے کندھے پر دھپ مارتے ہوئے کہا۔ "

www.PakDigestNovels.com

وہ جو سب کو نوشے میاں نوشے میاں کہہ کر چھیڑتا تھا آج اسے سب یہی لفظ کہہ کر چھیڑ رہے تھے۔

تم لوگوں کو کیوں اپنی فیلنگز بتاؤں "اسکے پینترا بدلنے پر وہ سب حیران ہوئے۔"

یہ وہی تھا نہ احسان فراموش جس کے قیدی بننے پر میری بیوی رو رو کر بے حال ہو رہی تھی "دریاب نے حیرت سے ان سب کو دیکھتے" ہوئے کہا۔

اتنی دیر میں وہ تینوں بھی واپس آ گئیں۔

کام ہو گیا ہے "حذیفہ نے مزنی سے پوچھا۔"

سب کی سوالیہ نظریں حذیفہ کی جانب اٹھیں۔

مزنی نے بھی شرارت سے ہنستے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔

کون سا کام "حذیفہ نے بالآخر پوچھ ڈالا۔"

تم سب کو میں بتا چکا ہوں نا کہ اس نے میری ویڈنگ نائٹ پر میرے ساتھ کیا کیا تھا "حذیفہ نے اپنے ولیمے والے دن دریاب اور طحہ کو" وصی کی کارستانی بتا دی تھی۔ ان کا ہنس ہنس کے برا حال ہو گیا۔ اور انہوں نے شکر کیا تھا کہ انکی مرتبہ وصی ایکشن میں نہیں آیا تھا۔

ہاں "ان دونوں نے ہاں میں ہاں ملائی۔ ساشا اور فاتینا کو بھی مزنی بتا چکی تھی۔"

تو میری جان۔۔۔ اب میری باری ہے "حذیفہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے دانت پیس کر کہا۔"

کیا مطلب بیٹا آج کی رات تو ہم سب کے ساتھ گزارے گا۔ کیونکہ تیرے کمرے کو مزنی نے لاک لگا دیا ہے اور تیری بیوی کو بھی کہہ آئی" ہے کہ جب تک ہم نہ کہیں یہ لاک وہ اندر سے نہیں کھولے گی۔ اور تیری بے غیرتی کا قصہ سننے کے بعد اس نے بھی ہمارا ساتھ دینے کی ٹھانی ہے۔" وصی کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔۔۔

میری بیوی کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا" وصی صدمے سے بولا۔"

جی اور چابی میرے پاس ہے "حذیفہ نے اسے اپنے ہاتھ میں تھامی چابی دکھائی۔"

یار تو اتنا برا بدلہ نکالے گا۔۔۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔ دوست کی پیٹھ میں چھرا گھونپتے تو نے ایک لمحے کے لئیے بھی میرا کوئی" احسان یاد نہیں رکھا" وصی کی دہائیاں شروع ہو چکی تھیں۔

چل اوئے کون سے احسان کئیے ہیں تو نے مجھ پر "حذیفہ نے ایک مرتبہ پھر اسکے کندھے پر دھپ لگائی۔"

چل دریاب کارڈز لے کر آ۔۔ آج ہم بھی اسکا ساتھ دینے کے لئیے رتجگا منائیں گے "حذیفہ دریاب سے مخاطب ہوا۔"

بکواس نہیں کرو۔۔۔ چابی دو مجھے "وصی نے اب کی بار غصے سے کہا۔"

www.PakDigestNovels.com

کس خوشی میں" حذیفہ نے چابی والا ہاتھ پیچھے کیا۔ "

یار میں نے ایک گھنٹے کے اندر اندر تمہارا کمرہ گھڑیوں سے پاک کر دیا تھا" وصی نے تلملاتے ہوئے اسے یاد کروایا۔ "

باقی سب اسکی بے بسی پر ہنس رہے تھے۔

کیا ہے اب بس کریں اسے چابی دے دیں" فاتینا کو اسکی حالت پر ترس آ رہا تھا۔ "

دریاب نے بھنویں اچکا کر رخ اسکی جانب کیا۔

چپ" پھر اسے ڈپٹا۔ "

آج ہی تو وہ ان سب کے قابو آیا تھا۔

یار تمہاری بھابھی بہت نازک سی ہے اندر میرے غم میں بے ہوش ہو گئی تو کیا ہو گا" وصی نے پھر سے دہائی دی۔ "

وہ تیرے سے زیادہ جی دار ہے۔ اس نے کہا ہے جتنی دیر مرضی اس گینڈے کو یہاں رکھیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا" طحہ نے اسے چھیڑا "

وہ سب جان گئے تھے کہ ریاح نے اسے گینڈا کہا تھا۔

فاتی تم بھی ان کے ساتھ مل گئیں" وصی نے افسوس سے فاتینا کو دیکھا۔ "

اور بھابھی آپ یاد کریں میں نے آپکے ساتھ کچن کے کتنے کام کروائے تھے جب ان سب نے آپکو ملازم سمجھ لیا تھا۔" اس نے ساشا کو "

بھی اموشنلی بلیک میل کیا۔

بس کریں نا اب آپ سب" ساشا کو بھی اسکی حالت پر ترس آ رہا تھا۔ "

یار انہیں تو بھیجو یہاں سے" طحہ نے دریاب سے کہا۔ "

آپ سب جا کر سوئیں شاباش" دریاب نے انہیں ہٹانا چاہا۔ "

جی نہیں پہلے اسے چابی دیں" فاتینا نے کہا۔ "

یہ دی ہمیں کس نے تھی" دریاب نے اسے یاد دلایا۔ "

ہاں تو مجھے کب پتہ تھا آپ سب مذاق کو اتنا لمبا کر دیں گے۔ گھنٹہ ہونے والا ہے۔" فاتینا کو بات سنبھالنا مشکل ہو گئی۔ "

چلو یار چل کر آئس کریم کھاتے ہیں" طحہ نے وصی کو اٹھایا۔ "

بکواس نہیں کرو۔۔۔ تمہاری آئس کریم میں یہیں بناتا ہوں" وصی غصے سے بولا۔ "

کتنا تو دغا باز ہے۔۔۔ بیوی ابھی آئی ہے اور ہم سے طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لیں۔ طوطا چشم۔۔۔ ہم وہی ہیں جو کوئی کام ایک "

دوسرے کے بغیر نہیں کرتے تھے" حذیفہ نے اسے پھر سے گھیرا۔

ابے چل۔۔۔"وصی نے اپنے کندھے پر رکھا اسکا ہاتھ جھٹکا۔"

آخر صبح چار بجے انہوں نے وصی پر رحم کھا کر اسے کمرے کی چابی دی۔

وہ بھناتا ہوا کمرے کی جانب بڑھا۔

اپنی سب شرارتیں آج اسے بڑی مہنگی پڑی تھیں۔

شادی وصی اور ریاح کی ہوئی اور ہنی مون ہم مناتے پھر رہے ہیں" فاتینا دریاب سے مخاطب ہوئی۔"

وصی اور ریاح کے ولیمے کی رات ہی فنکشن میں شریک ہونے کے بعد وہ دریاب فاتینا کو لیئے ہنی مون پر آ گیا۔

اس وقت وہ دونوں آیفل ٹاور کے سب سی اوپر والی اسٹوری پر کھڑے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

دریاب کی محبتیں دن بدن اسکے لیئے بڑھتی جا رہی تھیں۔

ویسے یہاں اسپیشلی آنے کی وجہ "جو سوال کب سے اسے تنگ کر رہا تھا آخر فاتینا پوچھ بیٹھی۔"

ہم یہاں تجدید محبت کرنے آئے ہیں۔اس رات پہاڑ میں بیٹھے اپنی محبت کا اظہار آپ نے جن الفاظ میں کیا تھا میں نے تب سے سوچ رکھا تھا کہ اگر زندگی رہی تو آپکو ٹاپ آف دا ورلڈ پر ضرور لے کر آؤں گا اور پھر یہاں بیٹھ کر وہی الفاظ آپکے لئے گنگاؤں گا" دریاب کی بات پر حیرت سے مسکراتے ہوئے فاتینا نے اسکی جانب دیکھا۔

آپکو یاد ہے وہ سانگ؟"اسکے سوال پر دریاب نے بھی مسکراتے ہوئے اسکی حیران نظروں میں جھانکا۔"

آپ سے متعلق ہر بات یہاں لکھی جاتی ہے یاد کیوں نہیں رہے گی" دریاب نے اپنے دل کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔"

پھر دریاب نے وہی گانا گنگنایا

Youre all that I want, theres nothing I wont do

This is the perfect moment

Because its only you... and me...

on the top of the world right now

Oh its you... and me...

and were never coming down

فاتینا نے مسکراتے ہوئے اسکے کندھے پر سر رکھا۔

اَلسَلامُ عَلَيكُم وَرَحمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

www.PakDigestNovels.Com پر خُوش آمدید۔

اپنی صلاحیتوں کو منوائیں اور دنیا میں اپنی الگ پہچان بنائیں۔ لکھنے کے ہنر کو ہم تک پہنچائیں ہم دنیا تک پہچائیں گے۔

کیونکہ

www.PakDigestNovels.Com

آپکو دے رہا ہے۔

سنہری موقع، تو بس ہماری سائٹ پر اپنا ناول، کالم، شاعری پوسٹ کروانے کے لیے مندرجہ ذیل ای میل اور لنک پر رابطہ کریں۔

www.FaceBook.Com/PakDigestNovels

www.PakDigestNovels@Gmail.Com

"تھینک یو دریاب "محبت سے سرشار لہجے میں وہ دریاب سے مخاطب ہوئی۔

"اب میں ہر مشن میں آپکے ساتھ ہوں گی نا؟"اس نے دریاب سے پوچھا۔

"نہیں بالکل بھی نہیں "دریاب کے صاف انکار پر اس نے حیرت سے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا۔

"کیوں "بے یقینی سے پوچھا۔

"آپ میرے ساتھ نہیں مجھ سے ہمیشہ آگے رہو گی اب "دریاب کی بات پر اس نے سکھ کا سانس لیا۔

"لوگ چاہتے ہیں کہ انکی بیویوں کی پہچان ان سے ہو، جبکہ میں چاہتا ہوں کہ لوگ میرے بارے میں یہ کہیں کہ یہ ہے اتنی باہمت عورت کا شوہر۔۔وہ عورت جو پوری دنیا کو اپنے نام سے ہلا کر رکھ دے۔وہ عورت جس کے نام سے دشمن تھر تھر کانپیں اور یہ کہیں کہ ان میاں بیوی نے ہماری جان عذاب میں ڈالی ہوئی ہے "دریاب کی بات پر فخر سے وہ بس ہنستی چلی جا رہی تھی۔

اللہ کبھی کبھی ہمیں ہماری سوچوں سے بھی کہیں زیادہ نواز دیتا ہے۔فاتینا جس نے دریاب سے صرف ملنے کی خواہش کی تھی نجانے اللہ کو اسکے عشق میں ایسی کیا بات پسند آ گئی کہ اللہ نے اسے وہ شخص ہی عطا کر دیا۔

ختم شد

PakDigestNovels.com